Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے سید المرسلین محمد وآلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین امابعد یہ خاکسار ذرہ بیمقدار خادم دین احمدی **محمد علی** تجاوز اللہ عن سیاٰتہ الخفی والجلی عرض کرتا ہے کہ سنہ [illegible] ء مین کچھہ مناظرہ تحریری درمیان پادری عماد الدین صاحب اور مجتہد صاحب لکہنوی کے ہوا تہا اور صورت اسکی یہہ ہوئی تہی کہ پہلے عماد الدین صاحب نے چند سوالات مجتہد صاحب سے کیے اُدہر سے مجتہد صاحب نے جواب دیے پہر عماد الدین صاحب نے کچھہ تحریر کیا ان سب تحریرات کو ایک عیسائی نے جمع کرکے رسالہ طیار کیا اور نام اسکا نغمہ طنبوری رکہا اس طرف سے یعنے منجانب اہل اسلام اس رسالہ کے دو جواب دیے گئے ایک مولوی ابو المنصور صاحب دہلوی نے لکہا اور ایک مجتہد صاحب لکہنوی نے اور دونون جوابون کا نام لحن داودی رکہا گیا چنانچہ یہہ دونون رسالے طبع ہوکر شایع ہوچکے ہین بالفعل کسی پادری صاحب نے وکبن کی طرف سے وہی سوالات پادری عماد الدین صاحب کے ہاتہہ مجہ کو بہ پورمین بہیجے کہ انکا کوئی جواب لکہے بعض احباب نے وہ سوالات پہر کر مجہ تک بہیجے

Marfat.com

اول مینے بسبب ہجوم اشغال عذر کیا اور یہہ بہی کہا کہ ان سوالون کے جواب ہو چکے ہین لیکن بباعث اصرار چند احباب مینے اُن سوالون کے جواب لکہنی کا قصد کیا اور قبل از تحریر جواب کے اُن شرائط مین کلام کرکے جنہین سائل نے تحریر جواب کے لیئے بیان کیا تہی سائل کے پاس بہیجدیا تاکہ اُن شرائط کا تصفیہ ہونیکے بعد جواب لکہا جاوی مگر اُدہر سے کچہہ جواب نہ آیا اسکے بعد اس غرض سے کہ شاید کوئی اور عیسائی اُسکا جواب دی مینے اُس تحریر کو اخبار منشور محمدی بنگلور مین طبع کرادیا مگر افسوس ہے کہ کسی عیسائی صاحب نے اُسکے جواب لکہنے مین جرات نہ کی اور وہ تحریر یہہ ہے۔ سائل نے قبل سوال کے تین شرطین جواب کے لیئے قائم کی ہین یعنے جو شخص جواب لکہی ان تینون شرطونکا پابند رہے اول یہہ کہ جواب تحقیقی ہون الزامی نہون دوم یہہ کہ جواب مختصر سلیس اردو مین ہون۔ سوم یہہ کہ حدیثون سے دلیل لاکر کوئی بات نہ لکہی جاوی صرف قرآن سے ہی جواب دیئے جاوین۔ مجہے ان شرطون مین کچہہ کلام ہے اسلیئے مین چاہتا ہون کہ پہلے ان شرائط کا تصفیہ ہولے اُسکے بعد جواب لکہا جاوے۔ شرط دویم تو مجہے منظور ہے مگر اتنا خیال ہے کہ شاید جواب مختصر سائل کے فہم مین نہ آوے اور پہر اُلٹا اسطرف الزام لگادی اتنی اور غرض ہے کہ اگر کوئی بات علمی آجاوے اور وہ عوام کے فہم مین نہ آوی تو مین معذور ہون اور سائل کی پہلی اور دوسری شرط کمال تعجب انگیز ہے پہلی شرط سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل اپنے مذہب کے عیبونپر واقف ہے اور جانتا ہی کہ میری مذہب مین عیب ہی کیونکہ اگر وہ اپنے مذہب کو بے عیب سمجہتا تو الزامی جواب سے کیون ڈرتا کچہہ تو دال مین کالا ہی جسکے سبب سائل نے یہہ پیش بندی کی ہے علاوہ اسکے اس شرط سے یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ سائل کو طلب حق منظور نہین اگر طلب حق منظور ہوتا تو یون لکہتا کہ الزامی جواب کے ساتہہ تحقیقی جواب بہی ہونا چاہیئے شاید پادری صاحب تحقیقی جواب کو اسلیئے طلب کرتے ہین کہ کچہہ نہ کچہہ کلام کرنے کی جگہہ باقی رہے گی گو وہ کلام محض لغو اور مہمل اور اہل انصاف کے نزدیک ناپسند ہو

Marfat.com

گر عوام کے نزدیک تو سرخروئی رہیگی کیونکہ عوام کو جواب تحقیقی سمجھنے کی لیاقت کم ہوتی ہے اور
جواب الزامی میں سوائے سکوت کے کچھہ بن نہیں پڑتا اور اگر کچھہ کلام کریں تو عوام بھی اُسکو مہمل
جانتے ہیں اس دوراندیشی سے سائل نے یہہ شرط لگائی مگر ہم تو خوب سمجھتے ہیں ع بہر رنگے کہ
خواہی جامہ مے پوش ۔ من انداز قدت را مے شناسم ۔ خیر ہم بھی اسمیں زیادہ بحث نہیں کرتے
صرف اتنا کہتے ہیں کہ اس شرط کو ہم منظور کرتے ہیں مگر سائل ہماری بھی ایک بات منظور کرے
وہ یہہ ہے کہ اپنے مذہب کے عیبوں کا صراحتاً اقرار کریں اور کہدیں کہ ہمارا مذہب تو بلا شک معیوب ہے
مگر دین محمدی کی تحقیق چاہتے ہیں اُسوقت ہم انشاءاللہ جواب الزامی کا نام زبان پر نہ لائینگے
جبتک سائل یہہ اقرار نہ کریں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ سائل کو الزامی جواب دیا جاوے اُسوقت
کوئی عاقل جواب الزامی کو بُرا نہیں کہہ سکتا الزامی جواب سے صرف یہہ غرض ہوتی ہے کہ محنت
نہ پڑے اور معترض یا تو اپنے اعتراض کو لغو سمجھے یا اپنے دین کو بُرا جانکر دست بردار ہو اور نہ ہو
ہمسے آکر طالب تحقیق ہو اُسوقت ہم اُسکو طالب حق جانکر وہ تحقیقی جواب سناوینگے کہ وہ بھی
اش اش کر جاویگا ۔ اور شرط سیوم اسلئے حیرت انگیز ہے کہ سائل اگر بطور اصول اسلام جواب چاہتا
ہے تو اُسکو لازم ہے کہ جن اصول کو اہل اسلام مانتے ہیں اُنہیں وہ بھی تسلیم کریں اور اگر اسلامی
اصول کا منکر ہے تو پھر قرآن سے اہل اسلام کے عقاید کا ثبوت چاہنا اور اُس سے جواب طلب
کرنا محض بیمعنی ہے کیونکہ اُسکے نزدیک جیسا قرآن مجید ویسی ہی احادیث اور اگر سائل نے ہمارے
قرآن مجید کو تسلیم کر لیا ہے اور حدیث کو نہیں تسلیم کیا تو بہت اچھا مگر اسکے ساتھہ یہہ بھی ہوگا
کہ جو کچھہ ہم اُسسے ثابت کریں اُسکو تسلیم کرنا پڑیگا کیونکہ سائل جب بعض عقاید کو محض قرآن مجید
کی سند سے تسلیم کرتا ہے تو بعض کے تسلیم نہ کرنیکی کیا وجہ ہے علاوہ اسکے وہ تو قرآن مجید کو
تسلیم کر چکا پھر اب جو کچھہ اُس سے ثابت ہو اُسکا ماننا ضروری ہوجاویگا اور اگر کسی امر کو تسلیم
نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ سائل کو طلب حق منظور نہیں صرف جھگڑا ہی کرنا منظور ہے اور عوام کو دہوکا
دینا چاہتا ہے چونکہ سائل نے اپنے ذہن میں سمجھہ لیا ہے کہ ان سوالوں کا جواب قرآن مجید سے نہیں

Marfat.com

ہو سکے گا اسلیئے قران سے سند مانگتا ہے اور جب سند دیجاویگی تو فوراً کہدیگا کہ ہم قران کو نہین
مانتے دلیل سے ثابت کرو جیساکہ عمادالدین نے نغمہ طنبوری مین کیا ہے غرض کہ سائل کا یہہ
شرط لگانا محض فریب اور دہوکہ ہے علاوہ اسکے ہم سایل سے سوال کرتے ہین کہ احادیث
صحیحہ کے نہ ماننے کی کیا وجہہ ہے تعجب ہی کہ ادہر ادہر کے خطوط اور خانگی چہٹیان اور مرقس اور
لوقا وغیرہما کی تاریخ جسکو اب انجیل سے تعبیر کرتے ہین تسلیم کیئے جاوین اور کلام الہی مانا جاوے
اور کلام رسول جسکی نسبت اللہ تعالے یون فرماتا ہی وما ینطق عن الہوی ان ہو
الا وحی یوحی قبول نہ کیا جاوے اور خوبی تو یہہ ہے کہ سائل کے پاس کوئی بھی ایسی
سند نہین ہے جس سے اس امر کا یقین کیا جاوی کہ یہہ اناجیل مروجہ انہین کی ہین کہ جنکی طرف
منسوب ہین ہمارے پاس تو احادیث صحیحہ کا سلسلہ متصل موجود ہے پہر نہایت افسوس ہے
کہ انجیلین تو تسلیم کیجاوین اور احادیث مسلم نہ ہون اور اگر سائل یہہ عذر پیش کرے کہ احادیث
ان پانچ دلیلون سے غیر معتبر ہین جنکو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق مین لکہا ہے تو اسکا
جواب یہہ ہے کہ ان پوچ لچر دلیلونکا استفسار اور ازالۃ الاوہام اور صیانت الانسان وغیرہ مین
شافی جواب ہو چکا ہے سائل اچہی طرح پر ملاحظہ کرے صرف یہہ کہدینا کہ جواب شافی نہین ہوا سمجہ
کر مفید نہین جواب شافی تو ایسا ہوا ہے کہ پادری عمادالدین صاحب نے بہت کچہہ لن ترانیان ہانکین مگر اتنی
بہی لیاقت نہوئی کہ اس جواب مین دم مارتے فقط جاہلون کے بہکانے کو کہدیا کہ دلیلونکا جواب شافی
نہین ہوا پادری صاحب کا یہہ کہنا تو تب زیبا تہا کہ اپنی تصانیف مین سے کسی تصنیف مین ان جوابون
کا رد کیا ہوتا یون منہ سے کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہی عقلمندون کے نزدیک کیا سند ہو سکتی ہے
کاش ان سبکو جانے دو مین موجود ہون ۔ مصرعہ ۔ ہین میدان ہین چوگان ہین گوئی جس عیسائی
کا جی اچہلنا چاہے اس امر مین گفتگو کرلے پہر ہم دیکہینگے کہ اناجیل کی سند کو احادیث کی سند سے کیا نسبت
کا جہوٹا ہی دیتا ہے الغرض شرط سیوم منظور کرنے کے لائق نہین جبتک سائل حدیثون کے خارج کرنیکی
ترجیح کی کوئی وجہہ معقول نہ بیان کرے یا قران مجید کی تمام مضمون کو تسلیم نہ کرلے ۔ اب مین اس موقع

ختم کرتا ہون اور سایل سے امیدوار ہون کہ ازراہ انصاف ان شرطون کا تصفیہ کریں اور اگر پادری عماد الدین صاحب ادہر توجہ کرین تو انکی بڑی عنایت ہوگی کیا مجتہد صاحب پر ہی داؤ چلانا آتا تہا ذرہ ہمارے مقابلہ مین بہی آئیے پہر دیکہئیے کہ نغمہ طنبوری کی کیسی گت بنتی ہے ۔ انتہے ۔

اسکے بعد مینے چاہا کہ سائل کی آرزو کو بہی پورا کرون اور اُن شرائط کو مانکر جواب دون اگرچہ یہ امر مجہکو ضرور نہا کہ بلا تصفیہ شرائط منظور کرکے جواب لکہون مگر مینے دیکہا کہ سائل بیچارہ یہہ تحریر دیکہکر حیران ہوگیا نہ تو میری بات کو تسلیم کرسکتا ہے کیونکہ بات مین فرق آتا ہے یا روٹہون مین خلل پڑتا ہے اور نہ اپنی شرائط کو ثابت کرسکتا ہے بہرحال اُسکے دل کی آرزو دل ہی مین ہی خدا جانے کیا ہیش بندیان کرکے اُسنے یہہ شرطین لگائی تہین اب بڑی حسرت سے یہہ مصرعہ پڑہتا ہوگا مصرعہ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ اور یہہ گمان کرتا ہوگا کہ ہماری شرائط کو تسلیم کرکے کوئی جواب نہ لکہہ سکا اسلیئے مینے چاہا کہ سائل کا یہی حوصلہ باقی نہ رہے اُسکی شرائط کو تسلیم کرکے جواب دیا جاوے مگر قبل جواب کے چند امور کا بیان کرنا ضرور ہے +

امور قابل بیان

امر اول ۔ سائل نے چودہ سوال کیئے ہین اُنمین سے آٹہہ سوال تو متعلق بہ نجات اور شفاعت ہین اُن سوالون سے سائل کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ کسیطرح یہہ ثابت ہوجائے کہ دین اسلام مین کوئی صورت نجات کی نہین ہے اور پانچ سوال تین عصمت انبیاء کے متعلق ہین اس سے سائل کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ کتب عہد عتیق مین جو انبیاء کی نسبت تہام کبائر مثل زنا اور بت پرستی وغیرہ کے لکہا ہے اور وہ خاص و عام کی نظرون مین نہایت قبیح ہے اسلیئے سائل چاہتا ہے کہ کسیطرح پر یہہ الزام ہماری کتاب سے اُٹہہ جائے اور ایک سوال مین ثبوت نبوت طلب کیا ہے اور ایک سوال مین کتب احادیث سے استفسار کیا ہے اور ان امور کا ثبوت قران سے چاہا ہے مگر مین حیران ہون کہ سائل ہمارے عقائد کا ثبوت قران سے کیون طلب

Marfat.com

کرتا ہے اگر مطلقاً ان نعمائے کے ثبوت مین دلائل طلب کرتا تو ایک عقل کی بات تہی +

امر دویم ـ ہماری اعتقاد مین شفاعت کی ایسی ضرورت نہین جیسے عیسائی اپنے ذہن مین خیال کر رہے ہین یعنے بلا شفاعت نجات نہین ہو سکتی اگر بلا شفاعت خدا گناہ بخش دی تو خدا کا عدل باقی نہ رہیگا شفاعت کا طریق بہی انہون نے ایسا نکالا ہی جسکے سبب نعوذ باللہ خدا کی سفاہت اور ظلم لازم آتا ہے یعنے خدا خود مجسم ہو کر آیا یا اپنے بیٹے کو بہیجا اور لوگونکے گناہ اپنے ذمہ لیکر صلیب پر چڑہ گیا کہ اُن لوگونکو نجات دیوی ـ ہم اہل اسلام شفاعت صرف اسکو کہتے ہین کہ قیامت کے روز اللہ تعالے اپنی مقربین انبیا اور اولیا وغیرہ کو اذن دیگا کہ گنہگارون کے لیئے سپارش کرین یہہ لوگ برطبق اسکے التجا کرینگے اور اللہ تعالے قبول کریگا اور گناہگارون کے گناہونکو اپنی رحمت کاملہ سے بخش دیگا اور یہہ امر صرف واسطے اظہار تقرب شافعین کے ہوگا یہہ بات نہین کہ بلا شفاعت خدا معاف نہ کر سکے جس شخص کو ذرہ بہی اللہ تعالی نے عقل سلیم عنایت کی ہے وہ ہرگز اس طریقہ کو خلاف عدل نہین کہہ سکتا ظاہر ہے کہ اگر کسی بادشاہ کا کوئی مجرم عمداً خاص بادشاہ کے حکم عدولی کرے اور بادشاہ اُسکو از راہ کرم کہدی کہ تونے جرم تو کیا تہا مگر خیر ہم نے معاف کیا یا کسی اپنے وزرا اور امرا مین سے کسیکو اشارہ کری کہ تم اس مجرم کی سفارش کرو اور بعد اُسکی سپارش کے مجرم کے گناہونکو عفو کر دی تو پہر بہلا کون ایسے شخص کو ظالم کہہ سکتا ہے نہایت تعجب ہے کہ عیسائی اس طریقہ کو تو خلاف عدل کہتے ہین اور جو طریقہ اُنکا ایجاد ہے جو فی نفسہ متروک اور مردود ہے اُسکو مطابق عدل کہتے ہین عیسائیونکے طریق شفاعت کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ اپنے مجرم کو نہ تو خود چہوڑ سکے اور نہ اپنی ارکین دولت کی سپارش سے معاف کر سکے بلکہ یا تو خود اُس مجرم کے بدلے سولی چڑہے یا قید ہووے یا اپنی پیارے بیٹے بیگناہ کو اُسکے عوض سولی دیدی اہل انصاف غور کرین کہ کیا یہہ طریق شفاعت ہی کیا ایسے بادشاہ کو لوگ بیوقوف اور ظالم نہ کہینگے کہ مجرم کو چہوڑا اور ایک بیگناہ کو سولی دیدیا کیا اسکو یون عفو کر دینا دشوار تہا بہلا ممکن ہے کہ کوئی یون کہہ سکے کہ اپنے مجرم سے درگذر نا اور عفو

کرنا ظلم ہے اگر یہی ظلم ٹہریگا تو حضرت مسیح کی وہ تعلیم جسپر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین جو انجیل متی کے پانچ باب مین مرقوم ہے نہایت بُری تعلیم ہوجائیگی اُسمین اول سے آخر تک اپنے مجرم سے درگذرنے کی تعلیم ہی خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب ہمکو اپنے مجرم سے درگذر کرنا زیبا اور لائق ہے پھر اُس ارحم الراحمین کے شایان کیونکر نہوگا جو سب رحیمون سے زیادہ رحیم ہی۔

امر سیوم۔ عصمت انبیا ایک ایسا ظاہر اور بدیہی امر ہے کہ کوئی عاقل اسکا انکار نہین کرسکتا [illegible] سے اہل عرب گو جاہل تہے مگر اس امر کو ضروری سمجھتے تہے یہہ خیال اُنکے دل مین یہانتک سمایا ہوا تہا کہ انسان کو منصب نبوت کے لائق نسمجھتے تہے بلکہ یہہ منصب ملائک سے خاص کرتے تہے کیونکہ یہہ بالکل معصوم ہی ہین اور لوازم بشری اُنمین نہین ہین چنانچہ اللہ تعالے نے کفار کے قول کو اسطرح پر بیان فرمایا ہے قالوا لو شاء ربنا لانزل ملئكة فانا بما ارسلتم به كافرون کہا اُنہون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا تو البتہ اُتارتا فرشتے پس تحقیق کہ ہم ساتہہ اُس چیز کے کہ بہیجی گئی ہو تم ساتہہ اُسکے منکر ہین اور ظاہر ہے کہ اگر انبیا معصوم نہونگے تو بعثت انبیا لغو ہوجائیگی اور اُنکے کلام پر اعتماد نرہیگا مگر چونکہ یہہ امر بہت ظاہر تہا اور اہل عرب کے ذہن مین بہی راسخ تہا اسلیئے اللہ تعالے نے قران مجید مین اسکا ذکر اور اثبات ایسا نہین کیا جیسے اور امور کا مثل اثبات توحید اور نبوت وغیرہ کے شارع اور ناصح کا حال مثل ایک طبیب کے ہے کہ جیسا مرض دیکہے ویسی ہی دوا دے اور شریعت مثل نسخہ مجرب کے ہے پس چونکہ حکیم علی الاطلاق نے دیکہا کہ یہہ مریض اس مرض مین مبتلا نہین ہے اسلیئے اُس مرض کے نسخہ کی شریعت مین رعایت نہین کی یعنے کوئی ایسی دوا نہین ہوئی کہ بالخاصیت اُسکو مفید ہو ہان ضمناً اوسکا علاج بہی موجود ہے علاوہ اسکے جب یہہ امر نزدیک عقل کے ایسا ضروری اور بدیہی ٹہرا اور شریعت بہی اہل عقل کو عنایت ہوتی ہے تو ضرور ہوا کہ ایسے امر کا ہم اعتقاد رکہین گو بالفرض اللہ تعالی نے اپنی کلام مین تصریح نہ کی ہو جب اللہ تعالے نے ہمکو ذی عقل بنایا ہے اور ہمکو شریعت دی ہے تو ہمپر فرض ہے کہ امور شریعت مین عقل سے کام لین اور جن امور کو عقل دریافت کر سکتی ہے اور انہین

Marfat.com

پہونچ سکتی ہے اُنمین غور مین یہہ نہایت سفاہت کی بات ہے کہ عقل کو طاق مین رکھکر اور چراغ شعور کو گل کرکے اندہونکی طرح چلین مجھے نہایت تعجب ہے کہ جو لوگ ایسے بدیہی امر مین عقل کو بیکار سمجھکر صرف اٹکل پچو رائے زنی کرتے ہین وہ کسمنہ سے دوسرے مذہب پر معترض ہو بیٹھتے ہین اب مین پادری صاحبونکی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ ذرہ بنظر انصاف اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین عناد اور تعصب کی راہ سے نہ دیکھین اور اگر اسکا جواب لکھین تو ان امور کا معہ تحریر استفسار کے پہلے جواب لکھکر مجھے اطلاع دین جیسے مینے پہلے اطلاع دی تھی اب مین اللہ سے مدد مانگکر جواب شروع کرتا ہون +

شروع جواب

پہلا سوال انسان کی نجات قیامت کے دن کیونکر ہوگی آیا صرف اعمال حسنہ کے سبب سے یا کسی شفیع کی شفاعت سے یا اعمال حسنہ اور شفاعت کے اجتماع سے +

جواب - اصل مین مدار نجات کا صرف اللہ تعالٰے کے فضل اور رحم پر ہے جسپر اللہ کا فضل ہوا اُسکی نجات ہوگئی سورہ دخان مین اللہ تعالٰے متقی اور پرہیزگارونکی تعریف کرکے ارشاد فرماتا ہی ووقیہم عذاب الجحیم فضلا من ربک یعنے بچالیا اُنکو عذاب جہنم سے تیرے رب کے فضل نے اور اسی سورت مین دوسری جگہہ وارد ہے یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئا ولا ہم ینصرون الا من رحم اللہ جسدن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آویگا اور وہ مدد نہ دئے جاوینگے مگر جسپر اللہ نے رحم کیا اور سورہ نور مین ہے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ فی الدنیا والآخرہ لمسکم فیما افضتم فیہ عذاب عظیم اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اُسکی دنیا اور آخرت مین البتہ پہونچتا تمکو بیچ اُس چیز کے کہ شروع کیا تہا تمنے اُسمین بڑا عذاب - ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجات اللہ کے فضل پر موقوف ہے مگر اب یہہ دریافت کرنا چاہیے کہ قابل رحم اور لائق فضل کون شخص ہے سو اسی بہی اللہ

تعالے نے اپنی کلام مین مصرح کر دیا ہے چنانچہ سورہ جاثیہ مین ارشاد ہوا فاما الذین امنو وعملو الصالحات فیدخلہم ربہم فی رحمتہ ذالک ھو الفوز المبین بہرحال جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے پس داخل کریگا انہین پروردگار اُنکا بیچ رحمت مین یہی ہے مراد ملنی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول پر ایمان لایا اور نیک کام کیئے وہ قابل رحم ہے جب لایق رحم ایماندار ٹہرے تو معلوم ہوا کہ نجات اُس شخص کی ہوگی جو ایمان لائی اللہ اور رسول پر اور اُسکے حکمونپر چلے اسیواسطے اللہ تعالے جا بجا مومنین اور صالحین سے مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے اور اتباع رسول پر نجات کا حصر کرتا ہی چنانچہ سورہ آل عمران مین ارشاد ہوا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یغفر لکم ذنوبکم کہدی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ کو تو میری تابعداری کرو اللہ تمہین دوست رکہیگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور سورہ محمد مین فرماتا ہے والذین امنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربہم کفر عنہم سیئاتہم واصلح بالہم اور جو لوگ ایمان لائی اور نیک کام کئے اور مانا جو کچھ اُتارا گیا محمد پر اور وہی ہے سچا دین تمہارے رب کی طرف سے دور کین اُنسے بُرائیان اُنکی اور سنوارا حال اُنکا۔ ان دونو آیتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر اتباع محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات نہوگی کیونکہ اللہ کا فضل اور رحم رسول کی اتباع پر موقوف ہے اگر رسول کا اتباع نہوگا تو فضل الہی نہوگا جب فضل الہی نہوا تو نجات ہونا محال ہے اس مضمون سے قرآن شریف مالا مال ہے جسکا جی چاہے ذرہ غور سے پڑہکر دیکھ لے اب اگر کوئی ایمان لایا اور پورا اتباع رسول کا اُس سے نہوا بلکہ بعض موقع مین خلاف ارشاد رسول اُس سے ظہور مین آیا تو اُسکے لیئے اللہ تعالے یون فرماتا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات بے شبہہ نیکیان مٹا دیتی ہین بدیون کو یعنے ایک شخص نیک کام کرتا ہے اُس سے کبھی بُرے کام خفیف سے ہوتے ہین تو خدا اُنکو بھی غفور الرحیم بسبب اُن نیک کامون کے اُن خفیف گناہونکو بخشدیتا ہے

Marfat.com

اور اگر بسبب شامت نفس کے اُس سے بڑی بڑے گناہ ہوئے اور بعد اسکے وہ نادم ہوا اور خدا
کی طرف رجوع کیا اور اُسکے دربار مین رویا اور گڑگڑایا اور اپنی عفو تقصیر چاہی تو اُسکے لیئے اللہ تعالے
بہ تقاضائے کمال رحمت یون فرماتا ہے فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح فان اللہ یتوب
علیہ ان اللہ غفور الرحیم یعنے جسنے توبہ کی بعد نافرمانی کے اور اچھی راہ اختیار کی تو خدا
قبول کر لیگا توبہ اُسکی بلاشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے اور دوسری جگہہ فرمایا ہے
ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات وہی اللہ قبول کرتا
ہے توبہ اپنے بندون سے اور بخشتا ہے گناہون کو۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو لوگ ایمان لائے
اور اتباع رسول پورا کیا یا بعد نافرمانی کے توبہ کی اُنہین شفاعت کی حاجت نہین اللہ تعالے
اُنہین بغیر شفاعت کے بخشدیگا باقی رہے وہ لوگ جنہون نے بعد ایمان لانے کے گناہ کیئے اور توبہ بھی
نہ کی ایسے اشخاص کے لیئے شفاعت ہوگی اور انبیا اور اولیا اور ملائک شفاعت کرینگے اسکا ثبوت
قرآن مجید کی متعدد آیات سے ہوتا ہے منجملہ اسکے اختصاراً چند آیات کو یہان لکھا جاتا ہے (۱)
من ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ بقرع (۲) ما من شفیع الا من بعد اذنہٖ (یونس ع۱)
لا تنفع الشفاعۃ عندہٗ الا لمن اذن لہ الرحمان (سباع) نہ فائدہ دیگی شفاعت
اُسکے پاس مگر اُس شخص کے لیئے کہ اجازت ہوا اُسکے لیئے (۴) یومئذٍ لا ینفع الشفاعۃ
الا من اذن لہ الرحمان ورضی لہ قولا (طہ) اس آیت کی تفسیر مفسرین نے دو طرح پر
کی ہے ایک تفسیر کے موافق تو یہہ معنے ہوتے ہین کہ قیامت کے دن کیسکی سپارش کام نہ آئیگی مگر اُسکی
کہ جسکو اللہ تعالی نے سفارش کی اجازت دی ہو اور اُسکے کہنے سے راضی ہوا اور دوسری تفسیر کے
مطابق یہہ معنے ہوتے ہین کہ اُسدن کسیکو سپارش فائدہ نہ دیگی مگر اُسکو جسکے اللہ تعالی نے
سپارش کا اذن دیا اور اُسکے قول سے راضی ہوا۔ مثال اُسکی ایسی ہے کہ کوئی مجرم بادشاہ کے
حضور مین حاضر ہوا بادشاہ کو اُسکی خستہ حالی دیکھکر رحم آیا اپنے مقربین سے ایک مقرب کو اشارہ کیا
کہ اُسکی سپارش کرے حسب ارشاد جب اُسنے سپارش کی بادشاہ نے مجرم کو چھوڑ دیا الغرض کوئی

Marfat.com

معنے ہون اتنی بات اس آیت سے ثابت ہوئی کہ بعد اجازت کے سپارش فایدہ دیگی اگر دوسرے
معنے لیئے جائینگے تو ایک بات اور بہی ثابت ہوگی وہ یہہ کہ جو ایمان لایا اور صدق دل سے کلمہ
لا الہ الا اللہ پڑہا اُسکے لیئے شفاعت ہوگی گو وہ فاسق ہو کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہی ورضی لہ
قولا اور پسند آیا اللہ کو اُسکا قول - یہہ جملہ بیان ہی اپنے ماقبل کا مطلب یہہ ہوا کہ شفاعت
کا اذن اُسکے لیئے ہوگا جسکا قول اللہ تعالی نے پسند کیا حضرت ابن عباس رض فرماتے ہین کہ قول
سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مقام پر قول مطلق واقع
ہوا ہے اور جب مطلق بولتے ہین تو اس سے فرد کامل مراد لیا جاتا ہے اور ظاہر ہی کہ فرد کامل قول
کا کلمہ طیبہ ہی اسلیئے کلمہ طیبہ مراد لیا گیا جو بنیاد ایمان ہے پس معلوم ہوا کہ مومن کی شفاعت ہوگا
اگرچہ گناہگار ہنے تفسیر فتوحات الہیہ مین ہے هذه الآية من اقوى الدلائل على
ثبوت الشفاعة في حق الفساق (۵) ولا يشفعون الا لمن ارتضى وهم
من خشيته مشفقون (انبیا) نہین شفاعت کرینگے رسول مگر جسکے لیئے اللہ شفاعت
پسند کری اور وہ اللہ کے ڈرسے تہرتہراتے ہونگے - قبل اس آیت کے رسولونکا ذکر ہے اُنہین کی طرف
یشفعون کی ضمیر پہرتی ہی اس سے ثابت ہوا کہ انبیا شفاعت کرینگے (۶) وکم من ملک
في السموات لا تغني شفاعتهم شيئا الا من بعد ان ياذن الله لمن يشاء
ويرضى (نجم) بہت فرشتے آسمانوں مین ہین کام نہین آئیگی اُنکی شفاعت کچہہ مگر جب حکم دے اللہ
جسکو چاہی اور پسند کری یعنے فرشتون مین سے جسے اللہ اجازت دیگا اُسکی شفاعت مقبول ہوگی
(۷) لا يملكون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمان عهدا (مریم) نہین اختیار
پاوینگے شفاعت کا مگر وہ جنہون نے عہد باندہا اللہ سے یعنے جو ایمان لائے اور نیک کام کرکے شفاعت
کرنیکے لائق ہوگئے اُنکو شفاعت کا اختیار دیا جاویگا (۸) ولا يملك الذين يدعون
من دونه الشفاعة الا من شهد بالحق (زخرف) اور نہین اختیار رکہتے جنہین
لوگ پکارتے ہین سواے اللہ کے شفاعت کا مگر وہ جسنے گواہی دی حق بات کی ان دونون آیتون

Marfat.com

ظاہر ہوا کہ جو ایماندار اور نیکوکار ہین وہ شفاعت کرینگے (۹) الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین (زخرف) دوست اس دن بعض انکے بعضون کے دشمن ہو نگے مگر پرہیزگار یعنے متقی تو اس دن دوستی کرینگے اور کام آوینگے اور مجرم گنہگار کچھ کام نہ آوینگے بلکہ بیر کا دشمن ہوجائیگا اور ظاہر ہے کہ قیامت کے دن دوستی یہی ہوگی کہ کوئی کسیکی شفاعت کرائے سوائے اسکے اور تو وہان کوئی کام نہوگا جسمین کسیکی دوستی کام آوے پس معلوم ہوا کہ قیامت کے روز نیک صالحین شفاعت کرینگے بفضلہ تعالی آیات مذکورہ سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ قیامت کے دن ملائکہ اور انبیاء اور صلحا شفاعت کرینگے یہانتک تو عام انبیاء وغیرہ کی شفاعت کا ذکر کیا گیا اب مین خاص شفاعت سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی طریقون سے ثابت کرتا ہون

طریق اول - آیات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ متقی اور صلحا شفاعت کرینگے جب اتقیاء اور صلحا کو یہہ منصب عنایت ہوا تو حضرت رسول خدا علیہ الصلوۃ والثنا کو بطریق اولی اور سب سے اول ہوگا کیونکہ آپ تو سرور اتقیاء اور سید الصلحا ہین صلحا کو حضرت ہی کے اتباع سے یہہ مرتبہ ملا پھر جب حضرت کی تابعدار شفاعت کرینگے تو حضرت کا کیا پوچھنا ہی - خیال کریکا مقام ہے کہ جسکے خادم اس مرتبہ کے لائق ہین اسکا لک مخدوم کا کیا کچھ نہ مرتبہ ہوگا عقیل اور فہیم آدمی اسی طریق اول سے حضرت کے مرتبہ کو وزن کرسکتا ہے

طریق دویم - تحریر سابق سے ظاہر ہوا کہ جسے اللہ اجازت دیگا وہ شفاعت کرائیگا پس متعدد آیتون سے ثابت ہوتا ہی کہ خداوند کریم نے حضرت کو شفاعت کی اجازت دی چنانچہ سورہ توبہ مین فرماتا ہے - واستغفر لہم ان اللہ غفور الرحیم مغفرت مانگ انکے لیئے تحقیق اللہ بڑا بخشنیوالا نہایت ہی مہربان ہے یہی مضمون سورہ نسا اور آل عمران مین ہے ان آیات مین خداوند تعالی آنحضرت کو صاف امر فرماتا ہے کہ لوگون کے لیئے مغفرت طلب کرین اور یہی اذن شفاعت ہی ان دونون مقامون کے ملانے سے ظاہر ہوا کہ حضرت شفاعت کرینگے اور آپکی شفاعت مقبول ہوگی -

طریق سوم - اللہ تعالی نے صاف صاف حضرت کی شفاعت کا مقبول ہونا اس آیت مین بیان فرمایا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما

اور جب گناہ کرکے لوگ آوین تیرے پاس ای رسول پس استغفار کرین اور رسول اُنکے لئے مغفرت مانگے تو بلا شک پائینگے اللہ کو بڑا بخشنیوالا - اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جسکے لئے آنحضرت شفاعت کرینگے اللہ اُسے بخشدیگا اور ہم اسیکو شفاعت کہتے ہین اور دوسرے مقام پر یون ارشاد فرماتا ہے ولسوف یعطیك ربك فترضى اور البتہ دیگا تجھے اللہ تعالی پس تو راضی ہوگا - اس آیت سی حضرت کا شفاعت کرانا اور اُس شفاعت کا مقبول ہونا دو طرح سے ثابت ہوتا ہے ایک یہہ کہ اللہ نے اسقدر دینے کا وعدہ فرمایا کہ حضرت راضی ہوجائینگے اور ظاہر ہے کہ بموجب ارشاد واستغفر لھم آپ مغفرت طلب کرینگے اور بحکم اس آیت کے اللہ حضرت کی دعا قبول فرماکر حضرت کو راضی کردیگا یعنی آپکی شفاعت سے بخشدیگا - دوسری یہہ کہ کلام عرب مین اعطاء کا مفعول سلیئے حذف کرتے ہین تاکہ عموم اور شمول پر دلالت کرے زید معطی بجگہہ پر بولتے ہین جہان یہہ قصد ہو کہ زید ہر شے دیتا ہے اور ہر طرح کی سخاوت کرتا ہے جو اُسکی قدرت مین ہے اُسکی بخشش کسی امر سے خاص نہین اسیطرح اللہ نے اپنی کلام مین یعطی کا مفعول ثانی بیان نہین کیا تو مطابق محاورہ اہل عرب کے اس آیت کریمہ کے معنے ہوئے کہ جو شے قابل دینے کے ہے وہ تیرا پروردگار تجھے عنایت کریگا - اس وعدہ مین جمیع فضل وکمال اور تمام مراتب علیا اور مقاصد کاملہ آگئے اور اسمین مرتبہ شفاعت کبری بھی شامل ہے بہرحال حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت ہوگیا اللھم ارزقنا شفاعتہ یوم القیامتہ - باقی تفصیل اسکی آٹھوین سوال کے جواب مین آئیگی اس بیان سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ عماد الدین صاحب پادری نے نغمہ طنبوری مین یہہ جو لکھا ہے کہ شفاعت کے بارہ مین احادیث قرآن کے خلاف ہین اور اُسکی تکذیب کرتے ہین پادری صاحب کا یہہ لکھنا سراسر ادنکی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے جس شفاعت کا ذکر قرآن مین آیا ہے اُسکی تفصیل احادیث مین موجود ہے **طریق چہارم** اگر ثبوت شفاعت کو اصول دین مین قرار دین تو ایک وجہ ہو سکتی ہے مگر بعض شافع کسیطرح اصول دین مین شمار نہین کیا جاسکتا کیونکہ غرض تو سمجہانے سے ہی کسیکو ذریعہ سے ہوجب تعین شافع اصول دین سے ٹھہرا تو ہم اُسکو احادیث سے ثابت کرسکتے ہین کیونکہ پادری عماد الدین صاحب نے نغمہ طنبوری کے صفحہ ۳۵

Marfat.com

مین لکہا ہی کہ دین کے اصول و عقاید ضروری کلام الہی سی ثابت کرنے لازم نہین ہین مگر فروعات ہر ایک فرقہ کے انکی رائے کے مطابق جدا جدا ہوا کرتے ہین خواہ وہ حدیثون سے ہون یا اجماع و قیاس سے (انتہیٰ) گو یہہ کلام پادری صاحب کا مہمل ہے مگر ہم بنا بر انکے اصول مقررہ کے کہتے ہین کہ اصل دین یعنے ثبوت شفاعت کلام الہی سے کر دیا باقی رہی فرع یعنے تعین شافع وہ حدیث سی ثابت ہے چنانچہ پادری بہی اس بات کی مقر ہین اور پادری صاحب ہدایت المسلمین کے صفحہ ۰۰ مین لکھتے ہین کہ ہم لوگ بہی بعض وقت مقابیس یا جودت کتب حدیث سے بعض مضمون کی سند پکڑتے ہین (انتہیٰ) پس جسطرح پادری صاحب بعض مضمون کی سند پکڑتے ہین اگر ہم بہی سند پکڑین تو کیا گناہ ہوگا الحمد اللہ کہ چار طریقون سے شفاعت حضرت خاتم النبین شفیع المذنبین کی ثابت ہوئی انمین سے پہلی تین طریق تو مطابق شرط اور حجت تامہ ہر ایک مقابل کے لئے ہین اور طریق چہارم خاص عماد الدین صاحب کے لئے ہے الحاصل شریعت حقہ محمدیہ مین مدار نجات فضل الہی پر ہی اور مورد فضل مومنین ہین اب فضل الہی انپر خواہ بسبب اعمال حسنہ کی ہو یا بباعث شفاعت مقربین کے اہل اسلام ہرگز اس بات کو گوارا نہین کرتے کہ اللہ جل جلالہ کا بیٹا یا کوئی مقرب یا وہی خود بشکل انسان ہوکر ہماری عیوض سولی پر چڑہایا جاوے اور جہنم مین جاوے اور ہم بیٹھے چین کرین ❊

دوسرا سوال - اگر نیک اعمال سے نجات ہے تو نیک اعمال سے کیا مراد ہی آیا کل اوامر و نواہی کا بجالانا یا جسقدر ہو سکے ❊

جواب - اس سوال کا جواب پہلے سوال کے جواب سے بخوبی ظاہر ہو گیا ہے حاصل اسکا یہہ ہی کہ اگر کل اوامر و نواہی بجالائی جاوین جیسا کہ چاہیئے تو بیشک خدا کا فضل اوسپر ہوگا اور اوسکی نجات ہوگی اور اگر کچہہ قصور ہوا تو اوسکی نجات توبہ یا شفاعت سے ہوگی غرض یہہ ہی کہ جب ہمنے ثابت کر دیا کہ نجات کا مدار اللہ کی فضل پر ہی اور اوسکا فضل تین طرح کے لوگونپر ہوگا تو سائل کا یہہ سوال فضول اور بیکار ہو گیا کیونکہ ہم مدار نجات صرف اعمال حسنہ کو نہین قرار دیتے ❊

Marfat.com

تیسرا سوال - اگر شفیع کی ضرورت ہی تو اُسکی شرائط اور وجہ خصوصیت کیا ہی یعنے کون کون شرط شفیع مین چاہیئے جس سے اُسکی شناخت ہو اور کونسی اُسین زیادتی ہے جسکے سبب سے اس منصب پر ممتاز ہوا +

جواب - ہماری نزدیک شفیع کی ایسی ضرورت نہین جیسے سائل اور اُنکے ہم مذہب سمجھتے ہین یعنے اگر خدا چاہے تو بلا شفاعت بخشدے جیسا کہ ہم امر دوم مین بیان کر آئے ہین البتہ قران مجید کی آیات سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت ہوگی مگر ایک شئے کا ہونا امر دیگر ہی اور اُسکی ضرورت امر دیگر جب ضرورت ثابت نہوئی تو یہہ سوال لغو ہوگیا اور اگر سائل یہہ دریافت کرے کہ شفاعت کی ضرورت نہ سہی مگر اُسکے ہونیکے لئے کیا شرط ہی اور وجہ خصوصیت شفیع کی کیا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ شرط شفاعت اذن جناب باری ہے اور اذن باریتعالے انبیا اور اولیا اور صلحا اور ملائکہ کو ہوگا چنانچہ ہم سوال اول کے جواب مین ثابت کر چکے ہین اور وجہ خصوصیت اُنکی قرب الی اللہ ہی - ظاہر ہے کہ بادشاہ کے دربار مین وہی شخص سپارش کریگا جسکو تقرب حاصل ہوگا اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ظاہر ہی کیونکہ آپکو قرب خدا اسقدر حاصل ہوا کہ اللہ نے اُنکو اپنا رسول بنایا اور اُنکا چال چلن ایسا پسند آیا کہ ارشاد فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ کہدے اے محمد اگر اللہ کو دوست رکہتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہین دوست رکہیگا اس سے بڑہکر اور کیا قرب ہوگا کہ اللہ نے اپنی محبت کو آنحضرت کے اتباع پر حصر کر دیا پادری عماد الدین صاحب نے نغمہ طنبوری کے صفحہ ۴۲ مین جو کچھہ لکہا ہے محض لغو اور مبنی علے التعصب ہی جب ہمنے کلام الہی سے بہ براہین قاطع و دلائل ساطع آنحضرت کا شفیع ہونا اور مقرب ہونا ثابت کر دکہلایا پہر اُنکو کیا کلام ہے اُنہون نے اسقدر شرط کی تہی کہ یہہ امور قران سے ثابت کر دو سو وہ ہمنے کر دیئے اور اگر قران کی آیات پر اعتماد نہین تو پہر کیون اتنی زور کے ساتھہ کہا تہا کہ قران سے ثابت کر دو اب جو امور قران سے ثابت ہوگئے چاہیئے کہ اُنکو تسلیم کیا جاوے +

چوتہا سوال - ہر ایک پیغمبر اپنی اپنی امت کا شفیع ہے یا خاص ایک شخص تمام اولین اور

Marfat.com

آخرین کی شفاعت کے لیئے مقرر کیا گیا ہے +

جواب - اس سوال کا جواب بہی پہلے سوال کے جواب سے ظاہر ہو گیا ہے کہ ایک شخص خاص سب کا شفیع نہین بلکہ جسکو اذن ملیگا وہ شفاعت کریگا اور حضرت رسالت مآب کو اذن ہو چکا پس آپکا شفاعت کرنا ایک یقینی امر ہے اور پادری عمادالدین صاحب نغمہ طنبوری کے صفحہ ۴۴ مین یہہ جو تحریر کرتے ہین کہ ہم بہی یہی اعتقاد رکہتے ہین کہ ایک ہی شخص شفیع ہے بہت سے شفیع نہین ہو سکتے مین کہتا ہون کہ یہہ دعوی انکا کہ ایک ہی شخص شفیع ہے محض بے دلیل ہے ذرہ ہمارے روبرو پادری صاحب کوئی برہان عقلی یا نقلی پیش کرین پہر ہم بہی دیکہین کہ وہ کیسی دلیل ہے تار عنکبوت سے زیادہ مضبوط ہے یا نہین

پانچوان سوال - قرآن مین وہ کونسی آیت ہے جسمین جناب محمد نے اقرار کیا ہے کہ مین شفاعت گنہگاران کراونگا +

جواب - یہہ سوال بالکل مہمل ہے اور سائل کی اس سے کمال جہالت ثابت ہوتی ہے قرآن مجید مین اقرار کو تلاش کرنا ہے قرآن تو اللہ کا کلام ہے کسی بندہ کا کلام نہین اگر سائل یہہ کہتا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جسمین محمد نے اقرار کیا ہے تو البتہ درست تہا کیونکہ مضمون حدیث اگرچہ اللہ کی طرف سے ہے مگر حضرت نے اُس مضمون کو اپنی عبارت مین بیان کیا ہے اُسمین البتہ ایسا اقرار ملسکتا ہے علاوہ اسکے جب سائل یعنے عمادالدین صاحب حضرت کے اقرار کو تسلیم نہین کرتے جیسا کہ صفحہ ۴۲ نغمہ طنبوری سے ظاہر ہے پہر حضرت کا اقرار کیون دریافت کیا جاتا ہے اصل بات یہہ ہے کہ سائل کو مکابرہ منظور ہے نہ کہ مناظرہ جہان جو موقعہ پایا کہدیا کہین اقرار ہے کہین انکار ہے +

چہٹا سوال - سورہ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا لفظ مقاما محمودا کی نسبت تفسیر بیضاوی مین یون لکہا ہے کہ **هو مطلق فی کل مقام یتضمن کرامته** یعنے مقام محمود وہی ہر مقام کو جسمین عزت ہو حالانکہ اوپر نیچے کی آیت دیکہنی سے ظاہر ہے کہ مکہ سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملنے کا ذکر ہے پس اگر یہہ مطلق اس سیاقی قرینہ سے خاص مدینہ والی عزت سے مخصوص سمجہا جاتا تو عین انصاف اور قرین قیاس تہا مگر ایسا ہرگز

کی حدیث کے سبب قرآنی قرینہ چھوڑکر شفاعت کے مقام مین یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا جاتا ہے +

جواب - سائل کو کیا شعور ہے کہ بیضاوی کے مطلب کو سمجھے اور کلام معجز نظام کے قرائن اور دقایق کو دریافت کر سکے اگرچہ سائل نے چند روز اہل سلام کی خدمت مین علوم ابتدائیہ مین کچھہ تعلیم پائی تھی مگر چونکہ مادہ قابل نہ تھا اسلیئے اثر نہوا سب جانتے ہین کہ چکنے گھڑے پر کچھہ اثر نہین ہوتا کلام الہی کے معنے ہم سے سنیئے - اس مقام پر مقام محمود سے مقام شفاعت ہی مراد ہے جیسے چسپان اس آیت مین یہہ معنے ہوتے ہین اور کوئی معنے نہین ہوتے اللہ تعالی بنی اسرائیل کے آٹھوین رکوع کی چھٹی آیت مین ارشاد فرماتا ہے کہ لوگ تجھسے گھبراتے ہین اس زمین سے تاکہ تجھے نکالدین وہان سے پہر اسی رکوع کے ساتوین آیۃ مین اپنے نبی کی تسلی کرتا ہے کہ تم اسکا کچھہ رنج نہ کرو یہہ کچھہ نئی بات نہین پہلے بہی جو رسول ہمنے بہیجے تھے اُن سے بہی لوگ ایسے ہی پیش آئے تھے پہر اللہ تعالے نوین رکوع مین فرماتا ہے - اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے ای نبی لوگونکی بات پر خیال نہ کر تو اپنے کام مین مشغول ہو وہ کام یہہ ہی کہ نماز پڑہ دوپہر ڈہلے سے رات کے اندہیرے تک اور قرآن پڑہ یعنے نماز پڑہ صبح کی بیشک قرآن پڑہنا صبح کا ہوتا ہے روبرو اور کچھہ رات تک جاگتا رہ یہہ زیادہ ہی واسطے تیرے اور یہہ عبادت اور محنت اسلیئے ہی کہ تیرا رب تجھے اُٹھاویگا مقام محمود مین یعنے اُس مقام مین جہان تو شفاعت کریگا یعنے شفاعت کا منصب تُجھکو ملیگا جسکو ہم سے تقرب ہوگا اور تقرب اعمال کے سبب سے ہوگا اور چونکہ ہمکو منظور ہے کہ ہم تمکو منصب شفاعت عنایت کرین اسلیئے ہم تمہین وہ باتین تعلیم کرتے ہین جنکے سبب سے تم تقرب حاصل کرسکو اس منصب پر فائز ہو اور اس بیان سے غرض صرف حضرت کی تسلی اور اظہار مرتبہ منظور ہے یعنے آٹھوین رکوع کی چھٹی آیت مین کفار کے تنگ کرنے کا بیان ہے اُسکے بعد پہلی تو یون تسلی دی کہ پہلے رسولون سے بہی لوگون نے ایسا ہی کیا ہے یہہ کچھہ نئی بات نہین ہے پہر اُسکے بعد اس سے زیادہ تسکین دی

Marfat.com

اور واسطے رفع حزن و ملال کے بہت بڑی منصب نبی کا وعدہ فرمایا گویا یون ارشاد ہوا کہ ہم تمکو بڑا مرتبہ عنایت کرینگے تم ان لوگون کے کہنے کا کچھہ خیال نہ کرو علاوہ اسکے پہلی اللہ تعالی نے نماز کا امر فرمایا پھر اسکے جزا کی طرف اشارہ کیا یعنے جب تم ہمارا امر بجالاوگے تو ہم اسکا بدلہ تمکو یہہ دینگے کہ تمکو ایک بڑی مرتبہ پر یعنے شفاعت پر فائز کرینگے یہی بڑا قرینہ ہی کہ مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہی نہ کہ مدینہ طیبہ کیونکہ جزائی اعمال کے لیئے خداوند تعالی نے قیامت کو مقرر کیا ہے اور جب اُس مرتبہ کا ملنا جزائی اعمال ٹھہرا تو لامحالہ قیامت کو ملیگا اس وعدہ کو کسی مرتبہ دنیاوی پر حمل کرنا سراسر ہٹ دہرمی اور خلاف قرینہ و سبق ہے جسطرح یہان اللہ تعالی نے آنحضرت کی تسلی و تشفی کی اور وعدہ فرمایا ایسا ہی سورہ طہ مین فرماتا ہی۔ فاصبر علی ما یقولون وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن آناء الليل فسبح اطراف النهار لعلك ترضى یہانتک تو اوپر کی آیت سے ربط بیان کیا گیا اب بعد کی آیت کا حال دیکھیئے وھو ھذا وقل رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا اور کہہ اے رب داخل کر مجھکو اچھا داخل کرنا اور اچھا نکالنا نکال مجھکو اور کردے مجھکو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد حاصل اسکا یہہ ہوا کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو دعا تعلیم کی کہ تم اسطرح دعا کرو کہ اللہ مجھکو اچھی طرح اور اچھی جگہہ داخل کرے اور اچھی طرح اور اچھی جگہہ نکالے اسمین کسی جگہہ سے نکالنے اور کسی جگہہ کے داخل کرنے کی تصریح نہین نہ مدینہ کی نہ کہین کی۔ اب مفسرین نے اسکی تفسیر مین خلاف کیا ہے ابوالبرکات نسفی مدارک التنزیل مین لکھتے ہین ادخلني القبر ادخالا مرضيا على طهارة من الزلات اخرجني منه عند البعث اخراجا مرضيا ملقى بالكرامة آمنا من الملامة دليله ذكره على اثر ذكر البعث (انتہے) یعنے داخل کر مجھکو قبر مین اچھا داخل کرنا تمام برائیون اور لغزشون سے پاک وصاف اور نکال تو مجھے قبر سے قیامت کے دن اچھی طرح بزرگی کے ساتھہ بخوف ملامت سے دلیل اس مطلب کی لانا

اس آیت کے پیچھے ذکر قیامت کا ہے۔ دیکھیو ان مفسرین نے مدینہ کا ذکر ہی نہین کیا اور یہی مطلب بیضاوی نے اختیار کیا ہی اور در اصل یہی یہی مطلب عمدہ ہی اور پہلی آیت اسی مطلب پر دلالت کرتی ہی چنانچہ صاحب مدارک نے بہی اسیطرف اشارہ کیا ہی یعنے چونکہ پہلی آیت مین قیامت کا ذکر آیا اسلیئے یہان بہی وہی مراد لیا گیا اب سائل بیان کرے کہ وہ کونسی آیت اوپر نیچے کی ہی کہ جسکے دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکہ سے مدینہ جاکر آنحضرت کو عزت ملنے کا ذکر ہے البتہ بعض مفسرین نے اس آیت مین مکہ سے نکلنا اور مدینہ مین داخل ہونا مراد لیا ہے جسکو بیضاوی نے ضعیف قول کرکے لکہا ہی جیسا کہتا ہے قیل المراد ادخال المدینة والاخراج من مکة مگر جنہون نے یہہ تفسیر اختیار کی ہے وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ یہہ آیت اُسوقت اُتری ہے جبکہ مکہ سے ہجرت کرنیکا حکم ہوا۔ جلالین مین ہے ونزل لما امر بالهجرة وقل رب ادخلنی پس معلوم ہوا کہ انکے نزدیک اس آیت کو اوپر کی آیت سے کچہہ تعلق نہین اس صورت مین اوپر کی آیت کے مطلب مین اس آیت کو دخل دینا محض جہالت ہی اسیواسطے جو مفسر اس آیت سے دخول مدینہ مراد لیتے ہین وہ مقام محمود سے جو اوپر کی آیت مین مذکور ہے مقام شفاعت ہی مراد لیتے ہین چنانچہ جلالین مین بہی ایسا لکہا ہے بہرحال مقام محمود سے مقام شفاعت ہی مراد ہی اسیواسطے جمہور اسی طرف گئے ہین چنانچہ مدارک مین لکہا ہے کہ وهو مقام الشفاعة عند الجمهور اور یہی جلالین اور معالم التنزیل مین ہے اور تفسیر فتوحات الٰہیہ مین لکہا ہے کہ فی الخطیب قال الواحد اجمع المفسرون علی انه مقام الشفاعة تفسیر خطیب مین ہے کہ واحدی نے کہا کہ تمام مفسرون نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ مقام محمود وہی مقام شفاعت ہی اور امام فخرالدین رازی علیہ الرحمة اپنی تفسیر کبیر مین واحدی کا قول نقل کرکے لکہتے ہین کہ الفاظ آیات سے بہی یہی ثابت ہوتا ہی پہر دو دلیلین بیان کرکے امام موصوف لکہتا ہے کہ۔
واذا ثبت هذا وجب ان یکون المراد من قوله عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا هو الشفاعة فی اسقاط العقاب علی ما هو مذهب

Marfat.com

اہل السنة ولما ثبت ان لفظ الایات مشعر بهذا المعنی اشعارا قویا ثم وردة
الاخبار الصحیحة فی تقریر هذا المعنی فوجب حمل اللفظ علیه (انتہی) اور شیخ محمد طاہر
علیہ الرحمتہ نے مجمع البحار مین لکہا ہے کہ فیوذن له فی الشفاعة وهو مقام المحمود اور ایسا ہی
امام نووی علیہ الرحمتہ نے شرح مسلم مین لکہا ہی باقی رہا یہہ امر کہ تفسیر بیضاوی کا مین مقام محمود سے مطلق
مراد لیا ہے جیساکہ سائل بیان کرتا ہے یہہ اُسکی نری کجفہمی اور ہٹ دہرمی ہے بیضاوی کا یہہ
مطلب نہین کہ جو سائل سمجہہ بیٹہا ہے بیضاوی کی عبارت یہہ ہے وهو مطلق فی کل مقام یتضمن
کرامته والمشهور انه مقام الشفاعة لما روی ابو هریرة انه علیه السلام قال
هو المقام الذی اشفع فیه لامتی ولاشعاره تعالی بان الناس یحمدونه لقیامه
فیه وماذاک الامقام الشفاعة (انتہی) اس عبارت کا مطلب یہہ ہے کہ لفظ مقام محمود
مطلق ہے جو مقام بزرگی پر مشتمل ہو اُسے مقام محمود کہہ سکتے ہین مگر مشہور یہہ ہی کہ وہ خاص
مقام شفاعت ہی اور اُسپر دو دلیلین ہین پہلی یہہ کہ جبپر یہہ کلام نازل ہوا اُنہین نے خود اُسکی
شرح کردی یعنے کہدیا کہ مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہی دوسری دلیل یہہ ہے کہ
اُسی کلام سے اُسکی تخصیص ثابت ہوتی ہے تفصیل اُسکی یہہ ہے کہ لفظ مقام محمود کے یہہ معنے ہین
کہ مقام قیام یحمد القائم فیه یعنے وہ مقام کہ جسمین کہڑا ہونے والا تعریف کیا جاوے اور سب لوگ
اُسکی مدح کرین اب بیضاوی والا کہتا ہے کہ یہہ معنے مطلق ہین جو مقام ایسا ہو کہ جسمین کہڑی ہونے
والے کی تعریف کیجاوے ہی اُسکو مقام محمود کہہ سکتے ہین مگر یہہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہے کہ جب مطلق
بولا جاتا ہے تو اس سے ایک ہی فرد مراد لیا جاتا ہے کل مراد نہین ہوتی اسلیئے ضرور ہوا کہ اس سے
کوئی خاص فرد مراد لین اور وہ خاص فرد جمہور کے نزدیک مقام شفاعت ہے دو وجہ سے ایک تو
رسول اللہ کا فرمانا اور دوسرے اُسی کلام سے سمجہا جاتا ہی کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے یبعثك
ربك مقاما محمودا کہڑا کریگا تجہے اللہ ایسی جگہہ کہ سب لوگ تیری تعریف کرینگے اور
ایسا کوئی مقام نہین مگر وہی مقام شفاعت پس اس بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بیضاوی والا

Marfat.com

بہی اُس مقام سے وہی مقام شفاعت مراد لیتا ہی جو اور مفسرین نے لکہا ہے یعنی مقام محمود مقام شفاعت ہی اور اہل جو بیضاوی والے نے لکہا ہی کہ ہو مطلق کل مقام اُس سے غرض صرف لغوی معنو نکا بیان کرنا منظور ہے نہ یہہ کہ آیت مین بہی یہی معنے مراد ہین اور اگر ہم تسلیم بہی کرین کہ بیضاوی والا مقام محمود کو عام کہتا ہے جو ہر مقام کرامت سے مراد لیا جاتا ہے تو بہی بیضاوی کا مطلب صرف اسیقدر ہو سکتا ہے کہ یہہ لفظ کل مقام کرامت کو شامل ہی اُسمین مقام شفاعت بہی ہے جب سائل بیضاوی کی سند لاکر مقام محمود کو عام کہتا ہے تو پہر تعجب ہے کہ خاص مقام شفاعت کی دلیل کیون دریافت کرتا ہے اُس عام مین تو وہ خاص بہی آگیا اب پہر ہمکو کیا حاجت ہی کہ تخصیص کی دلیل بیان کرین ہمارا مدعا تو معہ شئے زاید پایہ ثبوت کو پہونچگیا یعنے اللہ تعالے آنحضرت کو مقام شفاعت مین کہڑا کریگا اور ما سوا مقام شفاعت کے اور بزرگی کے مقامون بہی آنحضرت کو کہڑا کیا جاویگا سائل تو یہہ کہے کہ اُسکو عموم کا ثبوت کیا مفید ہو سکتا ہے یہان تو وہی مثل ہے کہ میری دونو ٹیہے اگر خاص ہے تو چشم ما روشن اگر عام ہے تو دل ما شاد ناحق پادری صاحب تفسیر بیضاوی کو دیکہکر دہوکہ مین پڑ گئے اُنہین تفسیر بیضاوی کے سمجہنے کا کیا دماغ مادہ تو اُنکا اس درجہ تک ہے کہ سورہ یاسین کو تیسرے پارہ مین تلاش کرتے تہے اور پطرس کا نام قران مجید مین بتلاتے تہے بہلا خیال کرو کہ جس شخص کو اتنی علمیت اور اتنا مادہ ہو وہ تفسیر بیضاوی کے دقائق اور نکتو نکو کیونکر پہنچ سکتا ہے استغفر اللہ +

ساتوان سوال - سورہ بقر کے ۳۴ رکوع مین ہے کہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اس مقام پر شفاعت کے باب مین آنحضرت کی نسبت وجہ خصوصیت قران سی کسطرح پیدا ہوتی ہے کہ اُنہین کو اذن ہوگا دوسرے کو نہین +

جواب - ہم یہہ نہین کہتے کہ حضرت ہی کو اذن ہوگا دوسرے کو نہین ہوگا پہلے سوال کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے +

آٹہوان سوال - سورہ والضحی مین ہے کہ ولسوف یعطیک ربک فترضی

Marfat.com

خدا تجھے دیگا تو راضی ہوگا جلالین مین ہے کہ آخرت مین اچھی چیزین دیگا تفسیر بیضاوی مین ہے کہ غلبہ دین اور کمال نفس دیگا تفسیر حسینی مین ہے کہ مرتبہ شفاعت دیگا تفسیر مدارک مین ہے کہ ثواب اور مقام شفاعت دیگا پس اس عام بات کو خاص مرتبہ شفاعت کس قرآنی آیت کی بر انگیختگی سے سمجھا جاتا ہے +

جواب ۔ اس عام بات سے خاص مرتبہ شفاعت سمجھی جانے کی وجہہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین چونکہ سائل تفسیرونکا حوالہ دیتا ہے اسلیئے عبارات تفسیر کا بھی واضح طور پر مطلب بیان کیا جاتا ہے افسوس ہے کہ سائل کم فہم تو تہا ہی لیکن ساتھہ ہی اُسکے خیانت کی بہی عادت ہے ناظرین اول تفسیرونکا مطلب ملاحظہ کرین پہر سائل کی کج فہمی اور خیانت کو دیکہین جلالین کی عبارت یہہ ہے ولسوف یعطیک ربک فی الاخرۃ من الخیرات عطاء جزیلا فترضیٰ بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن لا ارضیٰ و واحد من امتی فی النار اور بخشیگا تجھے تیرا رب آخرت مین عمدہ چیزین اور بڑے بڑے مرتبے پس تو اُنسے راضی ہوگا جب یہہ آیت اُتری تو آنحضرت نے فرمایا کہ مین راضی ہونگا جبتک کہ ایک شخص بہی میری امت کا جہنم مین رہیگا اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آخرت مین ہر ایک طرح کی عمدہ چیزین ملینگی اور انہین سے مقام شفاعت بہی ہے چنانچہ جلالین کا یہہ قول کہ فقال رسول اللہ الخ اسپر دلالت کرتا ہے دیکہیئے کہ سائل نے ایک فقرہ کا ترجمہ تو بیان کردیا اور اُسکی بعد کی عبارت کو چھوڑ دیا جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ شفاعت بہی عمدہ چیزونمین شامل ہے بیضاوی کی یہہ عبارت ہے کہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ وعد شامل لما اعطاہ من کمال النفس وظہور الامر و علاء الدین ولما ادخر لہ مما لا یعرف کنہہ سواہ تعالیٰ یہہ وعدہ شامل ہے اُس چیز کو کہ دیا اللہ نے حضرت کو کمال نفس اور ظہور امر اور غلبہ دین سے اور شامل ہے اُسکو کہ جمع کر رکہا ہے اللہ نے حضرت کے لیئے جسے کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے یعنے اللہ نے جو کچہہ عنایت کیا ہے دنیا مین اور جو کچہہ آخرت مین مرتبہ عنایت کریگا سب کو یہہ وعدہ شامل ہے اور اسی مین

S9842

Marfat.com

مرتبہ شفاعت بہی داخل ہے ناظرین سائل کی خیانت کو ملاحظہ کرین کہ بیضاوی کا ایک لفظ لے لیا اور
باقی کی ساری عبارت چہوڑدی جو اسکے مدعا کے مخالف تہی - مدارک کی یہہ عبارت ہی ولسوف
یعطیک ربک فی الاخرۃ من الثواب ومقام الشفاعۃ وغیر ذالک فترضی
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن لا ارضی وواحد من امتی
فی النار اور بیشک دیگا تجہے تیرا رب آخرت مین ثواب اور مقام شفاعت اور سوائے اسکے
اور مرتبہ سو تو راضی ہوگا اور جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب مین ہرگز راضی
نہوںگا تا وقتیکہ ایک شخص بہی میری امت کا جہنم مین ہے اب اہل دانش انصاف فرماوین کہ ان
سب تفسیرونکا مطلب ایک ہی ہے یا نہین ہر ایک تفسیر مین یہی لکہا ہے کہ آخرت کی عمدہ
چیزین اور اعلے مراتب اللہ تعالے اپنے حبیب کو عنایت کریگا البتہ بیضاوی نے آخرت کی نعمتون
کے ساتہہ دنیاوی نعمتونکو بہی شمار کیا ہے جب آخری نعمتونپر سب کا اتفاق ہے تو مرتبہ شفاعت
بہی اُسمین شامل ہوگیا اور جس کسی نے اس آیت کی تفسیر مین فقط شفاعت کا ہی مرتبہ بیان کیا ہے
جیسے صاحب تفسیر حسینی نے وہ تو ظاہر ہے پادری صاحب فرماوین کہ اُنہین عموم کے ثبوت سے
کیا فائدہ تہا ادعا تو ہر طرح ثابت ہی خواہ آیت کو عام لیجیے یا خاص مجتہد صاحب لکہنوی نے انہوں
سوال کے جواب مین لکہا تہا کہ کسی تفسیر کی عبارت دوسری تفسیر کے منافی نہین یہہ جواب مجیب صاحب
کا نہایت معقول ہے جسکی تشریح مین ابہی بیان کرچکا ہون اسکے جواب مین صاحب نغمہ طنبوری کیا
بے سُرا راگ گاتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہہ کیسی بات ہے کہ آپکے نزدیک الفاظ ثلاثہ دین کل
نعمتہاے آخرت مین اچہی چیزین ثواب - شفاعت وغیرہ سب مرادفات ہین ان سب لفظون کے
ایک ہی معنے ہین یہہ ہرگز نہین بیشک مختلف معنے ہین اور تفسیرون مین منافات ہی انتہے نغمہ
اقول پادری صاحب اول یہہ فرمائیے کہ اسقدر الفاظ جو آپنے نقل کیے ہین کیا فی الحقیقت تفسیر
مین اسیقدر ہین ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد - ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ
پادری صاحبنے ازراہ خیانت تفسیرونکی پوری عبارت نقل نہین کی کل عبارت کے دیکہنے

Marfat.com

سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سب مفسر ونکا ایک ہی مدعا ہے پادری صاحب کی قابلیت تو دیکھیئے کہ انکے نزدیک ...... لفظون مین ترادف نہو تو منافات ہونا ضروری ہے اور خلاف کو منافات لازم سمجھتے ہین سبحان اللہ اسی پر دعوی مولویت ہے ع باین خواری امید ملک داری۔ طفل مکتب بھی جانتے ہین کہ عدم ترادف کو منافات لازم نہین مثلاً حیوان و انسان مین ترادف نہین تو کوئی جاہل بھی نہ کہیگا کہ ان دونو مین منافات ہے اب فرمائیے کہ اگر تفسیرون کے الفاظ مین ترادف نہوا تو بھی آپکا مدعا کیونکر ثابت ہوگا کیونکہ آپ تو منافات کا دعوی کرتے ہین اور دلیل سے ہرگز یہہ ثابت نہین ہوتا کیا کرون تحریر کے طول ہونے کا اور عوام کے نہ سمجھنے کا خوف ہی ورنہ پادری صاحب کی مولویت کی قلعی کھولدیتا کاش اگر اہل علم کے روبرو زبانی تقریر ہو اوسوقت ہم دیکھین کہ پادری صاحب کی کیسی قابلیت ہے +

نوان سوال ۔ عصمت انبیا کے کیا معنے ہین آیا پیدایش سے موت تک نکا گناہ مین پڑنا ناممکن ہے یا نبوت کے بعد گناہ نہین کرسکتے یا کوئی اور معنے عصمت انبیا کے ہین +

جواب ۔ عصمت انبیا کے یہہ معنے ہین کہ بعد نبوت گناہ کبیرہ مطلقاً نہین کرتے نہ سہواً نہ قصداً اور گناہ صغیرہ عمداً نہین کرتے شرح موقف مین ہے کہ المختار عندنا ھو ان الانبیاء فی زمان نبوتھم معصوم عن الکبائر مطلقا و عن الصغائر عمدا (انتہی) اور وہ جو پادری صاحب نے صفحہ ۶۸ تتمہ ملبنوری مین عصمت کے معنے لکھے ہین اوس توجیہ پر کوئی عقلی اور نقلی دلیل قائم نہین کیجاسکتی اگر کوئی ہو تو پادری صاحب بیان کرین اور انکا یہہ کہنا کہ یہہ صفت سوائے حضرت مسیح کے اور کسی مین پائی نہین جاتی یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے جسطرح کے شکوک پادری صاحب اور انبیا پر کرتے ہین اوسیطرح کے شکوک انجیل سے حضرت مسیح پر ہوتے ہین +

دسوان سوال ۔ لفظ صالحین اور معصومین مین کیا فرق ہے +

جواب ۔ معصوم باعتبار معنے اصطلاحی کے خاص ہے اور صالح عام مگر کسی کلام مین بباعث قرائن کے مساوی بھی ہوسکتا ہے +

Marfat.com

گیارہوان سوال - قرآن مین وہ کونسی آیت ہی جو عصمت انبیا پر نص ہے سورہ اور آیة کا نشان تبلاکر وہ آیت اور اُسکے معنے کسی معتبر تفسیر سے لکہدین ❊

جواب - اول تو عصمت انبیا ایسی ضروری اور بدیہی چیز ہے کہ کوئی عاقل اُس سے انکار نہین کر سکتا اگر انبیا معصوم نہون تو بعثت انبیا بالکل بیکار ہوجاوے اور اُنکی کلام پر ہرگز اعتبار نہو جو شخص پرلے سرے کا نادان ہے جو ایسے بدیہی امر کا انکار کرتا ہے پس اس واضح اور بدیہی امر کا قران مجید مین بیان کیا جانا کچہہ ضرور نہ تہا مگر پہر بہی قران مجید مین اسکا ثبوت ہی مثلاً سورہ آل عمران مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہہ دے اے محمد اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ کو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہین دوست رکہیگا اس آیت مین اللہ نے اتباع رسول کا حکم فرمایا اور رسول کے اتباع کو ہم پر واجب کیا اور ظاہر ہے کہ اگر رسول معصوم نہون تو ہمکو اُنکا اتباع حرام ہو اللہ مطلقاً اُنکے اتباع کا حکم کرتا ہے اگر معصوم نہوتے تو ہرگز ایسا حکم نہ کیا جاتا - سورہ احزاب مین ہے - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة بیشک تمہارے لیئے اچہی ہے پیروی رسول اللہ کے کام مین - اس آیت سے بہی عصمت انبیا ثابت ہوتی ہے سورہ حجرات مین ہے - یاایہا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا - اے ایمان والو اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر تو تم اُسکی تحقیق کرلو - مطلب اس آیت کا یہہ ہے کہ فاسق کی خبر کا کچہہ اعتبار نہین جب وہ اور گناہ کرتا ہے تو جہوٹہہ بولنے مین اُسکو کیا تامل ہوگا پس چاہیئے کہ جب ایسا شخص کوئی خبر دے تو تحقیق کرلو - اب خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے دنیاوی امور مین فاسق کی گواہی معتبر نہ رکہی اور ارشاد فرمایا کہ ایسے اشخاص کی بات پر اعتبار نہ کرو تو پہر بہلا دین کی بات مین کیونکر فاسق کا قول معتبر ہو سکتا ہے اور کیون اللہ فرماتا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے اللہ اور رسول کی تابعداری کرو اگر انبیا معصوم نہوتے اور گناہ کرتے تو کیا معاذ اللہ اسکے جواب مین یہہ کہتے کہ جب اللہ کہہ رہا ہے کہ فاسق کی خبر کا اعتبار نہ کرو پہر کیونکر ہم اُنکا اتباع کرین اور کس طرح تحقیق

Marfat.com

اور یقین کرین کہ جو کچھہ یہہ کہتے ہین سچ کہتے ہین ما کان لنبی ان یغل نہین ہے واسطے
کسی نبی کے خیانت کرنا بیضاوی اور مدارک مین لکھا ہے لان النبوۃ تنافی الخیانت
تحقیق نبوت منافی ہے خیانت کی یعنے نبی کا خائن ہونا محال ہے جب بندون کے حق مین نبی
خیانت نہین کر سکتا پھر اللہ کے حق مین کسطرح خیانت کریگا حقوق اللہ مین تو بدرجہ اولی اُس سے
خیانت نہوگی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو اللہ کے حکم کے خلاف کرتا ہے وہ اللہ کے حق مین خیانت
کرتا ہے جب اللہ نے نبی سے خیانت کی نفی کی تو ضرور اُنہین معصوم ہونا چاہیئے خیانت کی
نفی کرنا گویا یہہ کہنا ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہین +

بارہوان سوال - لفظ عصیان و ذنب بعض پیغمبرونکی نسبت قرآن مین مرقوم ہے اور بعضی
کبیرہ گناہ جیسے قتل کذب امر نکنی کا بہی ذکر بعض پیغمبرونکی نسبت لکھا ہے مثلاً آدم کا امر نکنی
کرنا موسے کا قبطی کو قتل کرنا ابراہیم کا یہہ جہوٹہہ کہنا کہ مین بیمار ہون یا آنحضرت کا غفران ذنوب
ہونا جیسا کہ مذکور ہے اور اُسکی تاویل یون کرنا کہ یہہ ترک اولے اور زلات کا بیان ہے وہ
کونسی قرانی آیت ہے جسکے سبب یہہ تاویل کیجاتی ہے -

جواب - معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل گناہ وہ ہے کہ جسکے کرنے سے ہر شخص ماخوذ ہو سکے اور
اُسکی برائی عام ہو خاص لوگون سے خاص نہو اور ہر عاقل جانتا ہی کہ بعض باتین ایسی ہوتی ہین
کہ خاص لوگونکی بہ نسبت وہ قبیح معلوم ہوتی ہین اور عام لوگونکی بہ نسبت اُسمین کچھہ عیب
نہین ہوتا دیکھیئے خاص وزراء اور امراء جو بادشاہ کے آداب اور لحاظ جانتے ہین اور کرتے
ہین اور گنوار وغیرہ اُنسے واقف نہین ہوتے بعضے امور ایسے ہوتے ہین کہ اگر گنوار سو بار بادشاہ
کے روبرو اُنکو کرے تو بادشاہ اُنکو کچھہ نہ کہے گا اور نہ اور لوگ اُسکو معیوب جانینگے اگر وہی
کام بادشاہ کے مقربین مین سے کوئی کرے تو بادشاہ کو ناگوار معلوم ہو اور لوگ بہی اوسے
معیوب سمجھین کہ مقرب بادشاہ ہوکر ایسا کام کرنا اچھا نہ تہا ایسے گناہ کو اصلی گناہ نہین کہتے
اگرچہ بادشاہ بہ سبب اُنکے تقرب کے ایسے امر کو گناہ قرار دے پس جہان کہین قران مین لفظ

Marfat.com

ذنب بعضے پیغمبرون کے حق مین مرقوم ہے اُس سے مراد اصلی گناہ نہین بلکہ مجازی گناہ ہے
جسے اللہ تعالےٰ نے بہ سبب اُنکی تقرب کے گناہ قرار دیا ہے اب جو کوئی اس امر کا مدعی ہو کہ اس سے
مراد اصلی گناہ ہے وہ ثابت کرے علاوہ اسکے ہم نوین سوال کے جواب مین لکھہ چکے ہین
کہ انبیا بعد نبوت کے معصوم ہوتے ہین اب اگر کوئی گناہ قبل نبوت کی صادر ہو تو کچھہ بعید
نہین اور یہہ جو سائل کہتا ہے کہ بعضے گناہ کبیرہ بعض پیغمبرون سے سرزد ہوئے ہین یہہ سکی
محض جہالت اور کج فہمی ہے حضرت آدم کا امر نسکنی کرنا ہمارے مذہب مخالف ہو کہ بعد نبوۃ کے
اس امر کا ہونا پادری صاحب ثابت کرین اور اسکا ثبوت دشوار ہے اگر فرض کرین کہ نبوت کے
بعد ہوا تو بھی کچھہ قباحت لازم نہین آتی کیونکہ کوئی گناہ بغیر قصد کے نہین ہوتا اور آدم کا یہہ
فعل بقصد گناہ نہ تھا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فنسی ولم نجد لہ عزما یعنی جو کچھہ
آدم نے کیا وہ بقصد عصیان نہ تھا بلکہ بطور نسیان تھا - جب اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ آدم
نے یہہ تصور جانکر نہین کیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھہ تنبیہ و عتاب اسپر ہوا وہ محض بسبب تقرب
حضرت آدم کے تھا کہ ایک لغزش پر ایسی تنبیہ کی گئی علاوہ اسکے یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت
آدم سے اجتہادی خطا ہوئی ہو یعنے اللہ تعالےٰ نے جو نہ کہا ینکا حکم کیا آپ اُس سے یہہ سمجھے
ہون کہ یہہ امر کچھہ وجوبی نہین ہے بلکہ استحبابی ہے اس صورت مین بھی اُنکا گناہ ثابت نہین
ہو سکتا ایسا ہی حضرت ابراہیم کا کذب بھی ثابت نہین کیونکہ حضرت نے یہہ فرمایا کہ انی سقیم
اس قول کا کذب جب لازم آوے کہ حضرت ابراہیم اپنی تمام عمر مین کبھی بیمار ہی نہوئے ہون صفت
کے صیغہ مین یہہ ضرور نہین کہ ضرور حال ہی کے معنے لیئے جائین بلکہ طفل مکتب بھی جانتے ہین کہ کبھی
ماضی اور مستقبل کے معنے مین بھی آتا ہے اگر یہہ حضرت ابراہیم نے زمانہ ماضی یا مستقبل مراد لیا
ہو تو کیا قباحت لازم آتی ہے اور اگر بالفرض زمانہ حال ہی مراد لین اور یہہ کہین کہ حضرت
ابراہیم نے تکلیف روحانی کو بیان کیا ہے یعنے تمہاری صحبت سے میری روح کو صدمہ ہے مین
تمہارے ساتھہ نہین جاتا یا یہہ مراد ہو کہ مین عشق الٰہی مین مبتلا ہون تب عشق کی مجھہ پر شدت

Marfat.com

ہے اور حضرت موسیٰ نے کسیکو قتل نہین کیا مرف تنبیہا ایک تہپر مارا تہا اتفاقاً وہ مرگیا اسکو قتل نہین کہتے یہہ ہرگز گناہ کبیرہ نہین ہوسکتا اور سوائے اسکے یہہ فعل قبل نبوت کے ہوا اور اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ اگر قبل نبوت کے ایسا فعل ہوجاوے تو کچہہ قباحت نہین اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو ذنب کا لفظ آیا ہی اُس سے وہی سہو اور نسیان اور زلات مراد ہی جو بہ نسبت عام کے گناہ نہین اور حمل کرنے کی دو وجہ ہین ایک تو یہہ کہ کوئی گناہ حضرت سے ظہور مین نہین آیا دوسری یہہ کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنه اور دوسرا یہہ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی جسکا بیان اوپر گذر چکا ان آیات مین اتباع رسول کا حکم دیا گیا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت معصیت نہین کرتے تہے جب یہان سے عصیان کی نفی ہوئی تو جہان ذنب کی نسبت دی گئی ہے ضرور وہان نسیان ہی مراد ہوگا ؀

تیرہوان سوال - قران سے کون کون علامت نبوت آنحضرت کی نسبت ثابت ہی ؀

جواب - تمام قران شریف علامت نبوت ہے ایک اُمی شخص سے ایسا ایک کلام ظہور مین آنا اور ایسی تعلیمات نافع موثرہ کا ہونا کہ تہوڑے ہی دنون مین ایک ملک سے قلب ہیت ہوگئی اور عالم مین نور وحدانیت پہیل گیا ایسی پر تاثیر تعلیم سوائے نبی کے اور کوئی نہین کرسکتا اسکی تصدیق اہل انصاف تاریخ عرب کو دیکہکر بخوبی کرسکتے ہین کہ قبل بعثت آنحضرت کے عرب کا کیا حال تہا اور بعد دعوت اور تعلیم حضرت کے کیا حال ہوگیا اور اہل عرب کیسی بدتر حالت مین تہے کہ جسکی کچہہ نہایت ہی نہین تہی مشرکین عرب کی ضلالت اور گمراہی کا تو کیا ذکر ہے اہل کتاب بہی وہان کے ایسے خراب ہوگئے تہے کہ مشرکون سے کم نہ تہے چنانچہ اہل یورپ بہی اسکا اقرار کرتے ہین اور اگر سائل کی غرض یہہ ہے کہ قران مین اللہ تعالےٰ نے کیا کیا علامتین حضرت کی نبوت کی بیان کی ہین اور کن امرون سے اثبات نبوت کیا ہی تو اُسکا جواب بہی سن لے مگر چونکہ یہہ جواب ایک بسط و تفصیل چاہتا ہے اور اس مختصر مین اُسکی گنجایش نہین ہوسکتی اسواسطے بطور اختصار کچہہ لکہا جاتا ہے اول معلوم کرنا چاہیئے کہ خداوند رحیم نے اپنے نبی کریم کو ایسے ملک مین مبعوث کیا کہ جہل کی تاریکی

Marfat.com

شب و روز ہو رہا تہا صرف کمال تہا تو یہہ تہا کہ زبان دانی اور فصاحت اور بلاغت مین اپنا مثل نہ رکہتے تہے اور اپنے روبرو اورونکو بے زبان سمجہتے تہے اس فن مین البتہ ایسا کمال پیدا کیا تہا کہ نہ اُنکے قبل کسیکو حاصل ہوا اور نہ اُنکے بعد کوئی حاصل کر سکا اور خداوند کریم کو یہہ منظور ہوا کہ اول یہہ قوم جاہل جو بدترین عالم ہو رہی ہے تعلیم پاکر بڑی بڑی تعلیم یافتہ لوگون پر سبقت لیجاوے اور پہر اس قوم کے ذریعہ سے تمام عالم کو تعلیم دیجاوے تاکہ دلیل نبوت ہر کہہ و مہہ پر خوب ظاہر ہو جاوے اسلیئے اللہ تعالے نے قران مجید مین اُنہین عرب کا سا طرز اختیار کیا تاکہ وہی لوگ خوب سمجہین کہ متاخرین کا طرز اُسمین نہین ہے اثبات الوہیت اور وحدانیت اور نبوت قران مین بہت جگہہ اور متعدد طور سے کیا ہے مگر اُنہین عرب کے طرز پر خواہ مقدمات قطعیہ سے ہو یا خطابیہ مشہورہ مسلمہ سے اسیواسطے بعض دلائل یقینیہ اسطور سے بیان ہوئی ہین کہ عوام کے نظرونمین عمدہ نہین معلوم دیتے اور بعض جاہل اسوقت کے بسبب اپنی جہل مرکب کے اُنہین دلیل تام نہین سمجہتے مثلاً اللہ تعالے نے ابطال الوہیت مسیح مین یون فرمایا کہ کانا یاکلان الطعام اللہ تعالی فرماتا ہے کہ حضرت مسیح اور مریم کو الوہیت مین شامل کرتے ہو حالانکہ وہ تو کہایا پیا کرتے تہے بہلا تم ہی غور کرو کہ جو شخص کہانے پینے کی طرف محتاج ہے وہ کیونکر معبود ہو سکتا ہے اب مین کہتا ہون کہ یہہ دلیل ایسی قوی اور یقینی ہے کہ کسی اہل تثلیث کو مجال نہین کہ اسکے جواب مین دم مار سکے مگر اللہ تعالے نے اسطور پر بیان کیا کہ اسوقت کے جاہل عرب سمجہہ لین اگر متاخرین کے طور پر بیان کیا جاتا تو ہرگز اُنکی سمجہہ مین نہ آتا اور تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب کوئی بات مخالف کی سمجہہ مین نہین آتی تو وہ اُسی مہمل اور لغو سمجہتا ہے مخالف کے ذہن مین کبہی یہہ بات نہین آتی کہ میرا فہم قاصر ہے بلکہ اس قصور کو کلام کی طرف عاید کرتا ہے اسیواسطے یہہ مشہور مقولہ ہے کہ کلم الناس علے قدر عقولہم یعنے بات کرو لوگون سے موافق اُنکے عقلون کے اب مین اس دلیل کو متاخرین کی طرز پر بیان کرکے دکہاتا ہون تاکہ اسوقت کے مخالفین بہی جان لین کہ یہہ وہی دلیل قاطع ہے کہ جسکے جواب مین قلم اُٹہانا محال ہے وہ طرز یہہ ہے کہ اس امر کو سب تسلیم کرتے ہین کہ حضرت مسیح مین لوازم بشریت ہے

اور جب لازم پائے گئے تو ملزوم بھی پایا جائیگا یعنے مسیح بشر اور انسان ہونگے اور جب انسان ہوئے تو اُنکا خدا ہونا محال ہے کیونکہ مسیح کا انسان ہونا مستلزم ہے کہ مسیح ممکن بالذات ہو اسلیئے کہ انسانی ماہیات ممکنہ سے ہے اور خدا ہونا موجب ہے اسبات کا کہ واجب بالذات ہو اور ایک شیئے کا واجب بالذات اور ممکن بالذات ہونا بدیہہ البطلان ہے کیونکہ وجوب اور امکان ماہیات متضادہ میں سے ہیں اگر یہہ دونو ایک محل میں جمع ہو جاویں تو اجتماع ضدین لازم آویگا اور یہہ محال ہے اور یا اسطرح تقریر کریں کہ واجب کہتے ہیں اُس ذات کو کہ اُسکا ہونا ضروری ہو اور ممکن اُسے کہتے ہیں کہ اُسکا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہوں اور جب ایک ذات واجب بھی ہو اور ممکن بھی ہو تو اجتماع نقیضین لازم آویگا یعنے ایک شیئے بلحاظ اپنی نفس ذات کی ضروری بھی ہو اور نہ بھی ہو وہو محال والمستلزم للمحال محال اور یہہ بھی یاد رہے کہ یہاں بیان فرق اعتباری سے کچھہ کام نہیں چلیگا کیونکہ وجوب اور امکان یہاں دونوں ذاتی ہیں اور فرق حیثیت سے ذات نہیں بدل جاتی براہین قاطع میں ہم نے اُسکی زیادہ تفصیل کی ہے وہاں دیکھنا چاہیئے اب اگر کسی اہل تثلیث کو دعوی ہو تو اسکا جواب دے یہانتک تو تمہید ہی تھی اب اصلی مدعا بیان کیا جاتا ہے قران مجید میں کئی طور سے حضرت کی نبوت پر استدلال کیا گیا ہے اور متعدد دلائل اثبات نبوت میں پیش کیے ہیں پہلے وہ اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حضرت سرور عالم میں پائے جاتے ہیں جو شایان نبوت ہیں دوسری دلیل باوجود اُمی ہونیکے ایسی عمدہ تعلیم کرنا کہ جامع ہو تمام خوبیوں پر اور کوئی دقیقہ سیاست اور تدبیر منزل اور تہذیب اخلاق کا باقی نہ رہے اور کوئی مرتبہ وعظ و پند اور ابطال مذاہب باطلہ کا اوٹھا نرکھے تیسرے دلیل انبیائے سابق کا خبر دینا چوتھی دلیل خوارق عادات اور معجزات کا ظہور میں آنا چونکہ یہہ چہار دلائل تشریح طلب ہیں لہذا یہ تفصیل انکی تشریح کیجاتی ہے ۔ **تشریح دلیل اول** ۔ جسقدر اوصاف کمالیہ قرآن مجید سے آنحضرت کی نسبت ثابت ہوتے ہیں اُنکے علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کو تو ایک دفتر چاہیے اسلیئے صرف ایک وصف کو تفصیلاً اور باقی کو اجمالاً بیان کیا جاتا ہے وہ وصف یہہ ہے کہ بے طمع

اور بلا غرض دنیاوی خلقت کو تعلیم کرنا اور اسکے سبب سخت مصائب اٹھانا یہہ وہ وصف ہی کہ انبیاء
اسبق نے اپنے منکرین کے مقابلہ مین اسکو پیش کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی کلام پاک مین جا بجا
انبیا کے قول نقل کیے ہین چنانچہ حضرت ہود کا قول اسطرح منقول ہے یا قوم لا اسئلکم
علیہ اجراً ان اجری الا علی اللہ الذی فطرنی افلا تعقلون ای قوم مین
تم سے کچھہ مزدوری اسپر نہین مانگتا میری مزدوری اللہ پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تمکو
سمجھہ نہین یعنے حضرت ہود اپنے منکرین کے مقابلہ مین فرماتے ہین کہ مین بے طمع ہو کر تمکو تعلیم کرتا
ہون اور تم سے کچھہ غرض نہین رکھتا پھر کیا تمہین اتنی سمجھہ نہین کہ تمہارے ہاتھہ سے اسقدر تکلیفین
اٹھاؤن اور پھر اپنے دعوی سے باز نہ آؤن یہہ امر بلا کسی نہایت قوی وجہہ کے ہرگز نہین ہو سکتا
اور وجہہ دنیاوی تو کوئی نہین ہے لامحالہ یہی امر ہوگا جسکا ہم دعوی کرتے ہین یعنے اللہ نے ہمکو
اسی لیئے بہیجا ہے اسیطرح حضرت نوح کا قول ہے یا قوم لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری
الا علی اللہ ای قوم مین تم سے کچھہ مزدوری نہین مانگتا ہون میری مزدوری اللہ پر ہے اسیطرح
حضرت صالح اور حضرت لوط اور شعیب کا قول سورۂ شعرا مین منقول ہے جسطرح ان انبیاء نے اپنی نبوّت
اس دلیل سے ثابت کی اسیطرح اللہ تعالی آنحضرت کو تعلیم فرماتا ہے قل لا اسئلکم علیہ
اجراً الا المودۃ فی القربی کہدے اے محمد مین تم سے اسپر مزدوری نہین مانگتا مین تو آپس کی
محبت چاہتا ہون پھر دوسری جگہہ ارشاد فرمایا قل لا اسئلکم علیہ من اجر الا
من شاء ان یتخذ الی ربہ سبیلا کہہ ای محمد مین تم سے اسپر مزدوری نہین مانگتا ہون
مگر یہہ کہ جو کوئی چاہے اللہ کا رستہ اختیار کرے یعنے مجھے اس تعلیم و ہدایت سے کچھہ غرض نہین سوا اسکے
کہ تم اللہ کی راہ اختیار کرو - اب اہل انصاف غور کرین کہ بے طمع اور بیغرض دنیاوی ایسا کام سر پر
اٹھا لینا کہ جسکے سبب عزت آبائی سب خاک مین ملجائے اور تمام خویش اقارب اکابر و اصاغر اور اپنا
اور بیگانہ دشمن بنجائے وطن مین رہنا دشوار ہو نہ کوئی ساتھی نہ مددگار ہو بھلا پھر کیونکر خیال
مین آسکتا ہے کہ بغیر تائید وحی اور امداد رحمانی ایسا امر ظہور پائے - اہل دانش خوب جانتے

Marfat.com

ہین کہ بے طمع شخص کا کلام نہایت موثر ہوتا ہے اور عقل سلیم کا بھی یہی تقتضا ہے کہ جو شخص بلا طمع
کوئی بات کہتا ہے یا کوئی خبر دیتا ہے تو بلاشک وہ سچا ہے خاصکر اُسوقت مین کہ جو بات قائل بلا طمع
کہہ رہا ہے وہ ایسی ہے کہ اُسکے سبب تمام جہان اُسکا دشمن ہوا جاتا ہے اور وہ قائل خوب جانتا
ہے کہ اس کلمہ کو مُنہ سے نکالتے ہی اپنا اور بیگانہ جان و مال کا خواہان ہوجائیگا ایسی حالت مین
تو کسی منصف مزاج کو کسیطرح کا شک و شبہہ اُسکی تصدیق مین نہوگا اور باریتعالی نے جو بار بار اس
دلیل کو پیش کیا ہے اسکی یہی وجہ ہے کہ یہہ دلیل عام فہم ہے ہر عامی اسکا یقین کرتا ہے
کہ ایسا شخص سچا ہے الغرض یہہ ایک وصف قران شریف مین ایسا بیان کیا گیا ہے کہ صرف یہی
ایک وصف ثبوت نبوت کے لیئے کافی ہے باقی اور صفات کو ان دو تین آیتون مین ختم کر دیا۔ اول
انک لعلی خلق عظیم دویم لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن
کان یرجو الله والیوم الاخر بلاشک ہی تمہارے لیئے بیچ رسول اللہ کے اچھی پیروی جسکو امید
ہے اللہ اور دن قیامت کی یعنے جسکو یقین ہے کہ اللہ سے ملنا ہے اور قیامت آنیوالی ہے
وہ رسول اللہ کا اقتدا کرے ۔ آیت سیوم قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله
کہدے اے محمد اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہین دوستدار رکھیگا - خیال کرنے کا
مقام ہے کہ جب اللہ نے حضرت کے اقوال و افعال کے اتباع پر اپنی محبت کو محصر کر دیا تو اس سے بڑہکر
اخلاق کی اور کیا تعریف ہوگی غیر کلام اللہ سے تو حضرت کے اخلاق حمیدہ ثابت ہوتے ہی ہین خوبی
تو یہہ ہے کہ مخالفین اور منکرین کے اقوال سے ثابت ہون لہذا بعض علماء مسیحی کے اقوال آنحضرت کی مدح
مین لکھے جاتے ہین جس سے آپکا بے طمع اور بےغرض ہونا ثابت ہوگا اگرچہ یہہ امر مسائل کے سوال
سے تعلق نہین رکہتا مگر طالبان حق کی اطمینان کے لیئے کچھہ لکھنا ضرور ہے - واشنگٹن اِروِنگ نے
اپنی انگریزی کتاب تاریخ محمدی مین اُنتالیسِ باب حضرت کی تنقیح حال کیلئے موضوع کیا ہے اُسکے
صفحہ ۱۹۴ مین صاحب موصوف لکھتا ہے کہ اُنکے اوائل زمانہ سے وسط حیات تک کے حالات سے
تو یہان معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو ایسے نارہست اور عجیب افتراء سے جسکا اُنپر الزام لگایا جاتا ہے کہ

Marfat.com

مقصد کا حاصل کرنا مراد تھا کیا حصول مال مقصود تھا خدیجہ کے ازدواج سے تو فی الحال وہ صاحب ثروت ہوچکے تھے اور اپنی وحی اور عقائد کے اظہار سے تو سالہا سال پیشتر اُنہون نے صاف کہدیا تھا کہ مجھے اپنی سرمایہ کے اضافہ کی خواہش نہین تو کیا حصول جاہ مقصود تھا حالانکہ وہ پہلے ہی اپنے وطن مین عقل اور امانت مین رفیع المرتبہ اور قریش کے عالیشان قبیلہ اور اوسکی نہایت معزز و ممتاز شعبہ مین سے تھے تو کیا حصول منصب مطلوب تھا مگر کئی پشتون سے تو تولیت کعبہ اور امارت حرم خاص اُنہین کے قبیلہ مین تھی اور اُنکو اپنی وقعت اور حالات سے اور بھی عالی مرتبہ ہونے کا یقین تھا لیکن جس دین مین اُنہون نے نشو و نمائی پائی تھی اُسکے استیصال کرنے مین تو اُنہون نے اُن مناسب منافع کی بیخ کنی کردی حالانکہ اُسی مذہب پر اُن کے قبیلہ کی جاہ و عزت کا دارمدار تھا اُسکی بیخ کنی کرنے سے ضرور ہوا کہ اُنکے اقربا کی عداوت اور اہل شہر کا غیظ و غضب اور تمامی اہل ممالک عابدین کعبہ کا تعنت و عناد پیدا ہوگیا انکی تمشیت خدمات نبوت مین کوئی شے ایسی روشن اور صریح تھی جو اُنکے مصائب کے اجر جزیل ہوتے اور جسکے طمع کے دہوکہ مین پڑتے بلکہ برخلاف اسکے ابتدا تو اشتباہ و اختفا مین ہوئی برسون تک تو اُسمین کوئی معتد بہ کامیابی نہوئی جیسے جیسے اُنہون نے اپنی تعلیمات کا اظہار اور وحیون کو آشکار کیا ویسے ہی اور اُسیقدر لوگون نے تمسخر اور استہزا شروع کیا اور آخرکو بری بری طرح سے اذیتین دین جس سے اُنکے اور اُنکے رفقا کی ریاستین برباد ہوگئین اور چند اُنکے اقربا اور اصحاب ارض غیر مین مستامن ہونے پر مجبور ہوئی اور اُنہین خود ہی اپنے شہر مین چھپا رہنا پڑا اور بالاخر اور کہین بے ٹھکانی گھر ڈھونڈنے پھرنے کے لیئے ہجرت کرنی پڑی پس کس غرض سے وہ برسون تک اسی تزویر کی صورت مین اصرار کرتے کہ جس سے اسطرح اُنکی سب دنیوی دولتین اونکی زندگی کے ایسے وقت مین کہ اُنکو پھر مجدداً حاصل کرنے کا زمانہ بھی نہ رہا تھا خاک مین ملجاتین (انتہی)

قول طامس کارلئل عمدة المتکلمین طامس کارلئل اپنی کتاب کے لکچر ۲ صفحہ ۵۰ مطبع سنہ ۱۸۶۲ء مین لکھتے ہین کہ محمد کا یہی حوصلہ تھا کہ راستبازی سے دنیا مین گذران کرین اُنکا شہرہ جمیل یعنے اُنکے جان پہچان والونکا حسن ظن اُنکے حق مین کافی تھا ہی وہ کہولت کے سن تک نہین

Marfat.com

ہونچنے پائے تہے کہ اُنکی تمام خواہشین منطفی ہوگئی تہین اور جو کچہہ اس دنیا مین اُنکا حصہ تہا وہ یہی تہا کہ روز بروز اُنمین آشتی اور صلح بڑہتی جاتی تہی تو کیا اُنہون نے اب طریقہ ہوسناکی کا اختیار کیا اور سب گذشتہ نیکنامی کو چہوڑ کر جس چیز سے متمتع نہو سکتے تہے اُسکے حاصل کرنیکو دغا باز اور مزور بنگئے حاشا مین ہرگز اسکو باور نہ کرونگا (انتہے) **قول اڈوارڈ گبن صاحب** - سرآمد مورخین انگلستان اڈوارڈ گبن صاحب اپنی کتاب تاریخ رومتہ الکبری کے باب ۵۰ جلد ۹ مین لکہتا ہے کہ ہر ایک مذہب مین باقی مذہب کی سیرت سے اُسکی تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سی امر حق کی نصیحتین اور اُنکے افعال بہت سی نیکی کے نمونے ہین اور اُنکی ازواج اور اصحابنے اُنکی بہت سی خلوت اور جلوت کے ماثر جمیلہ ماخوذ کررکہے ہین (انتہے) **قول راڈویل مترجم قرآن** ریورنڈ جی ایم راڈویل دیباچہ ترجمہ قرآن شریف کے صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین لکہتا ہے (بلکہ دلیلوں سے ثابت ہے کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تہے کہ اپنے ملک کے لوگونکو جہالت کے ذلت اور بت پرستی سے چہوڑائے اور یہہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اُنکی یہہ تہی کہ سب سے بڑے امر حق یعنے توحید الہی کا جو اُنکی روح پر بدرجہ غایت مستولے ہو رہی تہی اشتہار کرین (انتہے) **قول ڈاکٹر اے سپرنگر** - ڈاکٹر اے سپرنگر اپنی تاریخ محمدی صفحہ ۸۹ مین لکہتے ہین کہ محمدؐ تیز فہم اور نہایت مرتبہ کے عالی نظر اور صاحب رائے صائب اور عالی مذاق تہے اُنکے خیال مین ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تہا اُنکو نکلتے ہوئے آفتاب اور برستے ہوئے پانی اور اُگتی ہوئی گہاس مین خداہی کا ید قدرت نظر آتا تہا اور رعد کی کڑک اور پانی کی آواز اور طیور کے نغمہ حمد الہی مین خداہی کی آواز سنائی دیتی تہے اور سُنسان جنگلون مین اور پُرانے شہرون کے خرابات مین خداہی کے قہر کے آثار دکہلائی دیتے تہے (انتہے) اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ علمائے مسیحی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے کیسے وصاف اور مداح ہین اب اس سے بڑہکر آپکے اوصاف حمیدہ پر اور کیا دلیل ہوگی - **تفصیل دلیل دویم** - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوریۃ والانجیل یامرھم بالمعروف

Marfat.com

وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث وہ لوگ جو اتباع
کرتے ہین رسول کا جو ان پڑھا اور جسے پاتے ہین توریت اور انجیل مین حکم کرتا ہی انکو بھلی باتون
کا اور منع کرتا ہے انکو بُری باتون سے اور حلال کرتا ہے انکو لیئے ستھری چیزین اور حرام کرتا
ہے اُنپر ناپاک چیزین اس آیت کریمہ مین اللہ تعالے نے اپنے نبی کی نبوت پر دو طرح سے استدلال
کیا ہے ایک یہہ کہ اس نبی اُمی کی خبر توراۃ اور انجیل مین ہے - دوسری یہہ کہ باوجود اُمی ہونیکے
تعلیم عمدہ ہی پہلا استدلال تو دلیل سیوم مین بیان کیا جائیگا دوسرے استدلال کو یہانپر بیان کیا
جاتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہہ نبی اُمّی ہے اپنے کسی سے تعلیم نہین پائی باوجود اُمی ہونے
کے پہر ایسی عمدہ تعلیم ہے کہ جتنی بُری باتین ہین اُنسے تمہین منع کرتا ہے اور عمدہ باتونکا حکم
کرتا ہے پہر غور کرنیکا مقام ہے کہ بلا نبوت ایسی عمدہ تعلیم کیونکر ہو سکتی ہے بھلا اُمّی سے
تو ایسی تعلیم ہونے کا کیا ذکر ہے ایسے شخص سے تو ایسی تعلیم ہونا از قبیل محالات ہے یہان تو
بڑی بڑی تعلیم یافتہ افلاطون زمان اور بقراط دوران عمر بہر مارے پہرا کئے پہر انکی تعلیم مین ہزارون
عیوب ہوتے ہین خوبی تو یہہ ہے کہ آنحضرت جنکی تعلیم پر مخالفین بہی لوٹ ہوئے جاتے ہین خود بہی
اُمی اور جن لوگون مین پرورش پائی اور نشو ونما ہوا وہ بہی محض اُمی اور ضلالت وکفر وشرک مین
پہنسے ہوئے تہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض
الملک القدوس العزیز الحکیم ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا
علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ترجمہ - اللہ کی تسبیح کرتا ہی جو کچھ آسمانون
مین ہے اور زمین مین ہے ایسا اللہ کہ جسنے بہیجا ان پڑہون مین ایک رسول انہین مین سے پڑہتا ہے
انپر نشانیان اُسکی اور پاک کرتا ہے انکو برائیون سے اور تعلیم کرتا ہی انکو کتاب اور حکمت
اب اہل انصاف غور کرین کہ ایک شخص جو خود اُمّی ہو اور اُمیون مین جسنے پرورش پائی ہو وہ
ایسی عمدہ اور پُر تاثیر تعلیم دے کہ جسکے اثر سے چند روز مین ایک عالم کیا بلکہ ایک عالم کی ماہیت
بدل جائے اور لاکہون بت پرست اور صلیب پرست نہ ہوے اور لا شریک کی عبادت کرنے لگین

Marfat.com

بہلا یہہ امر بلا تائید غیبی کیونکر ہو سکتا ہے جو منصف مزاج اس امر مین تامل کریگا اُسکو معرفت کی بہت
مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین رہیگا جب تعلیم محمدی کی عمدگی کا ذکر آیا تو ضروری معلوم ہوتا ہے
کہ کچہہ نمونہ اُس تعلیم کا ہدیہ ناظرین رسالہ ہذا کیا جاوے بطریق اختصار چند آیات نقل کیجاتی ہین
جنمین صبر اور تحمّل اور عجز و انکساری اور برائی کے بدلہ مین بہلائی کرنے اور دشمن سے بدلہ ہی لین
تو اسقدر کہ جتنا اُسنے ستایا ہے اور عفو تقصیرات کا بیان ہے - پہلی آیت - وعباد
الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا
سلاما بندے رحمان کے وہ ہین کہ جو چلتے ہین زمین پر آہستہ یعنے اُتراکر اور تکبر کرکے نہین
چلتے بلکہ تواضع اور انکساری سے چلتے ہین) اور جب بات کرے اُنسے جاہل تو کہین صاحب سلامت
یعنے اگر جاہل سخت سُست کہے تو تحمل کرے اور ملائم جواب دیکر الگ ہو جائین - دوسری
آیت فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین پس معاف کر اُن سے اور درگذر
اُن سے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنیوالون کو - تیسری آیت الکاظمین
الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین جو لوگ دباتے ہین غصہ اور معاف
کر دیتے ہین لوگون سے گناہ اُنکے اور اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنے والونکو چوتھی آیت
ولتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم
ومن الذین اشرکوا اذًی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور
اور تم البتہ آزمائے جاؤگے جانون سے اور مالون سے اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور
مشرکون سے بہت بدگوئی اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز کرو تو یہہ بہت ہمت کا کام ہے -
معلوم کرنا چاہیئے کہ وہی آیت ہے کہ جسمین اللہ نے پیش خبری دی تہی کہ اہل اسلام کو مخالفون
کے ہاتہہ سے تکلیف پہونچے گی چنانچہ ساتہہ ہی اُسکے صبر کی بہی تعلیم کی گئی - پانچوین آیت
ودع اذاھم وتوکل علی اللہ اور چہوڑ دو اُنکو ستانا اور بہروسا کر اللہ پر چھٹی آیت
واصبر علی ما یقولون جزاء سیئة مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ

Marfat.com

برائی کا بدلہ برائی مانند اُسکی ہین جو کوئی معاف کرے اور صلح کرے تو اُسکا اجر ہے اللہ پر۔ ساتوین
آیت ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی
بینک وبینه عداوة کانه ولی حمیم وما یلقٰھا الا الذین صبروا وما یلقٰھا الا ذو حظ عظیم اور نہین برابر
ہوتی نیکی اور برائی دفع کر بدی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ جو بہت اچھی ہو یعنے غصہ کو حلم سے تسکین
دے اور گناہ کو ساتھ عفو کے محو کر پس اُسوقت کہ وہ شخص جو درمیان تیرے اور اُسکے دشمنی ہے
گویا وہ دوست ہے قرابتی اور نہین سکھلائی جاتی یہہ بات مگر جو لوگ کہ صبر کرتے ہین تکلیفون پر اور نفس کو
بدلہ لینے سے باز رکھتے ہین اور نہین سکھلایا جاتا مگر بڑے نصیب والا یعنے جسکا ایمان نہایت کامل ہے۔
سواے ان آیات متذکرہ بالا کے اور بھی بہت سی آیات اسی مضمون کی ہین لیکن بطور نمونہ کے چند آیات
پر ہی اکتفا کیا گیا۔ العاقل یکفیه الاشارة اور یہہ آیتین صرف بدین لحاظ لکھی گئی ہین کہ
عیسائیونکو اس بات پر فخر ہے کہ انجیل مین صبر اور تحمل کی نہایت عمدہ تعلیم ہے۔ اب اہل انصاف
قرانی تعلیم متذکرہ بالا کو انجیل کی تعلیم سے مقابلہ کرین اور نیز تقابل اسبات کو بھی پیش نظر رکھین
کہ آنحضرت کے وقت کیسی جہالت شایع تھی آپ بھی اُمی اور اُمیون مین آپنا پرورش پائی حضرت مسیح
تو خود بھی تعلیم یافتہ تھے اور بڑے بڑے عالمون اور حکیمون مین پرورش پائی تھی وہ وقت نہایت
علم و حکمت کا تھا اور ہر طرح کے اخلاق کی باتین سننے مین آتی تھین اور کتابین بھی اخلاق وغیرہ کی
شایع اور ذایع تھین چنانچہ توریت اور کتاب طالمود اور ایک رسالہ النصایح مین جو کہ یہودیکا اُسوقت
مین موجود تھا اور انجیل مین اخلاق کی کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی جو ان کتابون مین نہ ملے
یہود کہتے ہین کہ تعلیم اخلاق انجیل نے ہماری کتابون سے ماخوذ ہے۔ [illegible]
آیات کو پیش کرینگے جن مین جہاد اور قتال کا ذکر ہے مثلاً جاھد الکفار والمنافقین واغلظ
علیھم واقتلوا المشرکین کافة وغیرہ [illegible]
ہو اور قرآن مجید کی تعلیم کی عمدگی ہر ایک کو [illegible] ظاہر ہو جاوے جواب جہاد و قتال [illegible]
پوشیدہ نہین ہے کہ ہر ایک امر [illegible] اچھی چیز ہوتی ہے اور افراط و تفریط [illegible]

امر ہے ہر ایک شے کے لئیے ایک حد مقرر ہے جبتک وہ شے اُس حد پر رہتی ہے عمدہ ہوتی ہے اور جب اُس سے تجاوز کرتی ہے خواہ کمی مین خواہ زیادتی مین تو اُسیقدر اُسمین نقص ہو جاتا ہے اور کچھہ نہ کچھہ فساد اُس سے ظہور مین آتا ہے مثلاً تواضع اور حلم نہایت عمدہ چیز ہے مگر اُسمین بہی زیادتی اور کمی موجب ضرر ہے اگر بادشاہ اس مرتبہ کی تواضع اختیار کرے کہ جو کوئی ڈاکو یا چور یا کوئی اور مجرم اُسکے پاس آوے اور اپنے جرم کا اقرار کرے اور بادشاہ بہت اُسکی خاطر کرے اور تعظیم سے پیش آوے اور کچھہ نہ کہے یا نہایت نرمی سے کہدے کہ چوری بُری چیز ہے سوا اُسکے اور کچھہ نکرے تو دیکھئیے یہہ حلم کیا فساد لائیگا اور خلقت کو تباہ کریگا کیونکہ وہ مجرم تو بادشاہ کی اِسقدر بیباکی سے ہرگز ارتکاب جرائم سے باز نہین آنے کا یا مثلاً کوئی طبیب ہی ایسا نرم دل اور حلیم الطبع ہو کہ کسی سخت مریض کو نہ دیکھہ سکے یا کسی مرض مین جسمین چیرنے پہاڑنے کی حاجت ہو یا عضو کے قطع کرنے کی ضرورت ہے اور وہ طبیب اپنی رحم کو خرچ کرے اور عضو کا قطع کرنا یا چیرنا پہاڑنا موقوف رکہے صرف ادویہ پر ہی کفایت کرے تو خیال کیجئیے کہ انجام کار حکیم صاحب کا رحم کیا فساد لائیگا یہانتک کہ بیچارہ مریض کی جان پر نوبت آجائے گی پس معلوم ہوا کہ مطلق تواضع اور رحم ہی اچھا نہین بلکہ اپنے اپنے موقعہ اور محل پر ہونا چاہئیے جب یہہ معلوم ہو لیا تو اب ہم کہتے ہین کہ قران مجید مین جسقدر تعلیم ہے اُسکا یہی حال ہے یعنی افراط اور تفریط سے بالکل منزہ ہے جہانتک وہ امر محمود ہو وہین تک اُسکو رکہا ہے چونکہ شریعت محمدیہ سب شرایع کی خاتم ہے اور حضرت کو لقب سرور عالم کا ملا ہے اسلئیے آپکی شریعت جامع مکارم اخلاق اور سیاست مدن اور تدبیر منزل ہے اپنے محل پر صبر اور حلم کے احکام ہین اور اپنے موقعہ پر بدلہ و مکافات اور زجر اور توبیخ کے احکام ہین توریت مین تو سیاست کے احکام بہت ہین اور انجیل مین صبر اور تحمل کے احکام پر کفایت کی گئی ہے لیکن قران مجید جو خاتم الشرایع سابقہ ہے دونو باتونکا جامع ہے اسیواسطے اللہ تعالے نے قران مجید مین ارشاد فرمایا ہے کہ الیوم

اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام

دیناً اب کامل کیا ہے تمہارے لیئے دین تمہارا اور پوری کین تم پر نعمتین اپنی اور راضی ہوا مین تمہارے

Marfat.com

لیئے دین اسلام کو ۔ چونکہ انجیل مین صرف صبر و تحمل اور عفو عام کا ہی ذکر تہا اسلیئے حکیمون نے انجیلی تعلیم پر اعتراض کیا ہے کہ یہہ تعلیم نظام عالم اور انتظام معاشرت کے لئی جسکا ہونا بہت ضرور ہی مضر ہے اور سیاست مدن کے نہایت خلاف ہی دوسرے یہہ کہ خلق اور مدارات مین جب ایک سے سب کر دیئے گئے تو نیک و بد مین کچہہ فرق باقی نہ رہا اور جب دوست اور دشمن کے ساتہہ یکسان معاملہ کیا گیا تو حق دوستی کچہہ نہ ٹہرا اور اس امر کو کوئی قبول نہ کریگا ۔ اس مختصر مین اسیقدر پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ یہہ بحث تو بہت وسعت رکہتی ہے اہل دانش کے لیئے اسیقدر کافی ہے ۔ علمائی مسیحی کا یہہ بڑا طعن تہا جسکا جواب ابہی اوپر گذر چکا ہے باقی جو اور کچہہ مطاعن ہین اُنکا جواب بہی مختصر لکہا جاتا ہے علمائے مسیحی تعلیم محمدی کی بابت یہہ کلام کرتے ہین کہ جسقدر تعلیم عمدہ ہی وہ توریت اور انجیل سے ماخوذ ہی اور جو اُنکے مخالف ہے وہ بُری ہے اسکا جواب ہمارے علماء نے بہت کچہہ دیا ہے مگر مین بہی مختصر بیان کرتا ہون ۔ مخفی نرہی کہ یہہ اعتراض سائل نہین کر سکتا کیونکہ سائل تو صرف کلام اللہ سے علامت نبوت چاہتا ہے سو وہ ہمنے بیان کر دی اب اگر سائل کچہہ کلام کریگا تو محض متعصب اور معاند کہلا یگا جبکہ ہمنے ابتدا تحریر مین بیان کر دیا ہی البتہ اور لوگون کے لیئے جواب دینا ضرور ہی اسلیئے کچہہ لکہا جاتا ہی معترضین کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم قرآن پر دو طرح سے کلام ہے ایک یہہ کہ تعلیم قرآنی ناقص ہے دوسری یہہ کہ جو تعلیم عمدہ ہی وہ توریت اور انجیل سے ماخوذ ہی اب ہر ایک شق کا جدا جدا جواب دیا جاتا ہی ۔ اول اعتراض جواب یہہ ہے کہ قرآنی تعلیم کو ناقص کہنا یا تو محض تعصب کی راہ سے ہی یا مقتضائی جہالت ہی کیونکہ تمام مضامین قرآن مجید کا خلاصہ اگر مجملاً بیان کیا جائے تو صرف پانچ چہہ چیزین ہوتی ہین تعلیم قرآن کی جملگی کا بیان اول احکام نافع یعنے مخلوق کو کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے اب یہہ احکام خواہ تہذیب اخلاق سے متعلق ہون یا تدبیر منزل سے یا سیاست مدن سے غرضکہ کسی قبیل سے ہون سب قسم کے احکام قرآن مجید مین مذکور ہین دویم مناظرہ مخالفین سے خاصکر یہود اور نصارے اور مشرکین اور منافقین سے تیسرے اللہ تعالے کی صفات کاملہ کا بیان اور اُسکی عجیب عجیب صنعتون کا ذکر جیتے دنیا کی فانی کو ہیچ بتانا

اور موت کا یاد دلانا اور حشر و نشر کا ثابت کرنا اور اُسکے حالات کا بیان پانچوان بیان انعام
مومنین اور تعذیب کافرین چھٹے حالات انبیا سابقین ۔ اعدا گر زاید تفصیل کیجا ہے تو یہہ کہہ سکتے
ہین کہ قران مجید کی کوئی آیت طویلہ ان چھبیس باتون مندرجہ ذیل سے خالی نہوگی اول بیان
صفات الہی یعنے اللہ ایک ہی اور قادر ہی اور قدوس ہے اور عادل ہے اور سواے اُسکے اور صفات
کمالیہ دوسرے یہہ کہ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور نقص سے منزہ ہی مثلاً حادث ہونا یا عاجز ہونا
یا جاہل ہونا یا ظالم ہونا یا کسی مخلوق سے تکلیف اُٹھانا وغیرہ ان سب سے خداوند کی ذات پاک ہے
تیسرے خالص توحید کی تعلیم کرنا اور شرک سے منع کرنا بالخصوص تثلیث سے کہ وہ بھی شرک کا ایک
شعبہ ہے چوتھے ذکر انبیا کرام اور اُنکا شرک اور کفر اور ذنب اور عصیان سے پاک ہونا پانچوین
انبیا پر جو ایمان لائے اُنکی تعریف چھٹے جو انبیا سے منکر ہوئے اُنکی بُرائی ساتوین تمام
انبیا پر ایمان لانے کی تاکید آٹھوین ایماندارون سے اس بات کا وعدہ کہ انجام کار منکرون پر
غالب ہونگے نوین قیامت کا بیان اور اُس روز اعمالونکی جزا اور سزا ملنے کا ذکر دسوین
ایماندارون کی عیش و عشرت کا بیان اور بے ایمانون کی مصیبت اور تکلیف کا ذکر گیارہوین دنیا کی
بُرائی اور اُسکے بے ثبات اور فانی ہونے کا ذکر بارہوین آخرت کی خوبی اور اُسکے ثبات
اور غیر فانی ہونیکا ذکر تیرہوین حلال اور حرام کا بیان چودہوین تدبیر منزل کے احکام پندرہوین
سیاست مدن کے قواعد سولہوین اللہ اور اہل اللہ کی محبت کی ترغیب سترہوین اُن اشیا کا بیان
جو ذریعہ ہوتے ہین قرب الی اللہ کا اٹھارہوین بُرے لوگون کی صحبت سے منع کرنا اُنیسوین
تاکید اس بات کی کہ جتنی عبادات ہین سب مین نیت خالص چاہیے بیسوین ریا اور مکاری کی
مذمت منافقین اور کرنیوالون پر تہدید اکیسوین تہذیب اخلاق کی تاکید بائیسوین اخلاق ذمیمہ پر
تہدید تیئیسوین اخلاق حسنہ کی تعریف چوبیسوین بُرے اخلاق کی بُرائی پچیسوین اللہ سے
ڈرنے کی نصیحت چھبیسوین اللہ کے ذکر اور اُسکی عبادت کی ترغیب و تحریص ۔ یہہ مضامین اولیٰ
تعلیم کے ہین انمین کوئی مضمون عقلاً یا نقلاً بُرا نہین ہے اگر یہی مضمون بُرے ہونگے تو پھر اچھا کیا

Marfat.com

مضمون ہوگا ہان جن لوگون کے نزدیک مضامین مسطورالذیل عمدہ ہین وہ قران مجید کی مضامین
کو کیونکر اچھا کہینگے وہ مضامین یہہ ہین اول فلان نبی نے اپنی بیٹی سے زناہ کیا نعوذ باللہ منہا
دویم فلان نبی نے پرائی جورو سے زناہ کیا اور اوسکے خاوند کو حیلہ سے مرواڈالا - سویم فلان نبی نے
بچھڑا پوجا - چہارم - فلان نبی آخر مین مرتد ہوگیا - پنجم فلان نبی نے اللہ پر افترا کیا اور ایک نبی کو دہوکہ
دیا - ششم اکثر انبیا اولاد زناہ سے ہین - ہفتم - فلان نبی تین روپیہ کی لالچ سے مرتد ہوگیا -
ہشتم اللہ تعالے جنین بنکر نو مہینے تک حضرت مریم کے پیٹ مین رہا اور وہان حیض کا خون پیتا رہا
اور پہر ایک نجس مقام سے خارج ہوا با اینہمہ پہر بہی کسیطرح اوسکی قدوسیت مین ٹہانہ لگا اور آخر کار
بڑی ذلت اور خواری سے مارا گیا اور وقت سولی کے چیخا اور چلاتا رہا اور پہر ملعون ہوکر جہنم
مین گیا نعوذ باللہ من ہذالخرافات بہلا جن لوگون کے اذہان مین ایسے مضامین عالیہ سمائے
ہون وہ اگر قران کی تعلیم کو پسند نہ کرین تو بجا ہی اب مین اس بحث کو طول نہین دیتا اظہار الحق
اور معیار الحق مین بشرح وبسط مذکور ہے جسکا جی چاہے دیکہہ لے اور جو خاص سیم پر کسینے اعتراض
کیا ہو اوسکا جواب علاوہ کتابون کے اخبار منشور محمدی بنگلور اور اخبار ناصر الاسلام اور مہر درخشان
دہلی مین چہپ گیا ہے اور سب سے بڑہکر یہہ امر ہے کہ خود علمائے مسیحی اہل یورپ نے اسکا جواب دیا ہی
جسکا جی چاہے کتاب مظاہر حق مصنفہ جان ڈیون پورٹ صاحب عزیزہ کو ملاحظہ کرے کہ اس عیسائی
نے اپنی پوادر کے اعتراضات کا کیا جواب دیا ہی جب وہ اعتراضات ایسے لغو اور بیہودہ ہین کہ خود
علمائے مسیحی انکو بیہودہ سمجھتے ہین تو ہمین کچہہ ضرور نہین کہ اس مختصر رسالہ مین اونکے جوابات
سے تعرض کرین - بیان اسبات کا کہ مضامین قران مجید توریت اور انجیل سے ماخوذ
نہین - دوسری اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ توریت اور انجیل سے مضامین اخذ کرنا دو طرح
سے ہوسکتا ہے ایک تو یہہ کہ حضرت نے خود یہہ کتابین پڑہی ہون یا علمائے یہود اور نصارے
کی صحبت اوٹہاکر اونسے مضامین سیکہے ہوتے اور تہوڑی صحبت مین بہی یہہ کام نہین ہوسکتا کیونکہ
قران مجید کی مضامین عالیہ ایسے نہین ہین کہ ایک امی شخص تہوڑی سی صحبت مین سیکہہ لے اور یہہ

Marfat.com

دونون صورتین یہان مفقود ہین نہ تو حضرت نے توریت وانجیل پڑہی اور نہ کسی عالم کی صحبت اُٹھائی
اسکا ثبوت یہہ ہی کہ اگرچہ عیسائی اس امر مین متعصبانہ بہت کچہہ تقریرین کرتے ہین مگر اسقدر تو وہ تسلیم
کرتے ہین کہ آنحضرت عبرانی اور یونانی نہین جانتے تہے اور نہ توریت اور انجیل پڑہے ہوے تہے چنانچہ
فنڈر صاحب نے میزان الحق کے تیسری باب مین لکہا ہے ۔ بیان اس بات کا کہ توریت وانجیل
کا عربی ترجمہ آنحضرت کے وقت مین نتہا ۔ اور یہہ بہی وہم نہین ہوسکتا ہے کہ توریت اور
انجیل کے عربی تراجم سے مضامین قرآنی اخذ کئے ہون کیونکہ اُسوقت تلک کسی عربی ترجمہ کا وجود
نہین پایا جاتا چنانچہ راڈویل صاحب مترجم قرآن صفحہ ۱۹ مقدمہ ترجمہ قران مین اسکی تصریح کرتے ہین
باقی رہی دوسری صورت یعنے صحبت سے حضرت نے یہہ مضامین سیکہے ہین سو یہہ بہی باطل ہے
اگرچہ عیسائی اسکا اتہام کرتے ہین اور عجیب عجیب بے بنیاد تقریرین اسکے ثبوت مین لاتے ہین مگر
حقیقت مین سوا ئے تعصب اور تعنت کے کچہہ اسکا ثبوت نہین ہے ۔ پادری فنڈر صاحب میزان الحق
کے تیسرے باب کی تیسری فصل مین لکہتے ہین کہ حضرت اپنے چچا ابو طالب کے ساتہہ تجارت کے لیے
ملک شام کو گئے اور پہر تنہا بہی کئی مرتبہ گئے الخ ۔ مین کہتا ہون کہ یہہ تو پادری صاحب کا اتہام ہے
کہ آنحضرت کئی مرتبہ تنہا ملک شام کو گئے تہے کتب سیر مین صرف دو بار ملک شام مین آپکا جانا لکہا ہے
ایک بار تو آپ ابو طالب کے ساتہہ گئے تہے اور بقول صحیح آپ اُسوقت ۹ برس کے تہے اور دوبارہ
میسرہ کے ساتہہ آپ تجارت کے لیے گئے اور جلد واپس آگئے چنانچہ اڈوارد گبن صاحب نے تاریخ روم
باب پچاس مین اسکی تصریح کی ہے کہ بہلا ایسی عمدہ تعلیم اس سفر مین کیونکر ممکن تہی وہ مورخ
یہہ بہی لکہتا ہے کہ اگر اس قسم کی تلاش اور تفتیش کا قصد بہی کیا ہوگا تو سریانی زبان کی عدم معرفت
ضرور اسکی مانع ہوئی ہوگی ۔ باقی رہا عرب کے یہودی اور عیسائی وہ اس قابل کہان تہے کہ
یہہ عمدہ تعلیم اور عالی مضامین اُن سے اخذ کیے جاتے اور یہہ براہین اثبات توحید اور ابطال
تثلیث اور تہذیب اخلاق وغیرہ اُنکے خواب مین بہی نہ تہے واشنگٹن اروِنگ لکہتا ہی کہ جو مذہب
اُنہون نے (یعنے حضرت نے) سکہلایا وہ بعض مسیحیون کے مذہب سے بہت اچہا تہا پادری گاڈولڈ

Marfat.com

صاحب نے بھی ایسا ہی ادعا کیا ہے مگر خدا کے فضل سے سوائے زبان درازی کے اور کچھہ نہو سکا تحقیق الایمان کے صفحہ ۳۹ مین لکھتے ہین کہ عرب کے لوگون نے آنحضرت کے عہد مین جب دیکھا کہ توریت اور انجیل کے مضامین نکالکر قرآن مین لکھے جاتے ہین تو شور و غل مچایا ۔

مین کہتا ہون کہ لعنت اللہ علے الکاذبین کون کہتا ہے کہ عرب نے یہہ امر دیکھکر شور و غل مچایا اگر پادری صاحب کے پاس ثبوت اس دعوی لاطائل کیواسطے کوئی سند ہو تو پیش کرین حاشا وکلا کوئی سند اُنکے پاس اس دعوے کے اثبات کے واسطے نہین ہے یہہ محض اُنکا افتراء ہے اور اُنکا یہہ کہنا کہ اس بات کا قرآن کی آیت مین ذکر ہے یہہ محض قصور فہم یا فریب ہی ہے اور آیت مین تو بعض عرب کے لوگون کے وہم کا رد ہے غرض آیت یہہ ہے کہ جب کفار نے دیکھا کہ یہہ ایک شخص اُمی محض ہمارے لوگون مین اور اسی ملک مین نشو و نما پائی پھر اُسکی تعلیم ایسی کہ عقل حیران ہوتی ہے تہذیب اخلاق ہے تو ایسی ہے تدبیر منزل ہے تو ایسی ہے لطف یہہ کہ مضامین عالیہ کس عمدہ پیرایہ مین ادا ہوتے ہین اور کن الفاظ فصیحہ اور عبارات نفیسہ کے ساتھہ بیان ہوتے ہین کہ باوجود ہمارے اس کمال کے ہمکو جواب سے عاجز کردیا ہے فاتوا بسورۃ من مثلہ لاؤ اسکی مثال ایک سورت ۔ جب منکرین نے یہہ خیال کیا تو سوچی کہ اب کچھہ بات بنانی چاہیئے اُسوقت یہہ حیلہ رودیہ نکالا کہ کسی سے یہہ سیکھہ لیتے ہین غرض یہہ ہے کہ یہہ صرف اُنکا وہم فاسد اور گمان کاسد تھا نہ یہہ امر کہ کچھہ دیکھکر اُن لوگون نے کہا چنانچہ اسوقت مین بھی یہہ امر رائج ہے کہ اگر کوئی شخص جسکو ہم اپنے نزدیک کم لیاقت سمجھتے ہین کوئی تقریر یا تحریر عمدہ کرے تو اکثر لوگونکا گمان یہی ہوتا ہے کہ یہہ تقریر یا یہہ تحریر اس شخص کی نہین کسی سے سیکھہ آیا ہے اگرچہ کسی نے اُسکو سیکھتے نہین دیکھا مگر ظاہر دیکھہ کے لوگ ایسا گمان کرتے ہین بھلا غور تو کرو کہ یہان حضرت بندائے بلند کہتے ہین فاتوا بسورۃ من مثلہ ولو کان بعضکم لبعض ظہیرا اگرچہ بعض تمہارا بعض کا مددگار رہے لیکن تم لے آؤ اسکی مثال ایک سورت بھی تصدیق اور تکذیب کا مدار تھا اور پھر یہہ بھی کہدیا کہ تم سے ہرگز نہوگا اگر یہہ سب دعوی

Marfat.com

آپکو کسی اہل عرب وغیرہ کی تعلیم کے بہروسہ پر بہی تو بہت سہل بات تہی کہ منکرین بہی اوسی کی استعانت سے معارضہ کرتے خیال کرنے کا مقام ہے کہ تمام اہل فرنگ حضرت سرور عالم کی عقل ودانش کے قائل ہین اور بہت بڑا عاقل ودانا سمجہتے ہین پہر بہلا ایسا عاقل کہ جسکی عقل کو دیکہکر بڑے بڑے عقلا دنگ رہتے ہون کسی لوہار یا بڑہئی یا کسی غلام کے بہروسہ پر ایسا بڑا دعوی اس زور شور کے ساتہہ کر سکے قیاس مین یہہ بات آسکتی ہے ہرگز نہین ہرگز نہین عاقل کو تو اپنی باتکا بڑا خیال ہوتا ہے کہ ایسا نہو میری بات لغو ہو جاوے جو منصف اسمین غور کریگا وہ یقین کریگا کہ ایسا عظیم دعوی بغیر تائید الہی نہین ہو سکتا علاوہ اسکے جن تفسیر والونکی عبارت پادری صاحب نے نقل کی ہے انہین یہہ بہی تو لکہا ہے کہ جس شخص کی تعلیم کا وہ گمان کرتے تہے وہ بہی اسلام لے آیا تہا اب دیکہیے کہ اگر یہہ دعوی اُسکی تعلیم پر ہوتے تو وہ کیونکر انہین پر ایمان لاتا کیا اُسکے کہنے کو گنجایش نہ تہی کہ حضرت سے کہتا کہ تم یہہ کیا دعوی کرتے ہو تمہین تو مینے تعلیم کیا ہے اور ایک بات اور بہی سوچنے کے لائق ہے کہ جو شخص آپکو تعلیم کیا کرتا تہا اور اوسکی ایسی عمدہ تعلیم تہی جیسے کہ قرآن مین درج ہے تو ضرور ہے کہ اُسکے پاس اور لوگ بہی حصول تعلیم کے لیئے آتے ہونگے اور دور دور اُسکا شہرہ ہوگا اور لوگون نے حضرت کو تعلیم پاتے دیکہا ہوگا کیونکہ یہہ تو عادت روزگار کے خلاف ہے کہ ایسا معلم صاحب کمال مشہور نہو اور اوسکے ارشد تلامذہ کا لوگونکی زبانون پر تذکرہ نہو اور یہہ بہی ضرور ہے کہ ایسے صاحب کمال کا اور بہی کوئی شاگرد ہوگا جسکی شہرت اور خوبی تعلیم مثل حضرت کے ہوگی مگر انمین سے تو کسی باتکا نشان بہی نہین ملتا نہ اُس معلم کو کوئی جانتا ہے نہ اُسکے درس اور تدریس کا کوئی ذکر کرتا ہے اور نہ کوئی حضرت کا تعلیم پانا بچشم دید بیان کرتا ہے اور نہ کسی اُسکے شاگرد کا پتہ ملتا ہے جب ان باتونکا ثبوت نہوا تو خلاف عقل ہے کہ حضرت نے کسی سے سیکہکر تعلیم دی ہو ۔ **تصریح دلیل سیوم** ۔ باوجود اسکے کہ بئبل مین بہت کچہہ خرابیان ہوگئین مگر اب بہی ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت جس صراحت کے ساتہہ پائی جاتی ہے کسی دوسرے نبی کے نہین پائی جاتی تہی تک

Marfat.com

کہ بعض بشارتون مین آپکا نام ونشان اور آپکا لقب تک بیان کردیا گیا ہی مگر مین امحض تصدیق وہ بشارت بیان کرتا ہون کہ جس بشارت کی طرف اللہ تعالے نے اپنی پاک کلام قران مجید مین اشارہ کیا ہے سورہ صف مین فرمایا ہی واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰیة ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور جب کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے بنی اسرائیل مین رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف سچ بتانیوالا اُس چیز کو کہ پہلے مجھسے ہی یعنے توریت اور خوشخبری دینیوالا ہون ایک رسول کی کہ میرے بعد آویگا نام اُسکا احمد ہی - یہہ وہ بشارت ہی کہ جسکو یوحنا نے اپنی تاریخ مین جسے انجیل یوحنا کہتے ہین باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ مین نقل کیا ہی عربی تراجم جو ۱۸۲۱ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۴۴ء مین لندن دار الخلافہ انگلستان مین چھپے ہین چودہ باب ۱۴ ورس ۱۶ میں جو ہے - وانا اطلب من الاب فیعطیکم فارقلیط آخر لیثبت معکم الی الابد اور اسی طرح اُس موعود کو تراجم مذکورہ مین باب ۱۵ ورس ۲۶ - اور باب ۱۶ ورس ۷ مین بلفظ فارقلیط تعبیر کیا ہے اور ترجمہ فارسی ۱۸۱۶ء مین ایسا ہی ہے مگر بعض اردو تراجم مین اسطرح ہے نسخہ سنہ ۱۸۶۶ء - اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا - اب ہم کہتے ہین کہ فارقلیط ترجمہ ہی لفظ احمد کا اور یہہ بشارت ہماری آنحضرت کی ہی اور عیسائی کہتے ہین کہ یہہ خبر اُس روح کی ہے جو حواریون پر بعد عروج حضرت مسیح کے مثل چنگاریون کے اُترے - مین اس امر مین دو بحثین قائم کرتا ہون - بحث اول مین تو ثبوت اس امر کا ہی کہ یہہ بشارت حضرت خاتم الرسل احمد مجتبی علیہ الصلوٰة والسلام والثنا کی ہی - اور بحث دوم مین جواب ہی اُن شبہات کا جنہین عیسائی بطور معارضہ پیش کرتے ہین - بحث اول مین دو امر ہین - امر اول تحقیق لفظ مین گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰۰ مین لکھتا ہے کہ یہہ لفظ سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے اور اسکے معنے متعددہ کہین جو بعینہ ترجمہ ہی احمد کا اور یونانی مین بجاے اس لفظ کے پیری کلیوطاس یا پارکلیطاس ہے لفظ اول بعینہ ترجمہ ہے

Marfat.com

لفظ احمد کا اور یہی صحیح ہے پہلے امر کا بیان یہہ ہے کہ سر ولیم میور صاحب نے تاریخ محمدی کی جلد پہلی
صفحہ ۲۱۳ کے حاشیہ پر لفظ احمد کی نسبت لکھا ہے کہ لفظ محمد کا ایک دوسرا صیغہ ہے اور اُسکے معنے بہی ستودہ
ستائش کردہ شدہ کے ہین یوحنا باب ۱۶ ورس جہان بعضے ناقص اپنے مطلب کے لئے منتخب کئے
ہوئے ترجمہ مین بجای پاراکلیطاس کے پیری کلیوطاس لکہا ہوگا اور جلد اول کے صفحہ ۱۷ مین لکہا ہے کہ
کسی قدیم ترجمہ مین غلطی کی راہ سے لفظ احمد بجائے تسلی دینے والے کے یعنے لفظ پیری کلیوطاس
بجائے پاراکلیطاس کے آگیا ہوگا الخ اور مترجم قران راڈویل صاحب سورہ والصافات کے حاشیہ پر
لکہتے ہین کہ محمد نے سنا ہوگا کہ عیسیٰ نے پیری کلیطاس کے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا غالباً اس خطاب کو
اُنہون نے لہجہ کی مشابہت سے پیری کلیوطاس سمجہ کے اپنے نام محمد کی طرف منسوب کیا اور اس نام
کا یہی مصدر اور وہی معنے ہین جو احمد کے ہین اور یہہ بہی اسمائے نبی مین ہے (انتہے)
اور گاڈفری ہگنس صاحب بہی کتاب کے دفعہ ۱۵ وغیرہ مین لکہتا ہے کہ پیری کلیوطاس کے معنے
محمود اور ممتاز کے ہین جو عربی لغت مین محمد کے معنے ہین (انتہے) ان علمائے مسیحی کے اقوال سے ثابت
ہوا کہ پیری کلیوطاس اور احمد کے ایک ہی معنے ہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین
پیری کلیوطاس ہے وہی صحیح ہے اور جن نسخون مین پاراکلیطاس ہے اُنین یا تو سہواً غلطی
ہوئی ہے یا بسبب تشابہ لفظ کے کاتب سے بجائے پیری کلیوطاس کے پاراکلیطاس لکہا گیا یا قصداً
تحریف کی گئی اور اسی تحریف کے چہپانے کو قدیم نسخہ غارت کر دئے گئے۔ ہیگنس اپنی کتاب کی دفعہ ۱۵
مین لکہتا ہے کہ تحریرات وحشی کے غارت ہونے کا انکار نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت جواب
باصواب دینا مشکل ہے قدیم کتابونکی نسبت تو یہہ ہے کہ چہٹی صدی سے قبل کا کوئی نسخہ بہی نہین
ملتا (انتہے) اور ایسا ہی دفعہ ۱۶۱ مین لکہتا ہے اور ہمارے دعوی کی ایک قوی سند یہہ ہے کہ
سنٹ جیروم نے چوتہی صدی مین بولا طینی ترجمہ کیا ہے اور عہد جدید کا ترجمہ کا ماخذ ایک
اور ترجمہ ہے جو قدیم اطالیہ کہلاتا ہے اُسمین پیری کلیوطاس ہے نہ پاراکلیطاس۔ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اُس قدیم ترجمہ مین بہی پیری کلیوطاس تہا جس سے جیروم نے نقل کیا۔ امر دوم یہہ

Marfat.com

بیان اُن وجوہ کا ہی جن سے ثابت ہوجاوی کہ یہہ بشارت حضرت سرور عالم کی ہی اُن چنگاریون کی خبر نہین ہے جنکا ذکر اعمال کے باب ۲ مین ہے مگر قبل اس بیان کے ایک مقدمہ لکہا جاتا ہے اُسکو بگوش ہوش سننا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ قبل ظہور حضرت سرور عالم کے بعض نے یہہ دعوی کیا تہا کہ حضرت مسیح نے جس فارقلیط کا وعدہ کیا تہا وہ مین ہی ہون مثلاً مانٹی نس عیسائی نے دوسری صدی مین یہہ دعوی کیا کہ مین وہی فارقلیط موعود ہون اور یہہ شخص نہایت مرتاض اور متقی تہا اسلیئے بہت لوگون نے اسکا اتباع کیا چنانچہ سر ولیم میور صاحب نے تاریخ کلیسا کے باب ۲ قسم دوم مین اسکا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ لوگونکو فارقلیط کا انتظار تہا ورنہ کیون اُسکے معتقد ہوجاتے بلکہ حضرت سرور عالم کے وقت تک انتظار رہا چنانچہ صاحب لب التواریخ لکہتا ہی کہ محمد کے وقت مین یہودیون اور مسیحون کو ایک نبی کے آنے کا انتظار تہا اس سببسے محمد کو بہت کچہہ نفع حاصل ہوا کیونکہ جسکے وہ منتظر تہے دہی ہونے کا آپنے دعوی کیا (انتہے) واقعی یہہ امر بہت صحیح ہے کیونکہ بہت عیسائی اور یہودی آنحضرت پر ایمان لائی اگر بموجب اپنی کتاب کے حضرت مسیح کو خاتم النبیین سمجہتے تو کیون ایمان لاتے دیکہیئے نجاشی بادشاہ حبش کا حضرت کا نامہ پہونچتے ہی ایمان لایا اور جارود ابن العلا جو ایک علمائی مسیحی مین سے ہی ایمان لایا اور کہا کہ مینے آپکی تعریف اور بشارت انجیل مین پائی ہے۔

مین کہتا ہون کہ اگر مطابق تحقیق سابق کے لحاظ کیا جاوی کہ جسکی خبر حضرت مسیح نے دی تہی وہ لفظ یونانی مین پیری کلیوطاس ہے جو بعینہ ترجمہ ہی احمد کا تب تو نہایت ظاہر ہے کہ یہہ حضرت کی بشارت ہی اور اس سے بڑہکر اور کیا پیش خبری ہوگی کہ نام کی تصریح کر دی گئی اور اگر یہہ بہی تسلیم کیا جاوے کہ یہہ لفظ پارا کلیطاس ہے جسکے معنے تسلی دہندہ یا معلم یا مالک کے ہین یعنے جنابہ والا خدا کی بیع کا (گادفری ہگنیس دفعہ ۱۶۶) یا وکیل یا شافع کے ہین تو بہی ہماری کچہہ مضر نہوگا بلکہ یہہ سب الفاظ ہمارے حضرت پر صادق آتے ہین اور یہہ بہی بوجوہ چند اس خبر کی مصداق آنحضرت ہی ٹہرتے ہین نہ وہ چنگاریان جو حواریون پر نازل ہوئی تہین اب مین اسکے ثبوت مین چند وجہین پیش کرتا ہون۔

Marfat.com

وجہ اول۔ حضرت مسیح فرماتے ہین کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا کہ وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا اور مطابق اہل تثلیث کے روح القدس اور حضرت مسیح بلکہ خدا ایک ہی ہین دو نہین پھر اسکے کچھ معنے نہونگے کہ دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا البتہ ہمارے حضرت پر بے تکلف یہہ عبارت جمتی ہے۔ وجہ دوم۔ یوحنا ۱۴/۲۶ مین ہے کہ وہ تمہین سب چیزین سکھلانے گا اور سب باتین یاد دلائیگا۔ یہہ فقرہ بھی حواریون کے اُس فیض معہود پر نہین جمتا کیونکہ کسی عہد جدید کے رسالے سے ثابت نہین ہوتا کہ حواری حضرت مسیح کی باتین بھول گئے تھے اور بعد آنے روح کے یاد آگئین اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص موعود ایسا ہوگا کہ جو باتین عیسائی بھول گئے ہون اُنہین تعلیم کرے اور کچھ اُنکے مذہب مین بباعث بے احتیاطی اور امتداد زمان کے کفر اور شرک اور بدعات ملگئے ہون اُنہین بیان کردے یہہ بات ہمارے حضرت پر خوب صادق آتی ہے کیونکہ جب حضرت پیدا ہوئے تو تمام دنیا مین کیسا ظلم اور جہل اور کفر پھیلا ہوا تھا اور عیسائیون کے فرقے خراب ہو رہے تھے توحید کی جگہہ تثلیث شامل کردی گئی کوئی حضرت مسیح کو خدا کہنے لگا کوئی حضرت مریم کو سجدہ کرنے لگا کوئی حضرت موسی وغیرہ کو چھوڑ بیٹھا مار تبانے لگا وغیرہ ذالک من الخرافات۔ غرض کہ بہت باتین جو حضرت مسیح نے کہی تھین عیسائی بھول گئے تھے ہمارے حضرت نے یاد دلائین اور یہہ خطاب حضرت مسیح کا عام ہے خاص حواریون سے نہین ہے چنانچہ اسکا بیان آئندہ آتا ہے۔ وجہ سیوم۔ حضرت مسیح فرماتے ہین کہ مینے تمہین اُسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تھا کہ تم ایمان لاؤ (۱۴/۲۹) اس فقرہ سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ یہہ خبر روح معہود کی نہین ہے کیونکہ حضرت مسیح نے خبر دینے کی حکمت یہہ بیان کی کہ بعد اُسکے تم ایمان لاؤ اس سے معلوم ہوا کہ وہ آنیوالی ایسی چیز ہے کہ بعد آنیکے لوگ اُسمین شک کرسکتے ہین اور اس امر کا احتمال ہے کہ بعد اُسکے ظہور کے لوگ اُسپر یقین نہ کرین اور یہہ امر اُس روح پر صادق نہین آتا جو حواریون پر نازل ہوئی کیونکہ جس شخص پر فیضان الٰہی ہوا اور روح القدس اُتری اُس شخص کو کسی طرح اسمین شک نہین ہوسکتا ورنہ لازم آتا ہے کہ انبیاء کو اپنی نبوت کا یقین نہو اور تمام کارخانہ نبوت درہم برہم ہو جاوے اور خاصکر اُس شخص پر فیض جو ہو پہلے ہی اُسکی چاشنی چکھہ چکا ہو علاوہ اسکے پھر تو روح القدس پہلے ہی اُتر چکی تھی اور وہ ایمان لاچکے تھے

Marfat.com

پھر اس کہنے کے کیا معنے ہین کہ مین اُسکے واقعہ ہونے سے پہلے خبر دیتا ہون تاکہ بعد واقعہ ہونیکے ایمان لاؤ- وجہہ چہارم- حضرت مسیح فرماتے ہین کہ وہ میری گواہی دیگا (۱۵/۲۶) یہہ فقرہ بہی مر روح پر کسیوجہ سے نہین جمتا اول یہہ کہ حضرت مسیح اُسکو اپنا شاہد قرار دیتے ہین اور شاہد کے لئے یہہ امر ضرور ہی کہ خارج مین موجود ہو تاکہ شہادت قابل اعتبار ہو اور روح القدس تو خارج مین موجود نہے پس وہ شاہد کس طور پر ہو سکتی ہے دوسری یہہ کہ اُسنے کسی کے روبرو گواہی نہین دی جن حواریون پر نازل ہوئی تہی اُنکو تو شہادت کی کچہہ حاجت نہ تہی کیونکہ حواری تو خوب حضرت مسیح کو جانتے تہے اُنہیں شہادت کی کیا حاجت تہی البتہ منکرین کو حاجت تہی تو اُنکے روبرو اُسنے شہادت نہین دی- تیسری یہہ کہ اُسوقت کے منکرون کے روبرو شہادت محض بیکار تہی کیونکہ جن لوگون نے حضرت مسیح کو دیکہا اور اُنکے معجزات کو بچشم خود معائنہ کیا اور پہر ایمان نہ لائے تو بہلا وہ لوگ چنگاریون کو دیکہکر یا جو ایک شئے غیر محسوس حواریون مین حلول کی ہوئی تہی اُسکی شہادت کب تسلیم کرینگے اُنکے روبرو ایسی شہادت کیا مفید ٹہر سکتی ہے جسمین وہ کو جس طرح کا احتمال اور اشکال تکذیب کے لئے نکال سکتے تہے یہہ امر نہایت عقل سے بعید ہی چوتہے یہہ کہ ایک قرینہ لاحقہ بہی اسی بات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ روح القدس معہود نہو وہ یہہ ہی کہ درس ۲۷ مین ہے کہ اور تم بہی گواہی دوگے- اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ فارقلیط کے اور حواریون کی دو گواہی ہونی چاہئین اب اگر روح القدس مرادلین تو ہرگز اسپر یہہ بات صادق نہین آتی کیونکہ وہ روح تو حواریون مین حلول کرگئی تہی اُس روح کا گواہی دینا بعینہ حواریونکی شہادت ہی البتہ ہمارے حضرت محمد آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر بے تکلف صادق آتی ہے کہ بعد مدت دراز کے جب وہ لوگ نہ رہے اور صدہا برس گذر گئے لوگونکی طبیعتین پلٹ گئین اُسوقت حضرت نے مسیح کی شہادت دی اور اُنکو نبی برحق فرمایا اور یہودیون کے الزام سے بچایا اور حواریونکی شہادت تو ایک جداگانہ امر تہی اور فارقلیط کی شہادت تو ایک جدا شئی تہی اور جو وصف شاہد مین ہونا ضرور ہی یعنے خارج مین موجود ہونا یہہ بہی حضرت مین پایا جاتا تہا- وجہہ پنجم- گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب کے دفعہ ۳ ۱۰۲ مین لکہتا ہے کہ قوانین دینیہ کی کتاب مین کہین نہین پایا جاتا کہ یہہ زبانہائے آتشین جن سے سب زبانین بولنے کی طاقت عطا ہوتی

Marfat.com

تھی تشفی دہندہ موعود ہوا اور جو ایسا ہوتا تو ضرور کتاب مذکور مین ہوتا اور دفعہ ۱۶ مین بیان کیگیا
ہے کہ حواریون کے قوانین اور خود عیسائیونکی کتاب سے کسیطرح نہین پایا جاتا کہ روح القدس کا
حواریون مین آجانا تشفی دہندہ موعود کا آنا ہوا اور صرف زبان سے ایسے دعوی کی تصدیق نہین ہوسکتی
وجہہ ششم۔ حضرت مسیح فرماتے ہین کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فایدہ مند ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن
تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئے گا (۱۶/۷) یہان حضرت مسیح اسکے آنیکو موقوف کرتے ہین اپنے جانے
پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ آنیوالا ایک ایسی شے ہے کہ جب یہہ مقولہ حضرت مسیح نے فرمایا اسوقت تک
وہ نہ آیا تہا اور روح القدس تو حضرت مسیح کے پیشتر اور حضرت مسیح کے وقت نازل ہوئی تہی اور حواری
بہی اس سے معمور ہو چکی تہی اور حضرت مسیح کا وقت ہونا بعینہ روح القدس کا ہونا ہے کیونکہ مطابق عقیدہ
اہل تثلیث کے دونون مین اتحاد ہے جب روح القدس اسوقت مین موجود تہی اور حواری اسکے فیض سے
معمور تہے تو پہر اسکے کیا معنے کہ میرا جانا تمہارے لیئے فایدہ ہے اور اگر اسی روح کے آنیکا فایدہ ہے
تو پہر اسکا کیا فایدہ ہے کیونکہ وہ تو ایک ایسی شے ہے جو پہلے سے ہی انکو حاصل تہی اور اس قول کے
کیا معنے ہونگے کہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ روح القدس نہ آئیگا جب ایک شے خود موجود تہی تو اسکے
آنیکو کسی امر پر مشروط کرنا کیسی نادانی ہے۔ غرضکہ ہمارے حضرت پر یہہ امر بے تکلف صادق آتا ہے
کہ انکا آنا حضرت مسیح کے جانے پر موقوف تہا آنحضرت کے آنیکے بعد کیسا فائدہ ہوا کہ ایک عالم نور ہدایت سے
منور ہوگیا اور عیسائیونکو یہودیون کے کس دار و گیر سے چہڑایا اگر کوئی کہے کہ حواریونکو تو کچھہ فایدہ
نہوا اسکا یہہ جواب ہے کہ ہم پہلے کہہ آئے ہین اور بعد بہی ذکر آئیگا کہ ہرگز مسیح کا خطاب عام لوگون سے
ہے خاص حواری ہی مخاطب نہین یہانتک کہ جتنی وجہین مینے بیان کی ہین انمین سے کسیکا جواب
عیسائیون کے رسالون مین آجتک میری نظر سے نہین گذرا البتہ پادری فندر صاحب نے چہٹی وجہہ کے
ایک جز کا جواب میزان الحق کے باب ۳ فصل ۱ مین اسطرح دیا ہے کہ روح القدس پہلے بہی آچکا تہا مگر
اس وعدہ سے مراد ایک خاص طور اور کمال کے ساتھہ آنا مراد ہے جس طور کے ساتھہ کبہی کسی نبی پر نازل
نہین ہوئی مگر پادری صاحب کا یہہ جواب اہل دانش کے نزدیک ہرگز قابل سماعت نہین کیونکہ اول تو کسی

Marfat.com

وجہین جو پیشتر بیان ہولین اور آئندہ اور بیان ہونگی وہ اس توجیہ کی معارض ہین دوسرے پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ اس کمال کے ساتہہ کسی نبی پر نازل نہین ہوئی ہمارے نزدیک محض لغو اور دعوی بلا دلیل ہے علاوہ اسکے تقریر سے لازم آتا ہی کہ حضرت مسیح پر جو بعد بپتسما لینے کی جو روح القدس نازل ہوئی تہی وہ بہی کمال کے ساتہہ نہوئی تہی کیونکہ پادریصاحب کی تقریر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جس کمال کے ساتہہ اُترنے کا وعدہ ہی اُس کمال کے ساتہہ کبہی نازل نہین ہوئی تو اس صورت مین چاہیے کہ حواریونکا مرتبہ حضرت مسیح سی بڑہجائے تیسری یہہ کہ مطلق خاص طورکا آنا تو مراد نہین ہوسکتا بلکہ اس طورکا آنا مراد ہوسکتا ہی کہ کچہہ اُنکے مفید بہی ہو کیونکہ حضرت مسیح کہہ رہی ہین کہ تمہارے لیے میرا جانا مفید ہی اب مین کہتا ہون کہ جسوقت حضرت مسیح عین روح القدس ہین اور اسکا فیض عنایت کرنیوالے خود موجود ہین اور اونکی تعلیم کررہے ہین پہر اس طور سے بہتر اور کون طور ہوگا جو اُنکے مفید ہوگا خیال کرنے کا مقام ہے کہ یہہ کیسی بیہودہ بات ہی کہ جب حواریون کے پاس دو اقنوم خدا کے جنہین دو حصہ کہنا چاہیئے موجود ہون اُسوقت تو اُنکو کچہہ مفید نہون اور جب صرف ایک اقنوم اُنکے پاس آوے تو مفید ہو یہہ عجیب بات ہی جبتک روح القدس معہ اقنوم ثانی کے نازل ہوکر نہین رہا تو یہہ نزول اور رہنا ناقص طورکا ہوا اور جو صرف روح القدس نازل ہوکر اُنکے پاس رہے تو یہہ نزول کمال کے ساتہہ ہوا۔ ان ہذا لشیئ عجاب ماشاء اللہ پادریصاحب کی کیا توجیہین ہوتی ہین گویا کشتہ زعفران ہین طفل مکتب بہی دیکہکر سنکر خوش ہوتے ہین ایسے جوابونکو عمادالدین کہتے ہین کہ خدا صاحب نے جواب شافی لکہدیا ہی اگرچہ جواب اسی کا نام ہی تو ترکی تمام شد۔ وجہہ ہفتم حضرت مسیح فرماتے ہین کہ بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پہر تم اب اونکی برداشت نہین کرسکتے (۱۶ باب ۱۲) یوحنا یہہ فقرہ بہی روح القدس پر صادق نہین آتا کیونکہ اُسنے کوئی حکم ایسا نہین بتایا جس حکم کے اُٹہانے کی طاقت حواری پہلے بہی نہین رکہتے تہے اور پہر فرمایا کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو سنیگا سو کہیگا یہہ صفت صاف ہمارے حضرت کی ہے اللہ تعالے مطابق اسکے قرآن مجید مین فرماتا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ا۔ نہین کہتا کچہہ اپنی خواہش سے مگر جو اللہ

کی طرف سے وحی کیجاتی ہے اور مطابق عقائد اہل تثلیث کے یہہ نہایت منافی ہی کیونکہ انکے نزدیک تو روح القدس مین خدا ہی ہی اسکے کیا معنے کہ وہ اپنی نہ کہیگا جب وہ خود خدا ہوا تو اپنی نہ کہیگا تو اور کسکی کہیگا۔

بحث دویم۔ اس بحث مین عیسائیونکی شبہات کا جواب ہی۔ عیسائی اس بشارت پر چار شبہہ کرتے ہین۔ شبہہ اول۔ فارقلیط کی تفسیر مین روح القدس اور روح حق آیا ہی اور یہہ دونام ہین اُسی اقنوم ثالث کے جو حواریون پر نازل ہوا اور محمد کسی مقام پر روح القدس اور روح الحق نہین کہلائی۔ جواب۔ قطع نظر اسبات کی کہ تفسیر روح القدس کی الحاقی ہے ہم یہہ کہتے ہین کہ معترض کو اُسوقت اس بات کی کہنے کی گنجایش ہو کہ روح القدس اور روح حق بمعنے پیغمبر نہ آیا ہو حالانکہ نامہ اول یوحنا باب ۴ ورس ۶ مین روح اللہ نسخہ عربیہ اور ورس ۱ مین روح الحق پیغمبر کو لکہا ہے اور ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور ۱۸۴۱ء مین بجای روح اللہ اور روح الحق کے اس مقام پر خدا کی روح اور سچائی کی روح لکہی ہے اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب حل الاشکال اور مفتاح الاسرار مین لکہتے ہین کہ روح اللہ اور روح القدس اور روح الصدق کے ایک ہی معنے ہین پس جب روح اللہ کے معنے پیغمبر ہوا تو روح القدس اور روح الحق بہی پیغمبر ہو سکتا ہی اور معترض کا یہہ کہنا کہ محمد کبہی روح الحق نہین کہلائی محض غلط حضرتکا نام روح القدس بہی ہی اور روح الحق بہی حضرت کی بہت سی نام ہین منجملہ انکے یہہ دونام بہی ہین غرضکہ یہہ تفسیر بہی ہماری کچہہ مضر نہین بلکہ مفید ہی کیونکہ حضرت مسیح نے دو تین نام آنحضرت کی بیان فرمائی ایک احمد دوسرا روح القدس تیسرا روح الحق یا یون کہین کہ تین صفتین حضرت کی بیان کین۔ شبہہ دویم۔ فارقلیط کے حق مین کہا گیا تہا کہ وہ سب چیزین حواریون کو سکہلائیگا اور مسیح کی بات اونہین یاد دلائیگا اور ہمیشہ تمہاری ساتہہ رہیگا یہہ باتین محمد الرسول اللہ پر کیونکر صادق آسکتی ہین کیونکہ وہ تو پانسو برس بعد پیدا ہوئی پہر وہ حواریونکو مسیح کی باتین کیونکر یاد دلاسکتے ہین اور اُنکے ساتہہ کیونکر رہسکتے ہین جواب یہہ سب توہمات باطلہ اور خیالات فاسدہ فرع ہین اسبات کی کہ اس خطاب کی مخاطب حواری ہون اور یہہ کچہہ ضرور نہین بلکہ جائز ہی کہ بعد کے

لوگ ہوں چنانچہ انجیل متی کے باب ۲۶ ورس ۶۴ مین حضرت مسیح کا خطاب کاہنونکی طرف اس طرح
پر ہی کہ اب تم ابن آدم کو قادر مطلق کے داہنی ہاتہہ بیٹہے اور آسمان سے بادلو نپر اُترتے دیکہو گے
اب دیکہنی ہی کہ اگر یہہ خطاب اُسوقت کے موجودہ لوگون سے تہا تو لازم آتا ہی کہ حضرت مسیح کا کلام جہوٹا ہو
کیونکہ اٹہارہ سو برس سے زیادہ زمانہ گذر گیا لیکن ابتک اسکا ظہور نہوا جن لوگون سے دیکہنے کا وعدہ
تہا اُنکا نام و نشان بہی باقی نہ رہا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کبہی اپنے معاصرون سے خطاب کیا
کرتے تہے اور اُنسے پہلی زمانہ کی لوگ مراد ہوتے تہے پس ایسے ہی اس بشارت مین ہے علاوہ اسکے ہم
پوچہتے ہین کہ اگر یہہ خطاب خاص حواریون سے ہی تو چاہیئے تہا کہ حواری ابد تک زندہ رہتے اور کبہی
نہ مرتے کیونکہ حضرت مسیح کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہیگا اور ظاہر ہی کہ اُس روح کا ہمیشہ
ساتہہ رہنا موقوف ہے اس بات پر کہ حواری بہی زندہ رہین اور جب حواری نہ رہی تو روح کا ساتہہ
رہنا بہی ثابت نہوا اسکے جواب مین پادری اسوقت کے عذر بدتر از گناہ پیش کرتے ہین کہ وہ روح ہم
مین موجود ہی قطع نظر اسکے کہ جو علامتین صاحب روح القدس کی انجیل مین لکہی ہین ہم کسی پادری
مین نہین دیکہتے ۔ ہمارا مدعا اب بہی حاصل ہی یعنے حواری خاص اس خطاب کے جب مخاطب ہین تو
اور کیونکر ہو سکتے ہین اگر اُنسے خطاب ہوگا اور اس وعدہ سے روح القدس معہود مراد لیا جائیگا
تو وہ خرابیان لازم آئینگی جنکو ہم سات وجہون متذکرہ بالا مین بیان کر آئی ہین اور جنکا جواب
کسی عیسائی سے آجتک نہو سکا البتہ ایک وجہہ کا جواب فندر صاحب دینے بیٹہے تہے سو کیا خوب جواب دیا
کہ جسکو طفل کتب بہی دیکہکر ہنستے ہین غرضکہ یہہ بہی صفت ہماری حضرت کی ہے معنی اس کلام کے یہہ
ہین کہ تم سے لوگونکو میری باتین سکہا دیگا اور یاد دلا دیگا یعنے جو لوگ سینہ صاف اور عناد اور تعصب
سے بری ہین وہ لوگ اُسکی تعلیم قبول کرینگے اور جنکے دل عناد و تعصب کی ظلمت سے تاریک ہین
وہ اُس سے فیضیاب نہونگے جیسا کہ قدیم سے دستور ہی اور وہ تمہارے ساتہہ ہمیشہ رہیگا یعنے اوسکا دین
ہمیشہ رہیگا اُسے خاتم النبیین کا لقب دیا جائیگا ۔ اہل دانش نے معلوم کر لیا ہوگا کہ اس مقام پر
اگر خطاب حواریونکی طرف ہو جب بہی ہمارا مدعا حاصل ہی ۔ شبہہ سویم ۔ فارقلیط کا ایک صفت ہہ

ہی ہے کہ دنیا اُسے نہین دیکھتی اور محمد کو تو سب لوگون نے آنکھون سے دیکھا پھر کیونکر پیغمبر ہو سکتی **جواب**۔ اس فقرہ کے یہہ معنے ہین کہ دنیا اُسکے مرتبہ کو نہین دیکھتی ہے اور نہ اُسکی قدر کو جانتی ہے بائبل مین ایسا محاورہ بہت ہی جسکا جی چاہے پڑھکر دیکھ لے چنانچہ انجیل متی کے باب ۱۱ ورس ۲۷ مین مسیح کا قول ہے کہ کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا مگر بیٹا اور متی کے باب ۱۳ ورس ۱۳ مین ہے وے دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سنتے ہوئے نہین سنتے اور نہین سمجھتے۔ ۱۴۔ اور اُنکے حق مین یشعیاہ نبی کی نبوت پوری ہے کہ تم کانون سے تو سنوگے پر سمجھوگے نہین اور آنکھون سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے۔ ۱۵۔ اُنہون نے اپنی آنکھین موند لین تا کہ ایسا نہو کہ وے آنکھون سے دیکھین۔ ۱۶۔ مبارک وے ہی مبارک تمہاری آنکھین کیونکہ وے دیکھتے ہین اور مبارک تمہارے کان کہ سنتے ہین الخ ان مقامون سے معلوم ہوا کہ کبھی دیکھنے سے مراد ظاہری دیکھنا نہین ہوتا بلکہ دیدہ دل سے ایک شے کا مرتبہ اور خوبی کا دیکھنا مراد ہوتا ہے اور اکثر عظیم الشان اور عالیمرتبہ کو کہا کرتے ہین کہ اُسے جانتا نہین یا دیکھتا نہین اسیطرح اس خبر مین ہے چونکہ حضرت مسیح ایک نبی اولوالعزم کی خبر دیتے ہین اور ظاہر ہے کہ ایسے شخصون کو دنیا کے لوگ دیدہ دل سے نہین دیکھتے اور اُنکے مرتبہ کو نہین پہچانتے اسلیئے اُسکی صفت مین فرمایا کہ دنیا اُسے نہین دیکھتی۔ **شبہہ چہارم**۔ اعمال کے باب ۱ ورس ۴ مین مذکور ہے کہ مسیح نے اپنے صعود سے پہلے اپنے شاگردون سے کہا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ کسی اُس عدے کی راہ دیکھو اور جبتک وہ نہ آئے یروشلم سے باہر مت جانا اب اگر مدد کرنیوالے محمد ہوتے تو چاہیئے تھا کہ حواری چھہ سو برس تک زندہ رہکر حضرت محمد الرسول اللہ کا انتظار کرتے **جواب**۔ یہہ معترض کا عجیب خیال خام ہے معترض نے کس دلیل سے ثابت کر لیا کہ جس وعدہ کا ذکر لوقا بیان کر رہا ہے وہی وعدہ فارقلیط ہے جسکو یوحنا نے بیان کیا ہے اگر کسی عیسائی کے پاس دلیل ہو تو پیش کرے اور اگر روح القدس اُنکے کان مین پہونک گیا ہے تو ویسا کہے کیا معترض کے نزدیک یہہ امر محال ہے کہ حضرت مسیح نے فارقلیط کا جدا وعدہ کیا ہو اور نزول روح کا جدا غایت الامر یہہ ہے کہ اُس وعدے کو کسی [illegible]

Marfat.com

مین بیان نہین کیا جیسا کہ فارقلیط کی خبر کو کسی اور نے سواے یوحنا کے بیان نہین کیا اور یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین بہت ایسی باتین ہین کہ ایک نے بیان کی ہین اور دوسرے نے چھوڑ دی ہین اور جب ہم دلایل سے ثابت کر چکے کہ فارقلیط اور روح القدس یہود دونو ایک نہین ہو سکتی اور وعدہ فارقلیط وعدہ معہود نہین ہو سکتا تو بالضرور لوقا کا بیان فارقلیط سے متعلق نہین ہے اور اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ جس وعدہ کو لوقا بیان کر رہا ہے وہ وہی وعدہ ہے جسکو یوحنا نے بیان کیا ہے تو اس کلام کے یہہ معنی معلوم ہوتے ہین کہ حضرت مسیح انہو ستیین سے کہتے ہین کہ تم وعظ و پند کرنے بنی اسرایل کے سواے اور کہین مت جاو کیونکہ مین خاص بنی اسرایل کیطرف بہیجا گیا ہون اُس فارقلیط کی راہ دیکھو جب وہ آویگا تو تمام خلقت کی دعوت کریگا چونکہ یروشلم کو بنی اسرایل سے ایک خاص تعلق تہا اسلیے یروشلم سے حضرت مسیح نے بنی اسرایل کی قوم مراد لی +

تصریح دلیل چہارم - مخفی نہ رہے کہ قران مجید معجزات مصطفوی کا حاوی نہین ہے اور نہ اُنکے معجزات کثیرہ کا شارح اور مفصلاً بیان کرنیوالا ہو سکتا ہے وجہہ اسکی ظاہر ہے کہ قران مجید کچھہ حضرت کے حالات کی تاریخ نہین مثل اناجیل کے کہ حواریون نے بعد حضرت مسیح کے جو حالات اُنکے دیکھے اور سنے تہے اور جو کچھہ حضرت مسیح سے تعلیم پائی تہی موافق اپنی یاد کے اُسے ضبط کیا قران مجید کا تو یہہ حال ہے کہ حضرت کو جیسے حاجت اور مصلحت وقت داعی ہوتی اُسیقدر کلام نازل ہوتا تہا اور یہی وجہہ ہے کہ اگر معجزات کثیرہ جو حضرت سے ظہور مین آئے ہین بشرح و بسط قران مجید مین درج ہوتے تو جن لوگون کے روبرو وہ معجزے صادر ہوئے تہے اور وہ منکر تہے اُنکے لیے تو وہ بیان فضول ہو جاتا اور بعد کے معاندین کو یہہ وہم ہوتا کہ اسقدر معجزے بہرے ہوے ہین کہ نبی کے افعال بہان متی کا تماشا معلوم ہوتا ہے بہرحال معاندین کے ہاتہ سے کسیطرح چہٹکارا نہ تہا اسلیے ضروریات پر کفایت کی گئی مگر پہر بہی یہہ امر نہین کہ مطلقاً ذکر ہی نہو نہین بقدر ضرورت اجمالاً اور تفصیلاً دونو طرح ذکر آیا ہے - اولاً مین بعض اُن مقامات کو بیان کرتا ہون جہان اجمالاً معجزات کا ذکر آیا ہے - **اول** - واذا راوا ایات یستسخرون وقالوا ان هذا الا سحر مبین) صافات ع ۱ (اور جب دیکھتے ہین

وہ کوئی نشانی اور معجزہ ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین بے شک نہین ہین یہہ مگر جادو صریح - دویم
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر) قمر ع ۱ (اور اگر دیکہین کوئی معجزہ تو کہین جادو ہی ہمیشہ کا
سویم - کیف یهدی الله قوما کفروا بعد ایمانهم وشهدوا ان الرسول
حق وجاءهم البینات) آل عمران ع ۹ (کیون ہدایت کریگا اللہ اُس قوم کو کہ منکر ہوئی بعد
ایمان لانیکے اور حال یہہ کہ شہادت دی اُنہون نے اس امر کی کہ رسول حق ہے اور لایا اُنکو پاس
معجزے - ان آیات سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت سے متعدد معجزے ہوئے بعض معاندین کہتے
ہین کہ لفظ آیت مشترک ہے قرآن کی آیت کو بھی کہتے ہین پہر کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ مقامات
مذکورہ مین آیت سے مراد معجزہ ہی جایز ہے کہ آیت قرآن مراد ہو اسکا جواب یہہ ہی کہ لفظ آیت مشترک
معنوی ہے معنی اسکے علامت اور نشانی کے ہین اب وہ علامت خواہ عظمت اور قدرت الٰہی کی ہو یا
خارق عادت اور معجزہ ہو جو علامت نبوت ہے اور قرآن کے کسی مضمون یا پارہ کو بھی آیت اسی
لحاظ سے کہتے ہین کہ وہ بھی ایک دلیل نبوت ہی اور جب یہہ لفظ مشترک معنوی ٹھہرا اور اسکے معنے
کے کئی فرد ہوئے تو چاہیئے کہ جب یہہ لفظ اطلاق کیا جائے تو جتنے افراد کو اُسکے معنے شامل ہون کل
ثابت ہونا چاہیئے اگر کوئی قرینہ اُس کلام مین کسی فرد کی مراد لینے سے مانع نہو اور اگر کوئی قرینہ
مانع ہی تو جس فرد خاص کے اُس قرینہ سے نفی ہو گئی ہے وہ مراد نہ لیا جائیگا اور باقی جتنے اُسکے افراد
ہین وہ بدستور قایم رہینگے اور اگر سوائے دلالت لفظ کے کوئی قرینہ کسی فرد خاص کی مراد لینے کا موید
ہو تو دو حال سے خالی نہو گا یا تو قرینہ ایسا ہی کہ اُسکے سبب سے معنے کا ایک فرد خاص متعین ہو جائیگا
یا اُس فرد کا ظہور زیادہ ہو جائیگا یہہ امر نہین ہے کہ ایک لفظ مشترک المعنی ہو اور کئی فرد اسکے تحت
مین ہون تو وہ لفظ اپنے معنے کے کسی فرد مین قطع الدلالت نہو اور حجت نہو سکے بلکہ ہر فرد اُس معنے کا
اُس سے ثابت ہوتا ہی سوائے اُس فرد کے جس سے کسی قرینہ عقلیہ یا لفظیہ وغیرہ نے منع کر دیا ہی جب یہہ
یہہ امر معلوم ہو لیا تو اب معلوم کرنا چاہیئے کہ آیات مذکورہ مین کوئی قرینہ معجزہ مراد لینے سے مانع ہی
یا نہین سو ہر ذی شعور یقیناً یہہ بات کہہ سکتا ہے کہ کوئی قرینہ مانع نہین ہے اور جب کوئی قرینہ مانع

Marfat.com

تہوا تو آیات مذکورہ مین لفظ آیت کا معجزہ کو شامل ہا خیر لفظ آیت بلحاظ اپنے معنے کے تو معجزات کو شامل ہے اب دیکہنا چاہیے کہ قرینہ بہی کسی معنے کا موید ہی یا نہین سو بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ قرینہ سابقہ اور لاحقہ دونوا س امر کے موید ہین کہ آیت سے مراد یہان معجزہ ہی کیونکہ اولاً یہہ کہنا کہ اذا راوا اٰیۃ یعنے جب دیکہتے ہین نشانی صاف دلالت کرتا ہی کہ معجزہ مراد ہی کیونکہ اگر مضمون قرآن مراد ہوتا تو یون ارشاد ہوتا وان سمعوا - یعنے جب سنتے ہین کسی آیت کو چنانچہ مقتضائے عقل بہی یہی ہے اور محاورہ قرآنی بہی اسی کا شاہد ہی مثلاً انا سمعنا قرانا اگرچہ سماعت قرآن کے ساتہہ متعلق ہے مگر ظاہر ہی کہ جسطرح قرآن سے سماعت کو تعلق ہے ویسا ہی پارہ قرآن ہی ہونا چاہیئے یہہ تو قرینہ سابقہ ہی اور قرینہ لاحقہ یہہ ہی کہ وہ کافر اوس آیت کو سحر اور جادو کہتے ہین نہین قرآن کے وجہ سے مفسرین نے ان آیتونکی تفسیر مین معجزہ ہی کو بیان کیا مثلاً بیضاوی امد مدارک اور جلالین اور تفسیر کبیر وغیرہ مین اسکی تفسیر صرف معجزہ کی ہے اور جہان کوئی قرینہ نہین ہوتا وہان دونو احتمال بیان کر دیتے ہین یہی حال ہے لفظ بینات کا - الغرض متعدد آیات سے مجملاً معجزاتکا ثبوت ہے -

معجزات تفصیلی - معجزات تفصیلی دو قسم ہین - ایک پیشگوئیان سو اظہار الحق وغیرہ مین بکثرت بیان ہوئی ہین مگر مین اُنہین سے بعض بیان کرتا ہون -

پہلی پیشین گوئی - قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا کہدے اگر تمہارے لیے دار الاخرت اللہ کے نزدیک نہ اور لوگون کے لیئے پس تمنا کرو موت کی (پہلے تو کہا پہر خبر دی) اور ہرگز تمنا نہ کرینگے کبہی - دیکہیے کیسی پیشخبری ہے کہ باوجود اسبات کے کہ یہود نہایت معاند تہے جب آپنے کہا تہا کہ موت کی تمنا کرو تو مخالفین کو اس تمنا کرنے سے کون امر مانع تہا مگر یہہ اعجاز تہا کہ ایسا سہل امر نہو سکا اور عماد الدین صاحب جو اپنی غلط فہمی سے کہدیا کرتے ہین کہ یہہ پیشنگوئی نہین فراست ہی قطع نظر اسکے اعجاز کی حقیقت سے وہ واقف نہین ہین اس محل مین اس کلام کی گنجایش بالکل نہین کیونکہ کوئی عاقل خاصکر وہ شخص کہ مدعی نبوت ہو ہرگز ایسا دعوی نہین کر سکتا بلا تائید ربانی کوئی عاقل یہہ یا

Marfat.com

نہین کہہ سکتا اور خاص کر۔ ایسا شخص جانتا ہو کہ میرا قول اگر جھوٹا ہو گیا تو تمام کارخانہ درہم برہم ہو جائیگا اور جس دعوی کی بدولت خویش و اقارب بلکہ تمام جہان کو دشمن کر لیا ہے وہ سب خاک میں ملجائیگا کیونکہ دشمنونکو ذرہ لب ہلاتے ہوئے کیا دیر لگتی ہے۔ **دوسری پیشنگوئی**

یاایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس اے رسول پہونچادے جو کچھہ اتارا گیا تجھہ پر تیرے رب کی طرف سے اور اگر نہ کیا تو تو نے نہ پہنچایا اُسکا پیغام اور اللہ بچائیگا تجھکو لوگون سے۔ دیکھئے کیسی پیشین گوئی ہے کہ ایسے وقت پر آشوب مین کہ ایک زمانہ آپکا دشمن ہو رہا تہا غیرونکا تو کیا ذکر ہے خویش و اقارب بلکہ بچہ بچہ خونکا پیاسا تہا۔ ایسے وقت مین یہہ کہنا کہ تیرے دشمن کچھہ نکر سکینگے اور اللہ ان دشمنون کے ہاتہہ سے تجھے محفوظ رکھیگا اور پہر ویسا ہی ہوا۔ اب اہل انصاف لحاظ کرین کہ اس سے بڑہکر اور کیا پیشین گوئی ہوگی **تیسری پیشین گوئی**۔ **انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون** بے شک ہمنے اوتارا ذکر یعنے قرآن اور ہم اُسکے لئے البتہ نگہبان ہین۔ دیکھئے یہہ پیشخبری کیسی پوری ہوئی کہ آج قریب تیرہ سو برس کے گذرتا ہے کہ قرآن دست بدست چلا آتا ہے اور آجتک کسیطرح تغیر و تبدل نہین ہوا یہانتک کہ تمام حرکات اور سکنات اور حروف مین بھی کچھہ فرق نہین آیا جو رسول اللہ کے مونہہ سے سنا تہا وہی ابتک ہے کہ جسکی تفصیل مینے کتاب التماس مخلصانہ جواب نیازنامہ مین بخوبی کی ہے جسکا جی چاہے دیکھہ لے اب مین اسی پر اکتفا کرتا ہون ورنہ اور پیشین گوئیان بہت ہین چنانچہ ان مین سے مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام مین بیان کی ہین اُنکی نسبت عماد الدین صاحب پانی پتی نے جو کچھہ کلام کیا ہے اُسکا جواب بالتوضیح معیار التحقیق اور صیانۃ الانسان وغیرہ مین دیا گیا ہے۔ دوسری قسم کے معجزون مین بڑا وہ معجزہ ہے جسکو بار بار اللہ تعالے نے اپنے نبی کے اثبات نبوت مین پیش کیا ہے یعنے مثل قرآن کے ایک سورۃ لے آؤ باوجود اس بات کے کہ تم بہی عربی ہو اور تمکو فصاحت اور بلاغت کا دعوی بہی اسقدر ہے کہ اور لوگونکو اپنے روبرو بے زبان

جانتے ہو علاوہ اسکے تم لوگ اس فن مین کمال بھی رکھتے ہو اور مین محض اُمّی ہون پھر کہتا ہون کہ تم اسکی مثل لے آؤ اور اسکے ساتھہ یہہ پیش خبری بھی دیدی کہ ہرگز نہ لاسکوگے چنانچہ ارشاد ہوا و ان کنتم

فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ اعدت للکافرین

اگر ہو تم شک مین اُس کلام سے جو اُتارا ہمنے اپنے بندہ پر لے آؤ ایک سورت مثل اسکی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کروگے تو ڈرو آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین تیار کی گئی ہے واسطے منکرون کے ۔ خیال کرنا چاہئے کہ تمام عرب آپکے کیسے دشمن تھے اور کس درجہ تک آپکی تکذیب کی حریص تھے اور فصاحت مین جو انکو نہایت کمال تھا اور پھر آپ نے کس سختی کے ساتھہ معارضہ طلب کیا مگر ان فصحا اور بلغا سے کچھہ نہو سکا یہانتک کہ جان دینا اختیار کین اور مال و متاع اپنا خراب کیا مگر معارضہ نکرسکے ۔ ایک اور امر قابل غور ہے کہ اہل دانش بنظر انصاف ملاحظہ کرین کہ تمام متقدمین اور متاخرین حضرت کی عقل و دانائی اور عاقبت اندیشی کے معترف ہین اسصورت مین اگر آنحضرت باوجود کاذب ہونیکے ایسا سچ وعدہ دعوے کرتے اور اس سختی کے ساتھہ [illegible] عاقل آدمی کو اپنی بات کا نباہنا پاس ہوتا ہے تاکہ لوگ اسے دروغگو نسمجھین [illegible] کہ اگر [illegible] ایک بات مین بھی دروغ کا شائبہ پایا گیا تو تمام کاروبار درہم برہم ہوجائیگا [illegible] تمام عرب کو دشمن کرلیا ہو وہ کسطرح فروغ پا سکتا [illegible] یہہ بھی ظاہر ہے کہ کسی جھوٹے آدمی کو [illegible] بات کا یقین کامل نہین ہوتا اگر آنحضرت کو اس امر مین ذرہ بھی شک ہوتا تو ہرگز اسقدر تاکید کے ساتھہ [illegible] کہ ہرگز نہ لاسکوگے ان امور مین غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بیشک آنحضرت اپنے دعوی مین بالکل سچے تھے عمادالدین صاحب نے جو کچھہ اسپر [illegible] مین زبان درازی اور بیہودہ گوئی کی ہے اسکا جواب ساطع البرہان وغیرہ مین بخوبی دیا گیا ہے اس مختصر رسالہ مین ہم انکے ذکر [illegible] سائل کو تو وہ اعتراض بالکل ہی لازم نہین کیونکہ وہ قران سے ثبوت پاتا ہے [illegible]

Marfat.com

ہم نے اعجاز ثابت کر دیا اگر اب مضمون قران پر اعتراض ہے تو سائل نے خود شرط لگائی تہی کہ قران
سے ہر ایک امر ثابت کرو حاصل یہہ ہے کہ دو وجہہ سے ہم عیسائیون کے تمام خدشات کو اس رسالہ مین
بیان نہین کرتے ایک یہہ کہ جنکے سوالونکا جواب ہم لکہہ رہے ہین اُنکے مقابلہ مین اُنکی کچہہ حاجت نہین
اُسکی شرط سے یہہ بحث خارج ہے جب ہم نے قران سے ثابت کر دیا تو سائل کو اپنی شرط کے بموجب تسلیم کرنا
ضروری ہے - دوسرا یہہ کہ ہمارے علما اچہی طرح سے ان خدشات کے جواب دیچکے ہین خاصکر مین
بہی اس بحث مین ایک رسالہ لکہہ چکا ہون - دوسرا معجزہ شق القمر ہے جسکا بیان اللہ تعالی نے
اس آیت مین فرمایا ہے اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا
ویقولوا سحر مستمر قریب ہوئی قیامت اور پہٹ گیا چاند اور اگر دیکہین کوئی معجزہ تو مونہہ
پہیرین اور کہین یہہ جادو ہی ہمیشہ کا اگر سائل یہہ کہے کہ بعض نے اسکے یہہ معنی لئے ہین کہ چاند قیامت
کو پہٹیگا تو اسکا یہہ جواب ہے کہ یہہ قول بعض کا محض بے دلیل اور الفاظ قران کے خلاف ہے کیونکہ
ایک تو انشق ماضی کا صیغہ ہے اسکے معنے پہٹ گیا کے ہین پہر مستقبل کے معنی لینا بلا وجہ نہایت بے انصافی
ہے - دوسرے یہہ کہ اسکے آگے قرینہ بہی موجود ہے یعنے یہہ کہنا کہ جب کوئی معجزہ دیکہتے ہین تو جادو بتاتے
ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے ایک معجزہ کا ذکر کرکے کہتا ہے کہ دیکہو معجزہ دیکہتے ہین اور اُسے سحر
بتاتے ہین - تیسرا یہہ کہ ایک قرات مین قد انشق ہے یہہ قرات بہی اسکی موید ہے اب مین سائل سے
کہتا ہون کہ تفسیر مقام محمود مین جو متفق علیہ قول ہے اُسکو تو آپ بہ سبب اسکے کہ آپکے ذہن مین خلاف قرینہ
ہے چہوڑتے ہین اور یہان بے پتہ بے ٹہکانے بعض کا قول مخالف جمہور خلاف قرینہ اختیار کرتے ہین -
پادری صاحب یہان قرینہ کہان چلا گیا ایسی بے انصافی تو نہ چاہیئے اس مقام پر مین انہین دو معجزونپر
اکتفا کرتا ہون جسکو یہہ تفصیل دیکہنا منظور ہو اظہار الحق وغیرہ مین ملاحظہ کرے - ایک اور امر قابل بیان
ہے وہ یہہ ہے کہ معجزہ کثیرہ جو آنحضرت سے ظہور مین آئے گو ہر ایک معجزہ کو متواتر نہ کہین مگر اسمین کچہہ شک
نہین کہ قدر مشترک معجزات کی متواتر ہے یعنے اتنا امر بالیقین متواتر ہے کہ آنحضرت نے معجزے دکہائے پس
یہہ قدر مشترک اثبات نبوت کے لیے کافی ہے - جب معجزات کا ذکر آیا تو ضرور ہوا کہ اُن آیات کو بہی

Marfat.com

بیان کرین جنسے علماے عیسائی معجزات کی نفی ثابت کرتے ہین اگرچہ اُن آیات کا جواب استفسار و ازالۃ الاوہام وغیرہ مین بخوبی دیا گیا ہے اور بعد اُسکے فاضل بے عدیل مناظر عدیم المثیل فخر الفضل والجاہ مصنف سوط اللہ نے نہایت خوب جواب لکہا ہے مگر مختصر کچھہ بیان کیا جاتا ہی ذکر اُن آیات کا جن سے پادری معجزات کی نفی ثابت کرتے ہین - مخفی نرہے کہ کسی آیت سے نفی معجزات کی ثابت نہین ہوتی جن آیات کو پادری لوگ پیش کرتے ہین وہ محض اُنکی نافہمی یا ہٹ دہرمی کا نتیجہ ہے یہہ بیان دو مقدمونپر موقوف ہے - پہلا مقدمہ - اول عادت اللہ اسطرح جاری ہے کہ جب نبی سے لوگ معجزہ طلب کرین اور مطابق اُنکے طلب کے وہ معجزہ ظہور مین آئے اور پہر لوگ ایمان نہ لائین تو اللہ کا سخت عذاب نازل ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح کا قصہ اسپر شاہد ہے یعنی جب لوگون نے حضرت مسیح سے مائدہ اُتارنے کا معجزہ طلب کیا اور حضرت مسیح نے دعا مانگی تو اُسکے جواب مین اللہ تعالے یون ارشاد فرماتا ہے قال اللہ انی منزلہا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العلمین کہا اللہ نے تحقیق مین اُتارنیوالا ہون اُسکو اوپر تمہارے پس جو کوئی منکر ہوئے بعد اُسکے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو عذاب کہ نہ کرونگا وہ کسیکو جہان مین تقاضائے عقل بہی یہی ہے کہ بعد اتمام حجت کے عذاب نازل کیا جائے یعنے جب نبی نے مطابق طلب کے معجزہ دکہایا اور اپنے نبوت ثابت کردی اور پہر بہی لوگ منکر رہے تو اب کوئی طریقہ فہمایش کا باقی نرہا پہر ایسے سرکش لوگونپر غضب الہی نہ کیونکر جوش کریگا - مقدمہ دویم کفار عرب بطور عناد کے معجزہ طلب کرتے تہے طالب حق نہ تہے یہہ بات قرآن کی متعدد آیات سے ثابت ہوتی ہے مثلاً اول وان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا اور اگر دیکہین تمام نشان نہ ایمان لائین ساتھہ اُنکے - دویم الذین آتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم جن کو دی ہمنے کتاب وہ جانتے ہین اُسکو یعنے نبی کو جیسا کہ پہچانتے ہین اپنی اولاد کو اسسے بڑہکر اور کیا عناد ہوگا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ کتنے ہی معجزے دیکہین مگر یہہ ایمان نہ لائینگے اور یقیناً جانتے ہین کہ تو نبی ہے مگر تصدیق نہین کرتے اور یہہ عناد اُنکی کلام سے ظاہر ہے - سیوم

الذین قالوا ان اللہ عھد الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار
کہا اُن لوگون نے تحقیق عہد کیا ہے اللہ نے ہم سے کہ ہم یقین نہ کرینگے کسی رسول کا
جبتک نہ لائے ہمارے پاس نیاز جسکو کہا جائے آگ دیکھو یہہ عناد نہین ہے تو اور کیا ہے کہ
کسی معجزے کو نہ مانینگے سوا ایک کے اسواسطے اللہ تعالے اُنکے جواب مین فرماتا ہے
قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموہم ان کنتم
صادقین تو کہہ کہ تحقیق آئے تمہارے پاس کتنے رسول پہلے مجھسے نشانیان لیکر اور یہہ
بہی جو تمنے کہا پہر اُنکو کیون مارا تمنے اگر تم اپنے قول مین سچے ہو یعنے اگر تم ایمان لانا چاہتے
ہو تو پہلے انبیا نے یہہ معجزہ دکہا دیا تہا پہر تم کیون ایمان نہ لائے الغرض بطور عناد کے
معجزہ طلب کرتے تہے جب یہہ امر معلوم ہو لیا کہ معجزہ طلب نے والے معاند تہے تو ظاہر ہے
کہ اگر معجزہ بہی مطابق اُنکی طلب کے ظہور مین آتا تو بہی وہ لوگ ایمان نہ لاتے اور پہر موجب
عادت الہی کے عذاب کے مستحق ہوتے اور چونکہ آپکی نبوت عام تہی اسلیئے عذاب بہی نازل ہوتا
تو عام ہوتا اور حضرت کی ذات بابرکات ایسی نہ تہی کہ موجودگی آپکے عذاب عام نازل ہوتا
اللہ تعالے فرماتا ہے وما کان اللہ معذبھم وانت فیھم اور نہین ہے
اللہ اُنپر عذاب کرنے والا اُسوقت کہ تو اُنمین ہے - یعنے اللہ تعالے حضرت سے خطاب
کرکے فرماتا ہے کہ باوجود تیرے ہونے کے مین تمام خلقت پر اپنا عذاب نازل نہ کرونگا جب
یہہ امر قرار پا چکا تہا کہ حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعلمین کے وقت مین عذاب
نازل نہوگا - تو ضرور ہوا کہ معاندین کے روبرو معجزے سے انکار کیا جائے اسواسطے
اللہ تعالے اُن معاندین کے جواب مین کہین تو یہہ ارشاد فرمایا کہ قل انما الایات
عند اللہ یعنے کہہ دے اے محمد کہ بلاشک نشانیان اللہ کے پاس ہین جب
چاہے ظاہر کرے اور جب چاہے نہ کرے - اس آیت سے معجزات کی نفی کسطرح مفہوم
نہین ہوتی صرف اُس وجہہ خاص سے معاندین سے ایک طرح کا اعراض ہے اور یہہ اعراض

Marfat.com

اس خوبی کے ساتہہ جواہم اور راس الطاعات ہے جو آپکی بعثت کا ایک بڑا باعث تہا
جس شیئے کی آپکو اشاعت ہر وقت اور ہر لحظہ منظور نظر تہی یعنے توحید اوسکی تعلیم ہی
ہے کیونکہ غرض اسکے کہنے سے یہہ ہے کہ اللہ کو ہی یہہ قدرت ہے کہ جسوقت جو چاہے
کرے اور کسیکو یہہ طاقت نہین - اہل انصاف اس جواب کو اور جو حضرت مسیح نے معاندین کو
دیا تہا مطابق کرین - حضرت مسیح کا یہہ قول ہے کہ اسوقت کے بدکار معجزہ طلب کرتے ہین
اُنکو ہرگز معجزہ نہ دکہایا جاویگا اور کہین یہہ ارشاد ہوا - وما منعنا ان نرسل
بالآیات الا ان کذب بہا الاولون - پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق مین
اس آیت کو اس دعوے کے ثبوت مین پیش کیا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے
نہ کبہی معجزہ دکہایا اور نہ دکہلانے کی طاقت رکہتے تہے مین کہتا ہون کہ پادری فنڈر صاحب
کا ایسا کہنا محض جہالت کی دلیل ہے اس آیت مین معجزات خاصہ کی نفی ہے کیونکہ اس آیت
کے یہہ معنے ہین کہ نہین منع کیا ہمکو اس بات سے کہ بہیجین ہم اُن نشانیونکو مگر یہہ کہ جہٹلایا
پہلے لوگون نے اس آیت مین لفظ الآیات پر ال عہد کا ہے اُس سے مراد معجزات خاصہ ہے
یعنے وہ معجزے جو کفار طلب کرتے تہے - وجہ یہہ ہے کہ کلام عرب مین الف لام (الف لام) کی وضع پہلے
عہد کے ہے اور جس مقام پر یہہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہان سب سے اول شیئے معہود خارجی طرف
لیجانے گی یعنے ایک شیئے معین البتہ جب یہہ معنے نہ بن سکین تو استغراق یا جنس کے معنے
لیئے جاوینگے اور ظاہر ہے کہ اس آیت مین پہلے معنے درست ہو سکتے ہین مثلاً یون کہ بعض مکہ کے
لوگون نے کہا تہا کہ ہم ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ ہمارے سامنے ایک نیاز نالہ اور اوسکو
آگ کہا لیوے یا بعض کفار نے اور معجزے طلب کیئے تہے جنکا ذکر سورہ بنی اسرائیل مین ہے
انہین معجزات خاصہ کی نسبت جناب باری کہتا ہے وما منعنا ان نرسل بالآیات
نہین منع کیا ہمکو اس امر سے کہ بہیجین ہم ساتہہ اُن معجزات خاصہ کے جنہین تم طلب کرتے ہو مگر
پہلونکی تکذیب نے یعنے معاندین کا یہہ حال ہے کہ پہلے معجزہ طلب کرتے ہین اور جب آگیا

Marfat.com

ظہور مین آیا تو ایمان نہین لاتے اور بحکم مقدمہ اول مستحق عذاب ہوتے ہین لہذا کفار
عرب کو معجزات مطلوبہ نہ دکہائے گئے کیونکہ وہ لوگ معاند تہے تو لامحالہ انکار کرتے
اور بموجب مقدمہ اول مستحق عذاب ٹہرتے اور بموجب مقدمہ ثانی عذاب نہین آسکتا
تہا اسلئے ضرور ہوا کہ وہ معجزے ہی ظہور مین نہ آئین اور اگر الآیات مین الف لام استغراقی
ہو جب بہی اس سے نفی معجزات کی مفہوم نہین ہوتی کیونکہ جب الآیات سے مراد
کل معجزے ہوئے اور پہر اوسکی نفی کی گئی تو عموم کی نفی ہوئی - اس سے مطلقاً
معجزات کی نفی نہین ہوتی اسکی مثال یہہ ہے کہ مثلاً کوئی بادشاہ یا امیر کہے کہ ہمنے
کل نوکرونکو انعام نہین دیا یا اسطرح کہے کہ ہر نوکر قابل انعام نہین - اس قول کے
معنے یہہ نہین ہون گے کہ کسی نوکر کو انعام دیا ہی نہین یا کوئی نوکر قابل انعام نہین
بلکہ یہہ معنے ہون گے کہ سب نوکرونکو انعام نہین دیا گو بعض کو دیا ہو اور تمام نوکر قابل
انعام نہین ہین گو بعض قابل انعام ہون اسیطرح آیت مین سمجہنا چاہیئے علاوہ اسکے
ہم تو پہلے خود قرآن مجید سے معجزات اجمالی اور تفصیلی ثابت کر آئے ہین پہر کیونکر
یہان سے مطلقاً معجزات کی نفی ہوسکتی ہے ایک اور امر قابل لحاظ ہے - وہ یہہ ہی
کہ اس بحث مین پادری لوگ آیات کے معنے معجزہ کے لیتے ہین اور پہر نفی معجزات کی ثابت
کرتے ہین اور جہان یہہ لفظ ایسے مقام پر آیا ہے کہ وہان سے معجزات کا ثبوت ہوتا ہے
تو پہر پادری صاحب کہنے لگتے ہین کہ آیت کا لفظ مشترک ہے اسکے معنے خاص معجزے کے
نہین ہین اب کون انسے یہہ کہے کہ جب آیت کا لفظ مشترک ہی اور اسکے معنے خاص معجزے کے نہیں
ہین تو یہان بہی وہی لفظ مشترک ہے تو پہر نفی معجزات کی آپ کس طرح ثابت کرتے ہین جب
ایک لفظ بسبب اشتراک کے آپکے نزدیک قابل احتجاج نہ رہا پہر نفی مین اس سے کیون حجت پکڑی جاتی ہے

چودہوان سوال - کون کون کتاب علم حدیث کی معتبر موافق قرآن کے سمجہی جاتی ہی انکے نام بیان فرما کر انکے
مؤلفونکے نام بہی بتلادین اور ہر ایک کتاب کی تالیف کا سنہ بہی براہ نوازش کتاب کے حوالہ سے لکہدین جواب

جب سایل مطلقاً حدیث کو ہی نہین جانتا تو پہر حدیث کی بابت ایسے سوالات کا فیصلہ کرنا جو حکم کہ غیر ... نہین
کہ ایسے لغو سوالونکا جواب دین اگر سایل یہہ اقرار کرے کہ معتبر حدیثون کو مین تسلیم کرونگا تو البتہ
ہم بیان کرین خیر ہمکو سائل سے تو اس مقام پر چندان غرض نہین ہے مگر طالب حق کے لیے کچہہ لکہا
جاتا ہے معلوم کرنا چاہیے کہ ہماری یہان علم حدیث کی متعدد کتابین ہین مثل صحیح بخاری اور صحیح مسلم
وغیرہا مگر ہمارے یہان اعتبار حدیث کا صرف اسپر نہین ہے کہ یہہ حدیث کتاب مین لکہی ہے
بلکہ پہلے حدیث کو از راہ اصول حدیث اوسکی صحت و سقم دریافت کرتے ہین بعد ازان اعتبار اور
عدم اعتبار کا حکم کیا جاتا ہے اہل اسلام مین حدیث کے سقم و صحت دریافت کرنیکے لیے دو علم
بڑے بڑے مدون کیے گئے ہین ایک اصول حدیث اور دوسرا اسماء الرجال ان دونو علمون سے
حدیث کی ایسی نقادی ہو سکتی ہے جیسے سیم و زر کی کسوٹی پر۔ والحمد للہ کہ سوالات کا جواب دس
وجوہ تمام ہوا امید ہے کہ ناظرین انصاف پسند بنظر غور اسکو ملاحظہ فرماوینگے اللہم اہدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین ثم آمین۔

تمت بالخیر

سوالات

چونکہ مین بہی کچہہ سوال کرنا چاہتا ہون اور جمیع پادریان سے خصوصاً پادری عماد الدین صاحب
سے جواب کا امیدوار ہون اگرچہ صاحب جواب لکہین وہ شرایط مسطور الذیل کا ضرور لحاظ کرین
شرط اول۔ جواب تحقیقی ضرور ہو الزامی کا مجیب کو اختیار ہے **شرط دویم**۔ اون انجیل
سے جواب تحریر فرمائین جسپر تمام فرق عیسائیونکا اتفاق ہو کوئی فرقہ اوس کا منکر نہ ہو اور اس
انجیل مین غیر الہامی کلام خلط نہو بالاتفاق ساری انجیل الہامی ہو جسطرح کہ قرآن مجید ہے ایسی
انجیل سے کوئی جواب تحریر نہ فرماوین جسکو بعض فرقہ عیسائیونکے کلام الہی نہ جانتے ہوں

یا کلام الہامی غیر الہامی خلط ہو اہل انصاف پر ظاہر ہے کہ اظہار امر حق کے لئے یہہ شرائط ضروری ہین اور ہمنے بہی ان شرائط کا لحاظ رکہا کیونکہ ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ تمام سوالونکے جواب تحقیقی ہے اور ہر سوال کا جواب اوس کتاب سے دیا گیا ہے جسکو تمام فرقہ اہل اسلام مانتے ہین اور کوئی یہہ نہین کہتا کہ غیر الہامی کلام اس مین خلط ہے۔

سوال اوّل۔ اعمال حسنہ کو نجات مین دخل ہے یا نہین اور اگر دخل ہے تو دخل تام ہے یا ناقص۔

سوال دوم۔ کفارہ مسیح نجات کے لئے کافی ہے یا نہین اگر کافی ہے تو عام عالم کے لئے ہے یا کسی کی خصوصیت ہے اور اگر خصوصیت ہے تو کس وجہ سے سمجہی جاتی ہے۔

سوال سوم۔ آیا خدا اسبات پر قادر تہا یا نہین کہ بغیر ذلت وخواری اوٹہانے اور صلیب پر چڑہے اپنے بندونکو نجات دیسکے۔

سوال چہارم۔ بغیر سزا اور بلا عوض عفو کرنا تقصیر کا جائز ہے یا نہین اگر جائز ہے تو جواز عام ہے یا بندون سے خاص ہے یعنے خدا اپنے بغیر سزا معاف نہین کرسکتا بندے معاف کرسکتے ہین۔

سوال پنجم۔ انبیا کا معصوم ہونا کسی امر مین شرط نہین کل امور مین غیر معصوم ہین یا کسی خاص امر مین معصوم ہونا شرط ہے بر تقدیر شق اول نبی کے کلام پر کیونکر اعتبار کیا جاویگا اور بر تقدیر ثانی تخصیص کی کیا دلیل ہے۔

سوال ششم۔ سچے نبی اور جہوٹے نبی کی کیا شناخت ہے حضرت مسیح کی نبوت کن دلایل سے ثابت ہے۔ فقط۔

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

سوالوں کے جواب ہو چکے ہیں

Marfat.com

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

کتاب الموسوم بہ

نور محمدی

مصنفہ

جناب فضیلتمآب سلطان فن مناظرہ اہل کتاب مولٰنا مولوی

محمد میرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد متوطن شہر جالندھر

جواب رسالہ

شریف نسبتین مؤلفہ پادری رجب علے ایڈیٹر اخبار سفیر ہندوستان امرتسر

در مطبع بحر الاسلام واقع بنگلور باہتمام محمد شریف

طبع شد سنہ ۱۲۹۶ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوناگون تحمید اوس خالق واحد کولایق ہی جو تثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب وتجسیم مبرا ہی۔ اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبین سید عالم کو زیبا ہی جس کے مبشر خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہی۔ بعد سپاس خالق عالم ونعت جناب رسول اکرم شایقین حق پسند کو بشارت ومعاونین دین اسلام کو اشارت ہو کہ اس فقیر محمد میرزا موحد جالندہری کو جناب غلام حسین خان صاحب صوبہ دار رجمنٹ نمبر ۲۸ پنجاب نے ایک رسالہ مسمی بہ تشریف التثلیث مصنفہ پادری رجب علی واسطے لکھنے جواب کے دیا اور کہا کہ اس رسالہ کا جواب آج تک نصاری کو نہین دیا گیا اور مصنف رسالہ مذکور نے اپنی عادت جبلی کے موافق کلمات ناشایستہ اور الزامات ناگفتہ بہ حضرت علیہ السلام پر لگانے مین بہتر ہو گا کہ مصنف رسالہ ممدوح کے مونہہ مین تہذیب کی لگام دیجاوے اور اسکے پیر بھائیون کا غرور بیجا توڑا جاوے۔ صاحبو اگرچہ فقیر ایک سر ہزار سودا رکھتا ہی بااین ہمہ اپنے بھائی غیرتمند صوبہ دار موصوف کا ارشاد بجالا کر رسالہ مسطور کے جواب لکھنے مین مصروف ہوا۔ اور مسئلہ متنازعہ فیہ کے باب مین پہلے پہل ایک مقدمہ لکھا۔ اور اس رسالہ کا نام نور محمدی ﷺ رکھا کیونکہ اول ما خلق اللہ العقل اور حدیث مین ہی اوسیکو روح اعظم بھی کہتے ہین اور یہی نور محمدی جو مراد اول ما خلق اللہ نوری سے ہی۔ مقدمہ کے بعد المختصر غلط فہمی حضرات پادر[illegible] قلمبند ہے جس سے پادریون کی عقل عجیب کے قلعی کہلتی معلوم ہوتی ہی۔ اور[illegible] کا جواب پادری رجب علی کو حرف بحرف دیا گیا ہی۔ الغرض[illegible] کہ پادری رجب علی اور[illegible]

ہمارے اس رسالہ کو صدق دل سے پڑہکر اپنی غلطی کی اصلاح کرینگے اور اگر تعصب مذہبی نے جوش نہ مارا اور مشن کی نوکری کا خیال مانع نہوا تو اور کچہ نہین اسکو مطالعہ کر کے ندامت تو ضرور ہی اٹہانینگے جواب الجواب لکہنا تو در کنار اونکی تہذیب اور نئی انسانیت کے رنگ روپ سے عیسائی اور مسلمانون کو تو مسرت اور آگاہی حاصل ہوگی۔ اب مین خدا یتعالی سے دعا کرتا ہون کہ جو کوئی اس کتاب کا سیر و مطالعہ کرے خدا اوسکا انجام بخیر کرے آمین اور پادر کو خدا ہدایت بخشے کہ وہ اس کتاب کے مضمون سے آگاہ ہو کر اپنی عاقبت کا فکر کرین فقط اب مسئلہ متنازعہ فیہ سنئے۔

مقدمہ

کتاب استثنا باب ۱۸-۱۵-۱۸-۱۹- قایم کرے گا تیرا معبود ہو جو دتیرے لئے تجہ مین سے تیرے بہائیون مین سے مجہسا اسکو مانیو- انکے بہائیون مین سے نبی تیرا سا قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین دونگا- اور جو کچہ مین اس سے کہونگا وہ ان سے کہیگا- واضح ہو کہ توریت کی ان آیتون مین جناب محمد مصطفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ایسی صاف اور ایسی مستحکم بشارت ہی جس سے کوئی بہی انکار نہین کرسکتا خدا نے حضرت موسی علیہ السلام سے کہا کہ بنی اسرائل کے بہائیون مین سے ایک نبی مثل موسی کے مبعوث کریگا اور کچہ شبہ نہین ہوسکتا کہ بنی اسرائل کے بہائی بنی اسمعیل ہین اور بنی اسمعیل مین بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی نہین ہوا- اور اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ یہہ بشارت ہمارے ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی- علاوہ اسکے ان آیتون مین دو اور لفظ ہین پر غور کرنی چاہئیے اول یہہ کہ ,, اپنا کلام اسکے منہہ مین دونگا- دویم یہہ کہ ,, مثل تیرے یعنے موسی کے. ان دونون لفظون کا مصداق سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہین ہے- یہودی اور عیسائی دونون اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ انبیاء بنی اسرائیل پر سوائے احکام عشرہ موسی کے جو وحی آتی تہی اسکے لفظ وہی نہین ہین جو توریت و زبور و صحف انبیا مین لکہے ہوئے ہین بلکہ انبیا کو صرف مطلب القا ہوتا تہا اور پہر وہ اوس کو اپنے زبان و محاورہ مین لوگون کے سامنے بیان کرتے تہے- انا نیا

ارلیعہ

اربعہ جو اب معتمد اور قابل سند عیسائیون مین تسلیم ہوتے ہین ہان کہ الفاظ تو وہ ہین جو حضرت کی زبان مبارک سے نکلے تھے کیونکہ حضرت عیسیٰ کی عبرانی زبان تھی اور وہ انجیلین یونانی مین تحریر ہوے ہین ہان البتہ قرآن مجید ایسا ہی کہ اسکے لفظ پیغمبر کے منہہ مین ڈالے گئے اور وہی لفظ پیغمبر نے لوگون کو پڑہ سنا ے پس یہہ الفاظ اس بشارت کے کہ اپنا کلام اس کے منہہ مین ڈالونگا سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق ہی نہین آتی - اب دوسری بات پر غور کرو کہ حضرت موسیٰ کے مانند کونسا پیغمبر ہوا ہے - بنی اسرائیل مین تو کوئی پیغمبر مثل حضرت موسیٰ کے نہین ہوا - کیونکہ حضرت عزیر پیغمبر نے جب توریت کو بعد قید بابل کے تحریر فرمایا تو اس مین یہہ لکھا ہی کہ اور پھر قایم نہوا کوئی نبی بنی اسرائیل مین موسیٰ کے مانند جس نے پہچانا اللہ کو روبرو دیکھو توریت کتاب پنجم باب ۳۴-۱۰-

غلط فہمی حضرات پادر

مخفی نرہے کہ آیات مذکورہ بالا کے غلط فہمی مین حضرات پادر نے جو غلطی کھائی ہی وہ ذیل مین معہ جواب کے قلمبند کیجاتی ہی - اول یہہ کہ ہم کہتے ہین کہ پادری فنڈر صاحب نے جو میزان الحق مین اسکے توجیہات کی ہی وہ سب خام ہین اور محض تصنیع کیونکہ میزان الحق مین لکہا ہی کہ تم مین سے کے بعد تمہارے بھائیون سے واسطے تاکید کے ہی سو یہہ تاویل محض بناوٹ ہی - ہان ہو اسواسطے کہا گیا کہ تم بھی ابراہیم سے ہو وہ بھی ابراہیم سے ہوگا - اور تمہارے بھائیون سے اسواسطے کہ تم اسحاقی ہو وہ اسماعیلی ہوگا واضح رہے کہ بنی اسرائیل کتب بیبل مین دو نام سے لکھے گئے ہین جہان پر خدا کی طرف سے انکی نسبت کوئی بات لکھی ہے وہان پر اونکو بنی اسرائیل اور بنی اسحاق کے بجای لکھا گیا ہی کیونکہ خدا کے نزدیک ضرور وہ لوگ بھائی بنی اسرائیل کے ہین - چنانچہ ابراہیم کو کہا گیا تھا کہ اسمعیل بھی تیری نسل ہی جسکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئندہ تحریر ہوگا - اور جہان پر بنی اسرائیل کیطرف سے اونکو خطاب ہوا ہی وہان پر غیر قوم کے لفظ سے لکھا ہی کیونکہ بنی اسرائیل سب کو اپنے زعم مین غیر قوم اور اپنے آپ کو خدا کا قوم سمجھتے تھے یہان تک کہ اولاد دنیا مین کو بھی غیر قوم سمجھتے تھے اور قسم

Marfat.com

سلائی تھی کہ کوئی اپنی دختر بنیامین کو نہ دیوے چنانچہ کتاب القضاۃ کے ۲۱ باب کے درس ۱-۷-۱۸ وغیرہ مین صریح ہی اور باوصف اسکے درس ۶ باب مذکور مین بنیامین کو لفظ برادر سے لکھا گیا ہی جسکی یہہ عبارت ہی کہ بنی اسرائیل نے اپنے برادر بنیامین کی نسبت پشیمان ہو کر کہا اسی طرح یہان پر تیرے بھائیون سے مراد بنی اسمٰعیل ہی اور تیرے درمیان سے مراد ابراہیمیون سے ہی - دوسری غلطی عماد الدین عیسائی اپنی کتاب تحقیق الایمان مین لکھتا ہی کہ عیسائی کہتے ہین عیسیٰ محمد صاحب کی پیدایش سے پہلے چھہ سو برس اس خبر کو اپنے حق مین بتلا چکے ہین - **جواب** ہم کہتے ہین کہ عیسیٰ کا کوئی کلام یا اونکی کوئی کتاب عیسائیون کے پاس نہین جس سے یہہ ثابت ہووے پھر یہہ دعوی عیسائیون کا لغو ہی اور حضرت عیسیٰ نے اس معاملہ مین کچھ نہین کہا جب تک عیسائی مسیح کی کوئی کتاب نہ دکھلا سکین تب تک ایسا ادعا نکرین - یہہ بات علمای اسلام اپنے اپنے تصانیف رد نصاری مین ثابت کر چکے ہین کہ حواریون کی بھی کوئی کتاب نہین اور یہہ اناجیل اور اعمال اور نامجات معلوم نہین کہ کس کس کے تصنیف ہین پس ایسی مجہول الحال کتابون کے حوالے سے کون دانا اعتبار کر سکتا ہی اور ان کتابون کا الہامی ہونا بھی ثابت نہین - معلوم نہین کہ عماد الدین کسطرح انکو الہامیہ سمجھتا ہی - یہہ کتابین تو کسی زمانہ کے عیسائیون نے بطور تواریخ کے تصنیف کر کے اپنی سمجھ کے مطابق ان مین بعض درس مندرجہ عہد عتیق کو درج کر دیا ہی اور اکثر اونکے حوالے غلط بھی ہین چنانچہ متی کی انجیل مین لکھا ہی کہ وہ جو کسی نبی کے معرفت کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلائیگا حالانکہ بیبل کے مجموعہ مین کسی پہلی کتاب مین ناصری کہلانے کا ذکر نہین - اسی طرح انجیل متی کے باب ۲۷ درس ۹ مین ہی تب جو یرمیا نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا کہ اونہون نے وہ تیس روپیہ لئے اسکے ٹھہرائے ہوئے دام جسکی قیمت بعضے بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی ۱۰ اور اونہین کمہار کے کھیت کی قیمت دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا - حالانکہ یرمیا کی کتاب مین کہین اسکا ذکر نہین نہ اصل مین نہ ترجمہ مین - پس جسطرح انجیل نویسون نے ان حوالون کے لکھنے مین غلطی کھائی ہی اور اپنی عقل کی کمی ظاہر کی ہی اسیطرح اس بشارت کے سمجھ اور تحریر مین غلطی کی ہے -

Marfat.com

تیسری غلطی رجب علی کرسچن سابق تیتو پیچر امریکن مشن کو مندہ ملکت [illegible]
تسبیحین کہال ایڈیٹر اخبار سفیر ہند امرت سر اس آیت مین بہت ہی غلطی کرتا ہی اور [illegible]
علی عیسائی نے آیت مذکورہ بالا کے سمجھنے مین بہت دہوکا کہایا جو ادنہون نے ناحق مسیح پر
جا یا حالانکہ کسی نوع سے یہہ آیت جناب مسیح پر چسپان نہین ہو سکتی وہ اس آیت کے [illegible]
سے جناب مسیح علیہ السلام کو ناحق رنگنے لگے اتنا بہی نہ سمجہے کہ توریت مین لکہا ہی کہ کاذب
نبی مارا جائیگا پس اگر مسیح مصلوب مانند موسی علیہ السلام تہے تو پہر قتل کسواسطے کئے گئے اور
مصلوب ہوئے اور مارے گئے چینختے چلاتے ہای وای کرتے سولی پر چڑہے [illegible] معلوم ہوا
کہ جناب مسیح کو حضرت موسی علیہ السلام سے مشابہت کلی نہین ہی اب ہم رجب علی کے رسالہ [illegible]
کا جواب اول سے لیکر آخر تک لکہتے ہین صفحہ ا دعا قولہ اے قادر مطلق رحمن الرحیم آسمانی
باپ توہی اکیلا بندگی اور تعریف کے لایق ہی اور دعا کے خاتمہ پر لکہا ہی کہ ہمارے خداوند
عزیز بیٹے کے وسیلہ سے یہہ ہووے آمین الخ اقول یہہ دعا ہرگز قابل قبولیت کے نہین
کیونکہ دعا مانگنے والے نے لفظ بیٹے کے کہنے سے شرک فی العبادت کردیا ہی عجب کہ داعی نے خدا
اپنا عقیدہ یہہ ظاہر کیا اور خدا کی توحید بیان کی کہ توہی اکیلا بندگی کے لایق ہی تو پہر توحید
دیکہا دینگے بیٹے کو کسواسطے شامل کیا پس یہہ دعا بجاے دعا ہوگئی جب عقل سلیم اسکو قبول
نہین کرسکتی تو خدا کے حضور یہہ دعا کبہی قبول نہوگی دوم یہہ دعا عیسائی عقیدہ کے خلاف
اور کفارہ کو رد کرتی ہی رحمن الرحیم جب خدا ہی تو وہ بغیر کفارہ کے اپنی رحمت ازلی سے گنہگار
بندون کو بخش سکتا ہی اتنا بکہیڑا کفارہ کا اوسکو کرنا کیا ضرور تہا اگر مقتضا عدل کفارہ
سمجہا جاے تو یہہ بہی اوسکے عدل کے خلاف ہوگا کہ جناب مسیح بے گناہ کو سولی دیکر کفارہ
کرنا سراسر ظلم اور تعدی ہی بہر صورت رحم ابطال کفارہ ہی الحاصل ناظرین کو معلوم
کہ پہلے بسم اللہ ہی غلط ہی تو آگے کیا کہنا ہی مشتی نمونہ از خروارے کا [illegible]

تو معلوم ہوتا کہ رجب علی نے بغیر مطالعہ انجیل کے اور عیسائیون کے ڈھنگ و رنگ و روپ مین آتی ہی یہہ رسالہ پادریون کے خوش کرنیکے لئے اور اپنا رنگ جانے کے واسطے پہلے پہل لکھا ہوگا نہین تو فی الحال لکھتے تو ایسی غلطی صرف و عا مین نکرتے پھر آئندہ کو دعا ایکیلے خدا سے مانگا کرین اور تثلیث مین خدا کو لاکر اونکو تین تیرہ نکرین۔ شعر خوف خالق سے ڈرو ای مشرکو ٭ اک خدا کو تین تیرہ مت کرو ٭ صفحہ ۳ و ۴ **قولہ** شریف نسبتین مسیح و موسی مین خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی قایم کریگا تم اوسکی طرف کان دہریو استثنا ۱۸ باب ۱۵۔ آیت اس آیت مین ایک عجیب پیشین گوی کا ذکر ہی جسکا بیان مفصل کیا جائیگا اور پیشین گوی یا پیشخبری اسکو کہتے ہین کہ ایک نبی صاحب الہام ایک واقعہ کو چند مدت وقوع کے پیشتر بیان اور ظاہر کرے اور شرط یہہ ہی کہ مقررہ عرصہ کے پیچھے پیشین گوی مذکورہ کے مطابق وہ ماجرا ظہور مین آوے الحاصل جسوقت مذکورہ پیشین گوی موسی نے روح القدس کی ہدایت سے ظاہر کی اوس سمے بنی اسرائیل وزرہ کم توجہ کرتے تھے مگر جسوقت ٹھیک یہہ پیشین گوی پوری ہوی سب نے بغیر اکیا کہ فی الحقیقت یہہ پیشین گوی سچی ہے اور اگرچہ مقدس کتاب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جس کے حق مین یہہ پیشین گوی موسی نے بیان کی تھی اور بھی پوری ہوی۔ اسوقت یہہ کہنا کہ یہہ پیشخبری کسکے حق مین پوری ہوی ضرور نہین کیونکہ بیان آیت مذکورہ سے جو ذیل کو ثابت ہو جائیگا کہ کسکے بارہ مین کئے گئی تھی اور کسکے ظہور مین پوری ہوی الخ **اقول** ہم کہتے ہین اور دعوی کرتے ہین اور ثبوت کر دکھاتے ہین کچہ ثبوت اس پیشین گوی کا مقدمہ مین کر آئے ہین اور کچہ آگے چلکر کرینگے یہہ پیشین گوی ہمارے حضور علیہ السلام کے بارہ مین کی گئی تھی اور انکے ظہور مین پوری ہوی اور رجب علی کا یہہ لکھنا سراسر فضول ہی کہ اس پیشین گوی کے وقت بنی اسرائیل کم توجہ کرتے تھے افسوس رجب علی اپنی تحریر مین اوپر پیشین گوی اور پیشخبری کے معنے لکھتا ہی اور تمام بنی اسرائیل کو بلکہ حضرت موسی جیسے پیغمبر کے پیشین گوی پر کم توجہ دلاتا ہی کیا بنی اسرائیل پیش خبری کے معانی سے آگاہ نہ تھے کیا بنی اسرائیل نے حضرت موسی کے پیشخبری اونکے عین حیات مین نہ دیکھی اور

Marfat.com

ہزار ہا معجزات کا ملاحظہ نہ کیا اور ہر وقت مین ایک نہ ایک نبی اونکی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتا
اور کیا بنی اسرائیل اس پیشین گوئی سے نا آشنا تھے کیا اونکو اس پیشین گوئی پر وثوق اور اعتبار
نہ تھا کیا وہ خود بدولت رجب علی کے طرح ذلیل الیقین اور سست ایمان تھے کہ جب جنگ کے خطرہ
سے رہای پای اور ضرب شدید کھا کر بذریعہ گزٹ گورنمنٹ پنجاب ۱۸۹۶ء صفحہ ۶۵ مین و نیز دیگر
مانع روزگار ہوئے تو پیغمبر اسلام کی نبوت سے انکار کرکے پیٹ کارن عیسای ہو گئے۔ نہین صاحب
بنی اسرائیل کو اس پیشین گوی پر کمال توجہ تھی بلکہ جناب مسیح علیہ السلام کے زمانہ تک دیکھو یوحنا
کی انجیل پہلا باب ۲۰ ورس اور اوسنے (یعنے یوحنانے) اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین ہون ۲۱ اور اونہون نے اوس سے پوچھا پس کیا تو ایلیاہی اور اوسنے کہا مین نہین ہون
کیا تو وہ نبی ہی اوسنے جواب دیا نہین۔ اب مثل آفتاب نیمروز کی روشن ہے کہ وہ لوگ یعنے
یہودی اوس نبی کے منتظر تھے کہ جسکے پیشین گوئی حضرت موسی علیہ السلام نے آیت مذکورہ کتاب
استثنا مین کے ہی اگر مسیح کے ہوتے تو وہ یون یحی علیہ السلام سے اسطرح نہ پوچھتے کہ کیا تو
وہ نبی ہی اونہون نے صاف صاف پوچھا کہ کیا تو مسیح ہی کیا تو ایلیا ہی کیا تو وہ نبی ہی پس بتلاؤ
وہ نبی کون ہے۔ صفحہ ۵ و ۶ مین رجب علی نے بات وجہ دل سے گھڑ کر اور عجب طرح سے
موسی اور عیسی کو ایک ہی رنگ مین رنگ دیا ہی کشتی وہانی نافرمانی رنگون کا کچھ خیال نہین
کیا اور آپ ہی اپنے مونہہ سے میاں مٹھو بن کر آپسے آپ اون وجہونکا خراب سراسا جواب
جیسا نیل کا مٹکا بگڑا ہوا ہو دیا ہی **قولہ** محمدی دعوی کرتے ہین کہ موسی والدین سے پیدا
ہوا اور محمد بھی مگر مسیح صرف والدہ سے پیدا ہوا ہی یہہ خیال اونکا باطل ہی کیونکہ نہ صرف
محمد اکیلا والدین سے پیدا ہوا بلکہ قابیل اور ہابیل سے آج تک سب لوگ والدین سے پیدا ہوئے
اور اب بھی ہوتے ہین پس نہ محض اکیلا محمد موسی کے مانند ہوا بلکہ سب لوگ موسی کے مانند
ہوئے حتی کہ حرامکار اور بت پرست وغیرہ بھی موسی کے مانند ہوئے حالانکہ یہہ بات سب کے
نزدیک باطل ٹھہرتی ہی اس صورت مین صرف اس مناسبت سے محمد کا موسی کے مانند ہونا کچھ

Marfat.com

خصوصیت نہین رکہتا پس محمدیون کا دعوی بدرجہ اولی باطل ہی انتہی **اقول** واہ واہ یان بہی رجب علی صاحب سب کو نبی کے منصب مین برابر گننے لگے انبیا اور اولیا حرامکار اور بت پرست کی پیدائش کو برابر کردیا اور جناب مسیح علیہ السلام کی بہی پیدائش کا کچہ خیال نکیا اور انا جیل تو ایک طرف رہین معلوم ہوتا ہی رجب علی نے متی کی انجیل کا پہلا باب پہلی آیت بہی نہین دیکہی دیکہو متی لکہتا ہی نسب نامہ یسوع مسیح داؤد اور ابرہام کے بیٹے کا ۔ اور دیکہو لوقا ا باب ۷۰ ورس جیسا کہ اوسنے اپنے پاک نبیون کی زبانی جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہین کہا الخ پاک نبیون کو حرامکارون سے تشبیہ دینا رجب علی کا کام ہی ۔ حضرت یحی یعنے یوحنا کو کہ وہ اپنی ماکے پیٹ ہی سے روح القدس سے بہر گئے اور نبیون کے طرح معصوم ہین لوقا ا باب ۱۵ ورس اب رجب علی سے ہم پوچہتے ہین کہ کسی حرامکار اور بت پرست کی نسبت بہی کسی آسمانی کتاب یا زمینی کتاب مین ایسا لکہا ہی کہ وہ روح القدس سے بہر گئے یون تو جناب مسیح بہی جسم کیطرف سے داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوے ہین اور عام لڑکون کے مانند پیدا ہوے ہین انکی پیدائش بہی اب آپکے نزدیک ایسی ہوگی جیسے کہ آپکے قول مذکورہ سے ظاہر ہی نعوذ باللہ خدا ایسے عقیدہ سے ہر ایک بشر کو محفوظ رکہے افسوس وہ نبی یعنے حضرت موسی علیہ السلام کہ جسکو خدا نے کہا دیکہہ یعنے تجہے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بہائی ہارون تیرا نبی ہوگا ۔ خروج ۷ باب ا ورس رجب علی ایسے نبی عالی شان کو زنازادون سے نسبت دیتا ہی ۔ ادوم اب ناظرین ذرا خیال فرماوین کہ رجب علی نے اپنی دلیل کا آپ بہی کچہ جواب ندیا حالانکہ مسلمانون کی توجیہہ اور دلیل کو رد کرنے لگے تہے یان تو اپنے پاؤن پر ٭ آپ ہی کلہاڑی مار بیٹہے ۔ جبکہ وہ پہلی دلیل مین یہہ دعوی کرتے ہین اور اوسی دعوے کو محمدیون سے منسوب کرتے ہین تو اونکو مناسب کیا بلکہ فرض تہا کہ اوسکا جواب کافی و وافی دیتے اگرچہ یہہ دلیل کچہ قوی نہین اور کامل نسبت نہین ہی قبول کردم مگر رجب علی کی سمجہہ اور عقل کے نزدیک یہہ بہی بڑی قوی دلیل ہوگی کہ وہ اسکو بہی کچہ حل نکر سکے تو پس بتلاؤ موسی کے مانند بعد حضرت موسی کے والدین سے کون نبی پیدا ہوا ہی والدین سے مراد یان آدم کی نسل ہی یعنے بنی آدم بہی

یعنی جیسا حضرت موسی صلب پاک سے پیدا ہوے اونکی ما [illegible]
علیہ السلام کے پیدا ہوا ہے کوئی نہین رہے حضرت عیسی سو وہ روح القدس [illegible]
کے عقیدہ کے موافق وہ تو خدا کے بیٹے اور خدا مجسم استغفر اللہ پہ [illegible]
کو لازم ہی کہ اوسکا یعنے جناب عیسی کا شجرہ نسب روح القدس اور خدا [illegible]
اور یون کیسے کیا نسبت اور جناب موسی علیہ السلام سے کیا علاقہ غرض خاتم النبین [illegible]
تک جو نبی آئے سب آدم زاد تھے چونکہ حضرت موسی علیہ السلام بھی آدم زاد تھے [illegible]
جس نبی کے آنیکا وعدہ کیا گیا وہ بھی اونکے مانند آدم زاد ہونا چاہیے [illegible] رجب علی آپ ہی [illegible]
کرے کہ کسکا دعوی باطل اور کسکا برحق ہی - اگر کوئی عیسائی رجب علی کا بھائی یہہ عذر پیش کرے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دو جسم تھے ایک روحانی ایک جسمانی تو اسکا جواب بھی کافی ہی [illegible]
تو ہر ایک بشر کے دو جسم ہو سکتے ہین ایک روحانی کہ جسکو روح کہتے ہین دوسرا جسمانی جو جسم
رکھتا ہی باقی رہا مسیح کے جسم مین خدا کا حلول ہونا سو یہہ محالات سے ہی کیونکہ وہ غیر محدود ہی جسم
کی قید مین وہ محدود نہین ہو سکتا - علاوہ اسکے جسم کھانے پانی وغیرہ حاجت کا محتاج ہی
[illegible] سے پاک وصاف ہی - سوم جناب مسیح جسم مین اگر تغیر و تبدیل رہتے
تھے کبھی جنین تھا کبھی پیدا ہوے کبھی لڑکے تھے کبھی جوان کبھی سولی پر چڑہے اور مرے اور قبر مین
رہے وغیرہ سو خدا کی ذات ان تغیرات سے بھی پاک وصاف ہی - اب ثابت ہو گیا کہ نہ تو
روحانی اور جسمانی کسی طور سے حضرت مسیح کو حضرت موسی سے مشابہت نہین ہو سکتی - آیت
[illegible] مانند تا [illegible] جب کوئی چیز پیش تر ہو اوسکو مانند نہین کر سکتے ہین [illegible]
پیغمبر اسلام کو جناب موسی سے مشابہت کلی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسی کی
مانند پیدا ہوے یعنے آدم زاد نبی ہو سے - القصہ رجب علی نے [illegible]
مارا اور اپنے دعوے سے آپ ہی قایل ہو گیا اور مسلمانون کا دعوی اچھی طرح ثابت ہو گیا [illegible]
حضرت موسی کے مانند جو نبی ہو گا وہ آدم زاد ہونا چاہیے کیونکہ حضرت موسی آدم زاد تھے [illegible]

صفحہ ۲ دوسری دلیل **قولہ** محمدی خیال کرتے ہین کہ موسی زن و فرزند رکھتا تھا
اور محمد بھی الا یسوع مسیح مجرد تھا ہم کہتے ہین کہ اونکا یہہ ادعا بھی پوچ ہی اسلئے کہ نہ صرف
اکیلا محمد زن و فرزند رکھتا تھا بلکہ اکثر لوگ زن و فرزند رکھتے تھے اور بھی رکھتے ہین تو اس وجہ
سے سب لوگ موسی کے مانند ہوے حتی کہ زانی اور چور اور ڈاکو بھی بشرط زن و فرزند رکھنے
سے موسی کے مانند ہین مگر یہہ امر باتفاق عقل و نقل باطل ہی پس محمدیون کا دعوی بدرجہ
اوسلے باطل ہی علاوہ اسکے ہر ایک کو معلوم ہی کہ موسی ایک بی بی رکھتا تھا اور محمد
چودہ بی بیون پر بھی صبر نہین کرتا تھا اس لئے ماریہ قبطیہ سے جماع کیا اور اپنے مریدون کو چار
عورتون تک شادی کرنے کا حکم دیا اس صورت سے کبھی محمد موسی کے مانند نہین ہو سکتا اور
نہ ابد تک ہوگا اور بس الخ ۱ **اقول** اس دلیل کا بھی رجب علی نے جواب ہیچ و پوچ دیا مناسب
تھا اگر وہ مسیح کو اپنے زعم مین موسی کے مانند سمجھتا تھا یا اوسکو اوسکے مانند کیا چاہتا تھا
تو اوس نسبت کو دیکھتا نہ کہ ایسا فحش بکتا اور بکواس کرتا کہ زانی اور چور اور ڈاکو بھی مانند
موسی کے ہین توبہ توبہ رجب علی اپنی جبلی عادت سے لاچار ہی اگر اوسکو جناب مسیح بھی یہودون کے
دریا مین غوطہ دیکر صاف کیا چاہین تو بھی وہ اپنے عادت سے باز نہ آویگا کیونکہ لکھا ہی اونٹ
کٹارون سے الجیر نہین مل سکتے ایک ادنی و کمینہ آدمی کی نسبت کوی ایسا کلمہ نہین کہہ سکتا
جو رجب علی انبیا کی نسبت استعمال کرتا ہی یہہ اوسکی شرافت کا تقاضا ہی کہ وہ نیا مذہب
ہو کر پیغمبرون کو صلواتین سناتا ہی۔ اب ہم پوچھتے ہین کیونکر محمدیون کا دعوی عقل و نقل سے
باطل ہی بلکہ وہ عقلاً و نقلاً مسلم اور درست ہی کہ آنحضرت موسی کے مانند حرم رکھتے اور صاحب
اولاد تھے اور جناب مسیح بالکل مجرد تھے اگرچہ اونکے شاگردون کو اونکے مجرد رہنے پر شبہہ تھا
مگر ہم اونکو معصوم تصور کرتے ہین اور ہمارا تمام انبیا کی نسبت یہی عقیدہ ہی کہ عصمت شرط نبوت ہی
دیکھو یوحنا کی انجیل باب ۴ ورس ۲۷ کہ حضرت عیسی ایک عورت اجنبی سے باتین کر رہے تھے
کہ آپکے شاگرد وہان آئے تو اونکو بڑا تعجب ہوا لیکن بپاس ادب آپسے کوی یہہ نکہہ سکا

کہ تو کیا چاہتا ہی یا اوس سے کس لئے باتین کرتا ہی [illegible]
ہی کہ جسے اپکے شاگردون کو بھی بڑا تعجب ہوا اب تو سب کو معلوم ہو گیا کہ [illegible]
اولاد نہونی سے حضرت موسی سے حضرت عیسی کا نمبر کم ہو گیا یان تو وہ اونکے [illegible]
موسی کے مانند اس نسبت سے وہی نبی ہو گا جو زن و فرزند رکہتا ہو ہم نہین جانتے کہ رجب علی کو
کہ جسکے مغز مین سواؤن کی سی بھی عقل نہین اوسکو کس نے پاہدری بنا دیا ہی ذکر انبیا کا ہو
کرایا وہ نبی جو زن و فرزند رکہتا ہو وہ بدمعاشون اور لچہون اور زانیون کو اس بحث
مبارک مین شریک کرتا ہی کجا درجہ نبوت کہان فاسق شہوت پرست نالائق رجب علی کی
علاوہ اسکے اس سے ظاہر ہی کہ وہ لکہتا ہی حضرت موسیٰ ایک بی بی رکہتا تہا حالانکہ حضرت
موسی علیہ السلام کے دو بی بیان تہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین عورات تہین اور
حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار عورت تہین حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزار تک نوبت
پہونچا دی تہی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بہت عورات تہین باینہمہ تعدد نکاح کا
اعتراض کرنا سراسر رجب علی کی بے وقوفی ظاہر کرتا ہی جسنے اپنے رسالہ جواز تعدد نکاح مین
از روے نقل و عقل تعدد نکاح ثابت کر دیا ہی جسکا جی چاہے اس مسئلہ کو اسمین دیکہ لے -
باقی رہا رجب علی کا یہہ اعتراض کہ محمد صاحب ماریہ قبطیہ سے ہم بستر ہوے - اکثر عیسائی یہہ بہی
کہا کرتے ہین کہ انحضرت نے جو ماریہ قبطی سے قربت کی اس سے اور جورو ین ناراض ہوئین پس
حضرت نے قسم کہالی کہ دوبارہ ماریہ قبطیہ کے پاس نہ جاؤنگا تہوڑے ہی عرصہ مین یہہ آیت
سنائی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک یعنی اے نبی تو کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو جو حلال
کیا اللہ نے واسطے تیرے - اب اسکا جواب سنئے کہ انحضرت کو شہد پینے کا بہت شوق
تہا زینب کے گہر سے آپ پیا کرتے تہے اس لئے کچہ دیر ہو جاتی بعض ازواج کو یہہ بات ناگوار
معلوم ہوی اونہون نے آپس مین کونسل کی کہ جسوقت حضرت ادہر تشریف لائینگے تو ہم کہینگے
کہ آپ کے دہن مبارک سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ جناب نے ببول کے چہال کا عرق پیا ہی یعنی بدبو

Marfat.com

و نہون نے انحضرت سے ایسا ہی کہا۔ القصہ حضور علیہ السلام کو خوشبو سے بڑا انس تھا اسواسطے فرمایا
کہ آئندہ ہم شہد نہین پئین گے۔ خدایتعالی نے اس ارادہ سے اپ کو روکا۔ اب کہئے اسمین قباحت
کیا ہی اگر کسی کو یہہ قباحت معلوم ہوتی ہی کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرنا سراسر تجاوز کرنا ہے
تو ایسے احکام توریت اور انجیل مین کثرت سے موجود ہین کہ کئے مرتبہ خدایتعالی نے فرمایا کہ
مین بنی اسرائیل پر عذاب کرونگا مگر موسی کی شفاعت سے باز رہا چنانچہ کتاب یرمیا مین
خدا نے فرمایا کہ مین پچھلے ارادہ سے پچتایا ہون۔ لو جی تجاوز تو بالای طاق ہی یہان پچتانا
ثابت ہی اوس عورت کی طرف خیال کرو کہ پہلے پہل حضرت عیسی نے اوسکو صاف جواب
دیا تھا آخر شش اوسکی عاجزی دیکھکر اوسکے بیٹے کو شفا دی۔ ایک شی کو جو فی نفسہ حلال
ہو کہدینا کہ مجہ پر حرام ہی کچہ مخل نبوت نہین کتاب اعمال سے ظاہر ہی کہ جسوقت چرند پرند چادر
مین پلتے ہوے دکہلائے گئے اوسکے ذبح کرنے مین جب پطرس نے انکار کیا اور کہا مین نے کبھی
بہی حرام چیز نہین کہائی تو حکم ہوا جس چیز کو ہمنے پاک کیا اوسکو تو حرام مت کہہ۔ الحاصل
ایسے معمولی بات سے تجاوز کرنا قباحت مین داخل ہی یا ایک شی حلال کو اپنے نفس پر حرام
کرلینا مخل نبوت ہی تو اول جناب خداے تعالی اور جناب مسیح پر طعن کرلو اور جناب پطرس
کی رسول ہونا باطل سمجہ لو پہر یہہ طعن کرنا۔ اور رجب علی کا پیغمبر اسلام پر یہہ الزام لگانا
کہ وہ چودہ بی بیون پر بہی صبر نہین کرتا تھا سراسر حماقت اور جہالت ہی۔ اگر بنظر انصاف
دیکہا جاوے تو معلوم ہو گا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام علاوہ محاسن افعال و مکارم اخلاق کے
خاصۃً ازدواج کے بارہ مین زیادہ زہد و عفت کو کام فرماتے تھے۔ کیونکہ یقینا ثابت ہی کہ
۔ ۴۰ برس کی عمر تک جناب پیغمبر نے ایک ہی عورت سے بسر کی اور یہہ اک قطعی دلیل ہی
کہ مخالفون کا پیغمبر کو پابند خواہش نفسانی قرار دینا صریح تہمت نالائق ہی یہہ اک دلیل
ہی جناب پیغمبر کے تقدس اور پارسائی کی ہی کہ اس سے مخالف بہی انکار نہین کرسکتے۔ ایک
بد مسیحی مورخ کا قول ہی کہتے ہین کہ اپنی ایام جوانی مین محمد نے پارسائی لبسر کئے اور ۲۵ برس

Marfat.com

کی عمر مین اک زن بیوہ چہل سالہ سے شادی کی [illegible]
سے معاشرت کی فقط (ستر محمدی مصنفہ [illegible])
سند مشہور فاضل کا قول ہی کہ محمد نفسانی خواہشون کا آدمی نہ تھا [illegible]
لذائذ رذیلہ مین مشغول نہین یا کسی قسم کے بدذات مین مصروف تصور کرین تو ہم بڑی غلطی کر
تے ہین - طامس کارلیل - لکچر ۲ ص ۶۳) اور ایسا ہی جان ڈیونپورٹ صاحب نے کیا
خوب تقریر کی ہی کہ محمد کے زمانہ مین کثرت ازدواج ممالک کے اطراف مین جاری تھی اور کوئی
اسکو قبیح نہین جانتا تھا مگر اسبات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ پچیس برس کی عمر سے پچاس
برس تک محمد ایک ہی عورت پر قانع رہے اور جبتک اسنے (یعنے خدیجہ نے) ۶۴ برس کی
عمر مین بغیر کسی اولاد نرینہ کے وفات پائی تب تک جناب پیغمبر نے دوسرا نکاح نہین کیا تھا
ہی کہ کوئی نفسانی آدمی ایسے ملک کا جہان کثرت ازدواج کی رسم عام ہو ۲۵ برس تک
ایک ہی عورت پر وہ بھی جو ۱۵ برس عمر مین اس سے زیادہ ہو قناعت کر سکتا ہی - اور کیا یہ
امر قرین قیاس نہین کہ محمد نے اپنی عمر کے ۱۳ سال آخری مین حصول اولاد نرینہ کے
غرض سے کثرت ازدواج کی ہو انتہی - (کتاب اپالوجی ص ۲۶۴) - اب آخر مین ہم اپنے محترم
معترض سے گزارش کرتے ہین کہ ہمارے جواب جو عین حق اور صواب ہین آپکے نادانی اور
ناواقفیت کے اعتراض دفع کرنیکے لئے کافی ہین اور امید ہی کہ آپ اسمین غور کرین کہ ۵۳ یا
برس کے سن رسیدہ آدمی سے جو امور خیر اور محاسن افعال مین پیشوای خلق اور برگزیدہ
انام اور زہد و امانت عفت و پارسائی مین مشہور اور شب و روز خوف الہی اور مواعظ
مین بسر کرتا ہو اور اسقدر عمر اسکی وحدت زوج کی حالت مین گذر گئی ہو (بااینہمہ کہ ملک
کی رسم اور مزاج قوم اور وہان کی آب و ہوا کثرت ازدواج کے موید ہون) اور اسکے
اور تحصیل تقرب الہی کے بعد رسم کثرت ازدواج کو عمل مین لاوے اور بافت [illegible] رسیدہ و رنج
کشیدہ اصحاب کے بیکس عورتون کے مراعات شفقت و مرحمت کی نظر سے بیوہ اور [illegible]

[illegible]

Marfat.com

سے نکاح کرے تو ایسا شخص نفسانی خواہشون کا مورد ملام ہو سکتا ہی اور ہم یہہ بھی مکرر ظاہر کرتے ہین کیا یہ ممکن ہی جو شخص ہواے نفسانی کا خواہشمند ہو گا تو وہ ایسے احکام ممانعت اور نفس کے مخالفت اور خواہش نفسانی کے برعکس اپنے نقصان کے احکام صادر کریگا حالانکہ جناب پیغمبر کے ذاتی احکام جو انکی مفید مطلب ہو سکتے تھے صریح انکی خواہش کے خلاف اور عموماً انسانی ہوای نفس اور میلان قلب کے برعکس ہین ۔ پس کوی صاحب عقل ایسے احکام مین جھوٹ بنا لینے اور غلط تہمت لگا لینے کا احتمال کر سکتا ہی ہرگز نہین اور بھی ایک ایت لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بہن من ازواج ولو اعجبک حسنہن ۔ اس دلیل سے کہ وہ خلاف ہوای نفس اور برعکس تقاء بشریت ہی ثابت ہوتا ہی کہ جناب پیغمبر تمام تبلیغ وحی مین سچے تھے ورنہ وہ اپنی قہر نفس اور خلاف مشتہیات قلب کے احکام صادر کرتے مین اپنے آپ کو مجبور یا اور اجراے خواہشہای نفسانی مین دلتنگ نہ کرتے ۔ قد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ **قولہ** اور اپنے مریدون کو چار عورتون تک شادی کرنے کا حکم دیا الخ **اقول** چھوڑا ہی جن جا لگا کہین اسکو کہتے ہین ذکر کچھ تھا اپنی جودت طبع سے رجب علی وہی پرانا راگ گانے لگے یا دری عمند صاحب کا یہہ مشہور اعتراض ہی جو میزان الحق صفحہ ۲۶۲ مین سورۂ احزاب کی ایۃ ۔ انا احللنا لک ازواجک خالصۃ لک من دون المومنین تک نقل کرکے فرماتے ہین قران کے اس قول کے موافق جو سورۂ نساء کی اوایل مین ہی نہی ہوی تھی کہ تابعان محمد مین کوی شخص چار عورت سے زیادہ نکاح مین نہ لاوے پس محمد نے سورۂ احزاب کے ایۃ مذکورہ مین اپنے لئے اک خاص اذن وارد کر لیا تاکہ اسکے لی بیبیان اور لونڈیان ایسے ... ل ہون فقط واضح ہو کہ اس اعتراض پر تمام ہندوستان کے کالے کرسچن مثلاً عماد الدین ... مترجما مجندر و صفدر علی وغیرہ مکھی مارتے چلے آئے ہین سو رجب علی نے بھی مکھی پر مکھی ... ہی اب اسکا بھی جواب سنئے جبکہ عنایت الہی اور لطف ربانی ملک عرب مین ادن کے ... رسوم فاسدہ معاشرت اور امور تدبیر منزل اور سیاست کی اصلاح پر متوجہ ہوی ...

Marfat.com

عقاید اور اخلاق کی تکمیل سے فراغت کرکے ہم بتاتے ہیں کہ [illegible]
ازدواج مین احکام الہی کے صدور کا وقت آیا جو عرب کے زمانہ جاہلیت کے رسم و رواج تھے
جسکی نسبت غالباً حضرت موسیٰ و عیسیٰ نے بھی باوجود ارشاد و ہدایت خلق و اصلاح کچھ
نہین فرماتے تھے اسطور پر ظاہر ہوئی کہ کثرت ازدواج کے رسم کی نسبت ایک حکم
حکمت کا دیا گیا اور بشرط عدالت چار تک عدد ازدواج گھٹا کر اور کبھی بجز اسکے قید لگا
کرکے جایز قرار دیا سا وری جو ایک فرانس مترجم قرآن ہی سورہ نساء کے حاشیہ پر لکھتا ہی
جب یہہ آیت (یعنے فانکحوا ما طاب لکم) نازل ہوئی تو عرب کے لوگوں مین سے اکثر
کے پاس آٹھ آٹھ دس دس عورتین تھین اور وہ ایسی بدسلوکی سے پیش آتے تھے کثرت
ازدواج کا ممالک مشرقی مین ہمیشہ دستور رہا ہی محمد نے اسے گھٹا کر بہت کم کردیا فقط جنکا
وقت تک جناب پیغمبر نے ملک کی رسم اور قوم کے دستور کے موافق عدد ازدواج مین کثرت
کی تھی تو اسے حکم و اصلاح کی رعایت سے انکو بھی آیندہ کے لئے قطعی ممانعت کی گئی لا یحل
لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج - الا ازواج اوسوقت تک
(یعنے جسوقت تک کہ عرب کے رسوم متعلقہ ازدواج مین اصلاح و تہذیب کی گئی اور ہو چکی تھین)
حلال اور جایز ہونے پر جیسا کہ وہ ملک کی رسم کے موافق جایز تھین ایک ضابطہ کا حکم دیا گیا اور
تنزیل مین اسکی حلت منصوص فرمائی چنانچہ آیۃ انا احللنا لک ازواجک الآیۃ اسکی حلت
کو ظاہر کرتی ہی - خلاصہ یہہ کہ اس آیت نے جو ازواج اوسوقت تک عقد نکاح پیغمبر مین آچکی
تھین انکی حلت کو ظاہر فرمایا اور چونکہ ازدواج کی تعداد و نصاب شرعی یعنے عدد چہار کے مقرر
ہونے سے پہلے اس حد سے متجاوز ہو چکے تھے لہذا اسی عدد کو جو اوسوقت مجموعی تھا
قرار دیا اور اسکے بعد اور علاوہ کسی نئی زوجہ کے زیادہ کرنے یا ان مین سے کسی کی جگہ
قایم کرنے کی ممانعت صریح صادر فرمائی - پس اس آیت کا حکم کوئی نئی بات پیدا نہین کرتا بلکہ
محض ایک ضابطہ کا حکم ہی کہ جو کچھ نزول آیۃ اوائل سورۂ نساء سے پہلے ہو چکا تھا

Marfat.com

جایز قرار دیتا ہی اور محض گذشتہ امر کی صورت کو بحال ٹھہراتا ہی نہ کہ کسی نئی بات کے ایجاد کو جایز کیا ہو یا کسی امر غیر موجود کے پیدا ہونیکا حکم دیا ہو یا اسکی وجہ سے آیندہ کے لئے کسی نئی بات کا استحقاق قایم ہوا ہو پس جبکہ یہہ صورت اور منشا اس حکم کے ہی تو اسکو حکم اوایل سورۂ نسا کے خلاف سمجھنا غلط فہمی ہے۔ پادری صاحب نے یہہ دیکھہ لیا کہ سورۂ نسا ۴ پارہ مین اور احزاب ۲۲ مین ہی تو انکو ایسی بدگمانی کرنیکا موقع ملگیا مگر محقق کی نظر مین ازواج کے متعلق کے آیات اور احکام قریب العہد بلکہ ہمعصر ہین۔ اب صرف اسپر اتنی شبہ کی گنجایش باقی رہے کہ اگر سورۂ احزاب والی آیت صرف اتنا ہی کرتی ہی کہ جتنی عورتین نصاب شرعی کے مقرر ہونے تک جناب پیغمبر کے پاس موجود تھین صرف اونکی حلت ظاہر کرتی ہی اور کوی نیا حکم یا جدید استحقاق قایم نہین کرتی تو پھر خالصۃً لک من دون المومنین سے کیا مراد ہی۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ جب کثرت ازواج کی ایک حد خاص اور وہ بھی بشرط عدالت سے مشروط مقرر کی گئی تو جو لوگ زاید از نصاب شرعی پر قابض تھے انکو عدد زاید سے کنارہ کرنا پڑا تھا چنانچہ ایک خبر مین ہی عن ابن عمر ان غیلان

بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشرۃ نسوتہ فی الجاھلیۃ فاسلمن معہ فقال

النبیؐ امسک اربعًا وفارق سائرھن رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ

وعن نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فسالت النبیؐ

فقال فارق واحدۃ وامسک اربعًا رواہ فی شرح السنۃ مگر چار تک انکا عدد معین تھا نہ کہ منکوحات کی تعین وتخصیص۔ اور انکو اختیار تھا کہ درصورت طلاق یا وفات کے اور عورتون سے عدد کی تکمیل کرسکتے تھے۔ مگر جناب پیغمبر کے حق مین اس تعداد موجود کی تعین اور تخصیص بہ نسبت اشخاص ومنکوحات تھے یعنے وہی خاص عورتین جو اسوقت تک ہوچکی تھین وہ جایز اور حلال رہین الا ان مین سے کسی کے وفات پر یا (اگر ہوسکے تو) طلاق پر جایز نہ تھا

کہ اوسکا بدل اور کوی عدد قایم ہوتا لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج پس یہی تخصیص تھی جو من دون المومنین تھی۔ اور یہہ تخصیص تو ایک گونہ لیا

بلکہ بہت کرکے ممانعت اور قید کی صورت مین ہے اور آزادی اور خود مختاری کی حالت مین تھی
عوام مسلمین کی نسبت صرف عدد کا تعین تھا نہ کہ منکوحات کا اور عمل مین کا عدد مسلمین کی خود
مین ہمیشہ ادل بدل ہوتا رہے اور پیغمبر کے حق مین تخصیص تھی منکوحات کی اور اس تعین کی وجہ
سے امر نکاح مین وہ خود مختار نہ ہے بلکہ عدد نکاح اور منکوحات دونون مین قید لگ گئی اور جو آزادی
عوام مسلمین اور تمام قوم کو حاصل تھی اس سے ممانعت شدید کی گئی - اب ہم عیسائیون کا یہ اعتراض
قال پس محمد نے جو سورۂ نسا کی آیت کے حکم سے تجاوز کرکے چار عورت سے زیادہ اپنی نکاح مین
لی تھین اسواسطے سورۂ احزاب کی یہہ آیت وارد کرکے اپنی تجاوز پر پردہ ڈالا انتہی **اقول** ازواج
کا عدد کثیر تو سورۂ نسا کی آیت سے پہلے ہو چکا تھا نہ کہ بعد پھر ان آیتون کے احکام مین تخالف
اور اس سے تجاوز سمجھنا درست نہین جب سورۂ نسا کی آیت تحدید ازواج کی ظاہر ہوئی اسکے
ساتھ ہی جناب پیغمبر کے ازواج سابقہ کی تحلیل کی گئی اور آئندہ کے واسطے قطعی ممانعت بلکہ
تبدیل کی بھی حرمت شدیدہ کا حکم ہوا - پس دونون آیتون کا حکم علحدہ تھا سورۂ نسا کی آیت
مین عامہ مسلمین کے احکام نکاح مین اور سورۂ احزاب والی آیت مین جناب پیغمبر کے ازواج کے
احکام مین پس ان دونون کا مورد ایک نہین تو تجاوز کیا افسوس ہے ایسی کج فہمی اور کم بصیرتی
پر حضرات پادری ایسا گمان کرتے ہین کہ جناب پیغمبر کو ازواج کے بارہ مین بہ نسبت عام مسلمین کے
آزادی حاصل تھی اور اون کے حق مین چند خاص رعایتین مفید مطلب تھین حالانکہ بنظر انصاف
درستی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت عامہ مسلمین کے جناب پیغمبر کو ازواج کے بارہ مین زیادہ
دقت اور قید امر سخت پابندی اور حد تھی کیونکہ غیر نبی کو تبدیل ازواج کا در صورت افتراق اختیار

تھا برخلاف جناب پیغمبر کی کہ اونکے واسطے یہ لا یحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بہن
ایک سخت مانع اور احصان شدید تھا کیونکہ ان ازواج کے غیر موجودگی کے حالت مین بھی انکا
بدل حاصل نہین کر سکتے تھے - اگر کوئی حکم خاص کسی رعایت کا یا کوئی پروانگی یا تخصیص پیغمبر کے
مفید مطلب نازل ہوتی گو ایسے تخصیص اور پروانگی کا صدور خدا سے ناممکن ہو - اسپر مخالفین کو

تہمت لگانے اور بدگمانی کرنے کی گنجایش تھی مگر یہہ صریح ناانصافی ہی کہ امتناعی احکام قہرنفس اور تحسن شدید اور بڑی قید اور بندگی مقتضای بشریت پر صبر اور میلان خاطر پر بھی صبر کرنے کی اور ہوای نفس کے خلاف جناب پیغمبر کے یہان موجود ہین اسپر یہہ الٹی سمجھ کے آدمی طعنہ زن ہوتے ہین - یہہ احکام جو اپنی ہوای نفس کے خلاف مشتہیات قلب کی ضد اپنی بے اختیاری کے باتون پر بھی صبر اور بے بسی کی حالت مین میلان خاطر پر بھی صبر کرنے کی موجود ہین (ولو اعجبک حسنہن) جناب پیغمبر کے تقدس اور پارسائی اور عفت اور زہد کے ہزارون دلیلون کے برابر ہین کیونکہ جو شخص اپنے ہوای نفس کا تابع نفسانی خواہشون کا فکرمند ہو اس سے اپنی ذات کی نسبت ایسے احکام امتناع اور قہر نفس کے ظاہر کرنے کی امید نہین ہی - بعض عیسای بے علم اکثر یہہ اعتراض بھی کر بیٹھتے ہین سو اسکا بھی جواب لکھہ دیتا ہون تاکہ آئندہ کو وہ اپنی کج فہمی کی اصلاح کرین **قال** بلکہ آیت کے مضمون سے یہہ بھی سمجھہ سکتے ہین کہ محمد کو ایک خاص حکم دیا گیا ہی لونڈیون اور عورتون سے جتنے اوسکا جی چاہے نکاح مین لاوے **اقول** ایسا سمجھنا بڑی غلط فہمی ہے دو وجہ سے اول اس آیت مین احللنا جو ماضی کا صیغہ اور خبر کی صورت مین ہی اس سے آئندہ کی جواز اور جتنی جی چاہے اتنے نکاح کرتے جانیکا حکم نہین نکلتا - اور ایسا ہی اون ازواج کے متعلق جو اور الفاظ مین اتیت اجورہن (جنکا تو مہر دے چکا ہی) ما ملکت یمینک (جنکا تیرا دست راست مالک ہو چکا ہی) مما افاء اللہ علیک (کہ جو خدا نے تجھے دلوای ہین یہہ سب ماضی کے صیغے ہین جنسے ان مذکورات اور منکوحات کا وجود قبل اس حکم کے ثابت ہوتا ہی - پس آئندہ کا جواز اور نئے امر کا احداث سمجھنا بیجا ہی (۱) جایز ہی کہ امراۃ مومنۃ کی تنکیر تعظیم کی وجہ سے ہو اور ظاہر ہی کہ امراۃ مومنۃ داخل ازواج متذکرہ و مندرجہ آیہ انا احللنا لک ازواجک ہی - اور ایسے اجمال کی تفصیل والعرب تملک الاشیاء جملۃ ثم تخصص شیاء منہا بالتسمیۃ تنبیہا علی فضل فیہ اور (۲) ممکن ہی کہ ان وہبت مین صرف ان تعلیل یا قد کے معنے مین ہو کیونکہ ہر جگہہ اور ہمیشہ ان شرطیہ ہی نہین ہوتا ہی **دوم** اسکے

Marfat.com

بعد آیت لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو

لو اعجبک حسنهن الا ما ملکت یمینک [illegible] بہکنا [illegible]

کرنے حلال نہین اور نہ اور نکاح یا ملنا جایز ہی گو بہتے اچنبھی ہی گو [illegible]

ازواج جو تحت و تصرف مین تہین [illegible] اور صریح آیندہ کی تعداد [illegible]

بدلنے سے بہی ممانعت کرتی ہی بعض معترض کا بالکل اسکے خلاف سمجہنا [illegible]

فہم بیان پر بحث کرتے ہین کہ آیندہ کے ازواج کی ممانعت تو بحکم الا ما ملکت یمین [illegible]

کو بلا تعداد خاطر خواہ جایز قرار دیا ہی مگر یہان پر ملک یمین سے [illegible] لونڈیان [illegible] صحیح نہین [illegible]

(۱) ظاہر ہی کہ نساء کی تحت مین لونڈیان بہی داخل ہین تو پہر ایک ہی شی محل احکام [illegible]

اور مورد تحریم و تحلیل کیونکر ہوسکتی ہی (۲) ملک یمین سے وہی ازواج [illegible] شرعیہ

نکاح سے ملک ثابت ہوی ہی کیونکہ نکاح سے بہی اور مہر سے اور نفقہ سے [illegible] ہوتی ہی

اور فی تفسیر مجمع البیان ثالثہا الا ما ملکت ایمانکم بالنکاح او بالثمن ملک

الستماع بالمہر والنفقۃ الخ جز خامس) اور (۳) قرینہ لفظ نساء [illegible]

چونکہ لا یحل لک النساء من نساء کا عموماً ناجایز ہونا فرمایا تھا تو جاری [illegible]

مین اس سے ازواج موجودہ کی حرمت ہی مفہوم ہوتی تھی اس لئے اسکی تشریح اور تصریح کردی

کہ الا ما ملکت یمینک یعنے بجز انکے جو ابہی گروہ ازواج مین شامل اور عقد نکاح مین داخل

ہو چکے ہین اور آیندہ سب کو ممنوع اور انکے عوض بدلنا بہی غیر مشروع ہوگا [illegible]

رجب علی کے غلطی اور بوادر کی غلطی کے ساتہ اصلاح اچہی طرح کی ہوگی اور ثابت ہوگیا

کہ حضور علیہ السلام موسی کے مانند ہین اور مخالفوں کے اعتراض کا جواب [illegible]

تیسری دلیل قولہ محمدی کہتے ہین کہ موسی ایک شریعت لایا اور محمدی بہی مگر مسیح

مسیح کوی شریعت نہین لایا ہم کہتے ہین کہ محمدیون کا یہہ عذر بہی بے [illegible] کیونکہ آج تک

قرآن کا جسکو وے شریعت گردانتے ہین منزل من اللہ ہونا [illegible]

Marfat.com

ہی اور شریعت الٰہی موسیٰ کے جمیع مذاہب کے لوگ قایل ہین اور خصوصًا محمدی بھی اقرار کرتے ہین
کہ موسیٰ کی شریعت خدا سے ہی لیکن تعجب ہے کہ شریعت موسیٰ یعنے استثناء ۱۷ باب مین حکم ہی
کہ بہت سے جورو ان نکرے محمد نے برخلاف اسکے سورۂ نساء مین کہا ہی کہ چار عورتین تک
جایز ہی اور آپ اس حکم سے بھی تجاوز کر کے چودہ عورتین کین علاوہ اسکے اور بہت سے اختلاف
ہین مگر اسوقت فرصت نہین یہہ سمجھ لو کہ قرآن جسکو محمدی شریعت کہتے ہین کیا شریعت ہی ہرگز
نہین غرض کہ اس وجہ سے محمد کا موسیٰ کے مانند ہونا باطل ہی اور یسوع مسیح وہ شریعت لایا
کہ نہ صرف موسیٰ کی شریعت کی طرح سیاہی سے لکھی گئی اور یا پتھر کی تختیون پر بلکہ زندہ خدا
کی روح سے دل کی گوشتین تختیون پر لکھی ہوی ہے بلکہ شریعت کی غایت مسیح ہے کہ ہر ایماندار
راستبازی پاوے الخ **اقول** لاریب جو نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند ہوگا سو
اہل شریعت ہوگا سو ہمارے پیغمبر علیہ السلام شریعت لائے اسواسطے حضرت موسیٰ کے مانند
شریعت مین نسبت رکھتے ہین برخلاف اسکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے شاگرد
شریعت موسوی کے خلاف کام کرتے تھے جناب پولوس فرماتے ہین جتنون کا شریعت
کے عملون پر بھروسا ہی لعنت کے تحت ہین گلاتیون ۳ باب ۱۰- اس سے زیادہ باب مذکور
کے آیت ۱۳ مین فرماتے ہین کہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا- سبحان اللہ
کیا عمدہ شریعت کی توقیر کی گئی خدا کی شریعت ہو اور اوسپر لعنت کا کلمہ استعمال کیا جاے شریعت
کے پابند البتہ لا مذہب لوگ نہین ہوا کرتے اکثر انجیل مین احکام خلاف شریعت ہین دیکھو تمطاؤس ا
۵ باب ۲۳ درس آگے صرف پانی مت پیا کر بلکہ ہاضمہ اور کمزوریون کے واسطے تھوڑی شراب
پیا کر- اب اہل انصاف شریعت عیسوی اور محمدی شریعت کا مقابلہ کرین اور دیکھین دیکھو عیسوی
شریعت اور تعلیم کیا ہی- (۱) صرف بپتسما دینا یعنے پانی لیکے سر پر چھڑک دینا- (۲) پھر کبھی
کبھی عشاء ربانی کرنا یعنے راتکو اکٹھے ہوکے روٹی توڑ کر اوسکے ٹکڑے مسیح کا بدن سمجھکر
کھا لینا اور شراب لیکر عیسیٰ کا خون سمجھکر پی جانا (۳) اتوار کے دن گرجا مین جا کر عشا

Marfat.com

مردون اور عورتون کا جمع ہو کر دعا مانگنا کہ الہی تو ہمسے اپنا غضب ہٹا لے [illegible]
بھیجدے (۴) اور یہہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی انسان چاہے ہر یا ولی گناہ سے [illegible]
گناہ سے بچ سکتا ہی اسواسطے مسیح کا خون ہمارے گناہوں کو دہوکر معاف کر چکا ہم [illegible]
کسی گناہ کی پرہیز نہین رہے کھلے دل جو کچھ چاہین کرتے ہین۔ جائے غور ہی اہل انصاف تامل کرین
کیا شریعت اور روحانی تعلیم ہی۔ اور مسلمانون مین جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وضو، غسل، عبادت
ریاضت، توکل، صبر، تسلیم، رضا، قناعت، محبت، عصمت، عفت، احسان، اتفاق، خیرات
اعتاق، فطرہ، قربانی، کظم، تحیظ، عفو، صلاح، ستر، آداب، تقویٰ، عجز، انکسار، فروتنی، راستی
عدالت، اخلاص، صدق، شجاعت، سخاوت، پاکی، اتقای ظاہری اور باطنی وغیرہ علاج
بے شمار ہین اور وہ روحانی تعلیم ہین یا عیسائیون کے وہ چار باتین جنکو روحانیت مین کچھ دخل
نہین علاوہ قرآن وحدیث کے جو کتابین علمای اسلام نے قرآن وحدیث سے ماخذ کرکے شرح
احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور کشف المحجوب اور محاسن سنن وغیرہ بے شمار کرکے
ہین جن مین علم ظاہر شریعت اور باطن طریقت اور حقیقت اور معرفت کو مفصل لکھا ہی جسکو
عیسائیون کے مجموعہ اناجیل وغیرہ کتب مذہبی سے مقابلہ کیا جاوے تو بخوبی معلوم ہو سکتا ہی کہ
کن مین علم روحانی اور رحمانی ہی اور کن مین تعلیم جسمانی اور نفسانی ہی مگر جسکی قسمت مین
کچھ نہو وسے وہ کیونکر پاسکے رجب علی وعماد الدین وکشتر صفدر علی باوجودیکہ سالہا سال ظاہر مین
مسلمان رہے لیکن انکو کچھ فائدہ نہوا **شعر** تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را ؛ رجب علی کے عیسائی ہونے پر چندان افسوس
نہین کیونکہ وہ جب بنام نہاد مسلمان تھا تو ہمیشہ خلاف شرع کام کرتا تھا محمدی شریعت کا کچھ
پابند نہتھا اول تو وہ بے علم آدمی ہی محمدی شریعت کی کوئی کتاب اوسنے نہ دیکھی نہ پڑھی [illegible]
اعمال کے موافق خدا نے اوسکو سزا دی کہ وہ تین برس جیلخانہ جھنگ مین قید رہا جیلخانہ
سے چھٹتا تو پیٹ کے کارن عیسائی ہو گیا بیشک موسوی شریعت کے مسئلہ کے قائل [illegible]

بالکل اوسکے برخلاف ہین تعدد نکاح اور چودہ عورتین اور سورۂ نساء پر جو اعتراض تھا اسکا
جواب ہم پہلے پہل لکھہ آئے ہین اگر تعدد نکاح خلاف شریعت ہوتا تو انبیا سلف اوسکے پیرو
نہوتے حالانکہ حضرت ابراہیم و یعقوب و موسیٰ و داؤد و سلیمان علیہم السلام جو خدا کے فرزند کہلاتے
تھے ان سب کے بہت عورتین تھین پھر پیغمبر علیہ السلام پر یہہ اعتراض کسی طرح عاید نہین ہوسکتا
بلکہ تعدد نکاح نقلاً و عقلاً جایز ہی - مسیح مصلوب کوی شریعت نہین لایا بلکہ شراب جو اول روز سے
حرام ہی کتاب امثال ۲۰ باب آیت ۲۰ سے ۳۲ تک دیکھو اون مین حکم ہی کہ تو اون لوگون کے
ساتھ نہ رہ جو میخوار ہین مسیح نے خلاف اسکے لوگون کو شراب کے خم بنا بنا کر پلائے اور زانیہ
عورت کو بے سزا اونے چھوڑ دیا اور اونکے شاگرد رشید پولوس نے حکم دیا کہ پاکون کو سب کچھ پاک
ہی حرام و حلال کھانے پینے کی اناجیل مین کچھ تمیز نہین ہے جو دل چاہے کھاؤ جو دل چاہے نہ کھاؤ
دل کی مرضی پر انحصار رکھا گیا ہی علاوہ اسکے مسیح نے فرمایا کہ مجھہ سے پیشتر جو آئے سب چور اور
بٹمار تھے مزید بران جناب پولوس فرماتے ہین پہلا حکم ناقص اور نکما سمجھہ کر منسوخ ہوتا ہی اور
اوسکی جگہہ دوسرا اچھا اور بے عیب دیا جاتا ہی سبحان اللہ خدا کا حکم ہو اور پھر وہ ناقص اور
عیبدار ہو خیر اسے جانے دو اب رہا معترض کا یہہ اعتراض کہ قرآن جسکو وے شریعت گردانتے
ہین منزل من اللہ ہونا ثابت نہین ہوا اور نہ ابد تک ہوگا الخ سو اسکا بھی جواب سن لیجئے کہ اول
تو علماء اسلام نے درباب حقیقت قرآن اور رد عقاید باطلہ نصاری مین بہت سے رسایل تصنیف
فرمائے ہین چنانچہ وہ سب کے سب ہندوستان مین معروف و مشہور ہین جیسا کہ ۱ براہین ساباطیہ
۲ و کتاب مرغوب ۳ اور صولۃ الضیغم ۴ و دمامہ ۵ و تائید المسلمین ۶ اور استفسار و
۷ کشف الاستار جواب مفتاح الاسرار ۸ اور احسن الحدیث فی ابطال تثلیث ۹ جواب دیگر
مفتاح الاسرار ۱۰ اور معدل اعوجاج المیزان جواب میزان الحق ۱۱ اور تقلیب المطاعن جواب
۱۲ تحقیق دین حق ۱۳ اور بروق لامعہ خصوص درباثبات نبوت ۱۴ اور ازالۃ الاوہام و
ازالۃ الشکوک ۱۵ اور استبشار در جواب حل الاشکال ۱۶ اور اعجاز عیسوی و اظہار الحق

Marfat.com

ودافع البهتان اور تشخیص المقال ... تحقیقات ...
جواب نغمہ طنبوری وانعام عام جواب انجمن اسلام ...
جواب نیاز نامہ انجاز عزری وابطال محمول مذہب ...
الانسان فی رد تحقیق الایمان تنزیہ البطلان ...
الاسلام ومجموعہ رسایل بحث مذہبی ...
واستیصال مسیح الدجال جواب مسیح الدجال تصحیح التاویل جواب تفسیر ...
تائید الاسلام ومعجزہ فرقان وحشت کونسل واعلام ...
الاسلام وعقوبت الضالین جواب ہدایت المسلمین ... جواب ...
ودولت فاروقی ونوید جاوید ہای کورٹ آسمانی ابطال کفارہ جواب ...
نور محمدی جواب تشریف التثلیث رد نصاری مولد شریف ...
سیف المسلمین رسالہ کفیل تبیین الکلام تحفہ مسیحان کشف الاوہام

وغیرہ اور علاوہ اوسکے چند کتابین منصف مزاج اور بے تعصب عیسائیون سے جو خاص ... ہین اور علم تواریخ مین یگانہ روزگار ہین اونہون نے تائید دین اسلام مین لکھے ہین چنانچہ مؤید الاسلام وحمایۃ الاسلام ومحمد و اسلام - اور واضح ہو کہ رسایل مسبوق الذکر مین اکثر علمای اسلام سے اشتہار پنجابی اخبار اور مہر درخشان اخبار دہلی ... مین دیا گیا کہ جو کوئی عیسائی رقیمۃ الوداد یا لحن داودی یا استیصال مسیح الدین کا جواب لکھیگا تو اوس کو دو سو روپیہ انعام فی کتاب دیا جائیگا اور پادری صاحبون کے اخبار نور افشان لودیانہ ... ۱۱ مارچ ۱۸۸۰ء نمبر ۱ جلد ۳ مین ایک اشتہار اسی طرح کا طبع ہوا تھا ... زندہ ہین یعنے پادری عماد الدین صاحب و ماسٹر رامچندر صاحب اور پادری صفدر علی صاحب صاحب نور افشان نے اشتہار کے آخر یہ کلمات لکھے ہین نہایت ادب سے بخدمت ان ... صاحبان منصف عیسائیون کے التماس کرتا ہون کہ اس بے جا ...

Marfat.com

عنایت فرمادین۔ الغرض عیسائی اخبارون اور ہندو اور مسلمانون کے اخبارون مین یہہ اشتہار
مدت تک چھپتا رہا ان تینون عیسائیون کے علاوہ اور کسی عیسائی کو جرأت نہوے کہ ان کتابون
کا جواب انعام کے سوا اپنے مذہب عیسائی کی تائید مین لکھتا بیچارہ رجب علی تو کس شمار اور
کس قطار مین ہی جب اوس کے پیش اماموں مین سے کسی کو اتنی جرأت نہوے کہ ایک رسالہ کا جواب
لکھے تو رجب علی کا یہہ بکواس کہ آج تک قرآن منجانب اللہ ثابت نہین ہوا سراسر بیہودہ
اور لغو بلکہ محض دجانہ پر ہے چونکہ یہہ دلیل نہایت قوی ہی کہ جب ان کتابون کا جواب جو حقیقت
قرآن شریف اور ثبوت نبوت آنحضرتؐ مین علمای اسلام نے لکھین اونکو عیسائی مان گئے اور
اوسکے جواب سے لاچار ہوگئے تو قرآن کا منجانب اللہ ہونا خود بخود ثابت ہوگیا اگرچہ ظاہرا بطمع دنیاوی
اور بپاس عزت ملازمت مشن انکار کئے جائین کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کلام اللہ نہین ہی مگر ان
کا مان لینا اور مجبور ہونا اور جواب نہ لکھنا سب کو معلوم ہوگیا کہ عیسائیون کا دعوی بے معنی اور
بیہودہ ہی اگر کسی کو جرأت ہی تو اب جواب لکھہ دے مگر یہہ کہاوت سچ ہی نہ نو من تیل ہوگا
نہ رادہا ناچے گی۔ جب رسالت و نبوت حضور علیہ السلام کے کتب سابقہ سے بطور بشارت اور نیز
معجزات وغیرہ سے پایہ اثبات کو پہونچ گئی تو قرآن شریف کا کلام اللہ ہونا خود بخود ثابت ہوگیا
اور سنئے قرآن کا ثبوت تو سب سے اعلی ہی کیونکہ اوسکے مقابل کوی کتاب اہل کتاب کے پاس نہین
ہی قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت اس اعلی درجہ پر ہی کہ طاقت بشری سے خارج ہی واضح
ہو کہ آنحضرتؐ نے تحدی کرکے فرمایا کہ قرآن مین سے کسی چھوٹے سورہ کے برابر بنا لاؤ مین اور اونکو
عام اجازت دی گئی اور جابجا عام مین کہا گیا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ پھر وہ لوگ باوصف کہ عربی
زبان بھی تھی اور بڑی بڑی عقاید اور خطبہ فصیح و بلیغ کہا کرتے تھے تب بھی اوسکے چھوٹے سورہ
بنا سکے اور معجزہ اسیکو کہتے ہین کہ پیغمبر کوئی ایسا امر خارق عادت کرکے دکھلا دے
اور معارض نکر سکین گو وہ کام قدرت بشری مین داخل ہو بلکہ مقدورات بشری مین عاجز
ہو مغلوب ہوکے معارضین کا رہ جانا کمال درجہ اعجاز پر دلالت کرتا ہی علاوہ بران آج تک

Marfat.com

کسی سے اسکے برابر تصنیف نہین ہو سکے اور نہو سکیگی زبان سے بیہودہگوئی کرلینی اور بات ہی اور تصنیف کر کے دکہا دینا اور بات ہی۔ جناب من اور سنئے جسطرح آفتاب اپنی روشنی پر آپ ہی قادر ہی ویسے ہی خدا کا کلام خدا کے کلام سے پہچانا جاتا ہی کوئی چیز آفتاب کو روشن نہین کر سکتی جب آپ ہی نکلتا ہی تو سب کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ آفتاب نکلا ہی۔ سو کلام ربانی کی بہی یہی پہچان اور شناخت ہی کہ وہ الہام سے خالی نہو اپنی صداقت اور پاکیزگی سے آپ سے آپ روشن ہو اور اسمین یہہ شرایط ہون (۱) الہامی کتاب ایسی رہ بتای جس سے روح کا تقاضا و تمنا پورا ہو (۲) شرط یہہ ہی کہ آدمی کے انصاف دلی سے برخلاف نہو جس سے آدمی بہلے برے ظلم و عدل خدا کے ناپسند ہونیکی تمیز اور سزا و جزا کے لایق ہونے کو دریافت کر سکتا ہی۔ (۳) شرط یہہ ہی کہ خدا مطابق انصاف دلی کے اجر دینیوالا نیکو کار و نکا اور سزا دینیوالا بدکاروں کا ہی لیکن چاہیے کہ الہام حقیقی یہی خدا کو انہین صفتون مین بیان کرے (۴) شرط یہہ ہی کہ الہام خدا کو قدیم و قادر مطلق و غیر متغیر و واحد و عالم و حکیم و رحیم وغیرہ بیان کرے۔ سو یہہ سب شرطین کلام ربانی یعنے قرآن شریف مین پائی جاتے ہین اس سے ہم دعوی کرتے ہین کہ قرآن شریف کلام اللہ ہی اعتقادات کاملہ اور اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ اکمل مشتمل ہی لہذا ہم دعوی کرتے ہین کہ قرآن شریف تقاضای روح کا بخوبی رفع کرتا ہی اور اس راہ سے بہی خدا کا کلام ہے اب رجب علی کس دانای اور کن معنے سے کہتا ہی کہ قرآن منزل من اللہ ہونا ثابت نہین ہوا اور نہ ابد تک ہوگا یہہ دعوی محض زبانی بیجا اور بغیر دلیل اور ثبوت کے باطل ہی یون تو ہر ایک شخص کہہ سکتا ہی کہ توریت اور انجیل خدا کا کلام نہین انجیل اور توریت کے کلام اللہ ہونیکا کوی ثبوت نہین اور نہ ابد تک ہوگا۔ ہان اگر کوی ثابت کر دکہاوے کہ انجیل خدا کا کلام ہین تو البتہ ہم اوسکو مان سکتے ہین ورنہ مدعی کا دعوی باطل ہے۔ ایسا ہی رجب علی کا دعوی از قسم اضغاث احلام یعنے ایک خواب پریشان ہی۔ جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان مستانیس باتون مفصلہ ذیل سے بہرا ہوا ہی اوسمین کوئی ایسی چیز نہی جس کی آیت ایسی نہین جسمین

جس مین ان ستائیس باتون سے کوئی نکوئی بات موجود نہو (۱) قرآن مین خدا کی صفات کاملہ
کا بیان ہی مثلاً اوسکا واحد اور قدیم اور ازلی وابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم
اور حکیم اور خبیر اور آسمان وزمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمان اور صبور اور عادل اور قدوس
اور حی اور ممیت یعنے جلانے والا اور مارنیوالا ہونا وغیرہ (۲) قرآن مین نقایض اور عیوب سے
خدا کا منزہ ہونیکا بیان ہی مثلاً حادث ہونا عاجز ہونا جاہل ہونا اور ظالم ہونا وغیرہ (۳)
قرآن مین توحید خالص کی دعوت ہی شرک سے مطلق منع کیا ہی اور تثلیث سے بھی جو یقیناً شرک کے
ایک شاخ ہی منع کیا ہی (۴) قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہی (۵) قرآن مین پیغمبرون کو بتون
کے پوجنے اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بتایا ہی (۶) قرآن مین پیغمبرون پر ایمان لانے والون
کی مدح ہی - (۷) قرآن مین پیغمبرون کے منکرون کی مذمت ہی (۸) قرآن مین عموماً سب پیغمبرون
پر ایمان لانے اور خصوصاً حضرت عیسی مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے کی تاکید ہی (۹) قرآن مین
وعدہ ہی کہ ایمان لانے والے آخر کار منکرون پر غالب ہونگے (۱۰) قرآن مین قیامت کی
حقیقت اور قیامت کے جزا کی ماہیت کا بیان ہی (۱۱) قرآن مین بہشت و دوزخ کا مذکور ہی
(۱۲) قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی ناپایداری کا بیان ہی (۱۳) قرآن مین عقبی کی مدح
اور اسکی پایداری کا بیان ہی - (۱۴) قرآن مین چیزون کے حلال وحرام ہونیکا بیان ہی
(۱۵) قرآن مین احکام تدبیر منزل کا بیان ہی - (۱۶) قرآن مین سیاست مدن کے احکام
کا بیان ہی (۱۷) قرآن اللہ کی اور اللہ والون کی محبت اور پیار رکھنے پر ابھارتا ہی (۱۸)
قرآن مین ایسی چیزون کا بیان ہی جو خدا تک پہونچ جانیکا ذریعہ ہی (۱۹) قرآن فاجر وفاسق
لوگون کی صحبت وہم نشینی سے منع وزجر کرتا ہی (۲۰) عبادات بدنی ومالی مین خالص نیت خدا
کے واسطے رکھنے کی قرآن تاکید کرتا ہی (۲۱) ریا وسمعہ یعنے دکھانے سنانے کے واسطے کوئی
عبادت وکام کرنے سے قرآن تہدید کرتا یعنے دھمکاتا و منع کرتا ہی (۲۲) تہذیب اخلاق
قرآن مجمل اور مفصل تاکید کرتا ہی (۲۳) قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے

Marfat.com

(۲۴) اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و شجاعت و عفت وغیرہ کی قرآن مدح کرتا ہی (۲۵)
اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ و تکبر و بخل و نامردی و ظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہی (۲۶) قرآن تقوی
و دلی پرہیزگاری کے واسطے وعظ و نصیحت کرتا ہی (۲۷) یاد خدا اور عبادت خدا کی رغبت دلاتا
ہی فقط اور کچھ شک نہین کہ یہی باتین عقلاً و نقلاً محمود و بہتر ہین چنانچہ انہین باتون کو قرآن
مین بغرض تاکید و تقریر یعنے خوب ثابت کر دینے اور جمانے اور ذہن نشین کرنے کے واسطے بار بار
پھیر پھیر کے آیا ہی اور صاحب اظہار الاسلام نے ان باتون کو اور حقیقت قرآن کو اچھی طرح
مفصلاً کہدیا ہی اور تمام کتب رد نصاری مین یہی حقیقت ظاہر کی گئی ہی آپ ارشاد فرماتے اگر یہی
مضمون قبیح ہون تو پھر کونسا مضمون بہتر ہوگا جو روح کا تقاضا رفع کرے کچھ آپ ہی فرماتے ہان البتہ یہہ بات
سچ ہی کہ یہہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن مین نہین ملتے اور منزل من اللہ ہونی ثابت نہین ہوئی اور نہ
ابد تک ہونگے اور نہ قرآن شریف مین ایسے مضمون اور شریعت ہی معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد فلان
نبی نے اپنے دونون بیٹیون سے زنا کیا یا فلان نبی نے پرائی عورت سے زنا کیا اور اوسکے شوہر بیچارہ
کو حیلہ سے مروا ڈالا یا فلان نبی نے بچھڑا پوجا یا فلان نبی معاذ اللہ آخر عمر مین مرتد ہو گیا اور بت
پوجے اور بتخانے بنوائے وغیرہ ہان ایسے مضمون قرآن مین ابد تک نہ پائی جائینگے دیکھو پادری جب
علی نے کیا دعوی بے دلیل کیا اور یون ہی بے سوچے کہدیا کہ مثلاً کوئی کہہ بیٹھے لیکر خان بیرخان
کا بیٹا نہین بھلا ایسے کہنے کو کون مانتا ہی کیونکہ ہزارون آدمیون نے بیرخان کو دیکھا اور لیکر خان کے
والدہ کو دیکھا اور سند متصل سے ہم کہہ سکتے ہین کہ لیکر خان بیرخان کا بیٹا ہی ایسے ہی قرآن
شریف کو ہم ثبوت کر سکتے ہین یہہ بڑا تعجب انگیز معاملہ ہی صفدر پادری لوگ قرآن شریف کو بھی
مثلاً اور کتب مقدسہ کے سمجھتے ہین جو ایسا لغو دعوی کر بیٹھے ہین کیا قرآن بھی کی انجیل ہی جسکے
تالیف کا ابھی تک پتا نہین کیا مرقس کی انجیل ہی جسکی زبان بھی مشخص نہین ہوئی کہ وہ کس زبان
مین لکھی کیا قرآن کو مشاہدات یوحنا ٹھہرایا ہی جسکے مولف کا حال بھی چوتھی صدی تک متحقق نہین
ہوا تھا کیا قرآن کا حال نامہ عبرانیان تصور کیا ہی جسکی نسبت یہہ گفتگو چلی آتی ہی کہ وہ پولوس کی تصنیف

Marfat.com

نہی یا نہین اور وہ یونانی مین لکھا گیا تھا یا عبرانی مین **چوتھی دلیل قولہ** محمدیون کی چوتھی
وجہ کے رد مین چنانچہ وہ قایل ہین کہ جیسا موسی جہاد کرتا تھا ویسا ہی محمد الا مسیح نے مخالفت کی ہم
کہتے ہین کہ مسیح نے جہاد کا فتوی کبھی نہین دیا اور نہ توریت مین حکم ہی کہ جہاد کیا کرو اور لوگون
کو زبردستی سے یہودی کیا کرو ہان البتہ موسی نے بعض بعض قوم کو نیست و نابود کیا مگر یہہ خاص
خدا کی مرضی تھی کہ اوس قوم کو دفع کرے کیونکہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ یہہ ملک کہ جسمین اموری اور
فرزی قوم بود و باش کرتے تھین بنی اسرائیل کو دی اور پس محمد نے برخلاف اسکے عموماً حکم دیا کہ جب
تک کوی مسلمان نہووے جہاد کرو قتل کرو جیسا کہ سورہ انفال و تحریم و لنا مین درج ہی خلاصہ
کہ موسی جہاد نہین کرتا تھا اور نہ حکم دیا اور نہ محمد اوسکی مانند کیونکہ صاف ظاہر ہی کہ اکثر بادشاہ
اپنے عقیدون کے بموجب غیرون سے جنگ کرتے ہین تو اس صورت سے سب موسی کے مانند ہووے
حالانکہ ایسا کبھی نہین پس اسیطرح محمد ہرگز موسی کے مانند نہین ہو سکتا اور نہ ابد تک ہوگا اور پس **اقول**
اول آپ کا موسی کے جہاد سے انکار کرنا پھر یہہ پھر کے کہنا کہ خدا کی مرضی تھی کہ اوس قوم کو دفع کرے
کیا معنی رکھتا ہی اس سے دلالت دیتا ہی کہ آپ توریت کے مضمون سے بالکل بے خبر اور ناواقف
ہین بیشک اگر آپ کو توریت کے مضمون سے آگاہی ہوتی تو کبھی ایسا اعتراض نکرتے کیونکہ معترض
کو مناسب ہے کہ وہ ایسا اعتراض کرے جو خود اوسپر عاید نہوتا ہو - چوتھی دلیل کا خلاصہ یہہ ہی
کہ جہاد موسوی اور جہاد محمدی مساوی ہی اسواسطے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موسی علیہ السلام
سے مشابہت کلی ہی برخلاف اسکے مسیح مین یہہ مشابہت پای نہین جاتی سوال کچھ تھا جب علے
نے جواب کچھ دیا مناسب یہہ تھا اگر عیسی مین وہ مشابہت پای جاتی تو دکھلاتا آخر اب جہاد کی
کیفیت سنئے پہلے یہہ معلوم کرنا واجب ہی کہ جو جنگ موسی وغیرہ انبیا نے کئے وہ خدا کے حکم
اور اجازت سے کئے یا بلا حکم - پس باب ۱۳ و باب ۳۲ و ۳۲ و ۳۴ گنتی ۲۴ باب ۲۰ توریت
استثنا وغیرہ مقامات سے بخوبی ثابت ہی کہ وہ سب جنگ اور لڑائیان خدا کے حکم سے کرتے
رہتے تھے بلکہ خدا ساتھ اونکے مدد دیتا تھا - دوسری یہہ معلوم کرنا واجب ہے کہ اوس جنگ مین

Marfat.com

فرمایا اکثر مقام مین یہہ بھی لکھا ہی کہ خدا یتعالی نے مجھے تلوار پکڑ بجہاد و بذرایعہ [illegible]
مین مدد دی۔ باقی رہا رجب علی کا یہہ دعوی کہ اکثر بادشاہ اپنے عقیدون کے [illegible]
جنگ کرتے ہین تو اس صورت سے سب موسی کے مانند ہوے بالکل لغو ہی کیونکہ بادشاہون کو
انبیا سے کیا نسبت افسوس رجب علی جنگ دنیاوی اور دینی مین بھی فرق نہین کرتا [illegible]
جہاد محمدی کو جہاد موسوی سے مشابہت ہی جناب مسیح کو نہین اسواسطے مسیح موسی کے مانند نہین
ہو سکتا اور نہ ابد تک ہوگا اور خیر **صفحہ ۹ پانچوین دلیل قولہ** اونکا دعوی ہی کہ [illegible]
موسی مین حرام وحلال کا ذکر ہی ویسا ہی شریعت محمدی مین مگر یسوع مسیح نے اسمین کچھ
نہین کیا ہی ہم کہتے ہین کہ یہہ دعوی بھی باطل ہی کیونکہ شریعت موسی احبار ۱۱ باب مین لکھا ہے
کہ اونٹ حرام ہی مگر محمد نے اوسکو حلال کر دیا ہی اسیطرح اور چیزون مین اختلاف ہی پس کیونکر
سے محمد موسی کے مانند ہوا اور یسوع مسیح نے شریعت موسی کی تصدیق کی ہی جیسا کہ ذکر ہوگا **اقول**
قبول کردم محمدیون کا دعوی نہایت صحیح اور درست ہی اس مشابہت سے بھی آنحضرت م کو موسی سے
مشابہت کلی ہے کیونکہ شریعت موسوی مین بھی حرام وحلال کا ذکر ہی ویسا ہی شریعت محمدیؐ مین
برخلاف عیسائیون کے اول تو اونکے یہان کسی شریعت کے پابندی نہین اونکی شریعت اونکا دل
ہی مذہب مسیحی مین حرام وحلال کی کچھ تمیز نہین وہان لکھا ہی کہ پاکون کو سب کچھ پاک ہی اور پھر
یہہ بھی لکھا ہی کہ جو دل چاہو کھاؤ کیونکہ خدا کے بادشاہت کھانے پینے کی نہین ہے رومیون ۱۴
باب ۱۷ دیکھو لوقا ۱۰ باب ۷ سطر اوسی گھر مین رہو اور جو کچھ اون کے پاس ہو کھاؤ پیو کیونکہ
مزدوری مزدور کا حق ہے اور دیکھو پہلا قرنتیون کو ۸ باب ۸ سطر و ۱۰ باب ۲۵ و ۲۶ سطر کھانا
ہمین خدا سے نہین ملاتا کیونکہ اگر کھاوین تو ہمارے کچھ بڑہتی نہین اور جو نہ کھاوین تو گھٹتی نہین
جو کچھ قصابون کے دوکان مین بکتا ہی سو کھاؤ اور دینی امتیاز کر کے کچھ نہ پوچھو کیونکہ زمین اور اسکی
معموری خدا وند کے ہی الجواب رہا رجب علی کا یہہ اعتراض کہ شریعت موسوی مین اونٹ حرام
ہی اور شریعت محمدی مین حلال اور اسیطرح اور چیزون مین اختلاف ہی [illegible]

Marfat.com

اسقدر تمیز نہین اور وہ اتنا بھی نہین جانتا کہ جب اہل اسلام نسخ اور تزاید احکام کے بھی قایل ہین تو اونپر یہہ اعتراض کسی طرح سے وارد نہین ہو سکتا اور اسطرح کی نسخ اور تحریف مجموعہ بیبل مین موجود ہی اور رجب علی اپنی کم فہمی کے سبب اوسکو اختلاف سمجھتا ہی کتاب پیدایش مین اول حکم ایا کہ سب چیزین ساگ پات کے مانند کھاو پھر یہہ حکم نسخ ہو گیا کہ اوسمین جان ہی فراخون بہالیا کرو کتاب احبار مین خلاف اسکے یہہ حکم نسخ ہو گیا وہان حرام وحلال جانورون کے تشریح کر دی پس اگر رجب علی نسخ کو مان لے تو کچہ اختلاف نہین ہی بہت احکام توریت کے جناب مسیح نے نسخ کئے چنانچہ طلاق کا معاملہ اور کھانے پینے کے بھی احکام علی ہذا شریعت محمدی مین شریعت عیسوی کے احکام منسوخ ہو گئے اگر رجب علی نسخ اور تحریف کا قایل نہین تو یہہ اوسکی سمجہ کا قصور ہے کیونکہ توریت وانجیل مین نسخ وتحریف موجود ہی **چھٹی دلیل قولہ** محمدی فخر سے کہتے ہین کہ موسی بنی اسرائیل تھا اور محمد بھی اولاد ابراہیم سے مگر مسیح والدہ کی نسبت تو بنی اسرائیل سے ہی الا باپ کی نسبت بنی اسرائیل سے نہین ہم کہتے ہین کہ اسوقت مجکو پولوس کی بات یاد ائی کہ وہ عموما بنی اسرائیل کو اولاد ابراہیم نہین کہتا چہ جاے کہ بنی اسماعیل کو ابرہام کی نسل کہے جیسا کہ لیکن ایسا نہین کہ خدا کا کلام باطل ہو گیا کیونکہ سب جو اسرائیل سے ہوے اسرائیلی نہین اور نہ اس لئے کہ وہ ابرہام کی نسل ہین سب فرزند ہین بلکہ لکھا ہی کہ اسحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی یعنے نہ جسم کے لڑکے خدا کے فرزند ہین بلکہ وعدے کے لڑکے نسل گنے جاتے ہین پس ان ایتون سے بخوبی ثابت ہی کہ بنی اسرائیل وہ ہین جو اسحاق سے پیدا ہوے ہین لیکن محمد اپ قایل ہی کہ مین اسماعیلی ہون اور وہ اسماعیل جو ہاجرہ لونڈی کے شکم سے تھا اور بنی اسرائیل نام یعقوب بیٹے اسحاق کا ہی پس محمدیون کے دعوی کو اپ محمد باطل ٹھہراتا ہی یہان وہ نقل درست اتی ہی مدعی سست گواہ چست **اقول** اسمین کچہ شک وشبہہ نہین کہ اسرائیلی اور اسماعیلی اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہین اور وہ دونون اپسمین بھائی ہین اور رجب علی نے جو پولوس کے قول کا حوالہ دیا این گل دیگر شگفت کا معاملہ ہوا اکثر جگہہ توریت اور اقوال مسیح اور کلام حواریون

Marfat.com

کے برخلاف پولوس کے مسایل مین اب ہم رجب علی سے پوچھتے ہین کہ آیا اسماعیلی بھی ابراہیمی ہین یا نہین۔ دوم اسماعیلیون کی نسبت کسی کتاب مسلمہ یہود و نصاری مین وعدہ بھی ہے یا نہین دیکھو ورس ۱۲ فصل ۱۶۔ اور ورس ۱۸ فصل ۲۵ تکوین کو کہ جسمین صاف اسماعیلیون کو برادران اسرائیلی کہا گیا ہی یہان تک کہ عیسو بن اسحاق کی شادی دختر اسماعیل سے ہوی جیسے ورس ۹ فصل ۲۸ تکوین مین ہی اور اسلئے رجب علی نے جو پولوس کے قول کا حوالہ دیا اور یہہ اعتراض کیا اگرچہ یہہ اعتراض کچہ نیا نہین اکثر عیسای کتابون مین یہہ اعتراض لکہا ہوا موجود ہی اور علماے اسلام نے اسکا جواب بھی نہایت عمدہ سے عمدہ دیدیا ہی مگر رجب علی کے غرور بیجا توڑنے کے لئے اس اعتراض کا جواب مفصل لکہتا ہون اغلب ہے کہ عیسائی لوگ خصوصًا عماد الدین احمد صفدر علی اور رجب علی وغیرہ اوسکو مان لینگے اور غور کرینگے۔ واضح ہو کہ پولوس کا وہ حوالہ کہ بلکہ لکہا ہی کہ اسحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی وہ کتاب پیدایش کے ۲۱ باب ۱۲ سے ۱۳ تک ہی اوس ورس مین یہہ عبارت ہی کہ تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی اور اس کنیزک زادہ سے بھی ایک امت پیدا کرونگا کیونکہ وہ بھی تیری نسل ہی۔ پس دیکہو اس ورس مین جیسے اسحاق کو نسل ابراہیم کہا گیا ویسے ہی اسماعیل کو بھی نسل ابراہیم کہا گیا اور دونو سے وعدہ برکت دہی کا ہوا۔ صرف اتنا فرق ہی کہ کل انبیا بنی اسرائیل اسحاق کی اولاد سے ہوے جو ذریۃ ابراہیم کہلاتے تھے اور صرف محمد صاحب اسماعیل کی اولاد سے اکیلے ہوے اور سب سے اعلی رتبہ پایا اسواسطے بہ نسبت اسحاق کے بعض آیات مین یہہ خصوصیت بھی آئی ہی کہ ذریۃ ابراہیم زیادہ تر اوسی کی اولاد سے ہوگی اور عیسائی لوگ جو یہہ آیت پیش کیا کرتے ہین پیدایش ۱۷ باب ورس ۱۹ سے ۲۱ تک خدا کا اسماعیل سے بارہ سردار نکالونگا لیکن ہمیشہ کا عہد اسحاق سے کرونگا اسمین عیسائی لوگ اپنے مطلب کے ثبوت کرنے کو آیات مین اختصار کر لیا کرتے ہین خصوصًا رجب علی اور عماد الدین کی تصنیفات مین یہہ قاعدہ عام ہی ورنہ اصل آیات مین عہد دایمی اسماعیل کی نسبت بھی سمجھا جاتا ہی صرف اتنا فرق لکہا ہی کہ اسحاق سے ابھی سال آیندہ سے یہہ عہد ہوگا اور اسماعیل کی اولاد پھر ہوگی

Marfat.com

چنانچہ اس عبارت ہم نقل کرتے ہین ۱۹ خدا نے کہا کہ تیری عورت سارہ تیرے لئے بیٹا جنیگی اوسکا نام اسحاق رکھیو مین اوسکے ساتھ اور اوسکے پیچھے اوسکے اولاد کے ساتھ ایک عہد بجائے دائمی کرونگا۔ اور اسماعیل کے بابت بھی مین نے تیری دعا سنی ضرور اوسکو بھی برکت دونگا اور اوسکو برومند کرکے بہت زیادہ بڑھاونگا اور بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اسے بڑی بھاری امت بناونگا۔ ۲۱ لیکن عہد اپنا اسحاق سے جسکو سارا جنیگی اسیوقت سال آئندہ سے ثابت کرونگا۔ دیکھو اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو عہد اولاد ابراہیم سے دائمی ہوگا وہ دونو پسران ابراہیم سے ہوگا اور اسمعیل کے اولاد سے پھر ہوگا ورنہ الفاظ اسیوقت سال آئندہ کے لانے کی ضرورت نہوتی صرف اتنی عبارت کافی ہوتی کہ لیکن عہد اپنا اسحاق سے ثابت کرونگا پر جب کہا کہ عہد اپنا اسحاق سے اسیوقت سال آئندہ ثابت کرونگا تو معلوم ہوا کہ اسمعیل سے پھر کسیوقت وہ عہد ثابت ہوگا۔ اور اگر عیسائی یہہ عذر کرین کہ پھر باب ۲۲ ورس ۱۶ سے ۱۸ تک لکھا ہی کہ خدا نے قسم کھائی کہ تیری اولاد کو برکت دونگا اور ساری زمین کی قومین تیری نسل سے برکت پاوینگے۔ اس سے کچھ خصوصیت اسحاق کی نہین سمجھی جاتی نسل ابراہیم سے ہی اور پچھلی اگلی باتون سے واضح ہوتا ہی کہ جسطرح اسحاق کو ابراہیم کی نسل کہا گیا ہی اسیطرح اسماعیل کو بھی کہا گیا ہی۔ پس اس وعدہ کے بموجب لازم ہی کہ دونون کی اولاد سے ساری جہان کی اقوام برکت پاوین ورنہ وعدہ خدا کا غلط ٹھہریگا۔ اور بعض عیسائی یہہ اعتراض کیا کرتے ہین کہ ابراہیم نے اپنا سب کچھ اسحاق کو دیا اور اسماعیل کو بے دخل کردیا ۲۵ باب ورس ۵ و ۶۔ سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ صرف وراثت ظاہری کے بابت واسطے خاطر داری سارہ کے ہوا اس سے اسماعیل کی نبوت یا اوسکی اولاد کی نبوت مین کچھ فرق

علی کا پولوس کے اس قول پر نازان ہونا سراسر حماقت ہی کہ سب جو ابراہیم کی نسل ہین سب فرزند نہین اور نہ اس لئے کہ وہ ابراہیم کی نسل ہین سب فرزند ہین بلکہ لکھا ہے کہ اسحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی یعنے نہ جسم کے لڑکے خدا کے فرزند ہین بلکہ وعدے کے لڑکے نسل گنے جاتے

ہین الخ افسوس ہزار افسوس رجب علی کو کیا ہو گیا وہ پولوس کے قول مذکورہ بالا کو بھی نہیں
اول تو ہم عبارت مذکور بالا مین پولوس کے قول اور رجب علی کے اعتراض بے معنی کا جواب
دوافی لکھہ آئے ہین مگر یہان بھی کچھ نہ کچھ بیان کرتے ہین اول سمجھنا چاہئے کہ پولوس تو اسرائیل کی
اولاد کا ذکر کرتا ہی اور صاف صاف لکھتا ہی کہ سب جو اسرائیل سے ہوے اسرائیلی نہین بلکہ پولوس کے
اس قول سے پایا جاتا ہی کہ اسرائیلی مخلوط النسل ہو گئے اور اونمین غیر نسل کا دخل ہو گیا ہو گا کیونکہ
اگلے فقرہ سے پایا گیا اور نہ اس لئے کہ وہ ابراہیم کی نسل مین ہین ہم کہتے ہین کہ اسرائیل تو ابراہیم کی
نسل ہی اگر رجب علی کے عقیدہ اور تحقیقات کے روے اسرائیل ابراہیم کی نسل نہین تو پھر فرمانے
ہمکو کیونکر یقین ہو کہ جناب مسیح اسرائیل کے نسل سے تھے کیونکہ پولوس جو لکھتا ہی کہ سب جو اسرائیل
سے ہوے اسرائیلی نہین سب ہین تو جناب مسیح بھی شمار ہو سکتے ہین باقی رہا پولوس کا یہہ قول
کہ وعدے کے لڑکے نسل گنے جاتے ہین ۔ سو اونکا یہہ قول ہمارے دعوی کو تصدیق کرتا ہی کیونکہ جسطرح
اسحاق سے خدا نے برکت کا وعدہ کیا اوسیطرح اسماعیل سے کیا چنانچہ باب ۲۱ ورس ۱۷ سے
۲۱ تک ہی ۱۷ خدا نے آواز لڑکے کی سنی اور خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو آسمان سے آواز کر کے
کہا کہ ای ہاجرہ تجھے کیا ہوا ہی مت ڈر کیونکہ خدا نے تیرے لڑکے کی آواز کو سن لیا ہی ۱۸ اٹھہ
اور لڑکے کو اپنے ہاتھہ سے اوٹھا کیونکہ مین اوس سے بہت بڑی بھاری امت بناونگا ۱۹
اور خدا نے اوسکی آنکھین کھول دین اور پانی کا کنوان دیکھا اور جا کے لوٹا بھر لیا اور لڑکے کو
پلایا ۲۰ اور خدا لڑکے کے ساتھہ تھا اور وہ پرورش پاتا رہا اور بیابان مین ساکن ہو کر تیر انداز
ہوا ۲۱ اور بیابان فاران مین ساکن ہوا اور اوسکی ماں نے مصر سے اوسکے لئے عورت لی
الغرض جسطرح خدا تعالی نے ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ تیری ساری نسل کو برکت دونگا اور
تیری نسل سے ساری قومین برکت پاوینگے وہ وعدہ اسحاق اور اسماعیل کی اولاد سے اسیطرح
پورا ہوا کہ اسحاق سے کل انبیاء بنی اسرائیل مسیح تک ہوتے رہے اور اسماعیل سے ایک
نبی ختم الانبیاء پیدا ہوا جو سب سے اعلی اور افضل ہوا ۔ علاوہ ازین فاضل اجل مولانا کمال صاحب

Marfat.com

پنجابی مصنف کتاب تزہیق البطلان وہ اپنی کتاب مذکور مین تحریر فرماتے ہین کہ ورس ۲۰ باب ۱۷ کتاب پیدایش مین یہود اور نصاری نے تحریف بھی کردی ہی کیونکہ عبارت اوسکی عبری زبان مین اسطرح پر ہی ولیسمعہ سمعتیخ ہنہ برکتی اتو وہفریتی اتو وہربیتی اتو بماد ماد شنیم عشر نشیم یولید و نتتو لگوی گدول جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ یعنے اسمعیل کے واسطے تیری بات سنے ہان مین اوسے برکت دونگا بہت اور برومند کرونگا بہت اور افزایش دونگا بہت بوسیلہ ماد ماد کے اور اوس سے بارہ بادشاہ پیدا ہونگے اور مین اوسکی بڑی امت بناونگا - اب دیکھیے کہ اس آیت مین جو لفظ مآد مآد ہی اوسکے معنے عیسائی یہہ کرتے ہین کہ لفظ ماد کے معنے عبری مین کثرت کے ہین اور دوسرا ماد واسطے تاکید کے ہی اسواسطہ اوسکا ترجمہ یہہ ہوا کہ بنہایت زیادہ کرونگا - لیکن علمای محمدی کہتے ہین حرف با استعانت کا ہی اور ماد ماد نام محمد صاحب کا ہی اور ترجمہ یہہ ہی کہ برکت دونگا بذریعہ محمد کے اب عاقل سمجھ سکتا ہی کہ اس ورس مین کچھ تحریف ہوئی ہے اصل مین ماد ماد تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہی پہلے میم کے ساتھ ہمزہ بجای جیم محمد کے ہی اور دوسری میم کے ساتھ الف اظہار حرکت فتح میم ثانی کا - پس مُحَمَّد اور مُؤْمَاد ایک ہی لفظ ہی اور عبری اور عربی زبان مین اسیطرح بعض حروف بعض سے بدل ہوجاتے ہین جیسے یوسف کو جوزف اور اسماعیل کو سمائیل اور الیاس کو ایلیاہ اور یاول کو ساول اور زندیق کو صدیق اور صدوق کہتے ہین اور قاعدہ ہی کہ جسقدر حروف قریب المخرج اور متحد الاوصاف یا قریب الاوصاف ہین سبکو ایک دوسرے سے بدل لیتے ہین اور حرکات کے جگہہ حرف علت سے لاتے ہین اسیطرح محمد کو اصل توریت مین ماماد بولا گیا تھا لیکن چونکہ علمای یہود و نصاری پہلے محمد کے نام سے واقف نہین تھے اور ماماد کے معنے نہین سمجھتے تھے اونہون نے ایک دال زیادہ کرکے ماد ماد بنایا جسکے معنے کثرت کے تھے پھر بھی دوسرے ماد کو تاکید ٹھہرایا پس یہہ لفظ تحریف سے بگاڑا گیا اگر اب علمای یہود و نصاری تحریف سے انکار کرین تب بھی ہم کہہ سکتے ہین کہ سارا لفظ ماد ماد بھی محمد صاحب کا نام ہونا تعجب نہین کیونکہ مسیح کا نام بھی تمہاری زعم مین عمانوئیل تھا جسکے معنے

Marfat.com

خدا ہمارے ساتھ ہی جسطرح بعد تولد و شہرت مسیح کا نام عیسیٰ رکھا گیا [illegible]
کی معرفت تبلا چکا تھا نہ رکھا گیا اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام [illegible]
پیر محمد رکھا گیا اور اوسمین قرب اور اتحاد بھی ہی غرض اسمٰعیل اور عیسیٰ مین [illegible]
علاوہ برین اس ورس مین وعدہ ہوا ہی کہ بارہ بادشاہ یا سردار اسمٰعیل کی اولاد سے [illegible]
عیسائی کہتے ہین کہ اسمعیل کے بیٹون سے مراد ہی لیکن یہہ بات غلط ہی کیونکہ اسمعیل کے بیٹے بارہ [illegible]
اور سردار نہین ہوے پس یہہ بارہ سردار مراد بارہ امام سے ہی جو مطابق مذہب اہل شیعہ کے بعد
آنحضرت کے ہوے اور منجملہ انکے امام آخرین ہمراہ مسیح کے دنیا مین آوینگے اور اہل سنت وجماعت
بھی اون بارہ امام کو اپنا پیشوا اور امام سمجھتے ہین اور سرداری سے مراد ریاست باطنی اور سلطنت
آسمانی ہی خواہ ظاہر کی سلطنت ہمراہ اوسکے ہو یا نہو۔ الحاصل رجب علی نے جو اعتراض کیا تھا
اسکا جواب وہ پورا پورا پاچکا ہمنے ثابت کر دیا کہ اسماعیلی برادران اسرائیلی ہین اور خدا کا وعدہ
دونون کے ساتھ برابر ہی اور وہ دونون ابراہیم کی نسل ہین اور جو رجب علی نے قول پولوس کا
کیا تھا اوسکا بھی جواب دیا گیا بلکہ ثبوت کر دکھایا کہ اسماعیلی وعدہ کے لڑکے نسل گنے جاتے ہین
رہا رجب علی کا یہہ اعتراض کہ اسماعیل ہاجرہ لونڈی کے شکم سے تھا۔ سو اسکا بھی جواب [illegible]
سن لے اول وہ یہہ سمجھے کہ لونڈی ہونے مین عیب کیا ہی حرم سرای مین جو چھوٹی بی بی ہوتی ہی
لونڈی بولا کرتے ہین۔ علاوہ اسکے تمام بنی اسرائیل فرعون کے غلام تھے اور برسون غلام
اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی عزیز مصر کے غلام ہوے۔ پس جب لونڈی کے نام اور لونڈی
بچہ سے رجب علی کو نفرت آتی ہی تو غلام کے نام اور اوسکے اولاد سے رجب علی کو ضرور نفرت
اور اپنی ذات و برادری سے اغلب ہے کہ وہ کوسون بھاگتے ہونگے۔ کیا کسی کی لونڈی یا غلام
مین انسان کی ذات کو عیب لگ جاتا ہی اور اسکی انسانیت اور کمالات مین نقص ہو جاتا ہی
یہہ سچ ہی تو پہلے رجب علی اس غلامی کے داغ کو اسرائیلون کے دامن سے دہو ڈالے [illegible]
پر لونڈی کا داغ لگا کر اپنے دلکا بخار نکالے۔ کیا رجب علی نے چالیس مجرب [illegible]

Marfat.com

بھلی نہ بنگالہ کلنگ کا نیچا دیہو والا ہی اور سرکار انگلشیہ کی غلامی مین چودہ تین برس مقید رہا کیا اسی قید مین رہکر اور قیدی کہلا کر اسکی انسانیت مین فرق اگیا کیا وہ اور اوسکی اولاد ہمیشہ قیدی کہلا وینگے کبھی نہین تو اب رجب علی کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ نجار زادہ اور غلام اور لونڈی کا درجہ سبزی فروشون یعنے کنجڑون اور رنگریزون اور قیدیون سے کمتر نہین ہے۔ صفحہ ۱۰ ساتوین دلیل قولہ محمدی کہتے ہین کہ موسی اپنی موت سے فوت ہوا اور محمد بھی مگر یسوع مسیح کو رومیون نے صلیب پر کھینچا ہم کہتے ہین کہ موسی فی الواقع اپنی موت سے فوت ہوا لیکن محمد تو موت سے نہین مرا بلکہ زہر آلودہ گوشت کھانے سے جو ایک یہودی عورت نے امتحان کے طور کھلایا تھا کہ آیا یہہ نبی ہی تو عالم الغیب بھی ضرور ہو گا مر گیا جیسا کہ تاریخ محمد ابو الفدا کی تصنیف سے ثابت ہی پس موسی نے محمد کیطرح موت نہین پائی اور نہ اس وجہ سے محمد موسی کے مانند ہو سکتا ہی اور بس **اقول** حاشا و کلا ہمارے قرآن مجید مین ہی واللہ یعصمك من الناس وانا لہ لحافظون یعنی اور ہی اللہ نگاہ رکھنے والا ہی تجکو آدمیون کے شر سے اور ہم بدرستی واسطے پیغمبر کے ہر آئینہ نگاہبان ہین اور قرآن مجید مین ہی افان مات او قتل انقلبتم آیا اگر مر جاسے نبی مگر یہہ کہ قتل کیا جاوے ای مسلمانون پھر جاوگے یعنے پھرنا نہین چاہئے اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے جیسے متواتر ہی مرض بخار و درد سر مین وفات پائی اور رجب علی کا تاریخ محمد ابو الفدا کا حوالہ دینا سراسر جہوٹ ہی مناسب تھا کہ وہ عبارت لکھتا خدا تعالی ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا رہا اور یہودی عورت کے بیان زہر آلودہ گوشت کھانے سے جو رجب علی نے انحضرت کے وفات بیان کی ہی یہہ بیان اوسکا بھی پایہ اثبات سے خارج ہی کیونکہ اسکا اصل حال یون ہی کہ در فتح خیبر یہودیہ نے جو دعوت بکری زہر آلودہ سے کی تو خود گوشت سے آواز آئی کہ لاتاکلنی فانی مسموم یعنے مجکو تناول نفرماو کہ مجہ مین زہر ہی یہہ معجزہ حضرت علیہ السلام کا صحیح ابو داود اور صحیح مسلم مین مذکور ہی پس مشتی نمونہ از خروار رجب علی کی غلطی جیسے بیان وفات انحضرت سے ظاہر ہو گی اسیطرح اوسکی اور تحریر کا حال ہی مسلمانون کا دعوی ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے جیسے موت سے وفات پای اسیطرح انحضرت نے اور حضرت

موسی کی موت کو رجب علی نے مان لیا کہ ان فی الواقع وہ موت سے فوت ہوئے لیکن انکی وفات جو اونسنے زہر خوری سے بیان کی وہ سراسر اوسکے دہوکا دہی اور مغالطہ تھا مراد اوسکا جو آپ بھی اوسنے سن لیا اغلب ہی کہ آئندہ گروہ پادریان اور عیسائی بھائی ایسی فاش غلطی نکرینگے اور جہوٹے دعوی سے اجتناب کرینگے ورنہ اونکو بھی ایسی ویسی تحریر اور دروغ گوی سے رجب علی کے مانند ندامت اٹھانی پڑیگی اور رجب علی کا یہہ لکھنا کہ آیا یہہ نبی ہی تو عالم الغیب بھی ضرور ہوگا انبیا کے شان مین عالم الغیب لکھنا اوسکی نادانی ہی کیونکہ عالم الغیب سوا خدا کے اور کوی نہین ہوا انبیا کو صرف بوساطت وحی خفی وجلی خدا خبر دیتا رہا ہی غیب دان تو جناب مسیح بھی نہ تھے انجیر کے درخت سے پھل موجود نا اور پھر نہ پانا دلیل عدم غیب دانی کی ظاہر ہی اور انجیل مین لکھا ہی کہ قیامت کا روز سوا خدا کے کوی نہین جانتا بلکہ مسیح بھی نہین جانتا الغرض رجب علی کے دعوے باطل کی تردید بخوبی کی گئی اور اوسکے سب شبہوں کا جواب کافی ووافی نقلاً وعقلاً دیا گیا اور ہمنے یہہ ثابت کر دیا کہ آنحضرت موسی کے مانند نبی ہین اور عیسی کا موسی کے مانند ہونا ثابت نہین اور نہ ہوا اور نہ ہوگا......

باب دوم شریف نسبتین کے دوسرے حصہ کے جواب مین

صفحہ ۱۲ قولہ جبکہ ہمنے دلی انصاف سے محمدیون کے باطل خیالون کو رفع کیا اب ان کامل اور صادق وجہون کو اور بھی شریف نسبتین کو کہ جو حقیقی طور پر موسی اور یسوع مسیح کے درمیان مانند ہونے کی بابت پائی جاتی ہین دس نسبتون مین بیان کرینگے اور یہہ بھی بیان کرینگے کہ مسیح اور عیسی مین کیسی مناسبت ہی الخ **اقول** سبحان اللہ کیا آپکا دلی انصاف ہی کہ جو ظلم وتعدی کو بھی مات کر گیا اول آپ گریبان مین موہنہ ڈالکر دیکھین تو سہی کہ آپ مین یہہ حوصلہ کہان سے اور کب سے پیدا ہوا کہ مذہب کے معاملہ مین بغیر واقفیت علم دلی انصاف کرنے لگے اپنے موہنہ سے میان مٹھو بنا آپ ہی کو آتا ہی بلکہ اس ہرزہ گوی سے آپکی قابلیت ظاہر ہوگی اور واقفیت کی قلعی کھلے گی اب جو آپ موسی کو نسبت عیسی سے کرینگے اوس سے اور آپ کی نادانی سب کو معلوم ہوجائیگی اونٹ جبتک پہاڑ نہین دیکھتا تو اسکا غرور دور نہین ہوا کرتا اب آپ کا حقیقی طور دیکھا جائیگا ظاہر طور تو آپکا سب پر کھل گیا ہی **قولہ**

Marfat.com

موسی کی پیدایش پر بہت سے لڑکے مصر مین فرعون نے ہلاک کرائے دیکھو خروج اول ۲ باب ایسا ہی
یسوع کے ظہور کے وقت یروشلم مین بیشمار لڑکون کو ہیرودس نے مروا یا دیکھو متی ۲ باب مگر محمد کے تولد
ہونے پر ایسا واقع وقوع مین نہین آیا پس یسوع مسیح ظاہری پیدایش کے ماجرا کے بابت موسی کے مانند
ہی اور محمد ہرگز نہین دیکھو کتاب مولود محمدؐ۔ **اقول** یہہ عجب نسبت اور عجب ماجرا ہی نسبت تو
جلال اور کمال باطنی مین ہونی چاہئے نہ کہ اتفاقیہ معاملہ نسبت مین گنا جاتا ہی اس نسبت اور متی
کی ۲ باب کے حوالہ سے تو خاصہ بطلان کفارہ ہی کیونکہ عیسائیون کا دعوی ہی کہ مسیح کے کفارہ ہونے
سے خدا کا عدل و رحم دونون پورے ہوے سو یہہ عجب کفارہ ہوا کہ جس کے پیدا ہونے سے یروشلم
مین بیگناہ لڑکے بیشمار مروائے گئے اور قتل ہوے یہہ تو خدا کا غضب اور قہر اور ظلم ہوا کفارہ
تو نہوا اگر اسی ظلم کا نام کفارہ ہی تو اس کو ہمارا سلام ہی۔ اور عیسائیون کو بھی اس کفارہ کے
خون سے ہاتھ دھونی لازم ہین کیونکہ وہ کفارہ عام کے لئے نہوا اون لڑکون نے کیا قصور کیا تھا
کہ وہ کفارہ کے ظہور کے وقت مین قتل کئے گئے لازم تھا کہ جب مسیح پیدا ہوے تھے تو خلاف اسکے زندہ کئے
جاتے تو باب رحمت کہولا جاتا نہ کہ اولٹا قہر ظہور مین آتا اس سے بہتر تھا کہ وہ کفارہ پیدا نہوتا تاکہ معصوم
لڑکے مروائے نجاتے اسکے ساتھ وہ ناحق پیٹھ ہوگئے اچھا رحم اور عدل پورا ہوا کہ اون لڑکے
جان پر آفت آئی **قولہ** موسی چالیس دن رات تک سینا پہاڑ پر بھوکھا پیاسا خدا سے ہمکلام تھا
خروج کے ۳۴ باب کو دیکھو ایسا ہی یسوع مسیح چالیس دن رات تک بھوکھا پیاسا بیابان مین تھا
ریکھو متی کے ۴ باب کو دیکھو لیکن محمد مین یہہ مناسبت نہین پائی جاتی ہی بلکہ اسکے برخلاف عربی
کتابون سے ظاہر ہوا ہی کہ محمدؐ کو مرگی کا آزار لاحق تھا اور جسوقت اس بیماری مین گرفتار ہوا کرتا
تھا تو آنکھین سرخ کرکے اور غش کی سی حالت مین اکڑ اور کف منہہ مین بھر کر جوان اونٹ کی طرح
بولا کرتا تھا جسکو عایشہ اسکی بی بی اور ابوہریرہ اسکا دوست وحی کا آنا خیال کرتے تھے پس
یسوع مسیح امتحان مین موسی سے مناسبت رکھتا تھا اور محمدؐ اسکے برخلاف مخالفت **اقول**
واہ واہ یہہ بھی نسبت عجائب و غرائب پادری صاحب نے بیان کی حالانکہ حضرت موسی علیہ السلام

Marfat.com

توسینا پہاڑ پر جسے کوہ طور کہتے ہین خدا سے ہمکلام رہے اور جناب مسیح باوجودیکہ روح القدس سے مستفیض ہون اور نصاری کے خدا ہون پھر وہ شیطان ملعون سے آزمائے جاوین اور ملعون شیطان کی مرضی پر چلین اور جسطرف شیطان اونکو لیجانا چاہے وہ چلین کہین جناب الہی تو نسبت کی موسی علیہ السلام سے پوری ہوئی کہان خدا سے ہمکلام ہونا اور کجا شیطان سے ہمکلام ہونا آزمایا جانا اور شیطان کی مرضی پر چلنا دیکھو متی کی انجیل ۴ باب کو اور مسیح شیطان کے امتحان فیل ہو گئے افسوس دعوی خدائی ہوا اور شیطان سے مغلوب ہو جائین شیطان نے مسیح سے از رہ امتحان کہا متی ۴ باب ۶ ورس اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو اپنے تئین نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہی کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتون کو حکم دیگا اور وے تجھے ہاتھون پر اٹھا لینگے ایسا ہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھوکر لگے الخ مناسب تھا بلکہ لازم تھا کہ شیطان کا موہنہ بند کرنے کے لئے وہ نیچے گر پڑتے تاکہ شیطان کو بھی معلوم ہو جاتا کہ مسیح کا دعوی جز و خدا ہونے کا راست ہی نہ کہ سوال از امتحان جواب رلیسمان کہ تو اپنے خدا کو مت آزما اگر عیسائی اس سوال کا یہہ جواب دیوین کہ اگر مسیح گر پڑتا تو مطیع و فرمان شیطان سمجھا جاتا یعنے شیطان کے کہنے پر چلنے والا تصور ہوتا اس لحاظ سے وہ نیچے نہین گرا۔ ہم کہتے ہین کہ اگر اوسکو شیطان کے کلام سے نفرت تھی اور وہ اوسکے کہنے پر نہین چلتا تھا تو پھر وہ اوسکے ساتھ پہاڑ پر کیون گیا اور کسواسطے اوسکے کہنے کے موافق پہاڑون پر پھر اکیا اور آخر کار اوسکی امتحان مین خام نکلا لازم تھا کہ شیطان کو اپنا معجزہ دکھاتا اور اوسکو قایل کرتا۔ یا اوسکے کہنے پر نہ چلتا اور اوسکے ساتھ ساتھ نہ پھرتا واہ رے شیطان تو ہی اس خطاب کے لایق تھا کہ تو نے مسیح مصلوبی جیسے آدمی کو بھی باوجود دعوی خدائی آزمائی بغیر نہ چھوڑا اب رہا عیسائیون کا یہہ دعوی کہ مسیح روح القدس پاکر شیطان سے آزمایا گیا۔ اچھا صاحب اب اسکا بھی جواب سن لیجئے کہ کیا روح القدس کے یہی تاثیر ہی کہ انسان روح القدس سے مستفیض ہو کر شیطان سے آزمایا جاوے کیا روشنی کے ساتھ اندھیرا مل سکتا ہی کیا نعوذ باللہ ابن اللہ کو شیطان آزما سکتا ہی کیا خود خدا پر شیطان کا جنتر منتر چل سکتا ہی اگر کوئی

Marfat.com

بندہ خدا شیطان کے پنجہ مین پہنسکر آزمایا جاوے تو وہ جدی بات ہی یا ان تو اوسلئے بالنسبہ ہمارا
کو جاننے دکھائی دیتے ہین کہ بزعم نصاری مسیح مین الوہیت ہو اور پہر شیطان کی آزمائش مین
پڑے اور مزید بران موسی علیہ السلام سے اس بہتی پرتا پانی ہمارے پادری صاحب نسبت
دیوین پس یہہ نسبت بھی مسیح کو موسی سے نہین ہو سکتی اسواسطے پادری کا دعوی ڈسمس ہوا۔
اور پہاڑ پر بہوکے پیاسے موسی اور عیسی کے نسبت جو رجب علی نے لکہی ہے اور کہا آنحضرت مین یہہ
نسبت نہین یہہ اوسکی نادانی ہی کیونکہ آنحضرت بھی غار حرا مین اسیطرح بھوکے پیاسے عبادت کرتے
رہے ہین۔ اب آگے اپنے کلام مین پادری نے چند کلمات ناشایستہ اور بے ادبانہ خلاف
تہذیب تعصب کی پٹی آنکھون پر باندہکر پیغمبر اسلام کے شان فلک نشان مین لکھے ہین جو اونکے
عہدہ کے خلاف ہین۔ اور مسیح کی تعلیم کے برعکس کیونکہ مسیح فرماتا ہی کہ الزام مت لگاؤ تا کہ تمپر
الزام نہ لگایا جاوے دیکہو متی کی انجیل ۷ باب آیت ۵ ای ریاکار پہلے شہتیر کو اپنی آنکہہ سے
نکال تب تنکے کو اپنے بھائی کے آنکہہ سے اچھی طرح دیکہکے نکال سکے گا الخ۔ پادری موصوف اپنے
جبلی عادت سے لاچار ہی باوجودیکہ پندرہ سولہ برس سے وہ عیسائی ہوئے پہر بھی اونکی وہی
لچھن رہے اشراف آدمی تعلیم یافتہ کبھی کسی نبی اور اوتار کی نسبت ایسا فحش کلام وحشت انگیز
نہین بیان کرسکتا یہہ اونکی ذات شریف کا تقاضا ہی پیغمبر اسلام کو مرگی کے بیماری کا الزام لگانا
اور پیاونت سے تشبیہ دینا یہہ پادری کی شایستگی مین داخل ہی۔ اجی پادری صاحب خدا را سچ
تو فرماؤ کہ جسوقت خود بدولت ٹکٹکی سے بندہے ہو چوتڑون پر تڑاتڑ چالیس ضرب بید جھنکے
جیلخانہ مین کہاتے تھے اوسوقت آپ حضرت عیسی کی بولی بولتے تھے یا کسی اور کی تہذیب مانع ہی
ورنہ آپکی بولیان نمبروار لکہتا۔ عیاذًا باللہ ذکر کہان کا پیغمبر اسلام پر ناحق الزام لگانے
لگ گئے سچ ہی سالہا خدائی کردی ہنوز گاؤ خر را نشناختی ابھی آپ کو اتنا سلیقہ نہین کہ
بے موقع اور قصہ شروع کرنا عقل سے بعید ہی شاید پادری صاحب اس تحریر سے مشن کو خوش
کرنا چاہتے ہونگے۔ پس پادری موصوف کا کلام سراسر لغو اور بیہودہ ہی اور پیغمبر اسلام کے شان مین

ایسا بے ادبانہ بولنا خلاف تہذیب ہی جو خود ہی اونکو نادم کرتا ہی مثل مشہور ہی کہ چاند کا
موںہہ پر آیا کرتا ہی - **قولہ** موسیٰ کاہن بنا اور بہی بادشاہ خروج کے ۳ باب کو دیکہو یسوع مسیح
بہی سردار کاہن بلکہ اس سے زیادہ درجہ رکہتا تہا جیسا کہ الٰہی کلام سے ظاہر ہی کہ کیونکہ ایسا سردار
کاہن ہمارے لایق تہا جو پاک اور بے عیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہی اور اون سردار
کاہنون کی مانند اسکے محتاج نہین کہ ہر روز پہلے اپنے اور پہر لوگون کے گناہون کے واسطے قربانیان
چڑہاوے کیونکہ اسنے ایک ہی بار ایسا کیا جبکہ اپنے تئین نذر گزرانا کہ شریعت آدمیون کو
جو کمزور ہین سردار کاہن ٹہہراتے مذکور آیتون سے ٹہیک ظاہر ہوتا ہی کہ مسیح ابدی کاہن
ہی اور موسیٰ چند دنون کے لئے سردار کاہن تہا اور وہ بہی ایک خاص قوم کے لئے پر مسیح سب کے
لئے کیا یہودی کیا عربی کیا ایرانی کیا انگلستانی کیا چینی کیا ہندوستانی مگر یہان کہانت کی
مناسبت کا ذکر ہی درمیان مسیح و موسیٰ کے اس لئے کچہ اور ذکر نکرونگا اسقدر کافی ہی علاوہ اسکے
۵ باب کی ۵ آیت اور ۹ باب کے ۱۱ - آیت عبرانیون مین مسیح سردار کاہن ابدالآباد کے لئے ہی
اور پہر نہ صرف یسوع مسیح سردار کاہن ہی تہا بلکہ بادشاہ ازلی و ابدی وغیرہ فانی ہی جیسا کہ
الٰہی کلام مین ایک نبی فرماتا ہی کہ ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوتا اور ہمکو ایک پسر بخشا جاتا
اور سلطنت اسکے کاندہے پر ہی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہی عجیب مصلح خدائی قادر ہمیشگی کا باپ
سلامتی کا بادشاہ کہ سلطنت کا اقبال اور سلامتی کا دوام داؤد کے تخت پر اور اوسکی مملکت
ہووے کہ وہ اسکا بندوبست کرے اور اب سے ابد تک عدالت اور صداقت سے اسے قیام
بخشے الحاصل کہانت اور بادشاہت کے امر مین یسوع مسیح موسیٰ سے مناسبت رکہتا ہی نہ کہ
محمد کہ وہ بیچارہ آپ اپنے نسل اسماعیل سے کہ ایک لونڈی ہاجرہ کا بیٹا تہا بتلاتا ہی اس سے
بہی درکنار وہ تو ایک بت پرست مکہ کے مجاور عبد اللہ نام کا بیٹا تہا موسیٰ سے اسکو کچہ نسبت
نہین ہی ہان مسیح بیشک موسیٰ کے مانند ہی چنانچہ اوپر ذکر ہوا انتہی **اقول** واضح ہو کہ جناب
پادری کے اوپر زٹلین مین وہان یہہ بہی ایک زٹل انہون نے ہانکی ہی کہ مسیح کاہن اور بادشاہ

[illegible]

ہی خدائی دعوی اور زبانی بادشاہی کے دعوی نے تو مسیح کے یہودیون کے ہاتھ سے وہ گت بنائی کہ صلیب پر کھینچا گیا اور بطور سوانگ کے یہودیون نے مسیح کی بےحرمتی کرکے بادشاہ بنایا دیکھو متی ۲۷ باب ۲۸ ورس اور اوسکے کپڑے اوتار کر اوسے قرمزی پیراہن پہنایا ۲۹ اور کانٹون سے تاج گوندکر اسکے سر پر رکہا اور سرکنڈا اوسکی ہاتھ مین دیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیککر اسپر ٹھٹھا مارا اور کہا سلام ای یہودیون کے بادشاہ ۴۲ اوسنے اورون کو بچایا آپ کو نہین بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہی اب صلیب پر سے اوتر آوے تو ہم اسپر ایمان لاوینگے الخ اناجیل اور تواریخ کلیسا سے ظاہر ہی کہ بطمع نفسانی مسیح کے مرید اوسکے مرید ہوے اور طمع نفسانی کے باعث اوسکے ایک مرید یہودا اسکریوطی نے اوسکو تیس روپیہ لیکر گرفتار کرادیا اور گرفتاری کے وقت اور مرید بہاگ گئے جو پکڑے گئے وہ اوسکی مریدی سے منکر ہوگئے پطرس وغیرہ اور اوسکی آخری وقت اونکو یہی حرص دامنگیر رہی کہ یہہ یہودیون کا بادشاہ ہوگا اور ہم اوسکے وزیر بنین گے مگر افسوس انسان اپنے ارادون پر کبہی کامیاب نہین ہو سکتا مسیح کے مریدون کے سب خواہشین اوسکے صلیب دینے اور روپوش ہونے اور اونکے خود طرح طرح کے عذاب مین مبتلا ہونے سے خاک مین ملگئین مصرع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ؛ کا معاملہ ہوا بلکہ اکثر اوسکے مریدون نے اوسکی جدائی کے وقت اوسکو کہا کہ تو اب اپنے بادشاہت قایم کریگا۔ پس پادری رجب علی کا مسیح کو بادشاہ سمجہنا اور اوسکی بادشاہی کو موسی علیہ السلام کی بادشاہی سے نسبت دینا سراسر حماقت اور جہالت ہی اور اناجیل کے آیات مذکورہ بالا اوسکے بادشاہت کی ابطال کے لئے کافی و وافی ہین کہان مسیح نے بادشاہت کی اور کس پر حکمران ہوا وہ تو بیچارہ اسی بادشاہت کے سودا خام مین صلیب پر لٹکایا گیا اور بطریق استہزا کے اسکی قبر کے کتابہ پر لکہا گیا کہ یہہ یہودیون کا بادشاہ ہی تاکہ کوئی اور شخص ایسا جہوٹا دعوی بادشاہت کا نکرے جو کریگا اوسکا مسیح کے مانند حال ہوگا پس یہہ پادری کی دہوکا دہی ہے کہ وہ بیچارہ مسیح کو بادشاہ تصور کرکے موسی کے مانند ڈہنگہا ڈہنگی کرتا ہی۔ دوسری پادری کی یہہ غلطی کہ وہ توریت سے کتاب یشعیا باب ۹ ورس ۵ و ۶ سے یہہ آیت

کہ ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوا سلطنت اوسکی کاندھے پر ہوگی الخ بطور بشارت مسیح نکالا
اکثر بے علم اور ناواقف عیسائی ایسے ویسے آیات نکالا کرتے ہین سو یہہ اونکی بالکل نادانی
کیونکہ ورس اول باب اول کتاب یشعیا سے معلوم ہوتا ہی کہ یشعیا نبی ایام سلطنت عزیاہ
ویوتام و احاز و حزقیا بادشاہان یہودا مین تھا اور اسیطرح ورس اول و دوم و سوم باب
اول کتاب یرمیا سے معلوم ہوتا ہی کہ یرمیا ایام سلطنت یوشیا و یہویاقیم پسر یوشیا بادشاہ
یہودا مین ہوا ہی - لیکن انکی کتابون مین بعضے خبرین ایسی لکھی ہین کہ داؤد اور سلیمان پر بطور
پیشین گوی کے صادق آتے ہین حال آنکہ داؤد اور سلیمان اون سلاطین سے جنکے عہد مین
یشعیا و یرمیا کا لکھا ہی پہلے ہو چکے ہین دیکھو باب ۳۰ کتاب یرمیا کے ورس ۸ و ۹ جسمین یہہ بات
ہی کہ خداوند لشکرون کا فرماتا ہی کہ اوس روز مین واقع ہوگا کہ اوسکے پالہنگ کو تیری گردن
سے توڑ دونگا اور تیرے قید کو توڑ دونگا کہ غیر اونکو پھر کبھی خادم اپنا نکرین کہ اپنے خداوند خدا اور
اپنے بادشاہ داؤد سے کہ اونکے لئے مین پیدا کرونگا خدمت کرینگے فقط اس عبارت سے صاف ظاہر
ہوتا ہی کہ ولادت داؤد سے پہلے کسی نے بطور پیشین گوی کے یہہ خبر کہی ہے پس تین حال سے خالی نہین
اول یہہ کہ پیشین گوی کسی دوسری نبی کے قبل ایام ولادت داؤد سے ہوگی غلطی سے کتاب
یرمیا مین درج ہوگئی ہے **دوسری** یہہ کہ یرمیا نے بطور حکایت زمانہ گذشتہ کے کسی نبی یا تو
کے پیشین گوی اپنی کتاب مین درج کردی ہی **تیسری** یہہ کہ جو باب اول کتاب یرمیا مین نام
بادشاہان عہد یرمیا لکھی ہے وہ ورس الحاقی ہی کسی نے غلطی سے لکھدی ہے اور یرمیا داؤد
سے پہلے کسی زمانہ مین ہو چکا ہو جبکہ یہہ کتاب تصنیف ہی - بہرحال غلطی سے خالی نہین اسواسطے
جسقدر خبرین کتاب یرمیا مین اس قسم کے موجود ہین جو داؤد اور سلیمان کے حق مین صاف
سمجھے جاتے ہین اونکو ہم اسطرح کے غلطی سمجھینگے - اور جو اونسے عیسائی مسیح مراد لیتے ہین وہ بالکل
دہوکا ہی - اسیطرح کئی خبرین یشعیا کی کتاب مین موجود ہین وہ بھی ظاہراً داؤد و سلیمان کے حق
سمجھے جاتے ہین پس اوس کتاب کا بھی یہی حال ہے اور یہی تین شق گمان غلطی کے اوسمین ہین

Marfat.com

ہین جب یہہ حال بخوبی ذہن نشین ہوا تو اب ہم کہتے ہین کہ اس خبر مندرجہ باب ۹ سے بھی مراد سلیمان علیہ السلام ہین اگر سلیمان سے مراد نہ لیوین تو اوس بادشاہ سے مراد ہی جسکے عہد مین ہیکل دوبارہ بعد خرابی کے تعمیر ہوی کیونکہ ورس ۱۰ باب مذکور مین اشارہ ہی کہ سنگ تراشیدہ سے اوسکی تعمیر ہوگی اور درخت سرو آزاد لگائے جاوینگے بہر حال مسیح پر صادق نہین مسیح کے عہد مین عمارت ہیکل ہوی - واضح ہو کہ مصنفان اناجیل نے جسطرح اور غلطی کے ہی اسی طرح یشعیا نبی کے کتاب کا حوالہ دیکر ایک مہمل سی عبارت یہہ بھی لکھدی ہی مطالعہ کرنے والے معلوم کر سکتے ہین کہ جو کچھ یہودیون سے سنے سنائی باتین وہ بطور حوالہ لکھتے ہین بالکل غلط ہین - اب مسیح کا بادشاہ ہونا بالکل غلط نکلا اور جو حوالہ توریت کا پادری نے دیا اور اپنے کتاب مین لکھا وہ بھی سراسر دہوکا تھا - اب رہا نسل اسماعیل پر لونڈی کا اعتراض سو اوسکا بھی جواب سنئے ای پادری عقل کے دشمن ذرا غور کا مقام ہی کہ تمام بنی اسرائیل فرعون کی غلامی کر چکے ہین اور اکثر ایام غلامی مین اونکے اولاد پیدا ہوے تو اب آپکو سمجھنا چاہئے کہ آپکے نزدیک تمام بنی اسرائیل غلام زاد ہوے غلام زادے اور کنیزک زادہ مین جو فرق ہے وہ آپ کو معلوم ہی افسوس یوسف بھی مصر مین غلامی کر چکا ہی اور اوسکی اولاد پر بھی پادری کو طعن ہوگا اب پادری کی بے وقوفی پر ہر کوی قہقہہ مارے گا کہ غلام بچہ اور لونڈی بچہ کے اولاد مین عیب کون سا ہی اور لطف یہہ کہ خود پادری ممدوح رنگریز بچہ ہی جو ملک پنجاب مین نہایت کمینہ قوم مشہور ہے نہین معلوم وہ عیسائی ہوکر اب کون سے قوم کہلاتے ہونگے ارے ہمدرد آدمی ذرا اپنی قوم اور اسماعیلی اور اسرائیلی کو دریافت کرکے طعن تو کیا ہوتا - اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ مسیح نجار زادہ یعنے یوسف بڑہے کا بیٹا بیبل مین مشہور ہے اب آپکو کنیزک زادہ اور نجار زادہ مین فرق کرنا ہوگا - پس جب بنی اسرائیل کے دامن سے فرعون کے غلامی کا نیل کا داغ نہین چہٹ سکتا تو اسماعیل کی چادر پر لونڈی کا داغ لگانا سراسر تمام انبیا پر طعن کرنا ہی اب پادری کو معلوم ہوگیا کہ مسیح اونکا نبی اسرائیل سے ہی اور بنی اسرائیل فرعون کے غلام ہین پس جو اونسے

Marfat.com

ہوگا وہ پادری کے نزدیک غلام ہوگا - باقی رہا بت پرست مکہ کے مجاور کا اعتراض سو وہ
یہہ ہی کہ پیغمبر اسلام کو بت پرست کی اولاد سمجھنا پادری کی نادانی اور کم فہمی مین داخل ہے
معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پادری جسطرح توریت اور انجیل کے مطالب سے ناواقف ہی ویسا ہی
کتب اسلامیہ کے مطالب سے بی نصیب ہے - ہمکو یاد ہی کہ ۲۱ - نومبر ۱۸۷۶ع کو یہی پادری صاحب
علی امرتسر سے جالندہر مین مسمی غلام حسین صاحب صوبہ دار کے مکان مین آیا تھا ہم اور مولوی
احمد حسن صاحب اور سید رکن الدین صاحب اور سید مسیح اللہ صاحب وغیرہ اسکے ملنے کو گئے
تھے تو عند الگفتگو اسکے موںہہ سے اوسوقت یہی کلمہ نکلا تھا کہ پیغمبر اسلام کے باپ بت پرست تھے
اور اسوقت ہمنے اسکو سمجھا دیا تھا جو ذیل مین لکھا جائیگا اور اسکی اس غلطی کو اخبار منشور محمدی
نمبر ۲۵ جلد ۴ مین لکھہ دیا گیا تھا اب پادری ممدوح اور اونکے پیر بھائی ذرا دہر متوجہ ہوکر
ہمارے اس جواب کو سنین اور یاد رکہین کہ آنحضرت کے آبا و اجداد مین حضرت آدم علیہ السلام
کے زمانہ سے حضرت عبد اللہ والد ماجد آنحضرت تک کوئی بت پرست نہین ہوا کیا صحیح حدیث
مین وارد ہی کہ انتقلت من اصلاب الاطهار الی اصلاب الاطهار کہ جس سے
ثابت ہوتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد مین کبہی شرک نہین ہوا ظاہر اً جو بعض
لوگ نافہم یہہ شبہہ کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام آپکے جدامجد تھے اور انکے
باپ آذر بت پرست تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے جدامجد بھی گویا بت پرست ہوے یہہ
صریح کم علمی ہے کیونکہ آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تایا تھے نہ باپ چنانچہ تفاسیر مین صریح ہے
اور اگر کوئی جاہل مخالف یہہ اعتراض کرے کہ آنحضرت کے چچا ابوجہل وغیرہ بت پرست
تھے تو سمجھنا چاہئے وہ شخص نرا نادان ہی جو ایسا اعتراض کرتا ہی کیونکہ گفتگو تو آنحضرت
کے والد ماجد کے باب مین ہی نہ چچا مین الحاصل اب ہمنے ثابت کر دیا کہ نہ تو مسیح نصاری
کا بادشاہ ہوا اور نہ کنیزک زادہ اور نجار زادہ اور غلام زادہ رسالت سے محروم رہ سکتا ہی
اور نہ موسی علیہ السلام سے بادشاہت مین مسیح کو نسبت ہو سکتی ہے کیونکہ مسیح بیچارہ

Marfat.com

بادشاہ نہین ہوا۔ پادری رجب علی کا مسیح کو بادشاہ بتانا اوسکی ناواقفی ہی پادری کا قول ہی کہ مسیح نہایت غریب و کنگال آدمی تھا دیکھو نورافشان مطبوعہ ۱۹ مارچ ۱۸۷۳ء ضمیمہ نمبر ۱۲ جلد ۲ اور نہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد مجد بت پرست تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ صفحہ ۱۴

قولہ موسیٰ اگرچہ اولاد آدم ہونے کے سبب اور بھی بعضے فعلون سے گنہگار تھا مگر قصور معاف ہونے کے پیچھے اور نازل ہونے وحی کے ایک طرح کے گناہ سے پاک تھا اور بے عیب ایسا ہی مسیح ہر قسم کے خطا سے مبرا اور پاک تھا قرآن کے سورہ نسا اور سورہ عمران سے بھی مسیح کا بے گناہ ہونا ثابت ہی الخ

اقول حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی اور بشر کو گنہگار تصور کرنا یہہ پادری کی ناوانی مین داخل ہی کیونکہ آدم کے گناہ سے دوسرے کو کچھ نسبت نہین ہو سکتی کیا معنی گناہ ایک عارضی شی ہی ناذاتی دنیا مین ہم دیکھتے ہین جو کوی گناہ کرتا ہی وہی اسکی سزا پاتا ہی اور مقتضائے انصاف بھی یہی ہی جو کرے سو بھرے نہ کہ مثل پنجابی صادق آوے (ماں نی خصم کرے دوتا چھتی بھرے) یعنے نانی خاوند کرے اور نواسہ پر اوسکا تاوان ہو۔ آدم کے گناہ سے ہمکو کیا نسبت دیکھو توریت مین لکھا ہی جو گناہ کریگا سو سزا پاویگا باپ کو بیٹے اور بیٹے کو باپ کے گناہ سے کچھ علاقہ نہین ہی۔ چنانچہ کتاب حزقیل باب ۱۸ ورس ۲۰ وہ جان جو گناہ کرتی ہی سو مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑے گی۔ دوم پادری کی عقل دیکھو کہ پہلے پہل وہ آدم کو گنہگار تصور کرتا ہی اور پھر اوسکی اولاد ہونے کے سبب آدم کا گناہ موسیٰ پر تھوپتا ہی اور مزید بران موسیٰ کو بھی نعوذ باللہ گناہگار خیال کرکے پھر اسکو عیسیٰ سے نسبت دیتا ہی۔ حالانکہ نبوت کی شرط عصمت قرار دی گئی ہی اگر نبی مین عصمت نہو تو کون شخص انکے قول و فعل کو لایق اعتبار سمجھیگا۔ ہر کوی یہی کہیگا کہ کیون جی۔ دیگران را نصیحت خود را فضیحت کے مصداق ہیں۔ سوم پادری نے یہان بڑی بھاری غلطی کی کہ جناب موسیٰ کی معصومیت پر حرف رکھا اور پھر اونکو عیسیٰ سے نسبت دیکر دونون کو برابر کر دیا اب اونکی تقریر سے ثابت

Marfat.com

ہوا کہ آدم کی اولاد ہونے کے سبب موسیٰ اصلی [illegible] تو بہ گنہگار ہین یہہ محض تعصب [illegible]
کی ہی. خدا ایسے عقیدہ اور جہالت سے ہر ایک شخص کو بچا وے. چہارم [illegible]
ہی کہ تصور معاف ہونے کے پیچھے موسیٰ گناہ سے پاک تھا سبحان اللہ پادری کی ایسی [illegible]
اور نکتہ پیدا ہوا بلکہ کفارہ عیسائیون کا باطل ہوگیا کیونکہ انسان جو گنہگار ہو وہ بدون کفارہ
کے بہی گناہ سے پاک ہوسکتا ہی جیسے پادری نے موسیٰ کو پہلے گنہگار تصور کرکے اور بغیر ایمان
لانے کفارہ کے گناہ سے پاک وصاف کر دکہایا پنجم پادری کو لازم تھا کہ موسیٰ کے وہ افعال
جنسے وہ موسیٰ کو گنہگار خیال کرتے ہین الف سے لیکر یے تک بیان کئے ہوتے تاکہ اونکے دعویٰ
کی تصدیق ہوسکتی ششم جب پادری کے دعوی کے موافق حضرت موسیٰ آدم کی اولاد ہونے
کے سبب گناہ سے نہ بچ سکے تو اب ثابت ہوگیا کہ جناب مسیح بہی آدم کی اولاد مین سے ہین چنانچہ
جناب مسیح کا نسب نامہ متی کی انجیل اباب ورس سے ظاہر ہی کہ نسب نامہ یسوع مسیح داؤد داؤد ابراہیم
کے بیٹے کا الخ پس جب یہہ حال ہی تو جناب مسیح بہی موافق دعوی پادری کے آدم کی اولاد ہونے
کے سبب گناہ سے بری الذمہ نہوسے پہر اونکو پاک وصاف اور آسمانون سے بلند پادریون کا
تصور کرنا محض وہم ہے اور اونکے دعوی کے خلاف ہی **قال** بہت سے آیتین قرآن مین ہین
کہ محمد کے گناہگار ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسا کہ سورۃ المومن مین مرقوم ہی استغفر لذنبک الخ
اقول اجی حضرت پادری صاحب ذرا جہالت اور تعصب کی پٹی آنکہون سے اوتہا کر دیکہئے کہ خداوند
کریم نے درباب شفاعت قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی انا اعطیناک الکوثر کہ جسکے سب
معانی کا مآل یہہ ٹہہرتا ہی کہ ہمنے تیرے واسطے شفاعت عنایت کی اور وہ جواب نے لکہا کہ آنحضرت
خود گناہگار رہین نعوذ باللہ اور گناہگارون کی شفاعت کیا کرینگے اور گناہگار ہونے ثبوت آیت
واستغفر دیا سو یہہ بالکل آپکی جہالت اور کم فہمی ہے بلکہ اسی آیت سے آپکا معصوم اور شفیع
المذنبین ہونا ثابت ہوتا ہی اول یہہ کہ صیغہ فاعلم مین جو کہ معطوف علیہ واستغفر کا ہی خطاب
ماسوا حضرت کے اور امتون کو ہی۔ کیونکہ اگر یہہ خطاب یعنی اپنے خدا کو واحد لاشریک جانتے

Marfat.com

کا خود رسول پاک ہی کو ہو تو تخصیص حاصل لازم آتی ہی کیونکہ بالیقین انحضرتؐ کو علم بالواحدانیت
سابق تعلیم امت سے حاصل ہی کیونکہ اگر آپ کو علم بالوحدانیت اول نہوتا تو امت کو کیونکر سکھاتے
الغرض اگر یہہ خطاب نسبت جناب پاک راجع ہو تو ایسا ہوگا کہ کسی پیٹ بھرے کو یہہ کہا جاے کہ کہانا
کہالے یا ملبوس بالثیاب کو یہہ کہا جاوے کہ تو کپڑا پہن لے بالجملہ مراد اس سے امت ہی تو ایسا ہی لفظ
ذنب سے جو واقع واستغفر لذنبک مین ہی مراد امت کے ہین۔ ظاہراً جو نسبت اوسکے طرف انحضرتؐ
کے واقع ہی وہ بھی خالی نکتہ سے نہین وہ یہہ کہ اس نسبت مین اشارہ اس امر کے طرف ہوا کہ جناب
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے اسقدر شفقت اور رحمت ہی کہ گویا اونکے گناہ کو اپنا گناہ
تصور فرماتے ہین علی ہذا قاعدہ بھی یون جاری ہی کہ جبکوی امیر وزیر دربار شاہی مین حاضر ہوکر
اپنے غلام کے قصور کو بخشوانا چاہے تو یہہ کہیگا کہ اس قصور کے معاف کرنے مین مجھ پر مہربانی فرمائے
اور وہ اپنے دل مین بھی بالقصد جانتا ہی کہ اگرچہ ظاہرا اس میرے خدمتگار نے جرم کیا درحقیقت اس سے
میری توہین ہی چنانچہ مثل عربی مشہور ہے ضرب الغلام اہانۃ المولی
اور جب دریاے رحمت شاہی جوش مین آئیگا تو شاہ بھی یون ہی فرمائیگا کہ جا ہمنے معاف کیا تو
اب سمجھنا چاہئے کہ شاہ نے بھی گویا اوس جرم کو جرم کفیل ہی تصور فرمایا اور رسواے غلام کو رسواے
مولا ہی جانا چنانچہ یہہ اتحاد دوسری آیت مین جتلایا گیا ہی النبی اولی بالمومنین
من انفسہم وجہ تقدم واعلم انہ لا الٰہ الا اللہ
کے واستغفر پر یہہ ہی کہ جبکو توحید حاصل ہوا اوسکے واسطے استغفار ممنوع ہی اب حاصل
معنی آیت مذکور کا یہہ ہوا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول تو اپنے امت کو توحید سکھلا تاکہ اسکو
ترقی روحانی حاصل ہو بعد اوسکے گناہون کی بتحاہل نفس ہوگئے ہین اپنے پروردگار عالم سے
بخشش مانگ کیونکہ تو بالکل لایق سفارش ہی اور رب تیرا مجیب الدعوات ہی اب ذرا غور کیجئے
کہ اسی آیت سے آپکا شفیع المذنبین ہونا ثابت ہوگیا آخرت مین کیا معنے بلکہ دنیا ہی مین آپ
شفیع اور مشفع ہین اب پادری کو سمجھنا چاہئے کہ یہہ وسوسہ محض اونکی جہالت کا ثمرہ تھا

Marfat.com

کاش اگر کسی عالم محقق سے اس آیت کے معنی پوچھتے تو [illegible]
مقام ہی کہ محمد نے مسماۃ زینب نام اپنے لیا بلکہ بیٹے کی جورو سے مجامعت کی [illegible]
الزام و افترا کو دیکھئے اور پادری صاحب کے عبارت مذکورہ بالا اور ایمان کو خیال کیجئے [illegible]
مین شرم کو نزدیک پھٹکنے نہین دیا یہی الزام پیغمبر اسلام پر اس نا عاقبت اندیش [illegible]
شمس الاخبار لکھنو نمبر ۱۲ جلد ۵ مطبوعہ ۲ اکتوبر سنہ [illegible] مین بطور خطاب لکھا تھا اور [illegible]
بے ادبی اور رعونت کے باعث وہ مشن لکھنو سے نہایت ذلت و خواری سے نکالا گیا تھا
اور ہمنے اونہین دنون اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ نومبر سنہ [illegible] مین [illegible]
پریشان اسی تہمت کا جواب دندان شکن لکھدیا تھا غیر ان پر بھی ہم [illegible]
بیجا کا جواب لکھتے ہین وہ اول انجیل کو ہاتھ مین پکڑین اور دیکھیں کہ [illegible] الزام [illegible] تمام
سے تو بقول آپکے نبی کے خود آپکا نبی اور اسکا بڑا باپ بھی بری الذمہ نہین ہو سکتا یعنی کہ
مسیح کا قول ہی کہ مین جاتا ہون اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس یوحنا کی انجیل باب
۱۷ سطر کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون [illegible]
پس تمہارا اعتقاد یہی کہ ہمارا نبی یعنے مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہی اور جسقدر مخلوقات [illegible]
وہ سب مجازی بیٹے ہین اب اگر تم اپنے خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہو کہ یوسف نجار مریم کا شوہر
تمہارے خدا کا مجازی بیٹا تھا یا نہین پھر تم یہ کہتے ہو کہ تمہارے خدا نے مریم کے ساتھ ایسا
معاملہ کیا کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہو گئی تھی - متی ۱ باب ۱۸ - تو تمہارے [illegible]
اب تم تو رہی سہی سے کھیلو اور جواب دو کہ تمہارے خدا نے بقول تمہارے اپنے [illegible] مجازی
اور بیٹے مجازی بیچارے یوسف کی عورت سے کیا کیا اور تمہارے نبی کی پیدایش کس قسم کی ہوئی
پہلے تم اپنے خدا کو اس الزام سے پاک کر دیجیے اور ون پر الزام لگائیے افسوس صد افسوس
کہ تعصب اور حسد اور مشن کے تکبر نے ایسے لوگون کو اندھا کر دیا ہی کہ جو کچھ منہ مین آتا
ہی اگ کہے چلے جاتے ہین حالانکہ ایسے لوگون کے بارہ مین [illegible]

بیان دوم پہلے شبہ کو پنے انکہہ سے نکال سو دم متبنے کو حقیقی کہنا جاہلون کا کام ہی اللہ تعالی فرماتاہی سورہ احزاب مین ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولاکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شئ علیما یعنے نہین ہی محمد باپ تم مین سے کسی مرد کا ولیکن ہے رسول اللہ اور خاتم النبیین اور ہی ہر چیز کا جاننے والا اور کتاب مبین مین بہی کہین ایسا حکم نہین کہ جس سے ثابت ہو کہ متبنی اور صلبی برابر ہین اگر ہو تو دکہاؤ اور ہمارے سامنے لاؤ سوم سوا حسینا یہہ تو کہیے کہ متبنی کی مطلقہ سے نکاح کرنا اگر بقول نامعقول تمہارے نامناسب ہی تو تمکو لازم ہی کہ اس نکاح کے برائی کتب سماوی سے ثابت کرو ہمنے تو کسی کتاب الہی مین اسکی برائی کو نہ پایا دیکہو کتاب قوانین ۱۸ باب اور کتاب استثناء ۲۷ باب جہان محرمات نکاح کا بیان فرمایا وہان بہی اسکا تذکرہ نہ آیا - اور واضح ہو کہ یہہ کچہہ ضرور نہین کہ شریعت قدیم اور جدید متحد ہون جمیع احکامون مین یا جو احکام الہی ہون کتاب اللہ مین اہل زمانہ کی رسم و طریق کے مطابق ہون دیکہو حضرت یعقوب کے گہر مین اونکے مامون کے دو بیٹیان تہین اور وہ آپسمین دونون سگی بہنین تہین اور حضرت ابراہیم سے اونکی علاتی بہن کا نکاح ہوا تہا اور حضرت موسی کے والد نے اپنی پہوپہی سے نکاح کیا تہا حالانکہ یہہ تینون نکاح شریعت موسوی شریعت عیسوی اور شریعت محمدی مین ناجایز ہوی لیکن تب جایز تہے - چہارم رہی یہہ بات کہ جسکو زبان سے بیٹا کہا ہو کیا متبنی کیا حقیقی برابر ہین اوسکی بیوی بجاے بیٹے کے ہوی آنحضرت کو کیا لایق تہا اس سے نکاح کرنا - سو اے غافلو خدا سے ڈرو ایسا نکرو تم خود ہی دہوکا کہانے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگے صلبی بیٹے کی بیوی کا حکم متبنی کی بیوی کے حق مین بتانے لگے کہان وہ کہان یہہ ہم تو پہلے ہی کہہ چکے اور تم سن چکے اگر کہین خدا کی کتاب مین صلبی اور متبنی کو برابر کہا ہو یا متبنی کی بیوی سے بعد طلاق اور انقضای مدت عدت نکاح ناجایز لکہا ہو تو دکہاؤ ورنہ ناحق باتین نہ بناؤ دیکہو جناب عیسی کو انجیل مین ابن داؤد و ابن ابراہیم لکہا ہی پس چاہیے کہ حضرت عیسی کو صلبی فرزند حضرت داؤد و حضرت ابراہیم جانو اور اسکا بے باپ پیدا ہونا اور

فرزند خدا ہونا نا فہو ـ پہر جبکہ حضرت عیسیٰ نے انجیل میں فرزند خدا اپنے کو ... برابر سمجہو پہر دیکہو حضرت یعقوب اور حضرت افرایم کو خدا نے اپنا پہلوتا فرزند ... کتاب خروج کے ۴ باب اور صحیفہ یرمیاہ کے ۳۱ باب سے ثابت ہی اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کو بہی خداوند تعالی نے اپنا فرزند فرمایا ہی جیسا زبور کے ۲ باب اور ... سے ثابت ہی پہر ان سب کو رتبہ الوہیت میں کیوں نہیں مانتے اور عیسیٰ ہی کو کیوں ... جانتے کیونکہ موافق آئین تمہارے کے پہلوٹہا مالک ریاست ہوتا ہی اس صورت میں حضرت یعقوب کو مرتبہ الوہیت کا ہونا چاہیئے پہر آپ خلاف آئین اپنے ... خدا ... ہو یہہ کیا انصاف کرتے ہو کہ باپ کے جیتے جی تمام فرزندوں کو اونکے باپ کے ... رکہتے ہو یہہ کیسی حق تلفی کرتے ہو کہ بڑے کا حق چہوٹے کو دیتے ہو پہر اسکو بہی جانے دو دیکہو کتاب پیدایش باب ۲۰ و ۲۶ کو حضرت ابراہیم جنکی تعریف اور برگزیدگی ... کے بادشاہ کے سامنے اپنی بیوی کو بہن کہا تہا اور حضرت اسحاق نے ملک مصر کے بادشاہ کے سامنے اپنی زوجہ کو بہن فرمایا تہا اور حضرت داود کا حال آپ کو معلوم ہی اور حضرت یہودا کا وقایع آپنے پیدایش ۳۸ باب ۴ اور ... سے ... پیدا ہوا کہ شارق اور پہارس کے کیسی پیدایش ہوی ہے اور یہودا نے جو کچہ اپنی بہو سے کیا وہ بہی آپ کو یاد ہوگا ہاں صاحب ذرا مہربانی فرما کر یہہ تو فرمائیے کہ جناب ابراہیم و اسحاق کو باوجود بہن کہنے کے پہر خلوت کرنا درست ہوا یا نہیں اگر درست ہو تو ہمارے طرف یہہ الزام لگانا نادرست اور اوس وہم کا ظاہر کرنا باطل ہوا اور اگر نادرست تہا تو ہم اونکی اولاد کے درمیان کلام کرینگے کیونکہ جب خلوت نادرست ہوگی تو اونکی اولاد لایق نبوت کیونکر ہوگی کہ صاف آیا ہی کتاب استثناء ۲۳ باب میں کہ حرامی بچہ اور اوسکی دسوین پشت تک خدا کی جماعت میں داخل نہو ـ یہہ بہی ایک طرف حضرت عیسیٰ نے رئیس الحواری پطرس کو شیطان کہا انجیل متی ۱۶ باب ۲۳ میں تمام حواریوں کو سخت اور جاہل ... کہا انجیل ...

حضرت عیسیٰ کے قول کو صحیح جانتے ہو تو اونکو یعنے حوارین کو رسول کیون مانتے ہو اگر کہو گے کہ ہمارے حضرت مسیح نے تو قصہ کی حالت مین فرمایا ہی تو ہم بھی کہین گے کہ ہمارے حضرت نے بھی کا لفظ زید کو شفقتاً فرمایا ہی۔ **قولہ** موسیٰ سے عجایب و غرایب معجزے صادر ہوے ایسا ہی یسوع مسیح سے معجزے صادر ہوے برخلاف اسکے محمد سے ایک معجزہ بھی صادر نہین ہوا اور انہین کے وقت صریح انکار کیا جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ عنکبوت مین درج ہی **اقول** واضح ہو کہ آیہ سورۂ عنکبوت اور آیہ سورۂ بنی اسرائیل اور ایک آیۂ سورۂ انعام کے اس قسم سے جنمین بعض معجزات خاص کی نفی ہی بلکہ بتیسے لکھدیتے ہین اگرچہ معانی آیات مذکور مین بھی پادری رجب علی نے بہ پیروی پادری فنڈر صاحب وعماد الدین وغیرہ کے تصرف کرکے غلطی کردی ہی چنانچہ اس ایت کے معنے وما منعنا ان نرسل با الآیات الا ان کذب بہا الاولون یہ لکھے ہین کہ ہمنے محمد کو معجزات اور نشانیان دیکر اسلئے نہین بھیجا کہ اگلے لوگون نے دیگر انبیا کی تکذیب کی تھی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ مترجم نے نرسل کا مفعول محمد کو سمجھا ہی اور بالآیات کو متعلق نرسل کے حالانکہ یہ غلط ہی بلکہ نرسل بالآیات بمعنی نرسل الآیات ہی اور ان نرسل بالآیات مفعول ثانی منعنا کا و الا ان کذب بہا الاولون فاعل اور بموجب شرح مفسرین کے اسکے معنے یون ہین کہ ما منعنا ارسال الآیات الا تکذیب الاولین پس وہ ترجمہ کہ محمد کو معجزات دیکر نہین بھیجا بالکل غلط ہی بلکہ صحیح ترجمہ یہ ہی کہ نہین روکا ہمکو بھیجنے معجزات خاص سے کسی امر نے بجز تکذیب اولین کے اور معرفہ ہونا لفظ الآیات کا خود بتلاتا ہی معجزات خاص سے مراد ہی۔ اگر اسطرح کی نفی سے علی العموم معجزات کی نفی سمجھے جاو تو انجیل سے بھی عیسیٰ کا انکار معجزات سے لازم ہی پس اوسکے دوسرے معجزات مندرجہ مذکور بھی سمجھنی چاہیے دیکھو انجیل متی کے باب ۱۲ درس ۳۹ مین ہی ایک بری اور حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتی ہی پر کوئی نشان اوسے نہ دیا جائیگا مگر یونس نبی کا نشان اور وہ

اونہین چہوڑ کے چلا گیا - اور انجیل لوقا کے باب ۲۳ درس ۸ مین [illegible]
دیکہہ کے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تہا کہ اوسے دیکہے اسلئے کہ اوسکے بابت
کچہہ سنا تہا اور امید وار تہا کہ اوسکا کوی معجزہ دیکہے ۹ اور اوسنے اوس سے بہت سی
باتین پوچہین پر اوسنے اوسے کچہہ جواب دیا - دیکہو عیسی نے کاہنون اور فریسیون کو [illegible]
دیکر کہا کہ تمہین کوی معجزہ نہین دکہلا یا جائیگا سوائے معجزہ یونس نبی کے یعنے تین دن
قبر مین رہنے کے سوا اور ہیرودس جو مدت سے مشتاق اور امیدوار دیکہنے معجزہ کا تہا
اوسکو کوی معجزہ نہ دکہلایا بلکہ اوسکی کسی بات کا جواب ندیا - اسیطرح پر قرآن مین بعض
شریر معجزہ خاص کے طلبگار ہوئے تو اونکو جواب ملا اور وہ معجزہ نہ دکہلایا گیا - حالانکہ
پیغمبر اسلام کے ہزارہا معجزات بروایات صحیح متواتر مشہورہ متصلہ ثابت ہین جنکا حصر
اور استیعاب بیرے حیطۂ استطاعت علی سے باہر ہی معجزہ شق القمر اور رمی رمل وغیرہ
تو قرآن ہی مین مذکور ہین اور تکثیر طعام یعنے پیغمبر صاحب نے دعا مانگ کے تہوڑیسے کہانیسے
کئی سو آدمیون کو اور کبہی چار پانچ سو آدمیون کو اور گاہے چار پانچ ہزار آدمیون کو
اور گاہے تمام لشکر اسلام کو شکم سیر ہو کے کہلوایا اور کہانا ویسا ہی بنا رہا اور جن
راویون نے یہہ روایتین بیان کین ہین اونہون نے بیان کیا ہی کہ ہمنے خود کہایا اور ہمارے
ساتہیون نے مولفین اناجیل کیطرح سے نہین کہ متی و یوحنا باوجودیکہ معجزہ تکثیر طعام
مسیح کا نقل کرتے ہین تاہم نہین فرماتے کہ ہمنے خود کہایا اور ہم شریک معرکہ تہے اور
پہر معجزہ تکثیر آب یعنے پانی بڑہا دینا بہی اس تواتر و شہرت کے ساتہہ منقول ہی کہ
گاہے ایک ڈولچی کے اندر ذرا سا پانی تہا پیغمبر صاحب نے اوسمین ہاتہہ رکہکر اور خدا سے
دعا مانگ کر تمام لشکر کے آدمی اور جانور سب کو سیراب کر دیا ان واقعات کے راوی
بہی دس پانچ نہین بلکہ لشکر روایت کرتا ہی پہر جمادات اور نباتات و حیوانات خوداینہا
[illegible] نے آپکی رسالت پر گواہی دی ہے آدمیانہ گواہی جنکے سبب سے بہت منکران نبوت ایمان

Marfat.com

لانے ہین بیان تفصیل کی گنجایش نہین کتب حدیث وسیر وتواریخ اسلام کو ملاحظہ کرکے اپنی تسکین کر لیجے
اور دیکھئے کہ جناب موسیٰ سے بھی زیادہ پیغمبر اسلام سے معجزات صادر ہوے ہین اور عیسیٰ کا معجزات
سے انکار کرنا آپ اوپر دیکھ آئے ہین پھر کبھی ایسی غلطی نکرنا کہ عیسیٰ معجزہ سے موسیٰ کی مشابہت ہے
کیونکہ معجزات مین جو مشابہت تامہ ہمارے حضور علیہ السلام کو جو موسیٰ سے ہی اور کسی نبی کو نہین ہو سکتی
جیسا کہ اوپر ہمنے ثابت کر دیا صفحہ ۱۶ و ۱۷ **قولہ** موسیٰ سے پیشنجریان توریت مین لکھی گئی
ہین اور ایسا ہی یسوع مسیح سے بہت سے پیشنجریان ظاہر ہوئین چنانچہ روح القدس کا نازل ہونا
حواریون پر یوحنا ۱۶ باب اور اعمال کے ۲ باب مین ملاحظہ کرو اور پھر پیشین گوی یسوع مسیح کی
ایک جھوٹے نبی کے ظاہر ہونے مین متی کے ۲۴ باب کو دیکھو اور محمد صاحب عالم الغیب ہوتا تو زہر آلودہ
گوشت سے جو اسکے امتحان کے لئے ایک یہودن نے کہلایا تھا کیون مرتا غرض کہ محمد ہرگز موسیٰ کے
مانند نہین ہو سکتا الخ **اقول** افسوس پادری صاحب نے جناب مسیح کے وہ پیشین گوئی جو آپ اور
آپکے پیشواؤن کے حق مین ہی تحریر نفرمائی اور وہ یہہ ہی کہ تیرے نام سے دیوؤن کو نہین
نکالا اور تیرے نام سے کرامتین نہین دکھائین ۲۳ - آیت اوسوقت مین اون سے کہونگا
کہ مین کبھی تم سے واقف نہین تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہوا نتہی پس ان ورسون سے
معلوم ہوا کہ اون جھوٹے نبیون مین جنکا ذکر ورس ۱۵ مین ہی یہہ علامتین ہونگے مسیح کے نام
سے نبوت (یعنے منادی کرنا اور مسیح کے نام سے بھوت وغیرہ کا اوتارنا اور مسیح کے نام سے
کرامتین دکھانا اور مسیح کو خداوند خداوند کہنا اب تو آپ کو ثابت ہو گیا کہ یہہ پیشین خبری
مسیح کی آپ اور آپکے مددگارون اور خاص آپکے مددگارون کے پیشواؤن کے حق مین ہی جو
مسیح کے نام سے نبوت (یعنے منادی) کرتے تھے اور مسیح کے نام سے کرامتین دکھاتے تھے اور
مسیح کے نام سے بھوت اوتارتے تھے اور مسیح کو خداوند بناتے تھے نہ اوس برگزیدہ خدا کے حق
مین جسکی بابت لکھا ہی دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہون متی ۱۱ باب ورس ۱۰ کہ اوس
سید المرسلین فخر الاولین والآخرین شفیع المذنبین نے تو تاریکی تثلیث کو جو سراسر شقاوت وضلالت

ہی اور باعث اون کا ذبح کے جسکا ذکر ورس ۱۸ باب مذکور میں ہو تک بتایا گیا
گئے تھے بالکل بیانداروں کے دلون سے مٹا دیا اور شاہراہ توحید کو پچھلے نبیون کی راہ ہدایت
کا رستہ بتادیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور یہہ جو آپ تحریر فرماتے ہین کہ ایک جہوٹے نبی کا
یہہ بالکل خرافات ہی یہہ پیش خبری کسی نوع سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق
نہین آتی کیونکہ اس پیش خبری مین صاف صاف لکھا گیا ہی کہ بہت جہوٹے نبی اٹہین گے اور بہتون کو
گمراہ کرینگے - افسوس آپنے بغیر سوچے سمجہے یون ہی اشارۃً پیغمبر اسلام کے حق مین لکہہ دیا اور
اپنی حماقت اور نادانی ظاہر فرمائی چاہیئے تھا کہ جہوٹے نبیون کے علامتین اول لکہتے جیسا کہ انجیل
مین جناب مسیح فرماتے ہین تم اونہین اونکے پہلون سے پہچانو گے کیا کانٹون سے انگور اور اونٹ
کٹارون سے انجیر توڑتے ہین ۱۷ - ہر اچہا درخت اچہی پہل لاتا ہی اور برا درخت برے پہل لاتا ہی
انتہی پس جب آپ کو جہوٹے سچے کی تمیز ہی نہین تو آپ کی تحریر ایک مجذوبانہ بڑ ہے کہ جسکو
کوئی منصف مزاج مسیحی بہی نہین قبول کریگا - لاریب توریت کی پیش خبریان ضرور ظاہر ہوئین
مگر افسوس وہ پیش خبریان جو بالخصوص مسیح مصلوبی سے مشابہت رکہتے ہین پادری صاحب اونکو
نہ لکہہ سکے تعصب مذہبی یا بلحاظ مشرکیہ اونکے لکہنے سے پہلوتہی کرگئے دیکہو ہم بتاتے ہین از انجملہ
ایک پیش خبری یہہ ہی چنانچہ توریت کتاب استثنا ۱۸ باب ۲۰ آیت لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی
کرے کہ کوئی بات جو مین نے اُسے نہین کہی میرے نام سے کہے یا جو اور معبودون کے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۲ - تو جان رکہہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچہہ کہے اور جو اوسنے
کہا ہی وہ واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے
کہی ہے تو اُس سے مت ڈر الخ اب جائے غور ہے کہ سوا مسیح مصلوبی کے کس نبی نے دعوی خدائی
کیا اور کون قتل کیا گیا اور صلیب پر کہینچا گیا اور نہایت رسوائی سے مارا گیا خدا نے اپنے پاک
نبیون کے معرفت توحید کی تلقین فرمائی مسیح نے خدا کو ایک مین تین اور تین مین ایک کر دکہایا اور
خدا یا مجسم کا دعوی کیا نعوذ باللہ جسکے پاداش مین اوسنے وہ دن دیکہے اور ہو کا ...

جسکو پادری لوگ پیش خبری سمجھتے ہین ایک بھی پورا ہوا دیکھو متی ۱۰ باب ورس ۲۳ مین ہی کہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تم بنی اسرائیل کے سب شہرون مین نہ پھر چکوگے جبتک کہ انسان کا بیٹا نہ آئے پھر باب ۱۶ متی ورس ۲۸ مین ہی مین تمہین سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو یہان کھڑے ہین بعضے موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ انسان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت مین آتے نہ دیکھہ لینگے اور پھر مرقس کا باب ۱۳ ورس ۳۰ مین ہی کہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ یہہ پشت گذر نجاویگی جبتک یہہ سب باتین نہولین اور باب ۲۲ ورس ۳۲ لوقا مین بھی بموجب ان ورسون کے لکھا ہوا ہی لازم تھا کہ حواریون کی حیات مین قیامت آجاتی اور مسیح دوبارہ اس پیش خبری کے موافق نازل ہوجاتا انجیل اور تواریخ کے کتابون سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ سب شاگرد مسیح کے ایسا ہی سمجھتے تھے کہ ہماری زندگی مین قیامت آجائیگی یہان تک کہ ایک شاگرد اکیلا یوحنا رہگیا اور سب مرگئے تو وہ اور عیسائی یہہ سمجھتے رہے کہ اسکی زندگی مین قیامت ہوگی۔ لیکن یہہ ساری باتین اور پیش خبریان جھوٹے نکلین ابتک اٹھارہ سو اٹھہتر برس کا عرصہ گذرا کہ نہ قیامت آئی اور نہ مسیح آیا پس اسطرح کے اور پیش خبریان تمہاری مسیح کے بلا اصل ہین سبحان اللہ اگر ایسے پیش خبریان سے تمہارے مسیح موسی سے نسبت رکہتا ہی تو آپکے عقیدہ اور عقل عجیب پر ہزار آفرین کہنا چاہئے۔ اب رہا روح القدس کا حواریون پر نازل ہونا۔ کیا یہہ پیش خبری مسیح کی ٹھیک نکلی ہرگز نہین آیت مذکور مین لکھا ہی کہ تسلی دینے والا جسکو فارقلیط کہتے ہین اگر روح القدس اس پیش خبری سے مراد سمجھا جاتا تو نامور عیسائی مونتانس جو سنہ ۱۷۷ع مین گذرا ہی یہہ دعوی ہرگز نہ کرتا کہ مین وہ فارقلیط یعنے تسلی دینے والا ہون کیونکہ روح القدس کوئی انسان نہین تھا پس انجیل مین جہان روح القدس کا ذکر ہی وہ تسلی دینے والا نہین ہوسکتا وہ کوئی اور شئی ہوگی جو جھگڑا اور آتشین شعلے ہوکر حواریون پر نازل ہوئے اور انہنا بولیان بولا کر چلدئے تسلی دینے والے کا یہہ کام نہ تھا جو اوس شئی سے ہوا جسکو عیسائی نافہمی سے روح القدس تصور کرتے ہین۔ اب باقی رہا عالم الغیب ہونا حضرت پادری صاحب

ذی شعور بے ادبی معاف عالم الغیب تو آپ کے مسیح بھی جو الوہیت کا نعوذ باللہ دعوی کرتے
بھی نہ تھے چہ جائیکہ انبیا کو عالم الغیب سمجھنا یہہ آپ کی دانائی ہی دیکھو مسیح کا بے علم الغیب ہونا
مرقس ۱۳ باب آیت ۳۲ و ۳۳ ہے لیکن اوس دن اور گھڑی کی بابت کوئی نہین جانتا نہ فرشتے جو
آسمان پر ہین اور نہ بیٹا مگر باپ انتہی اور گوشت زہر آلودہ کا جواب ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ
ہین کہ بکری کے گوشت سے آواز آئی کہ حضرت مجھ مین زہر ہے بلکہ یہہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی جو تعجب کی بات سمجھا ہے بیچارے پادری نے یون ہی سنی سنائی جھوٹا عیسائیون سے
سنے و لیسے ہے اصل اعتراض لکھ [illegible] اور [illegible] سے دینگیا دینگی اپنے مسیح کو نسبت دیتے انکا اعجاز
کار ہے نے ثابت کر دیا کہ یہہ نسبت پیشین گوئی کے باب مین جو پادری نے لکھی یہہ بھی اور نسبتون کی طرح
بے اصل نکلی جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ صفحہ ۱۸ قولہ موسی کو [illegible] تک کام مین رواداری
منظور نہین تھی اور ایسا ہی یسوع مسیح کی انجیل مین رواداری و طرفداری نہین پائی جاتی۔ محمد
کے کامون مین صاف طرفداری تھی اوسنے ایک شخص نضر نام کو اسواسطے قتل کیا کہ اسنے قرآن
کو کہانیون کی کتاب کہا تھا اور ایک آدمی کو اسلئے ہلاک کیا کہ اوسنے کہ محمد کو وعظ کرتے وقت
مارنے کا ارادہ کیا تھا الخ **اقول** افسوس صد ہزار افسوس اس متعصب پادری نے اب حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر طرفداری کا الزام ناحق لگایا حالانکہ اس اقسام کے خونریزیان اور قتل سے
توریت بھری ہوئی ہے اور انبیا کے حکم سے ہزارون جانین ہلاک ہوئی ہین جسکا بیان ہم آگے کرینگے
افسوس اس پادری نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ جب آنحضرت فارقلیط ہین جنکا نام مبارک انجیل مین
بھی ملقب بروح القدس آیا ہے جیسے عیسائی مسیح کو عمانوئیل بھی بولتے ہین ایسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پرانے کتابون مین ماد ماد اور روح القدس یعنے فارقلیط جسکے معنے تسلی دینے والا اور محمد
بھی [illegible] پس جب وہ ملقب بروح القدس ہے اور روح القدس کی تعظیم انجیل شریف مین بھی خدا
نے فرمائی ہے اور جناب مسیح علیہ السلام بھی متی کی انجیل ۱۲ باب ۳۱ آیت سے لیکے ۳۲ تک
[illegible] فرماتے ہین کہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ ہر گناہ اور کفر آدمیون کو معاف کیا جائیگا

Marfat.com

مگر روح القدس کے خلاف کا کفر آدمیون کو معاف نکیا جائیگا - اور جو کوی انسان کے بیٹے کے خلاف
کوی بات کہے اسے معاف کیا جائیگا - اور جو کوی روح القدس کے خلاف کچھ کہے اُسے معاف نکیا جائیگا
نہ اس جہان مین نہ آنیوالے مین - پس اب سب کو حضور علیہ السلام کی فضیلت معلوم ہوگئی اور نصاریٰ
کو بھی واضح ہوگیا کہ حضور علیہ السلام ملقب بہ روح القدس یعنے تسلی دینے والے کے خلاف جو کوئی
کفر بکے وہ اوسکو ہر دو جہان مین معاف نکیا جائیگا پھر کیونکر سمجھا جاے کہ وہ لوگ جنہون نے
حضور علیہ السلام کے خلاف کیا اور اونکی بے ادبی کی وہ کیونکر اپنے پاداش نپاتے اور ہلاک نہوتے
اور نوشتہ کیونکر پورا نہوتا - ہمنے بھی اس نوشتہ کو اپنی آنکھون سے پورا ہوتا دیکھا کہ جن جن
عیسائیون نے ہمارے ملک مین بذریعہ تحریر وتقریر آنحضرت کے خلاف کفر بکا وہ نہایت ذلیل وخوار
ہوکر اپنے کیفر کردار کو پہونچے اور ہمنے جب اونکا یہہ حال دیکھا تو ہمکو جناب مسیح علیہ السلام کا
ارشاد مبارک مذکورہ بالا یاد آیا اور سعدی علیہ الرحمۃ کا بھی مقولہ اونپر صادق آتا دیکھا شعر

؎ عزیزے کہ از درگہش سر بتافت ٭ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت ٭ کا معاملہ ہوا -

اور دیکھیے جنہونے سب الانبیا کی وہ سب کے سب ہلاک ہوے علیٰ ہذا حضرت الیساع علیہ السلام
جو بیت ایل کو چلا رستہ مین کئی لڑکے ٹھٹھے مین اوڑاکے کہنے لگے ای گنجے چلا جا ای گنجے
چلا جا سو اوسنے پیچھے پھر کے خدا کا نام لیکر اونپر نفرین کی وونہین جنگل سے دو ریچھ نکلے اور
بیالیس لڑکے پھاڑ ڈالے کتاب ۲ سلاطین ۲ باب ورس ۲۳ دیکھہ لو - کیون پادری صاحب
دیکھا آپ نے نبیون کی بے ادبی کرنے ایسی ہوتی ہی پس کعب ابن اشرف اور مسمی نذہر اور مسماۃ
عصمہ وغیرہ جنہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی وہ کیونکر ہلاک نہوتے - اب پادری
صاحب کا یہہ اعتراض بیجا کہ عیاذاً باللہ آنحضرت نے کامون مین طرفداری کی بالکل لغو نکلا
اور ہمنے ثابت کردیا کہ کسی نبی کے کامون مین طرفداری نام تک نہین ہوئی اور طرفداری کرنا
صاحب الہام کا کام نہین ہوتا جہاد موسیٰ اور جہاد محمدی جو ہوے وہ سب خدا کے حکم سے
ہوے دیکھو جنہونے مسیح کو ستایا وہ قوم دنیا مین برباد ہوئی اور دیکھو باب ۵ کتاب اول

Marfat.com

سموئیل مین خداتعالی کا حکم ساؤل بادشاہ بنی اسرائیل کو معرفت سموئیل علیہ السلام یون ہوا
کہ اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچھ کہ اونکا ہی یک حرم کر اور اون پر رحم مت کر بلکہ مرد
لیکر عورت اور لڑکے شیر خوار اور بیل بھیڑ اور اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر انتہی
غور کیجئے کہ چار سو برس کے بعد اون عمالیقون کی اولاد سے جنہون نے مقابلہ جناب موسی علیہ
السلام کا کیا تھا حکم انتقام کا ہوا اور بڑی شدت سے حکم نکلا کہ رحم مت کر اور شیر خوار بچون تک
بھی جو کسی طرح کے گناہ دنیوی سے ملوث نتھے اور اسیطرح چارپایون تک قتل اور حرم کر ڈالو انتہی
سرور کائنات نے نبوت کے کام مین کبھی طرفداری نہین کی اور حضور علیہ السلام اور کسی نبی سے
بھی طرفداری کسی امور مین نہین ہوئی۔ بلکہ انبیا اور اولیا کی نسبت طرفداری کا الزام لگانا یہہ
پادری کا زعم فاسد ہی۔ صفحہ ۱۹ **قولہ** موسی کا کلام یسوع مسیح سے مطابق ہی بلکہ مسیح نے
اوسکو پورا کیا اور کمال کو پہنچایا جیساکہ آپ مسیح اپنے کلام مین ایک جگہہ فرماتا ہی کہ یہہ گمان
مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کے کتابون کو منسوخ کرنے آیا منسوخ کرنے نہین بلکہ پورا کرنے آیا
ہون کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جبتک آسمان اور زمین نہ ٹل جاوے ایک نقطہ یا ایک
شوشہ توریت سے ہرگز ٹل نہ جائیگا جبتک کہ سب کچھ پورا نہو پس اس نسبت سے بھی یسوع مسیح
موسی کے مانند ہی الخ **اقول** واہ کیا خوب دروغ گویم بر روئے تو اسی کو کہتے ہین معلوم ہوا
کہ پادری مسئلہ منسوخ سے ناواقف ہی اگر کتاب توریت اور اناجیل اور نامجات پولس مقدس
سے وہ آگاہ ہوتا تو مسیح کو اس نسبت سے موسی کے مانند تصور نکرتا دیکھو اول یوم السبت کے
بابت بہت سے آیات موجود ہین اور یوم السبت کی فضیلت حضرت موسی کے بعد بھی جاری
رہی ہے۔ اور توریت کے احکام دین عیسوی مین بہتر سے منسوخ ہوگئے ہین مثلاً یوم السبت
کہ جسکی عزت کا حکم توریت مین جا بجا لکھا گیا ہی چنانچہ ورس ۳ باب ۲ کتاب پیدائش اور خروج
کے ۳۱ باب کے ۱۴ ورس مین اس روز کے نماننے والون کی سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے
۱۴ ... تم سبت کو مانو اسلئے کہ وہ تمہارے لئے مقدس ہی جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مار ڈالا

پاوے۔ اب گنتی کے ۱۵ باب کو دیکھئے کہ ایک شخص سبت کے دن لکڑیان جمع کرتا تھا وہ پکڑا
گیا اور سنگسار کیا گیا۔ اور جناب پولوس نے اس حکم کو منسوخ کر ڈالا کہ کوی کھانے پینے یا عید یا
نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ ٹھہراوے کلیسونکے خط کے ۲ باب ورس
۱۴ سے ۱۶ تک دوم ختنے کا حکم جسکے تاکید توریت مین شدید لکھی ہے اب عیسائیون نے اوسکو
بہی اڑا ڈالا حالانکہ وہ حکم دائمی تھا دیکھو پیدایش ۱۷ باب اور سنئے کہ جناب پولوس نے شریعت
کی کیسی حرمت لکھی ہے سبحان اللہ دیکھو گلیتون کے خط کے ۳ باب مین کہ وہ سب جو شریعت کے عمل
پر بھروسا رکھتے ہین لعنتی ہین ۱۳ ورس مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔
اور اگر آپ کو اسقدر فرصت ہو کہ توریت اور انجیل مین مسئلہ منسوخ کو دریافت کرین تو اپنی
تشفی کے لئے ذرا نامہ عبرانیہ باب ۷ ورس ۱۸ کو تو دیکھہ لیجئے کہ وہان پولوس کیا فرماتے ہین۔
اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونے کے سبب منسوخ ہی۔ پس پادری کا یہہ دعوی کہ مسیح نے توریت
کو پورا کیا لغو ہو گیا۔ **قولہ** اور محمد کے قول اور فعل سے صریح پایا جاتا ہی کہ وہ مسیح اور موسی ہر دو
سے مخالف ہی حتی کہ سب نبیون سے برخلاف جیسا کہ استثنا کے ۱۷ باب مین حکم ہی کہ بہت سے
جوروان نکرے اور مسیح نے بھی اپنے کلام مین فرمایا ہی کہ ایک جورو کے سوا جو کوئی اور کرتا ہی
زنا کرتا ہی لیکن محمد نے برخلاف اسکے حکم دیا ہی کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع
یعنے پس نکاح کرو تم جو خوش آوین تمہین عورتون مین سے دو یا تین یا چار یا اور کتاب نسبت
نامہ محمد سے ظاہر ہی کہ آپ برابر چودہ بی بیئین شادی مین رکھتا تھا۔ الخ **اقول** یہہ وہی
پرانا راگ رجب علی نے چھیڑ گایا یا یون سمجھے کہ وہی روتا ہوا رنگ پھر پیش کیا یہہ بالکل جھوٹ
ہی انجیل مین تو اسکا کہین نام تک بھی نہین مگر پولوس کے نامجات مین صرف پادری کو ایک
جورو کرنے کی صلاح دی گئی ہی تاکہ پادری معقدمات خانگی مین کم مبتلا ہون اور دین کے امور
بجالانے مین اونہین فرصت ملے۔ مگر خلاف اسکے ہمارے زمانہ کے پادری جایداد و زمین خرید کے
اور سود پر روپیہ چلاتے ہین کثرت مناکحت کی ممانعت جس خیال سے پولوس نے کی تھی وہ

Marfat.com

بات فی زمانہ معدوم ہی - بہت سے جوروان کا فکر کلیسا کی مذمت [illegible] کیا تھا مگر اوسکو یہہ خبر نہ تھی کہ بجاے کثرت مناکحت کے [illegible] ہوجاوینگے پوشیدہ نرہے کہ عیسائیون مین کثرت مناکحت کا دستور [illegible] مسیح کے عروج کے بعد عرصہ تک جاری تھا - اخبار ایرش ٹمیس مطبوعہ ۲۱ - اگست ۱۸۶۱ء کو دیکھو کہ جن ملکون مین کثرت مناکحت کا دستور نہین ہی وہان زنا اور حرامکاری کی گرم بازاری ہی - ادہر سنئے کہ اف جون ڈیون پورٹ صاحب مولف رسالہ موید الاسلام نے جواز کثرت مناکحت کو کتب سماویہ سے ثابت کردیا ہی توریت سے صاف ظاہر ہی کہ انبیا کیا دین بہی یہہ رسم برابر چلی آئی ہی جیسا حال تہ پچہلے جواب مین ہم لکہہ آئے ہین اور جون ڈیون پورٹ صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ قدیم کے عیسائیون مین رسم تعدد شوہر جاری تھا یعنے دس بارہ شوہر ایک زوجہ مین شریک ہوتے تہے جب رومن کیتہولک اون اگلے زمانہ کے لوگون مین اٹہے تو اونہون نے رہبانیت اور تجرد کی رواج دی اور یہہ فتوی دیا کہ جو شخص کسی زن بیوہ سے عقد کریگا وہ مرتکب جرم عقد زوجین ہوا اور از روی شریعت مسیحی مستحق زنا ہوگا آخر الامر گھٹتے گھٹتے اب عیسائیون مین ایک زوجہ کا رسم رہگیا - اور اب پادری صاحب کو لازم ہی کہ وہ اودہ اخبار لکہنو مطبوعہ ۱۳ می ۱۸۷۳ء کو دیکہین کہ اسمین یہہ خبر درج ہی کہ پارلیمنٹ لندن مین یہہ درخواست گذری ہی ایک گروہ کی طرف سے کہ ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت ہوجاے الخ اور پادری صاحب فدا اپنے ہمقوم کو سمجہائین بلکہ امریکہ مین تشریف لیجائین کیونکہ وہ وہان کا نمک کہاتے ہین وہین جاکر نمک حلالی کرین کیا معنی صاحب اخبار انڈین کلکتہ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۷۳ء نمبر ۱۲ ۱۴۸ مین تحریر کرتے ہین کہ امریکہ مقام ساچوسٹس کے بہت عورتون نے اندنون کثرت ازدواج کے لئے درخواست گزرانی ہی کیا وجہ کہ عورتین بہت ہین اور اونہون نے یہہ بھی ثابت کردیا کہ بیبل مین کثرت مناکحت کہین منع نہین لکہا اور تعجب یہہ ہی کہ یہہ درخواست عورتون کیطرف سے ہوی ہی - اب پادری کا یہہ لکہنا کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے

قول و فعل سب انبیا سے خلاف ہین بالکل غلط نکلا اور ہمنے ثابت کر دیا کہ آنحضرت کے قول و فعل
تمام انبیا اور شریعت الہی کے موافق ہین اور کوئی فعل آنحضرت کا خلاف حکم رب تعالی نہین تھی
اور آنحضرت کے چودہ حرم پر جو اعتراض پادری کا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ جب ... ازواج
کی اک حد خاص ... یہہ بھی شرط عدالت سے مشروط مقرر کی گئی تو جو لوگ زاید لضا ... تھی برخلاف
تھے اونکو عدد ناید سے کنارہ کرنا پڑا تھا چنانچہ ایک خبر مین ہی عن ابن عمران غیلان بن
سلمة الثقفی اسلم وله عشرة نسوة فی الجاهلية فاسلمن معه فقال النبی صلعم
مسك اربعا و فارق سائرهن رواه احمد والترمذی وابن ماجه ۔ وعن
نوفل بن معاوية قال اسلمت وتحتی خمس نسوة فسالت النبی صلعم فقال فارق
واحدة وامسك اربعا رواه فی شرح السنة) مگر چار تک اونکا عدد معین تھا نہ
کہ منکوحات کی تعین و تخصیص اور اونکو اختیار تھا کہ در صورت طلاق یا وفات کسی کے اور سے تو ان
کے عدد کی تکمیل کر سکتے تھے ۔ مگر جناب پیغمبر کے حق مین ... کی تعین و تخصیص ... بیت
اشخاص و منکوحات تھے یعنے وہی خاص عورتین جو اسوقت تک ہو چکی تھین وہ جایز ...
رہین الا ان مین سے کسی کے وفات پر یا (اگر ہو سکے تو) طلاق پر جایز نہ تھا کہ اوسکا بدل او
کوئی عدد قایم ہوتا لا یحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج
پس یہی تخصیص تھی جو من دون المؤمنین تھی ۔ اور یہہ تخصیص تو ایک گونہ کیا بلکہ بہت کرکے
ممانعت اور قید کی صورت مین تھی نہ کہ آزادی اور خود مختاری کی حالت مین ۔ کیونکہ عوام مسلمین
کی نسبت صرف عدد کا تعین تھا نہ کہ منکوحات کا اور ممکن ہی کہ موت یا طلاق کی صورت مین
ہمیشہ ادل بدل ہوتا رہے اور پیغمبر کے حق مین تخصیص تھی منکوحات کی اور اس تعین کی وجہ
سے امر نکاح مین وہ خود مختار نہ رہے بلکہ عدد نکاح اور منکوحات دونون مین قید لگ گئی
اور جو آزادی عوام مسلمین اور تمام قوم کو حاصل تھی اس سے ممانعت شدید کی گئی ۔ **قوله**
پھر شریعت موسوی احبار مین درج ہی کہ جو کوئی اپنے ہمسایہ سے زنا کرے دونون قتل کیے جاوین

Marfat.com

برخلاف اسکے محمد صلعم نے مساة زینب سے جو اسکے لے پالک بیٹے زید کی جورو تھی مقاربت کی اور یہہ
سے برخلاف حرکتین محمد صلعم نے کین جنکا ذکر مین نے ایک رسالہ موسوم بہ اعجاز المسیحی مین لکھا ہی
پس اس نسبت سے بھی محمد موسیٰ کے مانند نہین ہو سکتا الخ **اقول** جبکہ پادری صاحب خلاف حق او
جھوٹ اعتراضات کرینگے تو پھر خلاصہ کے طور پر اپنی کتاب مین نالایق شبہات مکرر بیان کرتے ہین
اس خیالی تقریر اور فرضی تفریع سے بجز اسکے کہ معترض کے خباثت اور بد باطنی ظاہر ہو اور کچھ
نہین نکلتا کیونکہ بجز افترا اور بہتان کے اور ایسی بدگمانی کی کیا سند اور ثبوت ہی - یہہ پادری
کی نادانی ہی کہ اک شخص جو اک مرد کا پسر صلبی نہین ہی اوسکو خلاف واقع ایسا قرار دیکے پسر صلبی
کے احکام اوسپر قایم اور ترتیب کرتے ہین - اور یہہ رسم صریح عادات الٰہی کے خلاف ہی کیونکہ
پسر صلبی وہی ہو سکتا ہی جو عادتاً شخص منسوب الیہ کی صلب سے پیدا ہوا ہو پس جب زید پسر صلبی نہ تھا
تو اوسکی جورو بہو آنحضرت کی کیونکر ہو سکتی ہی - عورت مطلقہ سے نکاح کرکے مقاربت کرنی
گناہ نہین ہی ہان بغیر نکاح کے مقاربت کرنی زنا مین داخل ہی جیسے توریت مین لکھا ہی کہ یہودا
نے بہو سے زنا کیا اور داؤد نے اوریا کی جورو سے مقاربت کی - افسوس یہودا نے بہو سے زنا
کیا اور ایسا ہی داؤد نے کیا اونکی اولاد زادہ قتل کی گئی - اس تقریر سے ثابت ہوا اور پادری
کے حوالہ مذکور سے جو بہو سے زنا کرے قتل کیے جاوین الخ یہودا اور داؤد کی نوبت قتل کی نہ پہونچی
مگر اونکی نسل مین سے جو قتل ہوئے شاید یہہ اوسی زنا کا اثر ہوا جو پادری نے آپ ہی بیان کر
الحاصل پادری صاحب کے مسیح جو قتل ہوئے اونکے بیان سے معلوم ہوا کہ یہودا اور داؤد کے زنا
گناہ کا مطالبہ اونسے کیا گیا جیسا کہ ورس ۷ باب ۳۴ خروج مین ہی باپون کے گناہ اونکے فرزند
سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری اور چوتھی پشت تک مطالبہ کرونگا الخ اب رہا رسالہ
اعجاز مسیحی وہ ہمارے دیکھنے مین نہین آیا جب دیکھا جاویگا تو انشاء اللہ تعالی بشرط زندگی
بھی جواب لکھا جاویگا - معلوم ہوتا ہی کہ جسطرح یہہ تہمت اور بہتان اور افترا آنحضرت پر پادری
نے اس رسالہ تستبین مین لگائے ہین ویسے ہی اوسمین خرافات اور ہزلیات لکھا ہوگا

Marfat.com

پادری کی بدنیتی اور افترا پردازی سب کو معلوم ہوگئی اور اونکا جہوٹ کھل گیا نیک طینت اور صاف دل آدمی کبہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام نہین لگا سکتا کیونکہ جناب تقدس نبوی کے حالات سوانح عمری کے ملاحظہ سے مخالف بہی اس بات کے قایل ہین کہ آنجناب امور دینوی مین بڑے زاہد اور لذات دنیاوی سے مبرا اور نفسانی خواہشون سے پاک تہے - **قولہ** محمد کو مرگی کی بیماری تہی اور جسوقت مذکورہ بیماری مین گرتا رہو کر غش مین آیا کرتا اور اپنے مونہہ مین کف بہر کر جوان اونٹ کیطرح بولا کرتا تہا تو اوسکی بی بی عایشہ نامی اور ابو ہریرہ اوسکا دوست اوس پر وحی کا آنا خیال کیا کرتے تہے الخ **اقول** مرگی کا مرض محض تہمت ہی - اوّل مرض صرع کی کیفیت محض دشمنون اور خصوصًا یونانیون کی بنائی ہوی بات ہی اور جبتک اسکا ثبوت قاعدۂ ثبوت سمعیات سے یقینی نہوگا قابل تسلیم نہین - علاوہ ازین بالفرض ہمنے ان بعض سیہ درونان قوسوسین کے اس افسانہ مستحبث کو تسلیم بہی کر لیا تو بہی کیا کہین ایسا ہوا ہی کہ کسی شخص مصروع نے کبہی اپنے آپ کو نبی سمجھ لیا یا کسی صرع نے کسی شخص پر ایسی دل پر قوی اثر کر دینے والی باتین القا کین یا ایسی اعلی اور افضل تعلیمین حقایق الہیات اور مکارم اخلاق کی سکہلائین - اور کیا حالت صرع مین اجماع حواس اور ادراک ایسا ہی رہتا ہی جیساکہ حالت غیر صرع مین اور دوار صرع مین مصروع کے خیالات کو ترفع اور بلند پروازی اور تفکر کو تحریک اور برانگیختی ہوتی ہی - نہین ہرگز نہین - لندن کے کوارٹرلی ری ویو نمبر ۲۵۴ بابت اکتوبر ۱۸۶۹ء کے ایک آرٹیکل مین جو اسلام کے نام سے لکہا ہی کہ ہماری راے مین صرع سے کوئی شخص کبہو اپنے آپ کو نبی نہین تصور کر لیتا اور نہ مشرق کے لوگون مین ایسا کبہی ہوا اور نہ کبہی صرع کی وجہ سے دل کے ہلا دینے والی باتین اور افضع نقش و نگار مصروع کے دلپر القا ہوے صفحہ ۳۱۱ - - -

پس اگر حالت صرع کو اپنی ادعاے تنزیل وحی کا محض بہانہ ٹہرایا تہا تو وہی وقت اور بحث جو تعمدًا ترویر اور مکاری کی حالت کی نسبت گزری پیش آویگی اور اگر ایسا نہین تو اسکا ذکر فضول - دوم وہ غشی کی کیفیت جو اگر اسکا تکرار اور استمرار ثابت ہوسکے تو ممکن ہی کہ از قبیل

Marfat.com

اثر الہی ہو جو کہ احساس وحی اور مشاہدہ ملائکہ اور استشعار تنزیل مین ہوتی ہو جیسے موسی کی حالت کوہ طور پر مسافت رویت الہی اور پولوس کی کیفیت مسیح کی جلوہ گری پر ہوی تھی پس ایسے احساس اور ادراک صحیح کی باتین - قوی العقل اور صاحب جودۃ قریحہ کو دہوکہ مین نہین ڈال سکتین۔ سوم رویای حقیقی اور مکاشفات الٰہیہ مین واہمہ کا اسقدر دخل اور تصرف ایسے عرصہ ممتد اور مدت دراز تک کیونکر ہو سکتا ہی - اور کب ادراک ہو سکتا ہی کہ ایسے امر عظیم المنزلت مین صرف وہم اور دہوکے پر تمام امور کا انتظام رہا ہو اور اوسی وہم کے بنا پر تمام معطیتین اور اقتضین اور تمام انقلاب احوال مبنی ہون - کسی کی عقل اسکو دم بہر کے لئے بہی باور نہین کر سکتی - چہارم وہ کیفیت توجہ روح برانگیختی اور اسکے جوش اور ہیجان مین اپنے اپ کو مشرف بمکالمت الہی تصور کر لینا خیالات خام اور تصورات نا فرجام از قبیل اضغاث احلام یا ان حالات کے مشابہ [illegible] ذی عقل اور صدق شعار اور ذہن ثاقب اور فکر صائب مخالفین مین بہی مسلم ہی کیسی ہو سکتا کہ اسکا اثر باانہمہ موانع و معارضات مدت مدید تک رہے - اور کیا وجہ کہ اگر ایک مرتبہ ہمکو ایک وہم یا دہوکا ہو جاوے تو باوجود سلامت عقل اور صحت ادراک ہم اسی پر مستمر اور مصر رہین - پس یہہ توجیہ نہایت درجہ کی ضعیف اور نہایت مرتبہ کی سخیف ہی اور بیشک صداقت انحضرت کی درحقیقت دعوی نبوی باکمل وجوہ ظاہر و ثابت ہی اور حیوان اونٹ کیطرح بولنا اور بکری کی بولی اور گدہے کے مانند رینکنا یہہ سب بولیان پادری صاحب نے بحالت قید جنگ کے جہلخانہ مین قیدیون کو ضرب بید تر اتر سرین پر لگتے دیکہکر سیکہے ہونگے اور عجب نہین جب خود پادری موصوف کو چالیس ضرب بید لگے تو وہ کون سے بولی بولکر غش مین اگئے تہے - اور اونکے دوست یہہ کس روح کا فیض تصور کرتے تہے - افسوس آج تک دنیا مین کسی مرگی والے نے دعوی نبوت نکیا اور ہزارون آدمی اس مرض مین مبتلا ہوے یہہ سراسر انحضرت پر افترا اور بہتان ہی اور محض تہمت ہی -

باب سوم مین یہہ بیان ہی کہ پیغمبر اسلام کو موسی علیہ السلام سے جیسی تشبیہ ہی عیسی علیہ السلام کو ہرگز نہین

واضح ہو کہ پادری رجب علی صاحب نے اپنی نادانی اور کم علمی سے دس نسبتین عیسیٰ کو موسیٰ سے دیکر ڈہینگیا ڈہنگی بے علاقہ اپنی کتاب مین لکہین جسکا جواب ہم اوپر لکہہ آئے ہین اب ہم چند تشبیہ کمالات مین بہی حضور علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے دیتے ہین اور ناظرین غور کرین کہ جیسے تشبیہ حضور علیہ السلام کو موسیٰ سے ہی اور کسی نبی کو نہین ہو سکتی ہے۔ **تشبیہ اول** موسیٰ علیہ السلام نے والدین سے الگ ہو کر فرعون کے گھر مین جو دشمن تھا پرورش پائی جناب سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ وعلیہ وسلم نے بہی والدین کے مرنے کے سبب اپنے چچا کے گھر مین جو دشمن تھا پرورش پائی۔ **تشبیہ دوم** حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن پہاڑ پر بہوکے رہے حضور علیہ السلام غار حرا مین اسیطرح بہوکے عبادت کرتے رہے۔ **تشبیہ سوم** موسیٰ کا منہ جلال سے چمکا حضور علیہ السلام کے پشت پر مہر نبوت سے جلال چمکا۔ **تشبیہ چہارم** موسیٰ جسمانی شریعت لایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی اور روحانی شریعت کا مجموعہ لائے۔ **تشبیہ پنجم** موسیٰ نے معجزات دکہلائے حضور علیہ السلام نے اُس سے زیادہ عجیب وغریب معجزات دکہلائے۔ **تشبیہ ششم** موسیٰ نے والدہ سے علیحدہ ہو کر غیر عورت کا دودہ پیکے پرورش پائی حضور علیہ السلام نے والدہ سے الگ ہو کر حلیمہ دایہ کے دودہ سے پرورش پائی۔ **تشبیہ ہفتم** موسیٰ کو خداوند نے کوہ طور پر وحی کی حضور علیہ السلام کو کوہ حرا پر وحی کی اور آسمانون پر معراج۔ **تشبیہ ہشتم** موسیٰ اپنے قوم کو مصر سے لیکر کنعان وغیرہ کیطرف ہجرت کر گیا حضور علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ **تشبیہ نہم** حضرت موسیٰ کو بہی کافرون کے ساتھ لڑنیکا حکم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وحدانیت خدا کے وعظ کرنے سے جو فارغ ہوگئے آپ سے جہاد کرنے کا حکم ہوا۔ البتہ جہاد حضرت موسیٰ کا نہایت سخت تھا اور

علیہ وسلم کا جہاد نہایت ملایم اور امن دینے والا اور جانون کا بچانے والا تھا۔ **تشبیہ دہم**
حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے شریعت عطا ہوئی اور ایک کتاب دی گئی یعنے توریت
جس مین تمام احکام شریعت کے ہین۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شریعت عطا ہوئی اور ایک
کتاب دی گئی یعنے قرآن مجید جس مین تمام احکام شریعت کے ہین اور غالباً کوئی اور پیغمبر سوائے
حضرت موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا نہین ہوا جس کو ایسا قانون شریعت
کا عطا ہوا ہو۔ کیونکہ تمام انبیاء بنی اسرائیل اور خود حضرت عیسیٰ یہ سب کے سب حضرت موسیٰ کی
شریعت کے تابع تھے کسی کو خاص شریعت عطا نہین ہوئی تھی۔

باب چہارم

علمای اسلام اور عیسائی مصنفون کی گواہی کہ پیغمبر اسلام بیشک موسیٰ کے مانند ہی متعصبی عیسائیون کے دلایل کی رد

پوشیدہ نہ رہے کہ منصف مزاج عیسائی مصنفون نے بھی یہہ بات تسلیم کی ہی کہ حضرت محمد مثل حضرت
موسیٰ کے تھے۔ مسٹر ڈیون پورٹ نے حضرت عیسیٰ کے حالات زندگی کے بیان مین لکھا ہی کہ حضرت
موسیٰ اور حضرت محمد صرف غور ہی کرنے والے اور سوچنے والے نہ تھے بلکہ وہ دونون کام کرنے
والے تھے اپنے ہموطنون اور ہمعصرون کے لئے کام تجویز کرتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے انہون
نے انسانون پر حکومت کی۔ کوارٹرلی ریویو نمبر ۲۵۴ مین جو آرٹیکل اسلام پر چھپا اس آرٹیکل
کا لکھنے والا لکھتا ہی کہ حضرت محمد کو پہلے اپنے وطن مین رہنا مشکل معلوم ہوا۔ اور اس لئے
انہون نے ہجرت کی تاکہ کسی دوسرے مقام پر جا کر وعظ کرین۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت
موسیٰ اور اور نبیون نے ہجرت کی تھی ان کے پیروون نے اطاعت اور وفاداری کا وعدہ کیا اور
جب یہہ ہو چکا تو انہون نے ان مین سے بارہ آدمی منتخب کئے حضرت عیسیٰ نے بھی بارہ حواری
چنے حضرت موسیٰ نے بھی بنی اسرائیل کی قوم مین سے اپنی بہ نسبت زیادہ عمر کے لوگ منتخب کئے
ہجری مین اخیر مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس ہزار مسلمانون کے ساتھ

تطویل یہان مناسب شان نہین بلکہ مرسلین مذکورین کے اکاذیب و مکائد کو بھی تمام و کمال ہمنے نہین لکھا اون کے معائب و رذائل کثیرہ سے کہ منصوص توریت ہین عمداً احتراز کیا اور عہد جدید چونکہ بزعم عیسائیون کے مقابل عہد عتیق کی تصحیح و تصدیق کرتا ہے اور نیز حسب مفاد ورس ۸ باب ۱۰ انجیل یوحنا تب یسوع نے اونہین پہر کہا کہ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ بہیڑون کا دروازہ مین ہون سب جتنے مجہسے آگے آئے چور اور بٹمار ہین انتہی ہر نبی کا فرمان کرتا بدکار ہونا بطور استغراق کلی از روے انجیل بہی ثابت و واضح ہے اب ذرا انبیا کے آخرین کا حال سنو اولا حضرت سلیمان و داؤد نبی یہوداہ ہین پہارس کی اولاد مین جسکی کیفیت ولادت باب ۳۸ کتاب پیدایش کے موافق یہہ ہے کہ یہوداہ نے اپنے بیٹے عیر کی شادی تمر سے کی اور بعد انتقال عیر تمر کو اپنے دوسرے بیٹے اونان کے سپرد کیا اور اوسکے مرنیکے بعد تمر کو اوسکے باپ کے گہر پہونچا دیا اس عرصہ مین یہوداہ کی بی بی نے وفات پائی اور یہوداہ اپنی بہیڑون کے پشم کترنیوالون کے پاس روزمرہ جایا کرتا تمر وضع بدل کر راہ مین جا بیٹہی اوسے دیکہکر یہوداہ سمجہا کہ کوئی کسبی ہے اور اوسکے ساتہہ خلوت کی تمر اوس سے حاملہ ہوئی اور دو بیٹے جنی ایک ضارہ دوسرا پہارس سلیمان و داؤد کا جد امجد ثانیاً ان حضرات کے جدات سے راحاب فاحشہ ہے جو شہر یریحو کی ساکنہ تہی اور جسنے حضرت یوشع کے جاسوسون کو وقت محاصرہ یریحو کے اپنے یہان جگہہ دی جیسا کہ باب دوم کتاب یوشع مین مذکور ہے چنانچہ اسی حسن خدمت کے صلہ مین وہ سلمون بن نحشون کے نکاح مین آئی اور اوس سے بوعز پیدا ہوا جو اجداد حضرت داؤد سے معدود ہے ثالثاً

بوغز کا بیٹا عوبید اوُد کا دادا روت سے متولد ہوا جو موآبیون کے قوم سے تہی اور
موآبیہ تہا و ولد الزنا ہونا قصہ لوط سے کہ سابقاً منقول ہوا بخوبی ظاہر ہے رابعاً ازروے شاہد
یازدہم بنت سبع والدہ حضرت سلیمان کا خراب و زانیہ ہونا اوپر معلوم ہو چکا خامساً رحبعام
بن سلیمان کی والدہ ازروے ورس ۲۱ باب ۱۲ تواریخ دوم کے بنی عمون یعنی عمون کی
اولاد سے تہین جسے حضرت لوط کی چہوٹی بیٹی نے اپنے باپ سے جنا تہا اور داخل سلسلہ
جدات حضرت مسیح ہین ایسکے موجب انبیا کے نسب مین ہر قسم کا فتور داخل بنص توریت ثابت
و متحقق ہے کیون ہنو جب ایسے ہی لوگ عہدہ نبوت پر مامور ہوئے لامحالہ مرتکب اعمال
قبیحہ و بالطبع مصدر منکرات بنی لان حسن نبات الارض من کرم البذر اور حسب اعتقاد
عیسائیون کے انجیل کے موافق چونکہ حضرت عیسی ازجہت والدہ کے علاقہ نسبی داود و سلیمان
سے رکہتے ہین اور باعتبار تثلیث وہ ابن اللہ اور عین خدا ہین اسصورت مین معاذ اللہ
خدا کے نسب مین بہی اکثر نقائص مذکورہ بتکرار واقع ہوئے وللہ در من قال ؎
ما نجی اللہ والرسول معاً + من لسان الوری فکیف انا + اور ہنود وغیرہ دوسرے
ارباب مذاہب حالات منکرہ و سیئات ہر گونہ کو اپنے پیشواؤن کی جانب خود منسوب و
مستند کرتے ہین بلکہ اون کی غایت شہوت پرستی و بدمستی کو منجملہ کرامات و کمالات سمجہتے
ہین و فخراً ہر کوچہ و بازار مین انکی حکایات شہوت انگیز کو علی الاعلان پڑہتے ہین اور لغویت
کے مثل اون کے اکابر کی رذالت و دنائت بہی طشت ازبام ہے اور معلوم ہر خاص و
عام ہے پس تنزیہ و توحید خدا کی مانند جملہ معائب ذاتی و صفاتی اور رذائل خلقی و خلقی

انبیا کی عصمت و عفت یہی کہ مبلغین دین و ملت ہین فقط قرآن کے نسخ مخصصہ اور سلام کے
عقائد خاصہ سے ہی بمقابلہ اسلام اس امر مین یہی دوسرے مذاہب اقرار موافق و
مخالف کچہ اصل و وقعت نہین رکہتے اسیواسطے جان دیون پورٹ لکہتا ہے منجملہ محاسن
اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے دو باتین نہایت عمدہ
ہین اوّل قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جسمین خدا تعالی کا ذکر ہے اور جس کے
سُننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے اور خوف آتا ہے اور جس
عبارت مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہے
جو انسان کیواسطے مخص ہین دوسرے قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کے جا سکتے ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ
اوسمین ذرا سا بہی حرف گیری ناممکن ہے اور اگر ہم اوسے اوّل سے آخر تک
پڑہین تو کہین ایسی بات نہ واقع ہو گی کہ جس سے ہنسی آجاے انتہی باقی رہی

اصل سوم وہ خوبی تعلیم و حسن تلقین ہے اسمین بہی تمامی مذاہب سے دین
محمدی کا رتبہ اعلی ہے اور قریب العقل و الحکمت سب سے زیادہ اس لئے کہ وضع
دین سے غرض حقیقی تنویر و تصفیہ عقل بشری اور تکمیل و تحصیل ملکات حسنہ ہی جسکا
علم و ادراک اور پاس و لحاظ اکثر اوقات حرص و طمع یا حب جاہ و قرب بادشاہ یا غیظ و
غضب اور لہو و طرب یا فقر و افلاس خواہ حصول دولت بیقیاس یا غلبہ شہوت

وغرور مثل نخوت وغیرہا کے سبب انسان سے مرتفع ہو جاتا ہے وقت اشتداد امراض
اپنی ہی مضرت ومنفعت کے جلب ودفع کو ہر شخص حصول اغراض سائر الناس پر مقدم ولازم
سمجھتا ہی اور بنی نوع کے نقصان ونفع کا معاون وذرد مند مطلقاً نہین بنتا اور یہ امر
واسطے بنی آدم کے سراسر قاطع ومضر بلکہ مخل نظام تمام عالم ہے بنظر انسداد اسی فتنہ
وفساد کے مدبرین سلاطین نے آئین وقوانین وضع کیے جسکے سبب قہراً وجبراً لوگ اپنے
عزایم باطلہ سے باز رہے اور مدعیان حکمت وفلسفہ نے اسکے واسطے اصول اخلاق کو
مرتب کرکے تفاوت افعال حسنہ وقبیحہ کو درج وثبت کیا اور انبیای کرام نے بیان اسکا
انتظام فرمایا کہ تمامی اعمال واطوار اور اختیار ہر فعل وکردار مین پروردگار کے خوف کی
تعلیم کی اور ہر خیر وشر کا محاسبہ یوم جزا وسزا پر ٹھہرایا در صورت زہد وتقوی جناب احدیت
کے ابدی عنایت ورضا سے موعود اور بر تقدیر محبت دنیوی کہ اصل الاصول جمیع افعال
قبیحہ عذاب شدید وعقاب الیم کو تیار وموجود بتلایا اور نیز ارتکاب فسوق وفجور اور
ظلم وتعدی کو بوجہ غضب وسخط الہی دنیا مین بہی سبب آفت وتباہی اور اعمال حسنہ کو باعث
بقا سے عیش وفارغ البالی اور موجب مزید رحمت وعنایت باری کہا اور اسکے ماورا یہہ
بہی تلقین وذہن نشین کردیا کہ جمیع افراد عالم کے مابین علاقہ مشارکت نوعی کے علاوہ
قرابت ورشتہ بہی ہے قریبہ ہو یا بعیدہ اسواسطے کہ باجمہا ایک ہی شخص کی اولاد مین
اور تمامی رجال ونسا اوسیکی بنائر واحفاد ہین لہذا پاس حقوق سائر الناس اور اونکے
احوال کی مراعات اور بہی زیادہ ہر شخص پر لازم وواجب ٹھہری کما قیل ؎ بنی آدم اعضای

یکدیگراند * کہ در آفرینش زیک جوہراند * چو عضوی بدرد آورد روزگار * نماند دگر عضوہا را قرار * اسکے سوا جو مذاہب سائرہ دنیا مین مروج و مدون ہین وہ اہنین طریقون سے ماخوذ و مستنبط ہین اون کے بانیون نے بہوای حصول امامت و شوق ریاست یا بتمنای بقای نام تا بقیامت اصول و ضوابط مذکورہ ہی سے چند قوانین و قواعد اخذ و مستخرج کر لیے ہین بہر حال جملہ مشارب مذاہب متداولہ سے یہہ دیکہنا باقی رہا کہ کس کا طریق تعلیم بہتر ہے اور تہذیب و شایستگی کا ثمر کسی باحسن الوجوہ حاصل و میسر ہے قوانین سلاطین ہین چونکہ رعایت نظم و نسق ملکی بنتیزا اور ترقی مملکت و مزید سلطنت عموماً مد نظر ہوتی ہے بدینوجہ وہی اطوار و عادات رعایا موضوع بحث ہون گی کہ معاون و ممد اقتدار شاہی یا اسباب زوال ملک اور مدار تنزل و تباہی ہون اصلاح تدبیر منزل و تہذیب اخلاق اور تعلیم اقسام ثلثہ حکمت نظریہ سے علی الاطلاق حکام وقت کو بالذات غرض و تعلق نہین اور نہ تحسین و تقبیح رسم و رواج اور طرق معاشرت کی نگرانی و مراعات سلطنت سے متعلق بلکہ از روے سیاست مدن ہر ملک کی عادات قومی و معاملات باہمی مین بلالحاظ نیک و بد سلاطین مجاز دخل و تصرف نہین رسوم مروجہ کو بدستور رکہنا یا تبدیل و تغییر سے اوسکے ترمیم رعایا کی ہی راے پر مفوض کرنا اون پر فرض و واجب ہے لہذا تکمیل تہذیب اور درستی عامہ اخلاق و اطوار انسانی کے واسطے قانون سیاست کافی و مکتفی نہین معہذا تعرض و مزاحمت قانون ملکی علی الاعلان ارتکاب ام سے اوسیوقت تک نافذ ہے کہ حفظ نفس و آبرو کا مجرم خیال رکہتا ہو ورنہ اخفاو سر اور عدم

Marfat.com

مبالات ذلت وہلاکت کی حالت مین اوسکا نفاذ و وجود محض رائگان و بے سود ہے
اور تعلیم حکما مین اگرچہ انواع ثلثہ حکمت عملی کے قواعد و ضوابط مندرج و منضبط ہین
جنسے اصلاح اخلاق اور انتظام عالم ممکن ہے مگر اوسکی پابندی ہر شخص کے واسطے ہمیشہ
مال و دولت ظاہری اور ترقی جاہ و ثروت دنیوی کی مثمر و منتج نہین اور نہ رحمت و
مغفرت کا اوسپر وعدہ ہے اور نہ عطاے ناز و نعمت کا معاہدہ نہ انعام و انتقام سے
خوف و رجا ہی اور نہ امید و بیم عذاب و ثواب کہ بناے صدور افعال اختیاری ہے کما تقرر
فی محلہ پس اوسکا ترک و عمل یکسان ہوا بلکہ باعتبار تفاوت اشخاص و اختلاف زمان
اوسکا التزام منافع کثیرہ سے موجب حرمان و خسران ہی اور شہوات سہل الحصول سے
کرنا نفس اور مساکین و فقرا مین مال کا صرف بنظر ظاہر صریح نقصان و زیان ہے
اس صورت مین انسان بلا تحقق خوف و رجا تحمل بار گران کیونکر ہوگا وقت حصول
مطلب ہر فرد بشر دوسرے کی عزت و آبرو کا خیال اور نفع و ضرر کا لحاظ کسطرح رکھیگا
اسکے ما ورا اعتقاد قدم عالم و انواع سے جسپر کافہ حکماے روم و یونان اور جملہ عقلاے
مصر و ایران اور جمہور فلاسفہ چین و ہندوستان کو کامل اذعان و اعتماد ہی وہ
واسطہ بہی یگانگت و یکجہتی کا کہ باہمی نصرت و ہمدردی کے واسطے سبب قوی ہی مفقود
و مرتفع ہوگیا پس بلا ضرورت داعی محض دوسرے کی بہلائی و خیر خواہی کیواسطے کوئی کیون
کوشش و سعی کریگا بدین وجہ علم اخلاق سے بہی کما ینبغی اصلاح اخلاق متصور نہین
اور یہی حال ہے اون مذاہب کا جنہین حساب و کتاب قیامت اور باز پرس آخرت کا اقرار

Marfat.com

واعتقاد ضرور ولابد نہین اور آواگون یعنی تناسخ کے اعتبار سے دنیا ہی مین
اعمال گذشتہ کا عوض و بدلا ملنا جیسا کہ بعض نادانون کو اسپر اصرار ہے سو قطع نظر اس سے
کہ بجاے خود اوسکا ابطال علم حکمت و کلام مین بدلائل و براہین یقینیہ ہو چکا ہے بنظر
اسکے کہ شریر و بدکار او نیک ذات و خوش اطوار ہر فرقہ اور طبقہ مین موجود و ہشیار
ہین اور عیش و عشرت دنیوی منجملہ طوائف اصناف بنی آدم کسی قوم و گروہ سے
مخصوص و مختص نہین کیونکر قابل اعتماد و اعتبار ہو سکتا ہے سوا اسکے جب آدمی کو
نشاء ثانیہ مین اپنے اعمال سابقہ ہی کا علم و احساس نہین رہتا جنکی سزا پاتا ہے تو فی الحال
افعال خوب و زشت مین تمیز و تفرقہ کونسے قاعدہ اور ضابطہ سے کریگا ہان اگر عزت
و ذلت دنیوی کا انقسام اچھے اور بُرے کام پر ہوتا یا رنج و راحت اور سرور و آفت
ظاہری کا ترتب اپنے افعال گذشتہ پر کسی طرز و طور پر معلوم ہو جاتا تو بلا شبہہ یہہ امر
درستی چال و چلن کی واسطے سبب معقول ہو سکتا و اذ لیس فلیس پس واسطے درستی عادات
و معاملات اور صلاح اخلاق و ملکات سب آدمیون کے داخل خواص ہون یا منجملہ
عوام از قبیل رعایا ہون یا از طبقہ حکام طریق انبیاء سے زائد موثر اور بہتر کوئی روش
و وضع عقلا نظر نہین آتی اور چونکہ وہ طریق بدل و خبط آراے مختلفہ اور دخل
و تصرف افکار ہر گزندہ سے انواع متعددہ پر منقسم ہو گیا ہے اسواسطے بالذات
اوسی کے اصناف کا ضعف و رجحان بہ بیان فضائل اس مقام پر ہم عیان کرتے
ہین واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق تفصیلات اولی یہہ کہ شریعت محمدیہ

Marfat.com

واسطے احکام واخلاق ہر نوع کے محیط وحاوی ہے تفصیل عذاب ثواب حشر ونشر اور حساب وکتاب عالم قبر اور صراط ومیزان اور جنت ونیران اور وعدہ وعید اور اخلاص وتوحید اور عقائد وعبادات اور احکام طہارت ونجاست اور صوم وصلوٰۃ اور خیرات وزکوٰۃ اور حج واعتکاف اور صدقات جاریہ واوقاف اور نکاح وصداق اور لعان وظہار اور طلاق وعتاق اور تحقیق نسب وتفصیل نفقہ اور تشریح ایمان وحدود وسرقہ اور طرز تقسیم طائف وغنائم اور تحلیل حلال وتحریم محارم اور بیان ایلاء واستیلا وشہادت اور رجعت وعدت ورضاعت اور بیع واقالہ اور مرابحت وتولیہ اور اضاء وقضا اور اقرار واستثنا اور عاریت وودیعت وکفالت اور اکراہ وغصب واجارہ ووکالت اور مزارعت وشفعہ ورہن اور مضاربت ومساقات وقسمت ودین اور حوالہ وسلم ودعوی وہبہ اور صید وذبایح وطاس واشربہ اور میراث ووصایا اور زہد وورع اور تواضع وتقوی اور صبر وشکر وتوکل اور آفات لسان وامراض قلب بالکل اور جملہ معائب ومحاسن ظاہر وباطن اور استیناس باللہ ورضا بالقضا اور قیام بین الخوف والرجا اور ہجو ومذمت دنیا اور عدم ثبات حیات وبقا اور تصریح حقائق موجودات ومحاسن کائنات علی وجہ الکمال کہ واسطے اثبات ذات وصفات باری تعالی کے مناط استدلال ہے اور اذکار تقدیس وتسبیح اور دعوات تحمید وتنزیہ اور فضائل علم وعبادت اور تعلیم تہذیب وحسن معاشرت اور مراسم عیادت وتعزیت اور طریق شادی وتہنیت اور آداب سلام وملاقات اور کیفیت نشست وبرخاست

Marfat.com

اور معاملات ملکی و مالی اور اسباب موقوفی و بحالی اور آئین انصاف و عدالت اور
قوانین تعزیر و سیاست اور تعلیم و تربیت ازواج و اطفال و ارشاد و موعظت مناسب
ہر حال از قبیل تہذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن جسکی فہرست ابواب کو بہی
کتاب ضخیم درکار ہے علم حدیث و فقہ اور علم کلام و تصوف مین غایت تفصیل و
تشریح اور نہایت توضیح و تصریح کے ساتہہ مبین و مدون ہین اور ہر علم مین
صدہا و ہزارہا تصنیف و تالیف ہے بلکہ ہر ایک باب مین کتب لاتحصی و رسائل بیشمار موجود
و مرتب ہین یہی سبب ہے کہ کسیوقت مین اعمال و عقائد سے کسی نوع کا حادثہ کیون نہ پیش
ہو لامحالہ اوسکے واسطے برعایت اصول شاہد معقول برآمد ہوگا اور وسائل و مقاصد سے
ہر صورت کے لئے گو کیسی ہی نادر الوجود ہو بالضرور حکم جواز و کراہت از روی شرع
نکل آویگا اور خود قران مین بہی ہر طرح کے احکام اجمالاً و تفصیلاً اور ہر قسم کے قوانین
و اصول تصریحاً و اشارةً موجود و مبسوط ہین کما قال تعالی وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ شرائع ماضیہ و کتب
سابقہ سے کسی مین یہہ بات نہین پائی جاتی واسطے تصدیق اس کلام کے مجموعہ بیبل ہے
دیکہو جسمین بعض کتابین تو ایسی ہین جیسے کلام مجذوبانہ یا پہیلی و معما جسطرح اکثر کتاب
حزقیل و یشعیاہ اور کتاب واعظ و یرمیاہ اور مکاشفات یوحنا اور بعض مین فقط
بیان حکایات و قصہ ہی یا روایات عشق و ولہ جیسے کتاب روت اور کتاب ستیر اور اکثر
زبور و غزل الغزلات وغیرہ ان مین سے بعض خدا کے نام سے ہی بالکل عاری ہین

Marfat.com

اور احکام حلال و حرام سے خالی اور صحائف توریت سے بعض ہین گو توحید و نبوت
وغیرہ امور مذہبی اور احکام سیاست کسیقدر سند کو ہین سو قطع نظر اسکے کہ بحسب القرآن
بہت سے مسائل و مراسم مندرجہ توریت کے اصلاح و ترمیم باحسن الوجوہ ہو گئی ہے بیان انواع
کثیرہ اور تعیین اصول کلیہ متکاثرہ عبادات و معاملات سے وہ بھی ساکت و تمامیت جامعیت
و احاطہ اوسمین کہان کما لا یخفی علی من طالعہ و تعمق فیہ النظر و شاہدہ اور انجیل مین تو
مہلکات و منجیات کا کچھہ ذکر ہی نہین فقط سوانح عمری و وقایع عیسوی و دو تین سال
باختلاف قال و ہی ایک حال مرقوم ہے نہ ازالہ نجاست کا اوسمین ذکر ہے اور نہ
رفع حدث و خباثت کا ذکر نہ بیان حلال و حرام ہے اور نہ تفصیل اعمال و افعال بلکہ اسکے
برعکس یہہ خیال ہی باعث لعنت و وبال ہے اور سبب قہر و سخط خدای ذو الجلال کما سیجئ
مفصلاً فانتظرہ مفتشاً اور جامعیت کتاب و شرع ما ورا اسکے کہ فی نفسہ بہت بڑا کمال اور
عظمت شان مقنن پر دال ہے واسطے قہر و انسداد فقد شہوات اور اتباع خیالات
خام و توہمات اور اختیار تفریط و افراط سے عادات و عبادات اور اخلاق و معاملات
مین بخوبی نافع ہے اور اپنے سوا دوسرون کے فریب و غا یا زلت و خطا پر اعتماد
و اغترار سے بھی مانع ہے اوسیکی سبب کسی عالم و مجتہد کا حکم و فتوی بالاستقلال
واجب العمل ہوتا ہے اور نہ کسی مفضل و مغوی کا قول و فعل لائق عمل ٹھہرتا ہے بوجہ جامعیت
شرع گویا ہر دم نبی کا سامہنا ہے حکم شرعی کی تفتیش ہر حادثہ مین حکماً اوسی سے
پوچھنا ہے اسیوجہ سے بعنایت الہی اہل اسلام ضلالت و گمراہی سے ابتک سالم ہین بلکہ

الی انقراض الزمان والایام بدستور محفوظ رہ سکتے ہین علی رغم المخالفین کہ وہ بہت سے ابواب مین عبادات ومعاملات سے حکم شرعی کے محتاج ومفتقر ہین اور حوادث کثیرہ مین ارشاد وفرمان اماثل واقران ہی کے محکوم ومنتظر اور یہہ بوجہ اونکی عدم عصمت کے ترویج منکرات وفواحش اور اعلان قبایح ومظالم کیواسطے سبب قوی ہے دیکہو پوپونکو کما بیش ایک ہزار برس تک بلا اختلاف جمہور عیسائیون پر اقتدار حاصل رہا تب اون کے حکم کے بموجب عامہ خلائق کیا امرا اور سلاطین اور کیا غربا اور مساکین علوم دینیہ کی تحصیل سے ممنوع ومحروم تہے تمام احکام دینی ودنیوی اونہین کی عقل ورائے سے نافذ وجاری ہوتے تہے جسکے باعث عالم مین بیحد تباہی وخرابی اور بیوجہ محض کثرت سے جدائم وقتال واسیری واقع ہوئی تہی کہ اون پر خرابی مذہب کا الزام دیا گیا اور آدم خورون سے زیادہ بیرحم ودشمن ترقی انسان اونکو کہا گیا کبہی اونہون نے فرانس وپرتگال کو مسمار کرایا اور کبہی ائرلینڈ وہسپانیہ مین اونسے قتل وخون بیشمار رہا تہہ صاحب فرماتے ہین کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ خرابیون اور بیباک شریرون اور مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے اور ایک سند اس بڑے شریرون کا ہے اور بہت بڑے شیطانون جہنمی سے ایسا پرچیے ہے کہ اوسکے تہوک اور سنک مین بہی شیطان نکلتے ہین انتہی اور ایک جگہ اون کی حکومت کو سلطنت دجالی کہتے ہین اسیکی بابت ایک عیسائی لکہتا ہے کہ بہت صدیون تک تمام روی زمین پر عموما ارتداد پہیلا رہا دوسرا کہتا ہے کہ آٹہہ سو برس سے زیادہ

دنیادارا ور پادری لوگ اور فاضل ور جاہل ور دین عیسوی کے سارے فرقین
اور فرقے اور سب درجہ کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت پرستی مین ڈوب گئے تہے
سبب اصلی اسکا یہی ہوا کہ لوگون کے تمامی اعمال و افعال از روے قواعد شرعیہ
محدود و محاملہ نہ تہے بمجبوری حسب ارشاد پوپ عامل و کاربند ہوے اور جب
ہر باب مین اوسکا حکم صحیح و مسلم ٹہرا براہ جہل و نادانی یا بقصد ہواے نفسانی حسب
اقرار معتمدین جمہور عیسائیون کو اوس نے ارتداد و شرک اور الحاد و بت پرستی وغیرہا
مرضیات شیطانی مین پہنسا دیا کما قال تعالی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا
مِنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ وقال ایضا اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
اسکی نسبت جان دیون پورٹ اپنی کتاب کے حصہ دوم مین یون لکہتاہے قرآن شریف مین
صرف احکام مذہبی اور تہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہین ہے بلکہ گبن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتاہے یہہ نہین کہ اوسمین
صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور اور مضامین بہی اوسمین
درج ہین اور وہ قاعدہ جو آدمیون کے اعمال اور مال کی نسبت مقرر کی گئی ہین وہ
خدا تعالی کی بے زوال رضا سے بنائی گئی ہین اور بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو
اسطرح بیان کرسکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین
مذہبی اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور

Marfat.com

سزا کی بہی سب موجود ہے اور مذہبی رسموں سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا
مفصل بیان ہے اور قرآن نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق
شخصی اور نفع رسانی خلائق اور نیکی اور بدی اور سزای دینی و دنیوی سب چیز پر
حاوی ہے لہذا قرآن شریف اصل مین انجیل سے بالکل مختلف ہے جسمین کہ گبن صاحب
کی رای کے موافق مسائل مذہبی نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین
کہ جن سے خدا کی یاد اور تہذیب نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچہہ ربط ظاہری
نہین معلوم ہوتا قرآن شریف اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر
حاوی نہین ہے بلکہ اوسمین نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنتین قائم
ہین اور اسی مین سے ہر ایک قانون ملکی اخذ کیا جاتا ہے اور اسکے موافق ہر ایک تکرار
مالی و ملکی فیصل ہوتی ہے آنحضرت نے اسواسطے کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکے ذریعہ
سے علماے امت کو عوام پر بہت اقتدار حاصل ہو آپ کو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی
پادریون کی طرح اپنے ہم مذہبون اور اون کی سلطنتون کو خراب نکردین اور یہہ چاہا
کہ ہر ایک پاس قرآن شریف کی جلد رہے تا کہ وہ آپ اپنا ہادی بنے اس امر مین آپ نے
بڑی عقلمندی کی انہتی اور گاڈفری ہیگنس اسطرح کہتا ہے یہہ بیان کہ آپ کو اپنے
مذہب مین راہبون کا رکہنا منظور نہین تعریف سے افزون ہے اور کرایہ کی امامت کے
نہونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک نتائج علمی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا ہے
اور علم ادب کا زیادہ فروغ پایا جو خلیفون کی عالیشان پادشاہتون مین ہوا غالباً

اسیوجہ سے تہا اسلئے کہ جو سلطنتین عیسائی یا دریون اور راہبون کے زیر علم زمانہ وسط مین رہے ہین اون سے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا آخر کسی وجہ سے ضرور ہوگا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ معلوم نہین ہوتی کیونکہ یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کی وجہ سے ہوئی جسکا ثبوت کثرت سے پوپ اور کونسل کے بیشمار احکامات سے ہی جو برخلاف علم کے تہے اور دوسری جگہہ لکہتا ہے دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہے کہ اخلاق کی نقل انجیل سے کی ہے کوئی حکیم شاید یہہ گمان کرسکتا ہے کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے ستفید ہورہا تہے تو آپنے دانائی سے صرف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ برائی کو چہوڑکر اخلاق کو اختیار کیا اور اوس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد مین دنیا کو خونریزی اور خرابی سے پرکر رکہا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل حالت مین کئے دیتے تہے انتہی اور چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کی جلد ششم مین ہے اسلام کا وہ حصّہ بہی جس سے اوسکے بانی کے رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنی قران کے اخلاق ونصایح یہہ نصایح کسی ایک یا دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کی مانند مخلوط وممزوج ہین ناانصافی کذب غرور کینہ وری غیبت استہزا عداوت فضول خرچی طمع حرام کاری خیانت اور نفاق کی سخت ملامت کی گئی ہے اور اون کو قبیح اور بدینی بتلایا ہے اور بمقابلہ اون کے خیراندیشی فیض رسانی عفت بردباری صبر وتحمل کفایت شعاری

Marfat.com

راستبازی عالی ہمتی حیا اصلاح اخلاص اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد
امر الہی کو عماد پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کے اصلی نشان قرار دئے گئے ہین انتہی
فضیلت ثانیہ جمیع مسائل عقائد اسلامیہ عقل و قیاس کے مواقف ہین یعنی اوسکی کوئی تعلیم
ایسی نہین جسکا ثبوت بنظر عقل مستحیل و ممتنع ہو اوسکا ہر عقیدہ بشہادت عقلی مستحکم و
پسندیدہ ہے اور ہر مسئلہ منجملہ اصول و فروع مستحسن و سنجیدہ ہے ایسی کوئی بات اسلام
مین نہین جسکا قبول بلا وجہ معقول لازم و لابد ہوا ور نہ کسی شے کا اذعان و تسلیم باوجود
مخالفت عقل و بداہت اوسکے بموجب ضروری و واجب ہے بخلاف سائر مذاہب مروجہ کے
کہ اون کے عقائد مسلمہ کے قبول مین عقل انسان کہ معیار تمیز و مناط تکلیف ہے از حد متردد
و حیران ہے بلکہ بہ براہین یقینیہ و دلائل قطعیہ مقر و معتقد خلاف اور جازم بالبطلان
ہے چنانچہ عیسائی مصلوبی جناب مسیح ع کو واسطے معاصی جملہ عالم کے کفارہ اور گناہ آدم
سے کل خلق کو نافرمان و بیچارہ اور توحید کا تثلیث مین اندازہ کرتے ہین اور یہود کے
مثل جناب باری کی جانب جسمیت کو نسبت دیتے ہین اکثر مشرکین اتحاد ممکن و واجب یا تعدد
آلہیہ و تناسخ ارواح کے قائل ہین حالانکہ یہہ امور بشہادت ظاہر بداہت محض بے اصل
و باطل ہین اس باب مین ہی کوئی مذہب یا طریق دنیوی اسلام سے فائق و بہتر نہین
بلکہ کامل مماثل اور ہمسر بھی نہین ہر دین کے اصول موضوعہ کی تصدیق از قبیل
تجویز ممتنعات و محالات ہے اسی واسطے پادری صاحب ... کے اول ... جمہور
عقل و حکمت ... و نابود اور سمجھنے والوں کا ... لوجہ ... کہا اور ...

Marfat.com

شریعت ومنادی کو عیاذاً باللہ بیوقوفی سے تعبیر کیا ہی اب اسلام کی نسبت مخالفین کا
کلام سنو جان دیون پورٹ لکھتا ہی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین کچھ اتفاق
اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہے جو زبردستی مان اپنی پڑتی اور سمجہہ مین نہ آئی اس
مذہب مین آدمیون کے خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی
پڑتی ہے اگرچہ حرارت اسلامی نے اون کو اکثر جگہہ مختلط کردیا ہے القصہ یہہ ایک
ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقائق حکمیہ اور راہبون کی تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہے اور
خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے بابت اشیا اور اوس زمانہ کے قومون
کی حالت پر خوب غور کرکے یہہ مذہب ایجاد کیا ہے ایسے مسائل نکالے ہین جو خلاف عقل
نہین اسواسطے تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نے اہل کعبہ کی بت پرستی اور صابئیون
کی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیون کے آتشکدہون کا استیصال تامہ کردیا انتہی اور
گاڈفری ہگینس کہتا ہے ۴۳ اجبکہ دین عیسوی کی اس عجیب وابتر حالت پر خیال کیاجائے
تو یہہ تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک مذہب یعنی مذہب اسلام جس سے ابتری مروج کے دفع
ہونیکی امید ہو سرسبز ہوجائے یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل اور حس مشترک کی اون
سادہ اور پختہ اصول پر معلوم ہوتا تہا جنسے کہ کل فریقون کا اوسکی حد مین آجانا غالب ہو
۲۲۶ مجھکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین جو سخت خرافات یا نہایت ہیچ سے خواہ
دونون سے بری ہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جسکا بیان مینے پڑھا ہے محمد کا مذہب نہایت

سادہ اور حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکہتا ہی اس عقیدہ سے زیادہ سادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی ہے اور محمد اوسکے رسول اور اوسکے راہ کے بتانیوالے ہین انتہی اور نیز صاحب موصوف اپنی کتاب مین لکھتے ہین ۹ محمد کو اپنے پیروون کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے ہین بتائین تو محمد کے مذہب مین اس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہے البتہ بت پرستون یعنی عیسائیون کے تعصبات سے برابر مقابلہ ہے نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ سینٹ نہ خدا کی ماسے آپ کے مذہب پر داغ لگتا ہے ایسے مسائل دین محمدی مین نہین کہ ایمان بدون عمل کے موثر ہوا اور توبہ وقت نزع کے کام آوے اور غایت درجہ کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ اول آپ کے پیروون کو بگاڑین اور پہر مقتداون کے حوالہ کرین جو واقع مین اون مسائل سے بدتر اور ناچیز بات ہے حقیقت مین یہہ امور اوس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے مسائل مذہبی سیدہے سادی ہین کہ ایک خدا کی عبادت بغیر بیان کے اور بدون کسی راز اور بدون کسی معجزہ مزعوم کے ہے اور اس بات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی ایک پروردگار کے عبادت کے لئے وعظ کہنے کو مبعوث ہوئے ہین انتہی فضیلت ثالثہ جمیع احکام دینی و تکالیف شرعی مین لحاظ توسط و عدالت اور ہر باب مین افراط و تفریط سے قطعی احتراز و مفارقت یہہ امر بھی منجملہ لوازم مختصہ اسلام ہی اولا الٰہیات و نبوات ہی مین دیکھو کہ تمامی مذاہب مین کسقدر خلط عقدہ و خبط ہے حتی کہ اتحاد واجب و ممکن پر ہر شخص کو بلا مبالات ایمان و اعتقاد ہے اگر

کشف اور افشائے سر کس متانت و خوبی کے ساتھہ اسلام نے کر دیا خالق و مخلوق و عابد و معبود اور مالک و مملوک و ساجد و مسجود کا فرق جلی دونون مین بتا دیا قال تعالے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ نص آیت جسطرح کہ اتخاذ ولد و سائر معائب سے خدای پاک کا تقدس و تنزہ عیان ہے اوسیطرح کمال تقرب و اعزاز انبیاے کرام و ملائکہ عظام کا مقرون بغایت خشیت و اخلاص اور تعجیل تعمیل اوامر و نواہی کے ساتھہ اوسمین بیان ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ واحد سے انبیا و رسل کا ذات و صفات اور لوازم و خواص بشری مین کل ابنای جنس سے اشتراک اور باعتبار وحی الٰہی و تبلیغ احکام سائر بنی نوع سے اختصاص و امتیاز ثابت ہی مع ہذا اہل اسلام انبیا اللہ کو اعتقاد شرک فی الذات والصفات سے محفوظ اور ارتکاب مظالم و معاصی سے معصوم اور اختیار رذائل و فواحش سے محترز و مجتنب اور واسطے نشر حسنات و خیرات کی اون کی سب سعی و جہد اور اصلاح عادات و تعلیم عبادات مین ہمہ تن مصروف و مجتہد خیال کرتے ہین اور اکثر مخالفین اسلام اپنے اکابر کے حالات و قصص ارتکاب منکرات و انہماک فی الشہوات باعتقاد اعجاز و کرامات یا بقصد بیان واقعات من غیر ایما و کنایۃ کمال بسط و شرح کے ساتھہ لکھتے و کہتے ہین سو ان کے خود ہی اون کو عین خدا یا اوسکا اوصاف کمالیتہ سے

Marfat.com

منعوت و متصف اور کون و فساد عالم مین علی سبیل الاستقلال او بالنیابتہ اونکو دخیل و متصرف سمجھتے ہین انصاری اگرچہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ بحسب التثلیث اونکے نزدیک خدا ہین بذاتہ گنہگار نہین مانتے لیکن عیسائیون کے جملہ معاصی کفر و شرک اور فریب دغا اور لواطت و زنا وغیر ہا سے معاذ اللہ اونہین کو ملعون و مردود اور ناری جانتے ہین بلکہ مجسم گناہ و سراپا خطا اونکو تصور کرتے ہین سبحان اللہ یا باین شور اشوری یا باین بے نمکی الہیات کسی مذہب مین خالی از تفریط نہین اور ہر دین کے نبوات جامع تفریط و افراط ہین اسکے بعد باقی عقائد و احکام مین خیال کرو کہ بحسب الاسلام اون مین کسقدر رعایت و لحاظ اعتدال و ایجاز ہے اور ادیان سائرہ مین کیسی تفریط و افراط مثلا عیسائیون کا یہہ اعتقاد ہے کہ حواریان جناب مسیح عند اللہ سب نبیون اور رسولون سے بہتر و برگزیدہ ہین اور فضل و شرف مین کل بنی آدم سے زیادہ بلکہ از روے درس الے باب الانجیل متی ہر عیسائی کہ داخل بادشاہت سماوی ہے جملہ افراد عالم سے اشرف و افضل ہے اسلیے کہ اوسکو بمفاد درس ۲ باب ۱ اول قرنتیون کے جناب مسیح سے نسبت جزو و کل ہے اور کافہ مسلمین کا یہ اعتقاد ہے کہ اتباع و خدام نبی کو گو کیسے ہی متدین و متقی کیون نہون انبیا و رسل پر ترجیح و تفضیل خلاف عقل و درایت ہے اسواسطے کہ وہ حضرات بلا واسطت احد کے مستفیض از ذات خدا ہین اور یہہ لوگ بوجہ اتباع وسائط و روابط اوس سے محجوب جبلی ہین وہ بالذات من اللہ موید بالمعجزات ہین اور یہہ بالعرض اونہین کی برکت تعلیم و ہدایت سے

صاحب کرامات ہین اون کو حصول عین الیقین بالمشاہدہ ہے اور اسکا کمال ایمان و تصدیق بالواسطہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + مسلمان انبیای کرام کو سب مخلوق سے زائد عزیز و مکرم من بعد باعتبار قلت وسائط و کثرت عبادت دوسرو نکو مقبول و معظم تصور کرتے ہین اور اسکے اہل اسلام وقت ذکر بزرگان دین اون کے نام نامی کے اول و آخر بحکم شرع کلمات توقیر و تعظیم اور ادعیتہ ترضی و ترحم علی تفاوت المراتب ضم کرتے ہین اور طوائف مختلفہ کہ مائل افراط و تفریط ہین سائر الناس سے تشبیہ و مماثل اون کا تذکرہ بلا تمیز و فاصل زبان پر لاتے ہین بلکہ الفاظ تنزیہیہ و تمجید خدای پاک بہی عند ذکر اللہ اوسکے بیان مین نہین آتے اور بہت سے احکام و مسائل مندرجہ توریت و انجیل بہی اسی قبیل سے ہین جیسے باب ۳۵ کتاب گنتی مین دربارہ قاتل کے یہہ حکم ہے تم اوس قاتل سے جسپر قتل کا فتوی ہو دیت مت لو وہ ضرور مارا جاوے اور قاتل فراری کی نسبت باب ۱۹ کتاب استثنا مین ہے شہر کے بزرگ لوگون کو بہیجین اور اوسے وہان سے پکڑوا منگوائین اور مقتول کے وارثکے ہاتہ مین حوالہ کرین تاکہ وہ مارڈالا جاوے تو اوسپر رحم کی نظر نہ کیجیو کہ تیرا بہلا ہو اور یہہ بہی لکہا ہے تیری آنکہہ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلا جان آنکہہ کا بدلا آنکہہ دانت کا بدلا دانت ہاتہہ کا بدلا ہاتہہ اور پانو کا بدلا پانو ہوگا اور ایسی ہی حضرت موسی و حضرت یوشع نے جو لاکہون بت پرست اور بیشمار کفار و اہل شرک پر ضلالت و گمراہی اور انحراف توحید الہی کی سبب حکم قتل عام دیا بالغ و نابالغ اور جوان و بوڑہے اور عورت و لڑکے مین الا ماشاء اللہ کسیکو

خرق و تفاوت نکیا بغیر فہمایش و تعلیم سابق اور بدون تقدیم دعوت و پند اور بلا اتمام حجت و دلیل اکتیس سلطنتون کو بالکل تاراج و برباد کردیا نہ کسی سے عہد باندہا اور نہ کسی کا ذمہ لیا اور منجملہ ممالک مفتوحہ بہت سے امصار و دیار کو حرم کرکے ادمین کے حیوانات و بہائم اور باغستان و نباتات تک کو باقی نرکہکر خراب تباہ کیا اور بعض بلاد کو اگ لگاکر خاک سیاہ بنادیا کتاب خروج وگنتی اور کتاب یوشع مین یہہ حال مفصلاً مرقوم ہے اور اس سے بعد ساڑہے تین سو برس کے بحکم سموئیل ساؤل بادشاہ بنی اسرائیل نے بہی ممالک مقبوضہ عمالیق کو اسیطرح حرم کیا تہا میزان عدالت سے یہہ امور بجلہا بالضرور خارج و دور ہین بموجب اسکے ہر خاص و عام پر انتقام و قصاص اور مقاومت و مکافات لازم و واجب ہے عاصی و مجرم سے عفو و درگزر کسیطرح بر جایز و مشروع نہین جاناکہ بلحاظ انصاف و عدالت ہر باغی و خاطی کو موافق اسکے تنبیہ و سیاست ازحد صعب دشوار اور سخت و شدید بدرجہ غایت ہے گو بمقتضاے وقت و حسب احوال رجال و رانداد بغی و عناد اور قطع فتنہ و فساد کیواسطے خاص اوس زمانہ مین یہہ قانون و قاعدہ بہتر و پسندیدہ اور قرین انصاف و مصلحت ہوالا ہر دور و عصر مین بلا تفریق اشخاص اسکا جریان باعث ہزارہا مفاسد و مضار ہے اکثر اوقات تعمیل احکام مذکورہ سے خوف انقطاع و انفصام رشتہ صلاح و انتظام ہے اور اساس مروت و اتفاق اور اصل ترحم و اتحاد کے انہدام و استیصال تام کا اندیشہ ہے علی وجہ الکمال اون کے التزام و پابندی سے معاملات کثیرہ مین ظہور ندامت و شماتت اور ارتکاب بحدیث

عداوت اور ازدیاد قوت غضبی وظلم اور افراط حرکت جنون سبعی وقطع حلم متصور ومتوقع
ہے اور اسیطرح ارشاد عیسوی جو باب پنجم متی مین ہے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکھہ کے
بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نکرنا
بلکہ جو تیرے دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکیطرف پہیر دے اور اگر کوئی چاہے
کہ تجہپر نالش کرکے تیرے قبائی کرتے کو بہی اوسے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس
بیگار لیجاوے اوسکے ساتہہ دو کوس چلا جا انتہی قطع نظر اس سے کہ یہہ تعلیم وادب
یعنی مطلقا ترک غیظ وتعطیل غضب اسکو مستلزم ہے کہ معاذ اللہ جناب باری کی جانب
خلق عبث کی نسبت صحیح ٹہرے دائرہ عدالت سے بہی بمراحل بعید ہے اسواسطیکہ تمکین ظالم
اور اوسکی اطاعت وپیروی بالہ من الاموال والامانی اور عدم مزاحمت ومخالفت اوسکے
قصد وعزیمت مین جبر وتعدی پر بجاے مکافات وحسن قضا اظہار تسلیم ورضا اور تنبیہہ
وسیاست کی جگہہ صرف شفقت ورافت بعینہ تفریط عدالت ہے اور انواع جور وجفا
مین مندرج ومنسلک کما قیل ؎ ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسپندان
اور ماورا اسکے یہہ حکم اسکا سبب ومنشا ہے کہ کل محکمجات عدالت وفوجداری یکقلم برطرف
وموقوف اور انواع ظلم واستماع شتم وقذف سے ہر کس وناکس ملہوف وماؤف ہو جاے
قتل وغارت اور کشت وخون ناحق سے شرفا کی تذلیل وآبروریزی عمل مین آوے
عورات مخدرات کی حرمت وعفت مین نقصان وخلل پڑ جاوے کاروبار تجارت وسوداگری
اور معاملہ زراعت وکشتکاری مین صریح زیان وضرر اور اطراف ونواحی ہر مملکت مین

Marfat.com

بغاوت وغدر پہیل جاوے متعہد التخلق باخلاق اللہ وتشبہ باالالہ یعنی اپنے اعمال و
اخلاق مین حضرت باری جل شانہ کی ساتہہ مناسبت کامل موافقت حاصل کرنے
کہ جمہور حکماء و ملئین کے نزدیک صفت کمال و وصف جمیل ہے نہ مجرد تعمیل حکم توریت
سے متوقع ہے اور نہ فقط ارشاد عیسوی پر اعتماد و عمل کرنے سے حاصل کمالات کی
علی المتامل آپ اس باب مین شریعت محمدیہ کا حکم دیکھو قال تعالی جزاء سیئۃ
سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظالمین
یعنی بدی کا بدلہ بدی ہے بقدر اوسکے اور جو شخص انتقام سے درگذر کرے اور
قصد اصلاح کا رکہے تو اجر اوسکا خدا پر ثابت ہوگا تحقیق خدائے عزوجل دوست
نہین رکہتا ظالمون کو اس آیت کی رو سے توقع صلاح کی صورت مین استحسان عفو
وتجاوز مستفاد ہے اور در صورت غیر نظر تنبیہ تادیب ظالم مظلوم کا استحقاق
انتقام ثابت چنانچہ اسی مضمون کو خود ہی خدائے پاک نے اس بعد مفصلاً فرمایا
ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل انما السبیل
علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک
لہم عذاب الیم ولمن صبر وغفر ان ذلک من عزم الامور
اور دوسری جگہہ بہی مدعا ان الفاظ مین ادا کیا وان عاقبتم فعاقبوا
بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین بموجب اس ارشاد کے
ہر مظلوم کو بدلہ اور معاوضہ کا لینا ظالم سے استحقاق ہے اگر وہ انتقام لے تو اسطرح

Marfat.com

قابل ملامت وزجر نہین بشرطیکہ اوسوقت مصدر پاداش سخت اور متجاوز از حد نہو اور
اگر خطائے ظالم تجبدی کہ عزائم امور سے ہی تو عند اللہ وہ مثاب ماجور ہوگا اسکے
موافق صورت قتل مین بہی ولی مقتول عفو و صبر اور مقاومت وزجر دونون کا مجاز
ہے اور بمفاد آیہ کریمہ فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ
اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ کا تخفیف ثالث اخذ دیت کا بہی جواز ہے اس حکم سے نہ مکافات
حسن قضا مین قصور آیا اور نہ طریق تودد اور الفت وشفقت مین فتور سمایا انواع
عدالت باجمعہا ملحوظ و مامون ہین اور تفریط و افراط سے محفوظ و مصئون اسی طرح
کے موافق تحصیل تشبہ بالالہ بخوبی متصور ہے اور تکمیل علم وعمل علی وجہ الکمال ممکن
وسیر آب آنحضرت علیہ الصلواۃ والتحیت کے مغازی پر خیال کرو کہ حسب ارشاد الہی
وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ
الْمُعْتَدِیْنَ باوجود ظہور عناد و فساد منافقین بوجہ اظہار اسلام واقرار توحید اونکی
جان و مال سے تعرض نفرمایا اور نہ کبہی کسی ضعیف و بوڑہے یا عورت و لڑکے کا
واسطے قتل کے تفحص و تجسس کیا طوائف مشرکین اور کفار و منکرین پر بلا تبلیغ
ہدایت وموعظت بلیغ کسی وقت لشکر کشی نفرمائی اور نہ بغیر احساس عداوت و
مخالفت ظاہرہ کسی گروہ پر تلوار چلائی اور نہ وقت غزا بلا ضرورت داعیہ اشجار
ونباتات کو قطع فرمایا اور نہ حیوانات کو قتل کیا اور مکانات کو گرایا صلح کرنیوالون
سے عہد و پیمان رکہتے قتل و غارت سے امن کو امان دیتے اونکی جان و مال

Marfat.com

محافظت اپنے ذمہ لیتے کما قال تعالیٰ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ
فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ
نہ کسی پر واسطے قبول اسلام کے خواہ مخواہ جبر و اکراہ کیا اور نہ از روے اختلاف مذہب
رعایا کو سخت دکھ درد دیا بعد آنحضرتؐ عرصہ دراز تک یہی طریقہ عموماً اہل اسلام مین
جاری رہا گاڈفری ہگنس اسیکی بابت لکھتا ہے ۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی
پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے ہین مگر یہ عجب یقین اور کمینہ
سے یہہ تو بتاوین کہ کس نے مرسکوز کو سپانیہ سے اسلیئے نکالدیا تہا کہ وہ عیسائی
نہین ہوئے تہے اور کس نے میکسیکو اور پیرو کے لکہوکہا آدمیون کو بوجہ عیسائی
ہونے کے قتل کیا تہا اور بطور غلامون کے ونڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک یونان
مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ مع
اپنے مال اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون اور گرجون کے بے رخنہ
رہین جہان کہین خلیفون نے فتح کی تو اگر باشندے مسلمان ہوگئے تو فوراً اون کو
رتبہ ہمسر کیا اپنے فتحیابون کے ساتہہ ہوگیا ملک حجاز ذکر مین ایک زہین عالم سنڈ کا قول
ہے کہ اونہون نے کسی پر ظلم نہین کیا سب یہودی اور عیسائی اون مین خوش و خرم
رہتے تہے ۱۰۰ اون ملکون مین جو خلیفون نے فتح کیے جن باشندون نے صلح چاہی
خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہ تیغ نہین کیے گئے جیسا کہ عیسائیونکا
بیان ہے مگر فتح کے آخر پیرا امن کو مال و اسباب اور مذہب بخطر قبضہ مین چہوڑ دیا گیا

Marfat.com

جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزیہ دیتے تہے جو کسی پر جبر معلوم ہوتا تہا کل خلیفون کی تاریخ
مین کوئی امر نصف رسوائی کا ہی ہوا بہ نسبت اس عدالت مذہبی یعنی عیسوی کی ایک
ہی مثال ایسی ہوئی جسمین کوئی شخص اپنی رائے دینے کی وجہ سے جلا دیا گیا ہو اور
نہ مجہکو یقین کہ زمانہ صلح مین صرف اسوجہ سے مار ڈالا گیا ہو کہ دین اسلام قبول نکیا ہو
اور بعد نقل چند آیات کے لکہتا ہے کیا یہہ ایسا مذہب ہے جو تعصب کا موکد ہو موسی اور کینی تا
اور سیموئیل اور اگاگ اور جیبو نائٹ کے بیان پڑہو اور دونون مین نسبت کر دا نہتی؟
اور جان دیون پورٹ یہہ شہادت دیتا ہے یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب
تہے فی الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کے قائل نہین ہین دو مین سے
ایک بات قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قران سے ثابت ہے
یا چارون فرقے عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابی کو اس شرط سے اپنے مذہب پر
رہنے کی اجازت ملتی تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس
سے اونکا مطیع الاسلام ہونا پایا جاوے مگر جو مسلمانون کے تعصب نے اون کے واسطے حد مقرر
کی تہی وہ اوس سے بہت تجاوز کرتے تہے اور جو وہ کفار سے وعدہ کر لیا کرتے تہے اوسے
پورا کرتے تہے اور باوجودیکہ مسلمان فتح کرنیوالے گستاخ اور ظالم تہے مگر تاہم اون لوگون کے
مقابلہ مین بہت رحم دل تہے جو روم اور قسطنطنیہ کے پادریون کی فرمان برداری کرتے تہے
پس یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجائے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ایشیہ کے مالک ہوتے
تو وہ اسلام کو اسیطرح رہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے

Marfat.com

کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سے وہ اپنے ادنٰی ہم مذہبون پر ظلم کرتے ہین کہ مذہب حق پر ہین جیسا
جوڈ صاحب فرانسیسی کا قول ہے کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کے معتقد ین
نے پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہو سکتا داڑھی کی اجارہ لون نے
صرف سینٹ بارتھولومیو کی عرس کے دن جو قتل کیا اوسمین اتنی خونریزی ہوئی کہ اہل عرب
نے ابتک عیسائی نہین قتل کئے پس یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کی اس بدگمانی کو دفع کرین
اور وہ بدگمانی یہہ ہے۔ کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا
کہ یا مذہب عیسائی سے دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات ہرگز صحیح نہین ہے اور
اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت سی رحم دلی کی معلوم ہوتے ہین
پوپ کے معتقدین آدم خورون سے بھی زیادہ بے رحم تھے انتہٰی سوا اسکے مسائل کثیرہ
ازقبیل نجاست وطہارت اور حلت وحرمت اور قرض عاریت مندرجہ توریت ایسے
ہین جنکی تعمیل سے اکثر علائق وموانع مزاحم ومانع ہین مثلاً (باب ۱۳ ورس ۶ استثنا) واسطے
مرتد کے فقط حکم قتل دینا اوسکی ہدایت وتوبہ سے پھر کچھہ سروکار نرکہنا اور (باب ۱۵
استثنا) ہر سات برس کے بعد چھوٹکارے کی رسم ماننا یعنی اپنے قرضہ اور روپیہ
جو کسی پر آتا ہو طوعاً وکرہاً دست برداری اور ہر عبرانی لونڈی غلام کی اوسوقت
آزادی وخود مختاری اور ترک زراعت وکشتکاری اور (باب ۲۲ خروج) بیل کی
ورس ۱۴ باب ۲ اخبار
چور سے پانچ بیل اور بھیڑ کے چور سے چار بیل ڈنڈ مین لینا اور (باب ۲۱ خروج ورس
۱۶ و ۱۷) آدمی کے چور کو قتل کی سزا اور (ورس ۱۸ و ۲۱ باب ۲۱ استثنا) ماباپ سے

Marfat.com

گستاخی و بے ادبی پر بھی یہی جزا اور (درس ۱ باب ۳ خروج) ہر ہفتہ مین سبت کے روز
تمام دن صید و شکار اور اپنے جمیع کار و بار اجرت و مزدوری اور ہر کار ضروری
کے معطل رکھنے کی تاکید اور (درس ۳۶ باب ۱۵ گنتی) اوسکے تارک پر قتل سے سیاست و تہدید
اور باب ۵ احبار مین لغو سے کبھگار رہونا اور بھول چوک سہو و خطا پر بھی تقصیر عمدی
کی مانند کفارہ دینا اور (درس ۱۳ باب ۱۹ احبار) اجرت مزدور حتما شام کو ادا کرنا اور
(درس ۲۱ باب ۱۱ احبار) مردہ جانور کے چھونے والے اور جنب کا دن بھر ناپاک ٹھہرنا
اور نعش سے سات دن تک اور مبروص مجذوم اور صاحب جریان کا تا ایام
صحت نجس رہنا اور اوسکے چھونے سے اسباب متاع بیت اور دوسرے آدمیون کا ناپاک
ہوجانا اور تا غروب آفتاب ناپاک آدمی کا جماعت سے علیحدہ رہنا اور (درس ۱۱
باب ۲۲ استثنا) مختلف بناوٹ کا کپڑا جیسے اون اور سوت سے بنا ہوا پہننے کی ممانعت
اور (درس ۹ باب ۲۲ استثنا) زراعت و تاکستان مین اشجار متغائرہ کی جمع کرنے کی حرمت
اور (درس ۳۸ باب ۱۵ گنتی) پیراہنون کے کنارون پر بالتصریح جھالر ٹانکنا اور جھالرون مین
خاص آسمانی رنگ کا ڈورا لگانا اور زمین کی بیع دائمی نہونا الی غیر ذالک مما لا تعد
ولا تحصی تکالیف شاقہ و اعمال شدیدہ کو اسلام نے بالکل اوٹھا دیا اور محض الحاد
و آزادی اور پابندی اعمال سے قطعاً نفرت و بیزاری کو بھی کہ مقتضاے انجیل ہے
جیساکہ پولوس مقدس گلتیون کو لکھتے ہین وے سب جو شریعت ہی کے اعمال پر تکیہ
کرتے ہین سو لعنت کے تحت مین کہ لکھا ہے جو کوئی ان سب باتون کے کرنے پر

کہ شریعت کی کتاب مین لکھی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہے پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز نہین ٹھہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا سو ہی جیئے گا پر شریعت کو ایمان سے کچہہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جس نے اوسپر عمل کیا سو اوسی سے جیگا مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا کہ وہ ہمارے بدلہ مین لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کاٹھہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور پھر کہتے ہین ایمان کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بند مین تہے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تہا گھیرے گئے مین رہے پس شریعت مسیح تک پہونچانے کو ہمارا اوستاد ٹھہری تاکہ ہم ایمان سے راستباز گنے جاوین پر جب ایمان آچکا تو ہم پہر اوستاد کے تحت مین نہین رہتے انتہی شریعت محمدیہ نے یکقلم بتا دیا غرضکہ اسیطرح تمامی امور مین افراط و تفریط سے خلق کو بچایا اور طریق عدالت پر کہ معبر بہ فطرت و صراط المستقیم ہے لوگون کو چلایا کوئی مسئلہ اسلامی اس اصل سے مخالفت نہین رکہتا بنظر انصاف جس قدر غور و فکر مسائل محمدیہ مین کیا جاوے اوسیقدر محاسن و لطائف برآمد ہون گے بخلاف دوسرے فرق و طوائف کے کہ اون کے اصول و عقائد ہی عدالت سے برطرف ہین اور اوسکے اطراف تفریط و افراط مین داخل و منسلک پس شریعت محمدیہ جسطرح کہ جملہ مذاہب و شرایع سے احاطہ عقائد و مسائل مین بحیث الکمیت زائد و افضل ہے اوسیطرح بوجہ الکیفیت از روے متانت و استواری اور لحاظ عدالت و توسط بدرجہا بڑھی ہوئی ہے [illegible] تفصیلات [illegible]

کتاب [illegible] اور [illegible] و معاملات اور [illegible] و عبادات اور دیگر [illegible]

Marfat.com

رسول و نبی کی تفتیش و تحقیق ہوا فوق قاعدہ ثبوت سمعیات کے واضح ہو کہ اہل کتاب نے
احکام و کلام خدا جو کہ وقتاً فوقتاً ہر نبی کو شیئاً فشیئاً پہونچا بصراحت بین الدفتین جمع
نہین کیا اور نہ حالات معاشرت و زندگی اور طریق عبادت و بندگی انبیا کو بتقیید روایت
و قواعد استخراج کے مطابق اخراج کیا نہ اصل زبان کتاب کے محافظت کی اور نہ کلام نبی
و تحریر نبی مین تمیز و مباینت دی بلکہ اونہون نے مضامین الہام و وحی اور آثار و احوال
نبی اور مواعظ و نصایح حواریان و تابعین اور بیان شان نزول و تاویلات مستخرجہ
مولفین و جامعین کو ایک ہی کتاب مجلد مین مجموع و مرتب کر دیا اور اوسی مجموعہ پر
خود ہی اطلاق الہام و وحی کیا اور اوس کتاب کو اوسی نبی کی جانب جنکے اخبار
و حالات بضمیمہ دیگر اسعار و حکایات کے اوسمین لکھے منسوب و مستند کیا چنانچہ ہمارے
اس قول کی تصدیق مجموعہ مروجہ عہد عتیق و جدید سے اسطرح ہوتی ہے توریت متداول
جسمین کہ اہل کتاب کو بمجبوری الحاق صدہا فقرات و ابواب کا تسلیم و اقرار کرنا پڑتا ہے
اور بلا دلیل و سند وہ اونکو بزعم خود بالحاق حضرت یوشع اور سموئیل و عزرا یا کسی
اور نامعلوم شخص کا جسکے عہد مین یہہ کتابین لکھی گئین ہون مانتے ہین مگر اسپر بہی وہ اسکو
بعینہ تصنیف و تحریر حضرت موسی علیہ السلام بلا تبدیل و تغیر کہتے و جانتے ہین اور عہد جدید
کہ اوسمین حضرت عیسی کا یا اون کے وقت کا لکہا ہوا ایک ہی حرف و جملہ نہین اور نہ وہ
بتمامہا حواریون کی تحریر ہے بلکہ حسب اعتقاد و شہادت عیسائیون کے کچہہ حواریون کا کلام
اور اکثر تصنیف اوسکی دوسرون کا کام ہے اور حضرت عیسی کے بیان کے ساتہہ

Marfat.com

اوروں کے بھی حالات وخیالات اور معاملات ومشاہدات اوسمین ثبت وقلمبند ہین بلکہ بحکم انصاف اونکے آثار واخبار تو نہایت ہی قلیل و معدودے چند ہین اور اگر حالات مکرر حذف واسقاط عمل مین آوے تو زائد دو تین جزو سے شاید ہی اوسکا حجم ہو اور زوائد سے بھی بالتخصیص اگر مصالح دین کے متعلق مسائل و نصائح پر جنکا صدور بطور الہام و وحی غیر منصور ہے قصر نظر کیجاوے اسصورت مین تو از بس کم ہو باانیہمہ نصاری انجیل مقدس اور کتاب یسوع مسیح کا اوسکو خطاب دیتے ہین اور یہی الفاظ ہر نسخہ کے آغاز مین لکھدیتے ہین بہلا پہلے دعوی کیواسطے از روے باب ۳۱ استثنا کے ایک منشا تو پایا جاتا ہے اور وہ یہہ کہ اصل توریت کو بذات خود حضرت موسی نے توالکہا تہا اور اوسکو صندوق عہد و تابوت سکینہ کے ساتہہ بنی لاوی اور کاہنون اور اسرائیل کے سارے بزرگون کے ہاتہہ مین رکھا بخلاف عہد جدید کے کہ اوسکو تو حضرت عیسی سے ایسی ہی مناسبت ہے جیسکہ سکندرنامہ کو ذوالقرنین سے اور تقریر الشہادتین و تحریر الشہادتین کو حضرات حسنین سے اور اسکے سوا ان کتابون کی جانب سے بھی جو اہل کتاب نے بے اعتنائی و عدم التفات کے اوسکا ہم کیا بیان کرین اور حفظ ونگہداشت کے باب مین جو اونسے کوتاہی و قلت مبالات ظہور مین آئی اوسکا ہم کیا نشان دین نہ اونہون نے الفاظ کی زبانی حفظ و یاد سے معانی کو استحکام دیا اور نہ بعد نقل نسخ منقولہ کا کتب اصلیہ سے بخوبی مقابلہ کیا کبہی ناقلان نکتہ چین نے کلام خوش قطع عبارت ناقص دیکر ایک مضمون کی جگہہ وضع کردیا اور کبہی کاتبون نے جہالت و نادانی سے عبارت غلط پاحاشیہ کو

حزو متن بنادیا نشاکلت حروف تہجی عبرانی و یونانی سے بہت سے نقل نویسون نے تحریر
مین دہوکہ کہایا اور اکثرون نے اسوجہ سے کہ اوس زمانہ مین بوجہ میسر نہونے کاغذ
صفحات کتب مرقومہ ہی پر کسیقدر صفائی کے بعد کتابت ثانی کی تحریر کا دستور و رواج
تہا اور بانقراض زمانہ جبکہ حروف لاحقہ مندرس و کہنہ ہو کر عکوس سابقہ سے
ملتبس مشتبہ ہوجاتے عند النقل بارہا مغالطہ پایا اتباعاً للہوا بقصد تضلیل و اغوا کسی
وقت ملاحدہ واہل بدعت نے اون کتابون کی پوری خدمت کی اور حسب خاطر خواہ تصرف
زیادت و نقص جابجا فرمایا اور بنظر مصلحت تائید مسائل مسلمہ دین و ملت کی حضرات مشائخ
کرام نے اکثر اوقات اون مین مناسب کمی بیشی اور جعل و الحاق کیا اور من بعد بقدر
استطاعت و اختیار کتب قدیمہ کیواسطے حکم اضاعت و احراق دیا یا کما ینبغی اون کی رعایت
و پاسداری نہ کی کہ جسکے باعث سے وہ خود ہی معدوم و مفقود ہوگئین تاکہ کسیکو اونکی
تلاش ہنو اور نہ راز مخفی فاش ہو اور اسیطرح بامتداد زمان اونمین بنسخ مختلفہ سے
ہزاران ہزار بلکہ بیحساب و بیشمار اختلافات اون کتابون مین پڑگئے اور بے تعداد اغلاط
و مکائد اون مین چل گئے چنانچہ ہارن صاحب نے ان سب مراتب کی تفصیل مع ذکر امثال
و شواہد ہر قسم کے بہ بیان طویل شرح توراۃ و انجیل مین کی ہے اور یہہ ہی لکہا ہے
کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے
ہر ایک پاس ہین اور مروج ہوئی ہین اسلیئے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل
نہوتین اور جسقدر کہ کثرت سے کتابین پڑہین اوسیقدر غلطیان بہی زیادہ پڑتین اور

اختلاف عبارت اون مین پیدا ہوئی اور ڈاکٹر بنتلی سے نقل کرتا ہے کہ اب کوئی ایک
نسخہ قلمی یا چھاپہ کا مقدس لکھنے والون کے اصلی کتاب کے مطابق نہین ہے مگر سب کتابون
مین وہ منتشر و متفرق شدہ ہین اور میکلس صاحب نے بحوالہ انہین بنتلی صاحب کے اپنے
عہد جدید کے دیباجہ مین یہہ لکھا ہے کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا
تہا جیسے رومی اور یونانی اون مین بیہودہ معلومون کے ایسے قصور پائے گئے ہین اور فرنگی
اصلاح مین ایسے عیب ہین کہ باوجود دو پوری صدیون کے نہایت عالم اور تیز فہم
نکتہ چینون کی محنتون کی وہ کتابین غلطیون کا نرا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی
برخلاف اسکے جہان کہین مصنف کے بہت سے نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب مقدار
نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنر مند
اور عقیل لوگون کے ہاتہون سے ہو ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے اور مصنف کے اصلی الفاظون
کے قریب تر پہونچتا ہے انتہی اسی خوف سے حضرت موسی نے اپنی کتاب کو بنظر احتیاط
صندوق عہد کے ساتہہ عبادتگاہ خاص مین رکہا تہا اور اوسکی یاددہانی کیواسطے
باب ۳۱ استثنا کے موافق چہوٹکارے کے سال سے کہ ہر سات برس کے آخر مین ہوتا تہا موسم
عید ایام خیام کو معین و مقرر فرمایا تاکہ ہر سالخوردہ و خوردسال و ہر عورت و مرد اوس
سال خدا کے احکام سنین اور شریعت کے سارے حکمون پر عمل کرین لیکن یہہ رسم و طریقہ
بنی اسرائیل مین فقط تا بقاے سلطنت مروج و جاری رہا اور انتزاع مملکت و وقوع
قتل و غارت کے بعد تو وہ سارا دفتر ہی گاؤخورد ہو گیا کل بنی اسرائیل ہمیشہ خانہ ویران

Marfat.com

ہوئے اور اون کا تمام مال و اسباب در بیت المقدس کا سارا سامان مع کتاب کے کسدیونکی دستبرد و لوٹ مین تباہ و خراب ہوا بلکہ ایام بادشاہی مین بہی اوس کتاب پر معتد بہ التفات و توجہ او ہونے نہ کی بعض و قتل و جنگ کی شدت و سختی یا سلاطین بنی اسرائیل و یہوداہ کی بے ایمانی و بت پرستی سے کہ خاص بیت المقدس و یروسلم مین جسکا خوب شور و غوغا اور رد و ج و چرچا رہا بہت عرصہ تک وہ کتاب مفقود و بے نشان رہے اور کسی نے اوسکی کچہہ بہی خبر نہ لی حتی کہ عہد یوصیاہ بادشاہ بنی یہوداہ مین بیت المقدس کی مرمت کے وقت دفعتاً وہ کتاب برآمد و دستیاب ہوئی جسکا وعظ و چرچا بنی اسرائیل مین از سر نو بحکم بادشاہ ہوا چنانچہ باب ۲۲ سلاطین دوم اور باب ۳۴ تواریخ دوم سے یہہ امر واضح ہے اوسوقت سے لیکر کہ حضرت موسی نے توریت کو لکہکر بنی اسرائیل کے حوالہ کیا تا زوال و انقراض سلطنت عرصہ زائد از آٹہہ سو برس گذرتا ہے مگر اسوقت فراخ و وسیع مین بنی اسرائیل سے کسی نے اوس اصل کا ایک بہی مثنی اپنے پاس نہ لیا بلکہ اصل نسخہ کو بہی یونہین ضائع و برباد کیا اور نہ اون مین سے کسی نے اوسکو کما ینبغی ضبط و یاد کیا بلکہ اوسکا حفظ از قبیل محالات جانا اسی لیئے عزرا سے اوسکا صدور منجملہ معجزات مانا اور زمانہ اسیری بابل جسکی مدت بقول مشہور ستر سال ہے یا اس سے بہی زیادہ اسکے بعد توکل یہودی اپنی زبان عبری بہی بہول گئے اور اوسکا استعمال اون کی بول چال مین پہر بالکل نرہا بلکہ اوسکے کالدی زبان جو اہل بابل کی تہی وہ بہی بولنے لگے جبکہ عزرا نے دوبارہ کتاب

Marfat.com

توریت عبرانی مین لکہی اور اوسکو اونہون نے کچہہ نہ سمجہا اسلیئے یہہ قرار دیا کہ ہر سبت کو
توریت اولاً عبری مین نثر کا پڑہیے اور ثانیاً کالدی ترجمہ سے اوسکی تعلیم و فہمائش
کیجیے حتی کہ اسکی بابت بہی انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے سخت ممانعت کردی اور
یہہ حکم دیا کہ جو شخص اپنے پاس کتاب توریت کا نسخہ رکہتا ہو یا اوسکے احکام پر عمل کرتا ہو
وہ مارا جاوے چنانچہ ہر مہینہ مین اسکی تفتیش و تحقیقات ہوتی رہی اور اسی حادثہ مین
عزرا کا نسخہ اور اوسکی قدیم نقلین بہی تاراج و ضائع ہوئین اور اوسکے بعد جب
بطولمی لاگس سکندر کا سپہ سالار ملک مصر پر قابض و سردار ہوا اور ملک یہودیہ پر حملہ آور
ہوکر ایک لاکہہ یہودیون کو قید کر لایا اور اونکو حوالی مصر و اسکندریہ مین بسایا
چونکہ اوسکو ملک کا آباد کرنا منظور تہا لہذا ہر ایک کو اون مین سے آزاد و مسرور رکہا
جسکے باعث اور بہی اکثر یہودی اوس اطراف مین بامید راحت و بہبودی آبسے بوجہ
فتوحات سکندر کے اوس زمانہ مین چونکہ یونانیکو از بس وسعت اور عزت و شہرت ہوگئی
تہی اور عبرانی کو تو پہلے ہی بہول چکے تہے اسواسطے یہودیون نے یونانی زبان مین اپنی
کتابون کا ترجمہ جسکا نام سپتواجنٹ ہے لکہا اور اوسیکو بالاتفاق سب نے بروقت عبادت
و تلاوت بجاے عبری کے مقبول و مسلم کرلیا اور عبرانی کی جانب پہر کسی نے التفات نکی
اس سبب سے اور بہی زیادہ خرابی اصل مین آئی اور حضرت عیسیٰ نے اسکیواسطے کچہہ بہی
پند و اندرز نفرمائی اسلیئے کہ وہان وہ اصل ہی راسا ناپید و مفقود ہے بہرنوع جو
خرابی کہ ان کتابون مین پڑی وہ بشہادت اون کے معتقدین کے خود ظاہر ہے اور

Marfat.com

اون کی ضبط و تفصیل سے ہماری زبان و قلم دو زبان عاجز و قاصر ہے دسوین اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان یہودیون مین عہد عتیق کے برابر دو سلسلہ مشرقی و مغربی پائے جاتے تھے اسطرح پر کہ ایک سلسلہ جو مدرسہ بیبلن مین کہ مشرق کیجانب ہے رائج و جاری تھا اور دوسرا مدرسہ ہبرلس مین کہ سمت مغرب مین واقع ہے مسلم و نافذ تھا ان دونون مدرسون مین یہودیون کے علم کا بڑا چرچا تھا اور کتب دینیہ بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے اون کی کتابین دو قسم کی ہوگئین تہین یا نوین صدی مین عہد عتیق کے ان دونون سلسلون کا مقابلہ کیا گیا اوسوقت مقامات مختلفہ پر اون کی علامت و نشان دیا گیا تو از روے حساب اون کی کل شمار بائیس کرور دو لاکہہ سولہ ہزار و سو دس ہوئے چنانچہ حصّہ اول جلد دوم تفسیر ہارن صاحب مین اسکا بیان ہے اور ان کے علاوہ تیسرا سلسلہ نسخہ سامری کا ہے وہ بہی مقامات کثیرہ مین عبرانی سے مخالفت معنوی ظاہری رکھتا ہے اور اسیطرح عہد جدید کے بہی متعدد سلسلہ مشہور و مروج ہوئے چنانچہ گریسباخ نے جسکی عمر کا اکثر حصہ تحقیقات کتب مقدس مین گزرا عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرات مین ہین اون فقرات سے کہ ترتولین اور سائی پیرین صاحب نے نقل کئے ہین بغایت سعی و محنت کے ساتہہ باہم مقابلہ کرنے کے بعد یہ امر ثابت و دریافت کیا کہ بہت ابتدائی زمانہ مین یعنی تیسری صدی تک عہد جدید کے قلمی نسخون کے دو دو سلسلہ مختلف و قسم کے موجود و متحقق تھے اول اسکندریہ والا نسخہ جسکو مصری نسخہ بہی کہتے ہین کہ اطراف

Marfat.com

وحوالی مصر و یونان مین مقبول و شایع تہا دوم مغربی نسخہ جسکو باشندگان اٹلی وگال اور سکان مغربی یورپ و افریقیہ نے اختیار کیا تہا اور ان دو سلسلون کے سوا متاخرین محققین نے تیسرا سلسلہ اور بہی معلوم کیا جسکا نام مشرقی نسخہ ہے کہ خاص قسطنطنیہ اور اوسکی گرد و نواح کی صوبجات مین عموماً وہ متداول و مستعمل تہا ہے اوس زمانہ مین کہ قسطنطنیہ مشرقی شاہنشاہی کا مرز و دار الخلافت تہا معہذا جو بعض کتابون کی واجب التسلیم و الہامی ہونے مین جمہور عیسائیون کے مابین نزاع و گفتگو ہے مثلاً کتاب جوڈتہ و کتاب وزڈم و کتاب ٹوبیاس و کتاب بارون و کتاب ایکلیز یاسٹکیس اور مقابیس کی دو کتابین کہ اون کو کل رومن کیتہلک مجموعہ توریت مین داخل لنتے ہین چنانچہ اسی بنا پر تفسیر ڈوالی و رچرڈ مینٹ مین تا حال شامل ہین مگر تمامی علماے پروٹسٹنٹ کے نزدیک وہ سراسر محرف و نا معتبر اور مطرود و مردود و جعلی قابلہ ہین اوسیطرح بعض رسائل عہد جدید کی نسبت کہ اون مین اختلاف و مناقشہ ہے جیسے یوحنا کے نامہ دوم و سوم اور حضرت پولوس کے نامہ دوم سے کلیسا سہ یا یعنی ملک شام کے عیسائی اب تک منحرف ہین یا مشاہدات یوحنا و دیگر خطوط کو اکثر قدما نے جعلی و مشکوک سمجہا ہے یہہ مناقشات اوسکے علاوہ ہین اور غایت غور و فکر مزید سے یہہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ جسطرح سلاسل متعددہ مذکورہ باہم معارض و مطالب کثیرہ مین معارض و متضاد ہین بلا فرق و تفاوت اوسیطرح ہر ایک سلسلہ کی کتابین اور نسخہ بہی کاتبون کے استغنا یا مصلحین کی بد دیانتی خواہ ... کے قیاسی

اصلاح سے مختلف الفاظ و المراد مین اس امر کی شکایت کچہہ متاخرین ہی نے نہین کی
بلکہ قدیلے سیحون سے اور جن نے تیسری صدی مین جبکہ عہد جدید کے مختلف نسخون
کو بقصد ترجمہ جمع کیا اور اون کے مقابلہ سے اختلاف عظیم نظر آیا تو سوقت بدرجہ
غایت گہبرایا اور بآواز بلند یہہ فریاد کی کہ ہم کاتبون کی غلطی ور اوس بد دیانتی اور
بیباکی کا جسکے ساتہہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا حال بیان کرین اور اسیطرح
اون کی بے قیدی کا جسے اونہون نے زیادہ یا کم کیا ہے کیا حال کہین چنانچہ کتاب
وانش اور کسیہو مین یہہ امر مفصلاً مذکور ہے بلکہ زمانہ پطرس و پولوس ہی مین جہوتے
معلم پیدا ہوگئے جو تخریب و تحریف انجیل کا خیال رکہتے تہے جیساکہ باب دوم نامہ دوم پطرس
اور آغاز نامہ گلتیون وغیرہا سے مترشح ہے اسیواسطے جب ڈاکٹر مل نے نسخ مختلفہ عہد
جدید کا مقابلہ کیا تیس ہزار اختلافات کا اون مین نشان دیا جیساکہ کتاب اغلاط نامہ
وارڈ صاحب مین لکہا ہے جسکا اعتراف فرنچ صاحب اور پادری فنڈر کو بہی اپنی تحریر
و تقریر کے وقت چار و ناچار کرنا پڑا اور اسیکی بابت پارکر صاحب لکہتا ہے پروٹسٹنٹ
قائل ہین کہ مقدس کتابون کا خدا حافظ ہے اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ
نے درباب اختلاف عبارت کے نقل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب ثبات
اختلاف کے عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چہپوا سکتا ہے اور دین
پروٹسٹنٹ کا کہنا ہے کہ معجزہ ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو ادنی صدمہ
سے بہی بازرکہا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس عمدہ فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار ۳۰۰۰۰

کبھی نہین رہ سکتا تھا اور گریسباخ وشولز نے بعزیمت طبع اوس سے زیادہ نسخون کو فراہم وجمع کرکے جانچا تو ڈیرہ لاکھہ عبارت کے اختلاف برآمد ہوئے اور چونکہ جان جیمس ویٹسٹین نے بذریعہ سیر وسیاحت ان سبکی بنسبت اور بھی زیادہ نسخے دیکھے اور ملائے تو اون مین سے بہت زیادہ اختلافات یعنی زیادہ از دس لاکھہ پائے اور اسیطرح جب عبری بیبل مطبوعہ سنہ ع کو کہ واندرموہٹ نے نہایت اہتمام وصحت کے ساتھہ طبع کیا تھا نسخہ عتیقہ سے کینکاٹ لا دیا نوس سے مطابقت دیگئی چودہ ہزار جگہہ فقط ان دو نسخون مین تنافی اور مخالفت ظاہر ہوئی اسپر طرہ یہہ ہے کہ عہد جدید کے جتنے نسخون کا ابتک مقابلہ ہوا ہے بیشتر اون مین سے ناقص تھے کسی مین فقط چند ورق اور کسی مین چند باب اور بعض مین انجیل واحد اور بعض مین فقط رسالۃ الاعمال یا اوس سے کچھہ زائد تھا اور نیز کل کتاب مین دیکھ مقابلہ کلاً یا بعضاً کیا گیا قریب پانسو کے شمار مین ہین حالانکہ انکے سوا فرنگستان کے سرکاری اور کتب خانون مین فی الحال ہزارہا نسخہ عہد جدید کے ایسے موجود ہین جنکو کسی نے ہاتھہ تک نہین لگایا مثلاً کتب خانہ واٹیکن شہر روم مین نسخون کا انبار ہے جنمین سے کل چوالیس کا مقابلہ ہوا اور کتب خانہ شہر فلارنس واقع ملک اٹلی سے کہ قریب ایکہزار جلد کے اوسمین رکھی ہے صرف چوبیس کے ملانیکا اتفاق ہوا اور پادشاہی کتبخانہ پیرس مین سے جسمین دوسو نسخے ہین فقط انچاس کا موازنہ کیا گیا دقس علی ہذا اور بہت سے نسخے جنکا ذکر ان جیسی نے کیا ہے جنکا بالفعل کچھہ نام ونشان نہین وہ باجمعہا انکے ماسوا ہین اگر ہر ایک جلد کا کتب مذکورہ سے تمام وکمال باہمی موازنہ و

Marfat.com

مقابلہ ہو واللہ اعلم اوس حالت مین کتنے ارب و بدرجۂ اختلاف عبارت کی شمار و تعداد ہو توریت و انجیل سے شاید ہی ایک دو آیت اختلاف عبارت سے محفوظ و سالم رہے اور یہہ گفتگو ہماری اوسوقت ہے جبکہ مرقس و متی اور لوقا و یوحنا سے لوگون کی اصلی تحریر ہر درجہ سے ہم درست و صحیح بلا نکیر مان لین نہ اگر اونکے اختلاف و آیا اور اغلاط و خطایا کی بہی خبر لیجائے جیسا کہ بیان نسب نامہ حضرت عیسی مین پہلی ہی بسم اللہ حضرت متی نے سات غلطیان کین اور ورس ۹ باب ۲۷ مین ذکریا کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا یا مرقس نے ورس ۲۶ باب ۲ مین بجای اخیملک کاہن کے امام ابیاتہر تحریر فرمایا تو مجموعہ بیبل کی اصل و فرع سے کوئی بہی نسخہ قابل اعتبار نہوگا اور اگر ان سب کتابون کا اصل مین الہامی ہونا بہی ہم قبول کرین تو جب از روی شاہد سیزدہم یہہ بات معلوم ہو چکی کہ انبیا و مرسلین نے روش فسق و فجور کی سوا تبلیغ وحی مین بہی بہتان و افترا کیا ہے تو اب اون کے صدق بیان و راستی گفتار پر اعتماد کیونکر ہو سکتا ہے اور اون کے موافق اعتقاد و عمل کسطرح سبب رضای خدای پاک اور دلیل نجات و خلاص یقیناً ٹہرتا ہے اور بر تقدیر تسلیم عصمت جبکہ بہت سے راہبون اور قسیسون کی تصریح کے موافق روح القدس کسی زبان کی قواعد نحویہ اور اصول لغویہ کا تابع و مقلد اور پابند و مقید نہین بلکہ اونکے برخلاف موصوف کو عوض مضاف اور مجرور کو بجای منصوب مرفوع اور مفرد و تثنیہ کی جگہہ مجموع اور مونث کے قائم مقام مذکر اوران کے بالعکس الہام و القا کر دیتا ہے چنانچہ توریت عربی مطبوعہ

Marfat.com

سنہ ۱۶۲۵ع کے اول مین جو بحکم پوپ اربانوس ہشتم اٹلی مین چہپی تہی یہہ بات صاف صاف لکہی ہے بدینوجہ ہمارے واسطے تمیز باطل و حق کرنیکی کوئی بہی سبب و صورت نہین بلکہ اسکے موافق مطالب حق کے فہم و ادراک مین خود انبیا و رسل نے بہی خطا و غلطی کہائی ہو تو بہی کچہہ بعید و عجب نہین اور اگر ان سب باتون سے بہی اغراض و چشم پوشی ہی عمل مین آوے احتمال مین بہی اہل کتاب سے کسی کے اعمال و عقائد کی صحت و قوت نہوگی اسواسطے کہ ہر باب مین حدیثاً و قدیماً اون لوگون مین تراجم پر عموماً اعتماد دائر و سائر رہا ہے جنکی قدر و عظمت ترمیم و تبدیل نظائر و قوانین کونسل و پارلیمنٹ سے کسیطرح زیادہ نہین اور اسیوجہ سے اونکے باہم کر بہت بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے مثلاً ترجمہ سپٹواجنٹ کہ ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبد خانون مین پڑہا گیا اور لاطینی و یونانی بڑے اکابر عیسائیون نے اوسکو برابر پندرہ سو برس تک واجب التسلیم سمجہا اور تراجم متعددہ السنہ مختلفہ مین بہی اوسی پر اعتماد تام رکہا حتی کہ بعض روایتون کے بموجب وہ بہی لکہا ہوا بالہام و تائید روح القدس سمجہا گیا اور حواریان جناب مسیح نے بہی اوسی سے جابجا تمسک و استناد کیا زمانہ حال مین تقریباً دو سو سال سے پایہ اعتبار سے ساقط ہے نہ اب اوسکی وہ بزرگی ہے اور نہ کچہہ وقعت ہے اور ترجمہ لاطینی کہ مدار ایمان رومن کیتہلک ہے علماے پروٹسٹنٹ کی نظر مین بالکل خراب و لغو اور سر تا سر محرف و حشو ہے اور کبہی کسی ترجمہ کے کل نسخے جلائے گئے جیسے ٹنڈیل صاحب کا انگریزی

ترجمہ کہ عہد حکومت ایڈورڈ ششم اوسکی سب جلدین آگ مین ڈالدی گئین اور
کبھی کسی کے مطالب طعام وکلام روح القدس کے مخالف سمجھے گئے مثلاً ترجمہ لوتہر
کی بابت کہ ڈچہ زبان مین تہا زونیگلس صاحب عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے کہا اے
لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بگاڑنیوالا اور پلٹ دینے والا پاک
کتابون کا ہے اور آپکے فریب و حیلہ وسیاندرین اور لیسر صاحب نے بہی کہا ہے
اور ککمین نے اوسکے حق مین فرمایا کہ یہہ ترجمہ عہد عتیق کے کتابون کا خصوصاً
کتاب ایوب اور پیغمبرون کی کتابون کا داغی ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور
ترجمہ عہد جدید کا بہی داغی ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور تراجم انگریزی کی نسبت
کارلائل صاحب لکہتے ہین انگریزی مترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چہپایا اور
جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو
نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ زیادہ پسند تہی اور گاڈفری ہگنس کہتا ہے اون
لوگون سے یعنی پادریون سے اور کیا بہتر توقع ہو سکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سے
بیان کراتے ہین اور جسکا سمجہنا بغیر بہت سے علم لاطینی اور یونانی اور عبرانی کے
غیر ممکن ہے اور جسکے ترجمہ کی نسبت دو فاضلون کا کبہی اتفاق نہوا تہی اور اس
سب کے علاوہ بباعث فقدان اسناد کے اکثر رسائل وکتب بیبل کے مصنفین بہی غیر
مشخص ہین جزماً اون کا مولف وجامع و زمان ترتیب و زبان تصنیف کسیکو بہی معلوم نہین
تخمیناً تصنیف کتاب کو کوئی کسیکی جانب منسوب کرتا ہے اور کوئی دوسرے ہی شخص کو اوسکا

مصلح وترتیب دہندہ انکلون قرار دیتا ہی مزید لطف یہہ ہے کہ اسپر بہی بعض کتابون کی
مجہول التصنیف ہونیکا اقرار کرنا پڑتا ہے چنانچہ فصل سوم باب اول میزان الحق سے ظاہر
ہے ایک عالم اصل تصنیف زبان یونانی مین لکہتا ہے دوسرا احادرہ عبری کو اوسپر
ترجیح وتقدیم دیتا ہے مثلاً کتاب ایوب مین تصنیف کی نسبت بائیس ۲۲ جہت سے اختلاف
ہے اور اسیکے مثل ترتیب زبور کا بہی حال ہے انجیل متی کی عبرانی الاصل ہونے اور انجیل
لوقا کے رومی زبان مین لکہے جانے پر بڑے بڑے احبار وعلما نے شہادت دی جنکو
اب کوئی نہین سنتا اور ایسے ہی مکاشفات وانجیل یوحنا مین ازحد نزاع وگفتگو ہے
چنانچہ مقدمہ عجائبات عیسوی مین ان مراتب کی بخوبی توضیح ہے جسسے ہر متامل ومنصف
مزاج اور صاحب شعور وادراک جان سکتا ہے کہ عہد عتیق وجدید کی مانند کہ مدار
ومناط ایمان اہل کتاب ہین دنیا کی کوئی بہی کتاب تباہ وخراب نہین ہوئی اور وہ
سب کے سب محض بے سند اور قابل دہین واضح ہو کہ اگر بفرض محال بائبل وکتب مندرجہ
بیبل عیب تبدیل تحریف اور تخریب وتصحیف سے بالکل مقدس ومبرا بہی ثابت
ہون جب بہی اون کی رو سے اہل اسلام پر اہل کتاب کا کوئی الزام ہرگز قائم وتمام نہوگا
بسواسطیکہ وہ اصلین اولین یعنی بیان تنزیہہ وتوحید رب العالمین اور شان طہارت
وعصمت انبیاء ومرسلین ہین جسکی ضرورت بدلائل وشواہد عقلی ونقلی یقینی وجزمی
ہے ازحد قاصر ہین مسلمانون کو اسکے بعد انکار وعذر کیواسطے دوسرے سبب امر کی
تلاش کچہہ ضرور ولابد نہین بلکہ یہی بات اون کی رد کیواسطے کافی ووافی ہے اور ہمنے

جو اسقدر پر اپنے کلام کو طول و اطناب سقدر دیا عیسائیون کی رعایت و خاطر سے
یہہ کیا اسواسطیکہ وہ لوگ اتنی ہی بات پر شاید راضی نہوتے اور مخالفت اصلین کی
کچھہ پروا نکرتے چنانچہ اون کے خلاف پر کامل ذعان و اعتقاد رکہتے ہین اب دیکھو
کہ اہل اسلام نے ان سب کے برخلاف اجتک اپنی کتاب کو کل اسقام و عیوب سے کیسا
پاک و صاف رکہا کلام خدا کو کہ بوساطت روح الامین اوقات مختلفہ مین آنحضرت کے
پاس پہونچا اوسکو خالصاً نہایت احتیاط کے ساتھہ علیحدہ رکہا اور طریق عبادات
و معاملات رسول خدا کا بیان بعد تحقیق رواۃ کتب حدیث و سیر مین جدا لکھا اور
ایسے ہی آثار صحابہ و تابعین اور کیفیت نزول و معانی مبینہ جامعین و مفسرین کو بہی
بانفرادہ بیان کیا جسمین کسیکو کچھہ بہی التباس و شک نہین ہوسکتا اور ہر ایک تحریر کو کو
کسیکا تذکرہ اوسمین ہو اوسکے مصنف کی جانب نسبت دی اس تقسیم و تفریق کے ساتھہ
اونہون نے اپنی کل ہمت و مراعات قرآن کی حفظ و نگہداشت مین اسطرح صرف کی
کہ بلا تمیز غریب و ذی مقدور اور بدون تفرقہ سفیہ و صاحب شعور ہر ایک کو زبانی اوسکے
یاد کرنے کی تاکید کی اور خود بہی بنفس نفیس صاحب رسالت نے اوسکو لفظ بلفظ حفظ فرمایا
اور صدہا و ہزارہا کو اپنے ہی روبرو یاد و ضبط کرایا بوجوہ چند قرآن کا حفظ و اتقان
اون لوگون کو مرغوب دل پسند اور سہل و آسان نظر آیا اولاً اسوجہ سے کہ قرآن جمیع
مسائل و معاملات دینی و دنیوی پر محیط و حاوی ہے اور کل احکام تمدن و معاشرت
اور جملہ حالات مذہبی و اخروی کیواسطے امام و ہادی ہے تا نیاً بہت سے فرائض و عبادات

Marfat.com

کے لئے حفظ قرآن منجملہ ضروریات اور بمنزلہ شرط و مناط تہا جیسے عموماً ہر روز صلوات خمس اور نماز اشراق و چاشت و تہجد وغیرہ میں زبانی اوسکا پڑہنا اور خصوصاً رمضان میں بوقت آخر شب تطویل صلوۃ و قیام اور اوس حالت میں قرآن کا از اول تا آخر تمام کرنا حسب ارشاد رسول مقبول بنفسہ زبانی اوسکا یاد کرنا ہی موجب ثواب عظیم و عین عبادت ہے اسواسطے کہ قرآن کا حفظ و ضبط اسقدر جیسے کہ اوسکا تواتر ہر وقت و ہر عصر میں برابر رہے از روے شرع و ملت جمہور امت پر فرض کفایہ ہے اس سبب سے حضرات صحابہ نے کہ کل حواریان و اتباع رسل کی بہ نسبت زیادہ مخلص و سرگرم عبادت تہے حفظ قرآن میں مزید اہتمام و سعی بذل و جان کی رابعاً ہر ایک مرد و عورت اور بوڑہے و لڑکے کو اون میں سے کلام فصیح و بلیغ کے یاد کرنیکا نہایت ذوق و اشتیاق تہا حتی کہ اسی جہت سے ملک عرب اوس زمانہ میں باعتبار فصاحت و بلاغت معروف و مشہور آفاق ہوا بدینوجہ حفظ و ضبط قرآن جسکی عبارت اعلی درجہ بلاغت و حد اعجاز پر فائز ہے موافق اونکے مذاق کے تہا خاصکر اوسکا حفظ و ضبط اوسی وقت سے لیکر ابتک دنیوی عزت و فخر اور منفعت و قدر کا بہی باعث و سبب رہا ہے الحاصل بتوفیق ذوالجلال اس رسم نے بوجوہ مذکورہ اون میں بدرجہ کمال قبولیت و رواج پایا حتی کہ اصحاب آنحضرت سے بیحد و انبوہ رجال و نساء نے مثل عبداللہ بن مسعود و سالم بن معقل و ابی بن کعب و معاذ بن جبل اور ابو زید خزرجی و ابو ایوب انصاری و زید بن ثابت اور سعد بن عبید اوسی

Marfat.com

و فضالہ بن عبید و عبادہ بن صامت اور مجمع بن جاریہ و حذیفہ اور طلحہ و
ابوہریرہ اور عثمان بن عفان و علی ابن ابیطالب اور سلمہ بن عبید و عبداللہ
بن سائب اور ابوموسی اشعری و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس اور حضرت
عائشہ و حفصہ اور ام سلمہ و ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث وغیرہم نے اوسکو
سن اولہ الی آخرہ حفظ و یاد کرلیا اور یہان تک اسکی ترقی ہوئی کہ بحالت حیات آنحضرت
فقط غزوہ بیر معونہ مین حفاظ قرآن ستر شہید ہوئے اور بحسب الاتفاق اسیطرح مقتل
یمامہ یعنی جنگ مسیلمہ مین بہی کہ وفات آنحضرت سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عہد حضرت
ابوبکر مین جسکا وقوع ہوا ستر ہی حافظ اور شہید ہوئے اور بعد رحلت آنحضرت
حضرت عمر نے اپنے ایام خلافت مین اور بہی زیادہ اسکا نشر و افادہ کیا یعنی یہہ
حکم دیا کہ بجاے تہجد کے اول ہی وقت جماعت تراویح مین قرآن کی تلاوت و قرأت
کیجاوے جسکی وجہ سے لوگون مین بدرجہ غایت اور بہی شوق و ذوق بڑہا اور
اسی لذت و خوشی سے اکثر اطفال خورد سال نے کل قرآن بکمال اتقان اپنی نوک
زبان سے پڑہا چنانچہ ہر شہر و قصبہ اور ہر ایک چہوٹے بڑے موضع مین اقالیم مختلفہ
سے اتبک وہی طرز و طریقہ بعنایت باری مسلمانون مین بخوبی مروج و جاری ہے
جامع مسجد مصر سے ہر سالی دس ہزار طلبا حفظ قران سے فارغ البال ہوجاتے
ہین اور ایسے ہی دیگر ممالک سند و چین اور سائر اقطار و نواحی زمین مین اسوقت
باوجود افلاس و غربت ہزار ہا مسلمان حفظ و ضبط قرآن کرلیتے ہین اگر دنیا کے

کل حافظون کا اسوقت شمار ہو تو بلا مبالغہ لاکہون ہی نکل آوین اور اگر بالفرض صفحہ عالم سے جمیع صحائف قرآن معدوم و مفقود ہون تو ایکدن مین ممکن ہے کہ ہزارہا نسخ صحیحہ مرقوم و موجود ہون فیض و برکت انحضرت ہی کا یہہ ادنی اثر ہے کہ جوامر عزرا کا معجزہ تہا وہ آج ہر گلی کوچہ لڑکون کی زبان پر ہے اور طرفہ تر یہہ ہے کہ اہل اسلام کو اسپر بہی صبر و استغنا نہوا بلکہ اونہون نے انداز لب و لہجہ قرات رسول خدا صلعم کی نقشہ اوتارنیکا بہی عزم و قصد کیا اور حتی الامکان اوسی کے مطابق مد و شد اور وقف و مطلق اور اداے حروف مین اون کے مخرج سے سعی و پیروی بے نہایت کی چنانچہ علم تجوید و قرارت کی وضع سے یہی غرض و غایت ہے بعد اس کامل رعایت کے ہرچند اوسکی کتابت کا اہتمام اہل اسلام کے ذمہ لابد و ضروری نرہا مگر اس باب مین بہی کسیطرح اونہون نے غفلت و طرح نہ دی اور کتابت مین بہی اوسیطرح از بس احتیاط و عرق ریزی کی اولاً جناب رسالتماب کی ہمیشہ یہہ عادت رہی کہ آیات قرآن جسکا نزول تدریجی اور باختلاف ازمان ہوتا باہتمام تمام فوراً ہی اون کو اپنے حضور مین لکہواتے اور مطابق تعلیم جبرئیل بہ ترتیب و تسری آیتون کے ماقبل و مابعد مین رکہواتے چنانچہ قبل از وفات اختتام وحی کے ساتہہ کتابت کل قران بہی تمام ہوچکی تہی اور چونکہ وہ تحریر اوس زمانہ کے عام رواج کی موافق ہہلی اور چمڑے اور ہڈی اور پتہر اور چہال ورلکڑی پر منتشر تہی جسکا مجلد و مرتب ہونا عسیر و غیرممکن تہا لہذا بخوف تلف حسب صلاح و صوابدید حضرت

Marfat.com

فاروق مصحف واحد مین جناب صدیق نے اوسکو نقل کرایا مگر اوسمین بہی یہانتک
احتیاط کی کہ خاص حضرت زید بن ثابت سے کہ مشہور و مستند کاتب وحی آنحضرت
تہے اور اوسکی طرز کتابت سے واقفیت تامہ رکہتی تہی اور سارا قران بہی اون کو
محفوظ و برزبان تہا نقل کرایا اونکے سوا کسی اجنبی کو اس خدمت پر مامور و
متعین نفرمایا اور جب حضرت عثمان نے اپنی عہد خلافت مین زائد نسخون کی
ضرورت سمجہی تو اوسی نسخہ کو نقل کیواسطے ام المومنین حضرت حفصہ سے طلب کیا
اور بدستور سابق اونہون نے بہی اس کام پر اونہین زید بن ثابت کو اس مہم کا
مہتمم بنایا اس مرتبہ سات نسخے لکہے گئے جو بحرین و مکہ معظمہ اور بصرہ و کوفہ اور
یمن و شام کی جانب روانہ ہوئے اور ایک جلد خاص مدینہ منورہ مین رکہی گئی
جو ابتک موجود ہے اور حضرت حفصہ کا نسخہ اونہین کو پہر واپس دیا ازان بعد
اور نسخون کا نشر اونہین کے نقل سے ہوا اور اون سب مین طرز تحریر و املا بعینہ
اونہین کے شبیہہ و مماثل رہا پچہلی رسم خط اور نو ایجاد کتابت کو مطلقاً اونمین
دخل ندیا مثلاً جو نقوش کہ بین الدفتین اونکے مسطور ہین اور تلفظ مین نہین آتے
وہ آجتک بدستور لکہے جاتے ہین کسی نسخہ مین اونکا اسقاط و حذف نہوگا اور
اونمین جن حروف کا محض اشارہ دیا ہے اور وقت تلاوت اون کو پورا پڑہتے
ہین کسی نے اپنی قران مین اونہین پورا نہ لکہا ہر ایک مین بجنسہ اصل کی مطابق مرقوم
ہین اور قدماے اسلام نے تو اس باب مین یہان تک رعایت کی کہ بین الدفتین

Marfat.com

تحریر ترجمہ و تفسیر کی بہی اجازت نہ دی بلکہ تعنیہ مصاحف سے بہی زجر و ممانعت کی اور لکھنے خواتم و فواتح سور پر حکم کراہت دیا حضرت عمر کا ہمیشہ یہی حکم رہا کہ قرآن کبہی بقلم خفی نہ لکہا جاوے دائما اوسکی تحریر واضح و جلی ہو در صورت مخالفت کاتب کو تعزیر و سزا ہوگی باوجودیکہ بلاد دور و دراز مین اہل اسلام کا گزر ہوا اور مسافت صدہا منازل و کروہ ملک عرب سے جابجا اون کا گروہ و گہر ہے اور لغات مختلفہ اون کا کلام و روزمرہ ہے الا تلاوت و کتابت قرآن بالاتفاق سب کے یہان فقط عربی ہی زبان و خط مین ہے وقت عبادت و تلاوت کسی نے بجاے اصل کے کسی ترجمہ پر اکتفا نہین کیا اور نہ کبہی عند التحریر والکتابۃ خط عربی کو استثنا کیا یہی وجہ ہے کہ اطراف زمین کے نسخ قرآنی مصری و ایرانی اور رومی و افغانی وغیرہم کے مابین اگر مطابقت دیکہی جاوے محالات سے ہے کہ کسی قسم کا اختلاف عبارت اون مین نکل آوے یا قدیم و جدید نسخون کو باہم ملا دین تو کیا ممکن ہے کہ کوئی لفظ و کلمہ مشتبہ پاوین بمفاد بالحق انزلناہ و بالحق نزل ہر قسم کی خطا و غلطی سے تا نزول عبارت قرآنی محفوظ ہے اور بدلالت ما ینطق عن الہوی دیانت و عصمت آنحضرت بہی تبلیغ مین ملحوظ ہے درحقیقت یہہ کامل محافظت قرآن جسکے اعجاز و غرابت پر مخالفین کو بہی اذعان ہے اوس فرمان الہی کا ظہور ہے کہ خود خدا کو اوسکے حفاظت از روے قرات اور ہم بحسب الحفظ والکتابت منظور ہے کما قال تعالی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون و قال ایضا ان علینا جمعہ و قرآنہ ثم

Marfat.com

ان علینا بیانہ جسکا صدق اسطور پر ہوا کہ ہر عصر و دور مین ہزارہا کو اوسکے حفظ
و قراءت کا کام دیا اور ہر ملک و ولایت سے جماعت کثیر کے متعلق اوسکے کتابت
و تصحیح کا اہتمام کیا بالقاے ربانی اور ہر قاریون مین تجوید و قراءت کا شوق موجود
ہے اور ہر ایک بڑے گروہ مین بیان شان نزول و تحقیق معانی کا ذوق مشہود
ہے متکلمین کو اوسکے دیکھنے سے مطلوب تحقیق عقائد و اکتساب فن برہان و استدلال
ہے ارباب بلاغت و بدیع کو اوسی اپنے قواعد و مسائل کی تصدیق کا خیال
ہے مجتہدین و فقہا کو اوسکے معنی مین غور کرنے سے مقصود اظہار احکام حلال و حرام ہے
محصلین نحو کی نظر مین بخواہش تکمیل اوسکا ہر ایک جملہ اور کلام ہے طلبا صرف کو
اوسکے جملہ کلمات و صیغ کی تفتیش بغرض استحکام و انضباط ہے اور اہل اصول کو
اوسکے الفاظ و حروف خاص و عام اور اقسام دلالت کلام کی تحدید واسطے تعین
طرز استخراج و استنباط ہے اور یہہ اعجاز و عدہ محافظت کے علاوہ آنحضرت کا
دوسرا معجزہ ہے چنانچہ گبن صاحب اپنی تاریخ رومیہ کبری کی چھٹی جلد کے پچاسوین
باب مین لکہتا ہے قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا سا خاصہ یگانگت
اور متن کی عدم قابلیت تحریف ثابت ہے اور میور صاحب کہ بہت بڑے ناصر و
حامی مذہب عیسوی کے ہین جلد اول سیرت محمدیہ مین بعد ذکر قرآن کی کتابت کے
تحریر کرتے ہین محمد کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی
مین منحصر نہین تہی یہی وحی الہی تمام مسلمانون کا بنی تہا ہر ایک جماعت عام مین قرآن کا

اپڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قران کی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہہ مضمون تمام روایات قدیمہ مین متواتر المعنی ہے اور خود قرآن سے بہی پایا جاتا ہی اور اسکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانون کی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑہ سکتا تہا اوسی اندازہ کے موافق اوسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی رسم سے اوسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے توازحد مشتاق تہے اور فن کتابت کا سامان کافی اون کے پاس نہ تہا کہ خطبون کو لکہہ رکہتے اسلئے مدت سے وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار و خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیون پر منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا درجہ پر تہی اور اوسکو وہ لوگ قرآن کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اون کا حافظہ ایسا مضبوط اور اونکی محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد پیغمبر کی حیات ہی مین بڑی صحت کے ساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے اور پہر صاحب موصوف لکہتے ہین ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو محمد کی عادت تہی کہ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اون کے پاس بہیجدیتے تہے تاکہ اون کو قرآن اور ضروریات دین سکہلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتہہ مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریر لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ قرآن کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہونگے بالتخصیص وہ اجزاے قرآن جنپر مذہبی رسوم موقوف ہین اور جو نماز مین اکثر پڑہی جاتی ہین علاوہ اون

Marfat.com

تصریحات کے جو قرآن ہی مین خود اوسکے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین ایک تو
مین جسمین عمر کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قرآن کی بیوین سورت کی اقل کا
تذکرہ ہے جو عمر کی بہن کے گہر مین ہوا اونکی ذاتی مصرف کے لئے تہی یہہ اوس زمانہ کا
ذکر ہے جو ہجرت سے تین یا چار برس پیشتر گزرا تو اگر اوسقدر قدیم زمانہ مین قرآن کی
نقلین لکہی جاتی تہین اور عام تہین درآنحالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تہے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے
کہ جب پیغمبر کو قوت ہوئی اور یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے لئے شریعت قرار پائی تو
اوسوقت قرآن کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے انتہی آور من بعد یہہ کہتے ہین
عثمان کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت ایسی احتیاط سے اوسکی حفاظت
ہوئی ہے کہ قرآن کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کے کثیر الوسعت مملکت مین منتشر ہین
بڑے اختلاف نہین بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ بالکل اختلافات نہین ہین محمد صلعم کی
وفات کے بعد ایک چہارم صدی مین قتل عثمان کے وقت سے مسلمانون مین تنازع
اور شدید مخالفتین پیدا ہونے سے مسلمانون مین پہوٹ پڑگئی تہی تاہم اون سب مین
ایک ہی قرآن ہمیشہ جاری رہا ہے اور سب مین بالاتفاق اسی ایک ہی قرآن کا استعمال
مین رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی
کتاب ہے جو اوس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکہی گئی تہی غالباً دنیا مین کوئی اور ایسی
کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتہی آور یہہ بہی اوسی
سیرت محمدیہ مین ہے نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا

Marfat.com

ہے اور بلا تبدیل محمد ہی کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجہ مین جیسا کہ ڈرا ان اپیر نے کہا ہے
یہہ کہتے ہین کہ قرآن کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہین جیسا کہ مسلمان اوسکو کلام الہی
سمجھتے ہین انتہی اسجگہ سے کمال محافظت قرآن اور اوسکا تواتر بطور حفظ و روایت
اور ہم بطریق تحریر و کتابت اور نیز از روے اسانید متصلہ و مواقفت نسخ قدیمہ و منتشرہ
بغایت وضاحت جب معاندین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح
و تشریح کی کیا حاجت ہے وکفی اللہ المومنین القتال بعد اس اہتمام کے اہل اسلام
سے محدثین عظام نے آثار و احادیث کی بہی تحقیق و تفتیش اور عامہ افعال و اقوال اور
سائر اعمال و احوال نبوی کے بہم پہونچانے مین جید کوشش و سعی اور بدرجہ غایت محنت
و عرق ریزی کی اسواسطے کہ وہ بہی مسلمانون کے نزدیک بمنطوق فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ
فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ اور حسب افادہ لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة
قرآن کی مانند ماخذ احکام شرعی و مرجع مسائل مذہبی ہین لہذا ہر ایک حال کو علیحدہ علیحدہ
محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک بسند متصل بیان کیا ہے یعنی اسطرح پر کہ فلان امر کو
آنحضرت سے فلانے شخص نے بذات خود ادراک حاصل کیا اور اوس نے بلا واسطہ فلان شخص سے وہی
امر نقل کیا اور اوس نے روبروی فلان اوسکا تذکرہ کیا حتی کہ بطور مسطور اوسکو مولفین
کتب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور بتعداد وسائط مع تصریح اسم و رسم اور قید
ولدیت و کنیت تصانیف مین قلمبند کردیا اور بعد وہی کتابین روش سابق کی مطابق
دست بدست مع ذکر سند متصل مصنف اوس کتاب تک مشہور و مروج ہوئین جسکے ذریعہ سے

Marfat.com

آج ہزارہا آدمی جدا جدا اپنے اسانید ... [illegible]

بالیقین جانتے اور کہتے ہین کہ فلان کتاب فلان شخص کی تصنیف ہے اور ...

کی معتبری یا عدم معتبری بہی جسکا مدار و مناط صداقت و وثاقت مصنف ...

بر بنوجہ بخوبی دریافت کرسکتے ہین اور مصنفین کتب سے لیکر آنحضرت تک جتنے راوی

سلسلہ مین ہین اون کا رویہ عام اور تغیرات مزاج بالتمام اور بیان سوانح و منشا

اور زمان ولادت و وفات اور ضعف و قوت ذہن و حافظہ کی کیفیت اور نیکی خنثی و بہت

گوئی کی پوری پوری حقیقت اور تعداد اسفار و اساتذہ اور حال تحصیل علم و شمار تلامذہ علم

اسماء الرجال مین بشرح و بسط قلم بند و ضبط ہے اور اسی بنا پر حسن و صحیح اور ضعیف و قوی اور

موضوع و مدرج اور غریب شاذ و منکر وغیرہا انواع خبر کہ مفصلا اصول حدیث مین مذکور و مبین

ہین مقرر و معین ہین جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ تضعیف و تصحیح محدثین کا اگر فی الحال اعتبار نہ کرین جب تک کی

صحت و وثاقت بطور خود ہی ہم آپ دریافت کرلین باوجود مرور دہور اسوقت راویون کا صدق

و زور معلوم ہوسکتا ہے ارباب مذاہب باجمعہا اس تحقیق سے محروم ہین بلکہ اون کی خود الہامی

کتابین بہی کتب حدیث کی بہ نسبت اعتبار مین بوجوہ شتی ساقط و متفاوت ہین اولا اسوجہ سے

کہ ہر ایک حدیث و خبر بنص سابق الذکر ماخذ حکم شرعی ہے بخلاف ابواب و کتب مندرجہ بیبل کے

کہ اونمین سے بہت سا حصہ احوال مکلفین سے بحث و تعلق نہین رکہتا پس دونون کی تدوین

و تالیف مین تفاوت کوشش و سعی بہین سے بفرق جلی ظاہر ہے ثانیاً رسول خدا صلعم واسطے

تحصیل علوم دین کی عموماً اور حفظ و تبلیغ احادیث کی لی خصوصاً بالفاظ نضر اللہ امرء ...

Marfat.com

سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ وغیرہا
سے مجید ترغیب وتحریص افراد امت کو دی جسکے سبب قرون اولی ہی سے لاکھون علمانے ادسکی
تحقیق وتفتیش مین اپنی عمرون کو محو وفنا کردیا ایک ایک حدیث کیواسطے اقطار زمین پر
پہونچی اسفار عظیمہ اختیار کیے مصائب جہہ سر پر لیے بجز آنحضرت کسی نبی نے واسطے تبلیغ کے
ایسی ترغیب نہین دی اور نہ اوائل سے کسیکے اتباع نے تدوین احوال کیواسطے ایسی گرم جوشی
کی ثالثاً رواۃ اخبار نے مقاصد آنحضرت کو اوسی زبان مین بلکہ حتی الامکان اونہین الفاظ مین
بیان کیا ہے اور مولفین بیبل نے زبان نبی کی موافقت و پابندی بہی نہین کی حالانکہ اختلاف
زبان سے بہت سے مطالب مین لامحالہ قصور وفتور ہوجاتا ہے ۔ رابعاً کتب حدیث مین
ہر ایک حال وخبر اور روایت واثر مع سلسلۃ السند مرقوم ومذکور ہے ۔ خامساً وہ کتابین
بہی محدثین سے بالاسانید ماخوذ ومتداول ہین ۔ سادساً اون کتابون کے مصنفین بذات
وصفات معین ومشخص بلا اختلاف ہین ۔ سابعاً مجامع ومسانید حدیث اپنی اصلی ہی زبان مین تا حال
محفوظ وموجود ہین ۔ ثامناً جمیع نسخ قدیمہ وجدیدہ اور کتب ہر قریہ ودیہہ باہم موافق و
متحد ہین اون مین مطلقاً کمی بیشی نہین ہوئی مثلاً محمد بن اسمعیل بخاری نے سات ہزار دو سو چہتر
حدیثین اپنی کتاب مین جمع کین وہ بجنسہ ابتک موجود ہین نہ کسی متبع سنت نے اون مین تحریف
کی اور نہ اہل بدعت سے کسی نے اصلاح دی اور یہہ امور رسائل وکتب بیبل مین بالکل متروک
ومہجور ہین باوجود بیشمار خرابیون کے کتب مقدسہ کو قران کے مقابلہ مین لانا جسکے ابتدا سے
کامل محافظت باتفاق موافق ومخالف ثابت ہے صریح ظلم وبے انصافی ہے چنانچہ میور صاحب نے

Marfat.com

بھی ایسا انصاف یہ بات کہ عقلا قرآن کا [illegible]

عبادات سے مقابلہ کرنا ایسی چیزون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکی حالات اور اصلی [illegible]

کچھ بھی مناسبت نہین ہے انتہی فضیلت خاصہ ہر معقول پسند و سلیم الطبع کو معلوم ہے کہ منشا

جمیع افعال حسنہ و سیئہ او مصدر اعمال پسندیدہ و ردیہ انسان کا قلب ہے اور [illegible]

بدی کیواسطے اوسیکی بھلائی برائے شرط ہے اگر صلاح ہے تو خواہ اچھے ہی کام ہونگے

ہونگے الا شاذاً بالندرۃ اگر وہ بگڑ گیا سراسر حرکات ناشائستہ او سے ہونگے اور جب یہ امر

معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہین کہ اصلاح قلب پر جسطرح کہ اسلام مین خیال ہے دوسرے دینون مین

اوسکی نظیر معدوم و محال ہے کیفیت اہوال شدائد آخرت کہ قلب کے واسطے سبب رقت اور

احوال طبقات نار و جنت کہ اسکا احتراز سیئات و منکرات اور شوق و رغبت حسنات و خیرات پر باعث

ہین جسطرح کہ بکمال حسن بیان شرح و بسط کے ساتھ حدیث و قرآن مین ہین سائر مخالفین

کی مذاہب دکتب سے کسی مین نہین بروز محشر بیان معاودۃ مومن و مرتد اور محاسبہ ہر نیک و بد

اور وقت نزع بقصد قبض روح علی حسب الاعمال ہولناک و دردناک [illegible] یا بہجت افزا و بہجت خیز

صورتون مین ملائکہ نزول اور قبر کی صعوبات او سکارہ و مضائق اور ابتدا امتحان و استفسار

منکر و نکیر ترتب رنج و راحت اعمال کی موافق اور کربت و سختی اور مصائب و دواہی حشر

قیامت اور عدم منفعت مال و اولاد اور ترک نصرت و رفاقت اہل محبت و قرابت او ر غلبہ

خوف سے عروض سکر و بیہوشی اور سوالے [illegible] و سرور کے فراموشی اور فوت [illegible]

صراط پر کہ جہنم کا پل ہے بال سے باریک تلوار سے تیز عبور کرنا اور وقت [illegible] اعمال

اور یعنی ایمان کیطرح نجات وغیرہ نہ ملنا اور صبر و شکر تمام عمر کا حساب و کتاب ابتدا انجام سے معاف
کی نسبت جمیع اعضا و جوارح سے جدا جدا سوال جواب ہر قسم کے گنہگار پر مطابق عمل کے خدا کا خشم
و قہر بہڑکنا اور ہر نیک کردار و نجستہ کار پر اوسکی رحمت و مہر کا ہونا اور محض بحکم رب الارباب
اور بلا مداخلت احدے و بغیر مزاحمت غیرے تقسیم عذاب و ثواب و اہل نار کی تکلیف و پریشانی
اور شدت عطش و جوع سے از حد تردد و حیرانی اور خدا کے دیدار اور اوسکے ذکر و شکر سے
اہل جنت کے ہر وقت رطب اللسانی اور تہیہ عیش کامرانی از قبیل لذائذ جسمانی و روحانی
کہ تفصیل تمام خیر الکلام و کلام خیر الانام میں ہین جسکے سننے سے ہر شخص کا دل گناہ بیباکی
پر جرات و بیباکی سے لرز جاتا ہے اور خوف خیبت و خسران ابدی ارتکاب افعال قبیحہ
ہمیشہ مانع قوی رہتا ہے اسیواسطے مومن کامل خلاف حکم خدا نہ کسی عضو کو بیجا صرف کرتا
ہے اور نہ قلب کو ماسوی اللہ کیجانب مائل ہونے دیتا ہے بظاہر اگر کسیوقت معاملات دنیوی
خرید و فروخت مین مشغول ہے یا ازواج و اولاد کی جانب متوجہ مگر اوسکی رضا الٰہی سے
اون کامون مین بہی درحقیقت کبہی غافل نہین رہتا اور تذکیر بایام اللہ و مواخذہ
دنیوی سے زجر و تہدید اور خدا سے ہر دم خوف و رجا کی تعلیم اور وعد و وعید ظہور
و وقوع عذاب و رحمت اسی عالم مین حسب مشیت بتا مہا اوسکے علاوہ ہین کما قال تعالیٰ
وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ شریعت اہل
اہل کتاب مین کہ کتب خمسہ حضرت موسیٰ سے عبارت ہے حشر و نشر کا مطلقاً ذکر نہین اور نہ کہین
سے عذاب و ثواب ثابت اتباع و نافرمانی مین فقط خسران و منفعت دنیوی کا بیان ہے

باب ۱۱ استثنا وغیرہ

Marfat.com

پرہیزگاری کی حالت مین ترقی مال وجاہ سے سلطنت اور ... [illegible]
اور اختیار گمراہی وکجی مین اسیری ومغلوبی اور ... ہری انکا ... [illegible]
نتیجہ ہے کہ طالب اسباب دنیوی اور مشتاق نعماے ظاہری کے سوا ارباب قناعت وتقوی
اور زہد وورع والون سے کوئی بہی اوسکی پابندی اپنے ذمہ ضروری ولابد سمجہے گا
اور عہد جدید سے اگرچہ وجود جہنم مستنبط ہے سو قطع نظر اسکے کہ اوسمین تذکرہ غضب
خداے پاک کی رحمت کاملہ کا مظہر ہے اور اختیار لذات وشہوات حسی وجسمی سے بانی
جز ہے مطلقاً پایا نہین جاتا جسکے شوق ورغبت مین لوگ نعماے دنیا اور صرف قواے
شہوانیہ سے محروم رہین اور اپنے صبر وتکلیف کا عوض وبدلہ وہان کی نعمت ورحمت کو تصور
کرین اوس کے موافق جہنم کا بیان کسیکے دل پر قوی اثر بہی نہین کرسکتا اسواسطے کہ
تشریح حدت نار ودرکات اور انواع معاصی پر تقسیم طبقات اور قوت اشتعال والتہاب و...
اطوار واقسام عذاب ورد وزخیون کا اضطراب انتشار اور اظہار فغان واضطراب جسطرح کہ
محمدیہ مین مبین ہے اور انذار وتحذیر مین اوسکو کامل تاثیر ہے کما قال تعالی وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ
قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا انجیل مین بالکل
مفقود ہی اور نہ اوس سے شدائد یوم الحشر اور قبر کا عذاب وورد کسیکے گوش زد ہاین ...
اسلام دوسرے مذاہب سے امید صلاح وانتظام بالکل خیال خام ہے۔ فضیلت سادس
ہر قسم کے حسنات وبرکات کا نشر اور عادات وعبادات مین ہر طرح کے کمالات ومحاسن کی
وتکمیل شریعت اسلامیہ سے باحسن الوجوہ متیسر ممکن ہے بخلاف سائر ادیان کہ اون کی ...

فضیلت سادس ... [illegible]

Marfat.com

تحصیل انواع فضائل اور محاسن کے ساتھہ بعض اصناف و اقوام مخصوص ہین اور بعض محروم
اور تعمیل بعض احکام سے بجہت دقت وضبط اور سخت تنگی و مفسدہ اکثر آدمیون کو معذور و
مجبور کر دیتا ہے مثلاً از روی توریت بنی اسرائیل کے بارہ فرقون سے شرف خدمت مسکن
(باب ۳ گنتی)
شہادت اور اوسکے اسباب لوازم کی محافظت ہمیشہ کے واسطے فقط ایک گروہ بنی لاویون
سے متعلق ہے باقی گیارہ فرقے اوس سعادت سے محروم رکہے گئے اور عہدہ کہانت انکے واسطے
منجملہ بنی لاویون کے خاص حضرت ہارون اور اون کی اولاد پشتہا پشت تک مخصوص و مستثنی ہین
اور نیز اون لوگونکے لئے کہ کسی نہج سے ناقص و عیب دار ہون جیسے اندہا یا لنگڑا اور جسکی ناک
(باب ۲۱ احبار و باب ۲۳ استثنا ۱۲)
چپٹی ہو یا کسی عضو مین لمبی بیشی ہو یا جسکا پاؤن یا ہاتہہ ٹوٹا ہو یا کبڑا یا بونا ہو یا آنکہہ مین نقص ہو
یا داد یا کہجلی رکہتا ہو یا اوسکے خصیے کچلے گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالے گئے ہو اور
عمونی و موابی و حرامی بچہ کے واسطے اور دسوین پشت تک اون کی اولاد کے لئے یہہ
حکم ہے کہ انمین سے کوئی ہمیشہ تک جماعت خداوند مین داخل نہو اور نہ خیمہ گاہ کے نزدیک آوے
اور پردہ کے اندر داخل نہو اور نہ مذبح کے قریب جاوے اور نہ اپنی قربانی آگ سے گزرانے
پاوے اور علی ہذا القیاس ہر مریض مجذوم اور صاحب جریان وغیرہ تا حصول صحت تحصیل
حسنات کثیرہ سے شرعاً محروم و بے بہرہ ہین بالعکس اسکے قرآن مین صاف صاف خدا نے
سب کو یہہ حکم عام دیا انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض اور
فرمایا من یعمل من الصالحات من ذکر او انثی وہو مؤمن فاولئک یدخلون الجنة
ولا یظلمون نقیرا اور ارشاد ہوا وما تفعلوا من خیر فلن تکفروہ واللہ علیم بالمتقین

Marfat.com

اس اشتہار کے بموجب اعمال صالحہ سے ہر ایک کو ہر شخص ...
فضیلت کسی قوم و فرقہ یا صنعت و حرفہ سے مخصوص نہین اور نہ کسی گروہ کا ...
سے ممانعت نہ مریض و بیمار کسب فضائل سے گنہگار ٹھہرتا ہے اور نہ کوئی مجرم و عاصی بعد
استغفار یا بعد عفو صاحب حق خواہ مخواہ خطاکار و سزاوار رہتا ہے استحقاق و
علی حسب الاخلاص و الاعمال ہے نہ ضعف و قوت ملحوظ اور نہ کمال و نقصان جسمانی بر خیال
ہے کما قال تعالی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَ
لَسَوْفَ يَرْضٰى و قال ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ و قال وَوَجَدُوْا مَا
عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا معہذا بموجب احکام کثیرہ شریعت محمدیہ تفرقہ امیر
و غریب اور تمیز رذیل و شریف مفقود و مرتفع ہے جیسے اداے مناسک حج کے وقت تمامی
خلقت کا ایک حالت و صورت پر رہنا اور بالاشتراک سب لوگون کا عرفات و منی مین قیام
کرنا اور عامہ مساجد و مشاہد مین صفوف و جماعات عید و جمعہ مین جمیع اقوام کا باہم گر مختلط
و مجتمع ہونا کہ جمیع مسلمانان شرق و غرب اور باشندگان ہند و عرب کے نزدیک بالاتفاق مختار
و معمول بہا ہی اور عیسائیون کے نزدیک ہر چند بعد اعتقاد کفارہ و تثلیث کوئی حکم ہی واجب العمل
نہین اور نہ اتباع شریعت درست و جائز ہر فرد انسان اخلاق و اعمال مین محض مطلق العنان
ہے مگر اسپر بھی ان لوگون مین تکلف و امتیاز ملکی و قومی بکثرت ظاہر و عیان ہے کبھی کوئی
یورپین گو کیسا ہی حقیر و ادنی کیون نہو سوائے اہل حبش ہندکے کسی کرسشین کے ساتھ گرجا مین
نماز نہ پڑھیگا اور ایسے ہی معاملات دنیوی مثل اکل و شرب وغیرہ مین اوسکی بیعت اگرچہ کہ ...

Marfat.com

شریف وجلیل القدر ہو روا نرکہیگا اسیواسطے یوروپین وکرسٹینون کی گرجا متفرق
وعلیحدہ ہوتے ہین اور حلم وخلق عیسوی کہ مقتضائے انجیل ہے بوجہ اسکے کہ اوسکی
تعمیل مستلزم فتنہ وفساد ہے کسیوقت قابل اتباع نہین ہے یہی سبب ہے کہ سلف سے آجتک
کوئی عیسائی ٹہیک ٹہیک اوسکا پابند نہین ہوا ہمنے کسی عیسائی کا یہہ حال نہین سنا کہ اوسنے
باوجود قدرت وقوت انتقام وقت طمانچہ ایکطرف منہ کے دوسرے رخسار کو بھی ظالم کیجانب
جھکایا ہو یا وقت چھین لینے قبا کے مع حصول قہر وغلبہ اپنا کرتہ بھی اوسے بخشتا ہو یا جبکہ ایک
کوس بھر کے بیگار کی بلا جبر واکراہ دو کوس بطیب خاطر چلا ہو یا اپنا مال تمام وکمال راہ
خدا مین خرچ کردیتا ہو زمین پر کہ کیڑے اور مورچے خراب کرتے ہین اور چور سیندہ
دیتے ہین کچھہ بھی نر کھتا ہو یا خدا پر ایسا متوکل ہو کہ فکر معیشت سے مطلقاً غافل ہو یا سفر
کی وقت زاد وراحلہ اپنے ساتھہ نہ لیتا ہو یہہ فضل دیکھو کیسکو حاصل نہین ہوا بلکہ اس کے
برعکس عیسائیون سے زیادہ دنیا کا حریص وطامع اور ذات خدا سے غافل غیر جانب
کوئی بھی قوم وگروہ نہین تحصیل دنیا کے واسطے ہر طرح کا کذب وزور اور فریب ودغا اونکی
آئین مروجہ کا منشا ہے خود غرضی وتحصیل مال بلا خیال حرام وحلال کیواسطے ہر ایک
دفعہ منجملہ قوانین اصلاح دنیا ہے ظالم سے عفو وتجاوز کیسا خود ان کے پادری اور
راہب دنیا سے زیادہ جابر وغاصب ہوتے ہین جنکے تعصب بیجا اور حکام کی ناروا تحریکات
واغوا سے ملک کے ملک ویران وخراب ہوگئے اسکے سوا پولوس مقدس نے بالہام روح
خدا ایک حکم نیا عیسائیون کو اور دیا یعنی تزوج ونکاح سے تجرد ورہبانیت کو بہتر بتلایا

Marfat.com

اور اوسکی جانب تحریص و ترغیب دی جیسا کہ باب ہفتم خط اول فصل دوم میں مذکور ہے اور اس مسئلہ کی تاکید و رعایت قدماے عیسائی مشایخون اور رہبانون سے منقول ہے چنانچہ داماسیوس اور امبردس اور سری سیوس اور جیروم اور اوگن اور اجرجیس اکبر وغیرہم نے اسکی از حد تائید و حمایت کی ہے حتیٰ کہ اسی بنا پر کونسل البریس سے سنہ ۳۰۵ع مین عموماً بشپ اور پادریون کو مناکحت سے قطعاً ممانعت ہو گئی اور سنہ ۵۸۹ مین کونسل تولیدو سے یہہ فرمان جاری ہوا کہ جب کوئی عورت کسی پادری سے مشتبہ ہوا اوسکو فوراً باجازت عدالت بیچڈالا جاوے اور قیمت اوسکی پرورش غربا و مساکین کے صرف مین آوے اور ابتک اوسی کے موافق پادریان روم کتخدا مجرد رہتے ہین اسپر کیا کچھہ مضار و مفاسد مرتب ہوے ادنیٰ نتیجہ اس حکم کا یہہ ہے کہ خود جرجیس اکبر نے جب اپنا تالاب صاف کرایا چھہ ہزار بچون کی کھوپڑیان اوس سے برآمد ہوئین جنکو پادریصاحبون نے بقصد اخفاے معائب بعد ارتکاب زنا و قتل ناحق اوسمین غائب کیا تہا بنظر ایسی ہی قباحتون اور بہت سے نقصانون کے خدای عز و جل نے اپنی کلام پاک مین درضمن شکایت عیسائیون کے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا اور اوائل سترہوین صدی مین بانیان فرقہ پروٹسٹنٹ اتباع لوتہر وغیرہ نے اس حکم کی اصلاح ضروری سمجھی اور نکاح کی اجازت پادریون کو بمجبوری دی معہذا علاوہ حضرت عیسیٰ اور تعلیم و تلقین جناب موسیٰ فقط اولاد و احفاد یعقوب علیہ السلام

Marfat.com

متعلق ہے عام زمانہ کی اصلاح وتہذیب اور ہدایت وارشاد غیر اقوام سے اونکو کچھ سروکار نہتا اسیواسطے حضرت موسی نے اقوام اَموُری حِتّی فَرِیزی حَوِی یَبُوسِی وغیرہم سکنائے ملک کنعان سے کیکو قبل از قتال تابع دین وشریعت کے جانب پند ودعوت نہ کی اور نہ کبھی اونکو امر حق کی بابت موعظت وہدایت فرمائی ایسے ہی حضرت مسیح نے بہی جب اپنے بارہ شاگردونکو وعظ وہدایت کرنیکی اجازت دی اولاً اونکو یہہ فہمایش کردی کہ غیر قومون کیطرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل ہونا اور یہی سبب ہے کہ اطراف صور وصیدا مین جب حضرت مسیح بذات خود پہونچے اور اوسوقت ایک کنعانی عورت نے فریاد کی کہ ای داود کے بیٹے مجہپر رحم کر میری بیٹی دیو کے غلبہ سے بیحال ہے بوجہ اجنبی وغیر اسرائیلی ہونیکے اوسے خدا نے کچھ جواب نہ دیا تب شاگردونے اوسپر رحم کہایا منت کرکے عرض کی کہ اوسے رخصت کیجیے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے حضرت عیسی نے ارشاد فرمایا کہ مین بنی اسرائیل کی کہوئی ہوئی بہیڑون کے سوا اور کسی کے پاس نہین بہیجا گیا پر وہ عورت آئی اور سجدہ کرکے کہا ای خداوند میری مدد کر حضرت نے جواب مین کہا مناسب نہین ہے کہ لڑکون کی روٹی کتون کو پہینک دیوین باب ہم و پانزدہم انجیل متی مین یہہ روایت موجود ہے اور وای تیلرکہ فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک عالم معتمد و معتبر ہے اسی بنا پر لکہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے کلمہ غلطی کی بنا نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور بہی غلطی رسوم مین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین انتہی اور جان ڈیون پورٹ کہتا ہے یہہ صاف ثابت ہے

کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کیواسطے پیدا ہوئے تہے وہ قوانین
جو اس قوم کے لئے مقرر ہوئے تہے ایسی شکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی اوسمین نہ داخل
ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیون حلتبستین یعنی حواریون کیطرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ
بات ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریون کو اس باب مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیون کے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہے یا نہین انتہی سوا اسکے حضرت عیسی محمد رسول اللہ
و حضرت موسی کی مانند صاحب شریعت مستقلہ نہ تہے بلکہ حضرت داود و یسعیاہ اور دانیال
و یرمیاہ وغیرہم دیگر انبیای بنی اسرائیل کی مثل اونکے کل چال چلن اور طریق پرستش و
عبادت اور تعلیم و ہدایت مین باستثنای دو چار احکام اخلاق و اخلاص کے مطیع و تابع
شریعت موسوی تہے اسیواسطے ہمیشہ اونہین احکام کی ترویج و تائید اور اونہین کے تعمیل کی تاکید
لوگون سے کرتے رہے چنانچہ انجیل کے مقامات متعددہ سے اسپر شہادت ملتی ہے اور خاص
بنی اسرائیل سے تعلیم توریت کا اختصاص سابقاً معلوم ہو چکا اور مسئلہ اجماعی ہے بس بموافق
اسکے ـ خلق اللہ الکتاب و تعلیم حسنات و فضائل سے مہجور و ممنوع تہی اور اسیطرح افلاطون
الہی کتاب طیموس مین بعض کو اپنے تلامذہ سے یہہ نصیحت کرتا ہے کہ عمدہ مسائل اخلاق و حکمت کی
تعلیم و تعمیم کرنا نچاہیئے اور ایسا ہی کرشن نے ارجن سے کہا ہے چنانچہ گیتا مین یہہ حال
لکہا ہے ان سب کے برخلاف قرآن نے آیتہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ سنکر
سکان تمامی روی زمین کو بلاتخصیص قوم و ملت اور بغیر تقیید عوام و خواص راہ نجات بتائی
اسرار نکات علم و معرفت اور رموز و دقائق حقیقت و توحید عموماً شائع و ذائع کردی اور

جو احکام کہ مستلزم مفاسد و مضار تہی اون مین سے بہی کسیکو باقی نرکہا کوئی فرمان و ارشاد ایسا نہین کہ وہ بنای فتنہ و فساد ہو۔ فضیلت سابعہ خلاق عالم کی معرفت اور اوسکی ذات و صفات سے بحث اور ہر وقت و ہر لحظہ ہر ممکن و موجود پر علما و قدرتا اوسکا استیلا و احاطہ اور کمال تنزیہ و تقدیس بلا شائبۂ عیب و نقصان اور بدون استلزام امتناع و استحالہ جسطرح کہ مشرح و مدلل قران مین ہی حتی کہ کوئی آیت و جملہ اوسکا اس بیان سے خالی نہین کسی مذہب و مشرب مین اوسکے مثل و نظیر کیا عشر عشیر بہی موجود نہین چنانچہ یہہ امر اصل اوّل سے بخوبی ظاہر ہے۔ فضیلت ثامنہ حبّ فی اللہ و بغض فی اللہ یعنی خاص اللہ ہی کیواسطے لوگون سے مصالحت و اتفاق اور اوسی پر مخالفت و افتراق بایں توجہ کہ جو شخص خداپرست اور شہوات سے متقی و پرہیزگار ترقی دین کا خواہان و طالب رضاے پروردگار ہو بلا لحاظ توطن و قرابت اوبغیر پاس شرافت و وجاہت اوس سے محبت و اخلاص رکہنا اوسکی تائید حمایت مین صرف جان و مال سے دریغ نکرنا جمیع حوائج ضروریہ اور اپنی کل ضروریات دنیویہ پر اوسکی نصرت و اعانت مقدم سمجہنا اور منکرین توحید و سائر کفار و مشرکین سے للہ فی اللہ بلا مداخلت نفسانیت دریا بغض و تنفر رکہنا اور منافق و فجار سے گو کیسی ہی قرابت قریبہ یا رشتہ اخوت و ابوت ہی کیون نہو یکسر قطع تعلق کر دینا اور اپنی محبت طبعی اور تمامی تعلقات دنیوی کو بمقابلہ مرضی حضرت رب العزت بالای طاق رکہنا اقارب و اعزہ سے اگر کوئی کافر و مشرک ہو بدا عَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃُ وَالْبَغْضَاءُ حَتّٰی تُؤْمِنُوا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ صاف صاف کہدینا اور بعد ایمان و تصدیق ہر شخص کو

Marfat.com

اگرچہ مصدر تقدیع جسمانی و دشمن جانی رہا ہو حسب ارشاد فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ بلا تمیز و تفریق حقیقی بھائی کے مثل
اپنا رفیق و صدیق جاننا گزشتہ مشاجرات و قضایاے سابقہ سے معاً دست بردار ہوجانا
بجز خیال از دیاد اخلاص و اتحاد خلاف و شقاق بینین سے مطلقاً سروکار نرکھنا ماحصل
کلام اس باب مین یہ کہ اپنے قولے شہوانیہ و آلات غضبانیہ کو تمامہا واسطے خدا کے
منقاد و تابع کرنا اور تعمیل احکام شرعی وادراک مرضی حق تعالیٰ کو کل معاملات ذاتیہ و
علائق ضروریہ پر ترجیح و تقدیم دینا درصورت عصیان لذت کو ذلت خیال کرنا اور
اتباع حکم مین ذلت و عجز کو عین عزت و فخر تصور کرنا اور مخالفت و موافقت مین خودی
سے درگزرنا اور اپنے جسم و جان کو خدا ہی کیواسطے نذر کرنا فقط خاصہ اسلام و ایمان
ہے قال تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وقال قُلْ اِنْ كَانَ
اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اور منشا حقیقی اسکا یہ ہے کہ بالذات محبت و اخلاص فقط ذات خدا کے ساتھ خاص ہے
ماسوا اسکے سب سے تعلق اتحاد و مودت بالعرض و التبعیت ہے اسیواسطے بالاستقلال محبت
غیر خدا اور غایت خوف و رجا شرعاً شرک قرار پایا ہے قال عز من عز و جل وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

Marfat.com

أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ پس جو چیز
کہ مرضی و محبوب کبریا ہی مخلصین کے نزدیک لامحالہ وہ شے خوشترین لذائذ و نعمائے
اور جو شخص کہ عند اللہ ماجور و مثاب ہے مقربین کی نظر مین بحکم عادت و قاعدہ بالضرور
دلی دوست اور بہترین احباب ہے اور ہر فعل و عمل کہ مکروہ و مبغوض خدا ہی ایمان والون
کے دل مین بلا ریب شک مذموم و برا ہی یہہ اصل دربارہ استیصال محرمات شرعیہ و رسومات
واہیہ اور تحریک و تاکید حکم و مصالح اور ترغیب و تائید مسائل اخلاق و اصول دینیہ
مین بہت بکار آمد ہی مہمات عظیمہ و امور مہمہ جنکا انصرام نہ اتفاق قومی سے ممکن ہے اور
نہ اہل وطن کی ہمدردی سے اس اصل کی بدولت بدون ارتکاب دقت و پریشانی بکمال
سہولت و آسانی سرانجام پا سکتے ہین بوقت ظلم و ہجوم اعدا یا تعرض مصائب قحط و بلا بر
افراد منتشرہ اقطار زمین کہ مسلسل بسلسلہ واحدہ ہین اعانت جان و مال سے بخوبی
کام دیکھتے ہین اس اصل مین ہی خاصتہً اہل اسلام ہی کا کامل حصہ و قبضہ ہے از روے
دین کسی مذہب و ملت مین یہہ تعلیم و تلقین نہین عیسائیون کے نزدیک تو بغض سے
با نواعہا مذموم و قبیح ہے اوسمین نہ للہیت کی قید ہی اور نہ خصوصیت عمرو زید اور دائرہ
محبت کو اسقدر وسعت و عموم ہے کہ ہر کافر و مشرک دشمن خدا اور کل عصاة و اصحاب
خطا کا دخول اوسمین بالیقین معلوم ہے اور با اعتقاد یہود اگرچہ بغض فی اللہ کل اقوام
کیواسطے عام ہے مگر حب فی اللہ فقط گروہ بنی اسرائیل سے متعلق و مخصوص ہی اور
بہ نسبت ترغیب و تحریض و تشویق و تحریک محمد رسول اللہ صلعم کی خاص اس بارہ مین

Marfat.com

بدرجہ غایت قصر وکوتاہی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مماثل کسی ملت سے کامل جوش
وخروش حاصل نہین ہوا بس اسلام کے سوا کوئی بھی طریقہ قبض وبسط بیجا سے خالی نہین
تنبیہہ ضروری بغض فی اللہ سے یہہ مراد شارع کی نہین ہے کہ جب کسی آدمی سے اتفاقاً
کوئی خطا خلاف شرع سرزد ہو یا عمداً کوئی جرم وقصور اوس سے کبھی ظہور مین آوے
یا کسی سے اعمال وعقائد مین کسی قسم کی مخالفت ظاہرہ پائی جاوے فوراً ہی دشمن جو نخوار
اور صورت سے بیزار ہوجاوے ایذا رجسمانی وتکلیف روحانی مخالف کیواسطے ضروری
جانکر تدابیر نقصان وضرر اوسکے مال واولاد مین جسطرح کہ ممکن ہو برروے کار لاوے
ایسا خیال کرنا بڑی خطا وغلطی ہے بلکہ اسی توہم سے اسلام کے روشن چہرہ پر بدوجہ
داغ لگتا ہے مطلب اصلی اسکا یہہ ہے کہ ارتکاب منکر مین بذات خود کبھی شریک نہووے
اور نہ دوسرے کے واسطے اجازت ورضا مخالفت شرع پر مفہوم وظاہر ہو مرتکب افعال
شنیعہ سے دائما اپنی مخالفت کا اظہار قولاً وفعلاً کرتا رہے بدی کے معلوم ہوتے ہی ذاتی
دشمن کی مانند اوسکے استیصال وقطع مین بدل مصروف ومتوجہ ہوجاے کمال ہمدردی
کے ساتھہ اوس مبتلا سے برائی کو بھولائے اور بھلائی کی جانب بہ تدبیر معقول بلاے
تالیف قلب ورفق ونرمی سے ہو خواہ بمصلحت وقت اظہار ملال وحرارت وگرمی
سے قال تعالی وَادۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ
بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ وقال وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ اور حضرت
ہارون وموسیٰ کو حکم ہوا اِذۡهَبَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا

لعلہ یتذکر او یخشی ورنہ باب ہدایت بالکل بند ومسدود اور طریق دعوت و پند عالم سے مفقود ہوجایگا ارشاد باری الا تفعلوہ تکن فی الارض فتنۃ و فساد کبیر کے واسطے تقویت وتائید ہماری اس تقریر کی شاہد ستنیر ہے تفضیلت تاسعہ حفظ نفس وحفظ نسب وحفظ دین وحفظ عقل وحفظ مال۔ اصول خمسہ مسلمہ ارباب مذاہب وجمہور اہل کمال ہین جب ان کی موافق ہے قواعد ہر مذہب کو جانچا سائر مذاہب کی نسبت تعلیم محمدی کو محکم واستوار قرار واقعی پایا حسب قدر تفتیش مسائل مین سعی کی احکام اسلام مین اصول مذکورہ کو سب سے زائد ملحوظ ومرعی دیکھا حفظ نفس کی بابت جابجا آیات قرانی مین تاکید شدید ہے قال تعالی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مہانا وقال من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا قتل بوجہ عموما ان آیتون کی روسے کتنا بڑا جرم وقصور قرار پایا کہ وعید تضعیف عذاب وخلود فی النار جو شرک ومرتد کیواسطے قران مین وارد ہے قاتل ناحق پر بھی بلا تفاوت موجود وثابت ہے اور قاتل سائر الناس کی مانند وہ بھی زجر وعقوبت کے قابل ہے اور اسیطرح نفس واحد کا حفظ اجر وثواب مین احیاے افراد بشر بتمامہا کی شبیہ ومماثل ہے آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور ولا تقتلوا انفسکم سے ہر قسم کے مہالک وخطرات سے حکم حفاظت نفس واجتناب اور اقدام

Marfat.com

بدپرہیزی وخودکشی سے ضرورت صیانت واحتراز ظاہر ہے اور بحکم لاتقتلوا اولادکم
خشیتہ املاق نحن نرزقہم وایاکم ان قتلہم کان خطاء اکبیرا۔ اور قد خسر الذین قتلوا اولادہم
سفہا بغیر علم وحرموا ما رزقہم اللہ افتراء علی اللہ قد ضلوا وما کانو مہتدین اور اذا بشر
احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودا وہو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علی
ہون ام یدسہ فی التراب الا ساء ما یحکمون وغیرہا کی بموجب اولاد کا قتل بہمہ وجوہ مسدود
وممنوع ہے قدیم سے عرب کے لوگون مین رسم قبیح دخترکشی مروج ومشہور بلا نکیر تہی
عموماً اولاد کا مارڈالنا۔ افلاس وفقر کے خوف سے اور بیٹیون کا قتل خصوصاً غیرت
وحمیت کے لحاظ سے اون لوگون مین شایع وذایع تہا اکثر اوقات ولادت ہی کیوقت
لڑکیون کو زندہ درگور کردیتے اور کبہی بعد پرورش وتربیت قتل کرڈالتے بلکہ تقریباً تمام
جہان مین قبل از ظہور اسلام ایسی ہی مراسم بیہودہ منافی حفظ نفس جاری ومروج تہی
حکماے روم ویونان اور عقلاے مصر وفرنگستان سے کسی نے بہی اس فساد کے
استیصال وانسداد کی فکر وتدبیر نہ کی بلکہ اس اصل کے برعکس افلاطون وارسطو نے
قتل اولاد کی تائید وتجویز رہی چنانچہ ارسطو کا قول ہے کہ لنگڑے لڑکون کی پرورش
بزور سیاست رکنا چاہیئے ایسے ہی خیالات سے منجملہ حالات باشندگان یونان
کے یہہ بہی ایک عام دستور تہا کہ جس شخص کے اولاد ہوتی وہ اوسکو اعیان وقت
زمان کے روبرو لاتا اگر وہ تندرست وتام الخلقت نکلتا تو تربیت وخدمت اوسکی
اوسکے والدین کے نام جاری ہوتا ورنہ قعر کوہ طیجیتوس مین پہینکدیا جاتا

ملک روم مین بہی اولاد کی پرورش ماباپ ہی کی راے وخواہش پر موقوف ومنحصر ہتی اور ہندوستان وچین مین بہی ایسا ہی طرز وطور رہتا چنانچہ بعض اطراف ونواحی مین ابتک بہی رسم دخترکشی رایج وباقی ہے اور بزعم بعض قتل نفس وخودکشی عبادات سے معدود ومتصور ہوتی مثلاً ہندؤن کے نزدیک بیوہ کیواسطے اگ مین جلکر خاک ہونا اور کوہ ہمالہ کے بعض غارون مین راہ بہ کنشۂ سمجھکر اپنے آپ کو معدوم وہلاک کرنا اور آدمی کی قربانی چڑہانا بقصد تقرب صنم دوثن اور ریاضات سخت وشدیدہ سے تحلیل وتضعیف روح وبدن یا بجاے تحقیق حق واخذ شہادت عدالت سے متخاصین کو باہمی مقاتلہ ومجادلہ کی اجازت ملنا اور ظفر وفتح کو دلیل حقیت وصدق دعوی گردانا کہ اکثر بلاد ہند وفرنگ مین اُن پر عمل تہا یا بنا بر نفسانیت وجہالت زنانہ جنگیون کی رعایت رکہنا جنمین قتال ناحق وخونریزی بیشمار وقوع مین آتی کہ اقوام عرب مین حجت شجاعت وغیرت گردانی جاتی ان مین سے اسلام کی بدولت کیسکا بہی نام ونشان تک نرہا عذاب وعقاب کی تقریر دلپذیر نے حفظ نفس کو بہمہ وجوہ محکم ومکمل کردیا ازروے شریعت اسلامیہ ہرچند سہو وخطا کا محاسبہ نہین اور نہ اوسپر خوف مواخذہ ہے لیکن قتل خطا پر دیت مسلمہ وتحریر رقبتہ اور درصورت عجز صوم شہرین متتابعین بطور کفارہ حتماً مقرر ہے تاکہ بلحاظ حفظ نفس اس خوف سے ہرشخص ہردم وہروقت رکہی بلکہ جمہور ملیئن کی علاوہ ترقی بنی آدم کیواسطے بہت سے اسباب وذرایع پیدا کئے لونڈی غلام اور بیوہ ومطلقہ کی نکاح کا حکم دیا تجرد ورہبانیت کو کہ عرصہ دراز سے عیسائی مشائخ واکثر حکماے ہند

وغیرہم بزعم خود فضیلت عظمی تصور کررہے تھے قاطع نسل سمجھکر مکروہ ومبغوض رکھا
اور اسی بنا پر آنحضرت نے عزل کو بھی ناپسند وغیر مناسب فرمایا اور تزویج عورت ولود
اختیار عقیم پر راجح وبہتر بتلایا مقدرت نان ونفقہ واجبہ اور استطاعت ادائے حقوق ال
کیصورت مین کہ شرعاً متعدد ازواج کی اجازت اور ازدواج مکرر کی اباحت ہے اور
منشا اسکا بھی فی الحقیقت یہی مصلحت ورعایت ہے اور ابقائے نفس ونسل ہی کے سبب
محتاج یتیم کی پرورش وپاسداری باشارۃ النص ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
والیتامی والمساکین وابن السبیل بعد ہمدردی اقارب واعزہ سائر مساکین ومسافرین
کی خدمت وخبرگیری سے اہم واقدم ہے اور وقت اضطرار وہلاکت کھا لینا خنزیر ومیتہ
بھی بقدار سد رمق ہر شخص کو جائز ودرست ہے حالانکہ بنص قرآنی نجس العین ومحرم ہے
اور وقت ادائے صلوۃ کہ بجز یاد خدا ہر قسم کا شغل وخیال ممنوع وبیجا ہے بنظر حفظ
نفس ہی شرعاً اسودین کا قتل جائز وروا ہے اور حرم شریف مین کہ مطلقاً صید
وشکار بلکہ قطع شجر ونبات سے بھی نہی صریح ہے الا تقدیما لہذہ المصلحۃ جانوران
موذی کا مار ڈالنا درست وصحیح ہے اور تکمیلا لہذا الباب جناب رسالتمآب نے دعائے
موت وتمنائے وفات سے ممانعت قطعی فرما دے حیث قال لا تمنین احدکم الموت
محسناً فلعلہ ان یزداد احساناً واما مسیئاً فلعلہ ان یتوب آپ بتلاؤ کہ حفظ نفس کی
کسی شریعت مین بھی مفصلاً اسطرحکے قوانین ومواعظ دل بند ہین یا کہین اخلا
حکما مین ترقی بنی آدم کے واسطے بلحاظ وسایل وذرائع ایسی بصلاح دبند ہین ا

Marfat.com

حفظ نسب کے واسطے بہی ازروے قانون اسلام بہت سے اصول و احکام موجود ہین
مثلاً عورت مطلقہ جسے کہ بعد نکاح خلوت صحیحہ ہو چکی ہو قبل از انقضاے ایام عدت
مجاز تزویج و مناکحت نہین اور آیت والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ
قروء عدت طلاق جوان عورت مین تین حیض یا تین طہر کے ساتہہ باختلاف اقوال
مبین و مفسر ہے اور کم عمر و صغیرہ اور آئسہ و ضعیفہ کیواسطے مدت انتظار کامل سہ ماہی
معین و مقرر ہے اور بیوہ عورت کو چار مہینے دس دن تک تجدید تزویج و مناکحت سے
قطعی نہی و ممانعت ہے اور حاملہ کیواسطے مطلقہ ہو یا متوفی عنہا انتظار وضع حمل
وجوباً درکار ہے اور کتمان و اخفاے حمل و حیض سے عورتون کو بمفاد آیۂ کریمہ
ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامہن ممانعت صریح و نہی پروردگار ہے
اور استبراء شرعاً قبل از استبراء ملک یمین یعنی لونڈی سے قربت و جماع اور ایسے ہی
عورت فاحشہ سے بہی بقول صحیح عقد نکاح ممنوع و ناروا ہے ان قوانین کی وضع
وتعیین کا مقصد اصلی ہر ذی فہم ادنی تامل کے بعد پاسکتا ہے کہ شارع کے نزدیک اختلاط
الماء بالماء نہایت ہی مستہجن و قبیح ہے اور بغیر تصفیہ و تنقیۂ رحم کے جاوس فی الشعب
الارایب ہے و شتواد کریہہ ہے سوا اسکے رجال و نسا کیواسطے حکم غض بصر و قصر نظر
اور ایجاب ستر قطعاً للشر اور تعیین حد زنا یعنی اغرب کیواسطے تجلید اور محصن کیلئے رجم
و سنگسار کرنا اور ثبوت حسب ضابطہ کے بعد دو سیر رحم نکیا نا جسکے خوف سے اسلامی
سلطنتون مین فحش زنا از حد نادر الوجود و عنقا صفت رہا عالم گیر کے عہد مین ایک بہی

Marfat.com

رنڈی و کسبی کل ممالک محروسہ مین نہ تہی اور نہ ملک عرب و بخارا اور کابل و خیوا مین بالفعل اون کا وجود ہے اور مسائل ثبوت نسب و کفو و دعوی نسب و غیرہا جنکی تفصیل بخوبی ابواب و کتب حدیث و فقہ مین ہے فی الواقع اسی حفظ نسب کیواسطے اون کی بنا و وضع ہے اور جوکہ رضاع کو بہی نسب کے مانند حرمت اصول و فروع کے لیئے علت موجبہ کہا ہے اور اور ہر اوس شخص کو کہ اپنے قبیلہ کے سوا دوسرے عشرہ کی جانب آپ کو مستند و منسوب کرے ملعون و مطرود اور اوسکی عبادات نوافل و فرائض کو غیر مقبول و مردود فرمایا ہے اسی مقنن اسلام کی غایت توجہ اور وفور سعی و اہتمام واسطے حفظ نسب کے ہر خاص و عام پر ظاہر و ہویدا ہے زمانہ جاہلیت مین نکاح چار طرح سے ہوتا تہا اوّل نسبت کا نکاح جیساکہ فی زماننا شایع ہے دوسرے نکاح استبضاع شبیہ گند ہرب بیاہ کہ از رسوم ہنود ہے صورت اوسکی یہہ تہی کہ لوگ تمنائے اولاد لائق و حسن اپنی عورتون کو مشاہیر و ناموران ہنر و فن کی صحبت مین دیتے اور تا ظہور حمل آپ اوس سے محترز و کنارہ کش رہتے تہے سوم کسی عورت کے پاس دس سے کم اشخاص بالاتفاق جاتے اور نوبت بہ نوبت اوس سے مباشرت کرتے جب اوسکے اولاد ہوتی وہ اون سب کو چند روز بعد بلاتے اور جسکو چاہتے اوسیکا لڑکا قرار دیدیتے چہارم عورات فاحشہ کی جب اولاد ہوتی اوسکے کل احباب و آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو طلب کرتے شکل و شمائل مین لڑکے کو اون مین سے جسکی شبیہ و قریب دیکہتا اوسیکا اولاد و نطفہ سے مشہور وہ غریب رہتا اور ماورا اسکے وہ لوگ موطوئۃ الاب سے بہی متلوث ہوتے تہی اور عورتون کو داخل میراث و ترکہ تصور کرکے اون کے

حقوق نکاح و مہر کو اپنے ہی ہاتھ مین بجبر و قہر رکھتے تھے اسلام نے ان سب رسوم قبیحہ کو بنا بر
رعایت اصل مذکور سوائے صورت اوّل کے کہ حفظ نسب اوسی سے بخوبی حاصل ہے
باطل و دور کر دیا اور حفظ دین کے باب مین اصل اصیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے کہ
تصحیح عقائد ضروریہ کے بعد حسب نصوص قرانی نجات و فلاح دارین اور خیر و صلاح
کونین اوسی سے مشروط و مربوط ہے اور حسب استطاعت تغییر منکر بالید ہو یا باللسان
ہر عصر و زمان مین واجب ضرور ہے قال تعالی یا ایہا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ وقال فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم عما
جاءک من الحق وقال ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون
عن المنکر واولئک ہم المفلحون وقال واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا
ان اللہ شدید العقاب اسی بنا پر دعوت الخلق اور تبلیغ احکام و اعلاء کلمۃ اللہ مین انحضرت
نے بنفس نفیس اور اون کے اصحاب باتمیز نے جو جہد و انتہا محنت و مشقت اوٹھائی
وہ حرف بحرف صفحہ قلب و لسان ہر مومن و کافر ہر سکان ربع مسکون سے منقش و مسطور
ہے اور بدلالت آیہ کریمہ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس
والثمرات کہ ہر قسم کی تکلیف و زحمت ارباب ضلالت و غوایت سے پائے محتاج اظہار
و تشریح نہین معلوم ہر موافق و مخالف نزدیک و دور ہے اور کما ینبغی معروف و مشہور
اور ہتک شعائر دین و ملت اور تعرض مزاحمت تبلیغ و دعوت کے وقت بمفاد ارشاد
الہی ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم

تعلیم سیکہتوں مخالفین اسلام سے شرعا ہر قسم کا عہد وپیمان مرتفع اور فوراً اقرار صلح وامان یکلخت منقطع ہونیکا حکم ہے اور ہر زندیق و مرتد اگر تعلیم وتفہیم اور مباحثہ ومناظرہ کے بعد راہ راست پر نہ آوے واجب القتل ومباح الدم ہے اور بلا تقیید مومن وکافر ہر قسم کے فاسق وفاجر پر اقامت حدود شرعیہ اور تالیف وتصنیف کتب دینیہ اور الزام وسرکوبی مخالفین اسلام بدلائل وبراہین یقینیہ کہ خاصہ حقہ علمائے اعلام اہل اسلام ہر وقت وعصر میں رہا ہے بتامہا حفظ دین وحمایت مذہب پر شاہد ہین اور حفظ عقل بہی اسلام مین نہایت مہتم بالشان ہے اور بشہادت اصول کثیرہ اسکے واسطے بہت بڑا سامان ہے شرعاً اسباب زوال واختلال بتمامہا مستاصل ومنفی ہین فقط فکر حفظ ہی نہین بلکہ دواعی تقویت وتکمیل بہی قرار واقعی ملحوظ ومرعی ہین بالاستقرا معلوم ہے کہ فتور عقلی دو وجہ سے ہوجاتا ہے اولاً استعمال اشیاے خبیثہ جیسے افیون وشراب وغیرہا سے خورونوش مین احتراز نکرنا کہ اکثر اوقات انسان ان کے استعمال سے مبتلاے نسیان وجنون وتوہمات بیجا اور مصدر افعال بہیمی وحرکات بیہودہ ونازیبا بنجاتا ہے ثانیاً اشتغال ملاہے وملاعب اور استماع اغانی ومعازف کہ اوسوقت بیجان قواے حیوانی احساس وتمیز امر حق سے صراحتاً مانع عقل ومخل دماغ ہوتا ہے اور حاصلاً وساوس شیطانی کیواسطے قلب انسان موضع ومحل لفراغ بنجاتا ہے ان دونون امرون کے جسطرح کہ شریعت محمدیہ مین لحاظ کیا گیا ہے کسی دین و مذہب اور اخلاق وآئین حکماء سلاطین مین نہین ہوا ظاہری مضار ومفاسد کہ ہر ایک سے پیدا ہوتے ہین بیان کئے

اور جملہ نقائص و معائب دنیوی و اخروی کہ اون پر مرتب ہین مفصلاً بتلائے قال اللہ تعالی یا ایہا

الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اے اہل ایمان اگر فلاح دارین تمکو مطلوب ہے تو انصاب و ازلام یعنی باطل معبودون کی تہان اور رفالون کے تیر اور شراب و ملاہی سے اجتناب لابد و ناگزیر ہے اسواسطے کہ وہ بذاتہ پلید ہین اور ساختہ شیطان مرید شیطان خواہش رکہتا ہے کہ اس کے سبب لوگون کے درمیان فتنہ و فساد پہیلا دے اور خدا کی عبادت و یاد اون کے دلون سے بہلا دے پس کیا ہو تم اون سے باز رہنے والے اور حرمت سرود

وغنا آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین سے ثابت ہے اور بہ اجماع علماے تفسیر کتب تفسیر مین اسکا ذکر آیا ہے کہین لغو اور باطل و زور اور کہین رقیۃ الزنا و منبت النفاق و شیطانی مزمار کہا ہے موجب اسکے کل ملاعب بیہودہ مثل شطرنج و تاش و گنجفہ اور چوسر و جوئے مین اشتغال اور جمیع مسکرات جیسے افیون و شراب و گانجہ وغیرہا کا استعمال حرام ہے اور ان امور مین شرعاً اخذ اجرت بہی قطعا حرام و ممنوع ہے اور اون کے مرتکب معتاد کی شہادت و گواہی مسترد و غیر مسموع انہین سے ہر ایک کی مباشرت پر عتاب و تہدید اخروی شارع سے مروی ہے

Marfat.com

اور اقامت تعزیر و حدود بنا مین بہی معین و معہود ا سیواسطے سلاطین اہل دین کے عہد مین ممالک محروسہ سے کہین بہی شرابخانہ چنڈو خانہ و بہنگیر خانہ وغیرہ بنانیکی اجازت نہ تہی اور نہ افیون گانجہ کی کہین تجارت تہی ان احکام کا مقصد یہی منشا ہے کہ آدمی کی عقل مین کسیوقت فتور و زوال نہ آوے اور نہ کسی نہج سے ضعف و اختلال راہ پاوے چنانچہ گاڈ فری ہیگنس ان حکمون کی بابت یہہ شہادت دیتا ہے محمدؐ کے قانون کی رو سے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون کی مراد مفید سے یقینا کوئی منکر نہو گا آپ کے اخلاق کی خوبی سے انکار ہے کیونکہ کہتے ہین کہ آپنے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مینے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسی اور عیسی دونو کی رسالت کو آپنے تسلیم کیا تہا اور اقرار کیا تہا کہ اوسی بنا پر اپنا مذہب قائم کرونگا تو اگر آپ نے ان دونو مذہبون سے وہ حصہ اختیار کئے جو آپ کو صاف اور غیر مغشوش مسائل معلوم ہوئے تو آپنے کچھ بیجا اور بیقاعدہ نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسی کے قائل تہے تو مجھکو نہین معلوم کہ پہر آپ کیا کرتے مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمدؐ کے زمانہ مین اہل عرب میخواری اور قمار بازی کی نہایت عادی تہی مگر آپ کے حکمون کی وجہ سے شراب اور قمار بازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا آپ کو ذریعہ شہوت رانی اپنے رفقا کا الزام لگایا گیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری براے نام ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ مے نوشی اور قمار ایسے کبائر جرم قرار دئے گئے جو جسمانی کے لائق نہین

اور جنگلی بچکینی ایک قوم سے کی گئی آپ پیروون کی کل شہوات نفسانی اور تعصبات اور
عادات کی بندش کر دی گئی ہے ضرور ہے کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپ کے تابع
نہین ہو سکتے گبن صاحب درست کہتے ہین کہ حسن عیش و عشرت سے دل لبہاوے
اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹھا دیا ہے
مگر اوس واضع قانون پر جسبنے کہ اون کو بنایا یقینا انصاف کی رو سے اس بات کی
تہمت نہین ہو سکتی کہ اوس نے اپنے مریدون کو اون کی شہوات نفسانی کی اجازت
دینے سے فریب دیا فی الحقیقت میرے قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی
اگر موجب حکم الہی دین عیسوی مین ہی اون کی ممانعت ہو جاتی دین عیسوی مین جو
ویسی ہی پختہ ہے ترمیم کرنے سے مجھکو حذر کرنا چاہیئے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی
یا ادنی مرتبہ یہہ کہ لوگ اوس سے بدظن ہو کر مجھکو گستاخ اور بے ادب ٹہراوین
ورنہ مین یہہ کہتا کہ میری رائے ناقص اور خیالات محدود کے بموجب اگر شراب و قمار
بازی وغیرہ کی ممانعت انجیلون مین پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچہہ کم نہو جاتی
اور اگر حضرت عیسیٰ اپنے علم غیب سے جو بزعم لوگون کے اونکو حاصل تہا اور
جسکا محمد کو دعوی نہ تہا منشی چیزون کی ممانعت کر دیتے بجز اون صورتون کے جنمین
وہ دوا کے طور پر ضروری ہون تو اس سے کچہہ برائی زیادہ نہو جاتی انتہی اور عقل
کے اسباب فتور سے شرعا جب حکم احتراز موکد ہو گیا من بعد بانواع متعددہ اوسکی
ترقی مطلوب ہوئی اور وسائل و ذرائع مختلفہ اسکے واسطے وضع کئے کہیں جہان کی سیر

Marfat.com

وسیاحت پر ترغیب دی تفتیش روزگار کے قصد سے ہو یا بعزم تحصیل منفعت مختلف اجناس وپیدا وار امصار ودیار کی تجارت مطلوب ہو یا تلاقی یار یا اعزہ کی حاجت خواہ مشاہد معظمہ وخانہ کعبہ کی زیارت سفر بحری سے ہو یا بری سے کہ ہر ایک سبب زیادت دانش وتجربہ اور مثمر پختہ کاری ہے اور کبھی فضائل علم وعمل بیان کئے اور تدبر فی آیات اللہ اور اوسکے صنایع غریبہ مین فکر وخوض اور کیفیت خلق ارضین وسموات اور طرز ایجاد اشجار ونباتات اور طریق پیدائش حیوانات وجمادات مین تامل وغور کا حکم دیا اور غور ہی اقسام وخواص اشجار ونباتات اور انواع ولوازم احجار وحیوانات اور کیفیت نزول ماء وتصریف ریاح اور تسخیر کواکب وتقدیر منازل اور فعل وانفعال اشیاء وغیرہا کہ مظاہر قدرت ومناظر حضرت ہین ارشاد کرکے علم ایعم الاجسام وفلکیات اور عنصریات ومعدنیات اور علم نباتات وعلم حیوانات اور علم ہیئت وعلم کیمیا یعنی اجزاء اصلیہ مرکبات کی تفتیش اور ادراک تحقیق اسباب اختلاف اوصاف وعوارض مع اتحاد النوع والجنس اور دیگر اصول وفروع حکمت وفلسفہ کیجانب ہدایت کی کہ مفید حدت وجلاء عقل اور باعث ظہور کمال صنعت وصفت حضرت باری ہے اور یہ بھی کہدیا کہ اسکی استعداد وصلاحیت اور لیاقت وقابلیت ہر شخص مین موجود ومرکوز ہی اور قوت ممیزہ جمیع مکلفین مین علی السویہ مخلوق با اینہمہ جو شخص اپنے متقدمین کی تقلید مین پڑکر قدرت صانع کی ادراک سے محروم ومعطل ہو گیا یا نہاک فی اللہو کے سبب غافل وجاہل رہیگا عند الجبار اسکی معذرت مردود اور وہ جہنمی وناری ہوگا واسطے اثبات اس دعوی کے چند آیات مناسب مقام اس جگہ نقل کرتا ہون ناظرین با انصاف سے ہمہ خدمت استدعا ہے

کہ اون کے مفاد و مواد پر بلا تعصب باعتساف فکر و لحاظ فرمائینگے قال من عز شانہ اللہ الذی جعل لکم الانعام لتترکبوا منہا و منہا تاکلون و لکم فیہا منافع و لتبلغوا علیہا حاجۃ فی صدورکم وعلیہا و علی الفلک تحملون و یریکم آیاتہ فای آیات اللہ تنکرون افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم کانوا اکثر منہم و اشد قوۃ و اثارا فی الارض فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون و قال اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک بامرہ و لتبتغوا من فضلہ لعلکم تشکرون و قال الذی جعل لکم الارض مہدا و جعل لکم فیہا سبلا لعلکم تہتدون و قال افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا و اذان یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور و قال ان فی خلق السموت و الارض و اختلاف اللیل و النہار و الفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من کل دابۃ و تصریف الریاح و السحاب المسخر بین السماء و الارض لایات لقوم یعقلون و قال و ہو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا منہ خضرا نخرج منہ حبا متراکبا و من النخل من طلعہا قنوان دانیۃ و جنات من اعناب و الزیتون و الرمان مشتبہا و غیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر و ینعہ ان فی ذلکم لآیات لقوم یومنون و قال فی الارض قطع متجاورات و جنات من اعناب و زرع و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بماء واحد و نفضل بعضہا علی بعض فی الاکل ان فی ذلک لایات لقوم یعقلون و قال و اللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنہم من یمشی

Marfat.com

علی بطنه ومنهم من یمشی علی رجلین ومنهم من یمشی علی اربع یخلق الله ما یشاء ان الله
علی کل شیء قدیر وقال وان لکم فی الانعام لعبرة نسقیکم مما فی بطونه من بین فرث
ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا و
رزقا حسنا ان فی ذلک لایة لقوم یعقلون واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال
بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من
بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون وقال
الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ومن الجبال جدد
بیض وحمر مختلف الوانها وغرابیب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف
الوانه کذلک انما یخشی الله من عباده العلماء ان الله عزیز غفور وقال ومن ایاته
خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذلک لایات للعالمین وقال
سخر لکم اللیل والنهار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره ان فی ذلک لایة لقوم یعقلون
وقال هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب
ما خلق الله ذلک الا بالحق یفصل الایات لقوم یعلمون ان فی اختلاف اللیل والنهار
وما خلق الله فی السموات والارض لایات لقوم یتقون ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا
بالحیوة الدنیا واطمانوا بها والذین هم عن آیاتنا غافلون اولئک ماواهم النار
بما کانوا یکسبون وقال واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی
انفسهم الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غافلین او

Marfat.com

تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدہم افتہلکنا بما فعل المبطلون اعوبالے
متقدمین اہل اسلام نے ہر طرح کے کمالات علمیہ و صناعات کسبیہ اور علوم حکمیہ و فنون
عقلیہ کے تحقیق و تفتیش مین تمامی باشندگان عالم سے زیادہ محنت و عرقریزی کرکے اور
علوم و فنون کہنہ و مندرسہ کو بالحاق تحقیقات نفیسہ جدیدہ حیات تازہ بخش کر
دنیا کے کل قومون مین شایع و ذایع کردیا فی الحقیقت اونہین کی نخل ہمت و جانفشانی کا
یہہ اولی ثمر ہے کہ آج علم و تہذیب کا چرچا ممالک یورپ مین گہر گہر ہے دیکہو سدلیو
جو ایک نامی مدرس علوم تواریخ کا ملک فرانس مین تہا اور ارباب فنون مین ایک
رکن رکین شمار کیا جاتا تہا تواریخ عرب مین یہہ لکہتا ہے کہ قوم عرب بلاشبہہ ہمارے
یعنی یورپ کے اوستاد ہین جسسے انکار نہین ہوسکتا اور اونہون نے وہ سامان مہیا
کئے جس سے ہماری یہہ تاریخین بنین اور اونہون نے ہی حالات سفر کا قلم بند کرنا
شروع کیا اور اونہون نے ہی مشاہیر لوگون کی زندگی کا حال تواریخ مین لکہنا اختراع
کیا اور وہی صناعی اور دستکاری مین اس مرتبۂ کمال کو پہونچے جسکی انتہا نہین ہوسکتی
اور اون کی عمارتون اور مکانات کے آثار کے دیکہنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ
نہایت بڑے کاریگر اور صناع تہے اور ایسی ہی باتین جو عرب نے نئی نئی ایجاد کی ہین
اون سے عرب کی اسقدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آجتک اوسکے موافق کسی نے
عرب کی قدر نہین کی اور کسیکو اون کا اصلی رتبہ نہین معلوم ہوا چنانچہ جب علم فزیک
یعنی طبیعیات اور علم طب اور علم تواریخ اور علم کیمیا اور علم فلاحت عرب کے ہاتہہ آیا

Marfat.com

تو اونہون نے اوسمین اونکے کمالات اور خوبیان زیادہ کردین حالانکہ ایسے کامون مین وہ زیادہ دل نہین لگاتے تہے بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنمین اونہون نے حد سے زیادہ کوشش کی تہین اور نوین قرن کے شروع سے پندرہوین قرن کے آخر تک اوسمین بدل مصروف رہتے تہے یہان تک کہ ان علوم مین اون کی فضیلت حد سے زیادہ بڑہکر ہوگئی تہی اور جہان تک ہمکو معلوم ہے گویا وہ ایک شمہ عرب کے اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم ہی نہین ہوئی مگر بہ کیف عرب کے قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب ہی سرچشمہ ہے اور جن کے کمالات کو ہم یہہ سمجہتے تہے کہ یہہ اور قوم کا ایجاد ہوگا وہ اب ہمکو اون کی کتابون کے دیکہنے سے معلوم ہوتا چلا جاتا ہے کہ اصل مین سب کے موجد عرب ہی ہین اسکے بعد یہہ مورخ واسطے تائید اپنے کلام کے اسکندر ہمبلط جرمنی کا یہہ قول نقل کرتا ہے عرب کے قومون کو خدا تعالی نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تہا کہ وہ غلوم و فنون اور اسباب تمدن کو اون مختلف قومون تک پہونچا دین جو فرات کے کنارہ سے اسپانیہ کے وادی کبیر تک پہیلے ہے ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سے حاصل کی تہی اور اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کیطرح یہہ بات نہ تہی کہ وہ کسی قوم سے نہ مل سکتی ہون بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قومون سے ملتے جلتے تہے اور اونکی اسی عادت نے تمام دنیا مین اون کے فضائل کو پہونچا دیا مگر باوجود ملنے جلنے اور اختلاط کے عرب مین ایک یہہ کمال تہا کہ وہ جہان جاتے تہے اپنی عادات کو نہ چہوڑتے تہے

Marfat.com

اور کسی کی وضع یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تہے اور اون کے مزاج کسی کے ملنے سے ہرگز نہ
بدلتے تہے اور رومانیا کی قوم نے باب تمدن مین جو کچہہ حاصل کیا یا جو کچہہ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی
فتوحات کے زمانہ طویل کے بعد آیا اور عرب ہی سے اوس نے سیکہا عرب جہان جاتے تہے
اپنے طریق تمدن کو گویا اپنے ساتہہ لیجاتے تہے اور جہان وہ قیام کرتے تہے اونکا طریق تمدن
بہی وہان پہیل جاتا تہا چنانچہ اون کی عادت ہتی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان اونہون نے
اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور
اپنے ایسے عمدہ اشعار کو پہیلایا جنپر گویا منسنقرا اور تربدور شاعرون نے اپنے اشعار کی بنا
رکہی ہے بعد اوسکے یہہ مورخ لکہتا ہے کہ ہم یہہ کہتے ہین کہ عرب کی تصنیفات اور اونکی مخترعات
سے ہمارے نزدیک یقیناً یہہ بات ثابت ہوگی کہ اہل عرب کی عقلین حقیقت مین سب قومون کی
عقلون سے زیادہ تیز تہین اور اونکی عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہونچ گیا تہا
اور یہہ بڑی حجت اور نہایت قوی دلیل اثبات کی ہے کہ عرب کی قوم تمام کمالات علمیہ اور فنون تمدنیہ مین
ہماری معلم اور ہماری اوستاد تہین اور اس بات کے اور لوگ بہی قایل ہین انتہی اور تاریخ
ورودی مین جسکا مصنف وزیر اعظم ملک فرانس کا ہے یہہ لکہا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی
جہالت کی تاریکی مین ٹکرین مارتی پہرتی ہتی کہ دفعتاً اوسپر امت اسلامیہ کیجانب سے ایک نور
علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون وغیرہ کا پرتو افگن ہوا کیونکہ اوس
زمانہ مین شہر بغداد اور بصرہ اور سمرقند اور دمشق اور قیروان اور مصر اور فاس اور غرناطہ
اور قرطبہ وغیرہ علوم وفنون اور صناعی کے مرکز تہے اور جہان کہین کمالات علمی اور عملی

Marfat.com

پہلی انہین شہرون مین سے پہلی ... مین سے علوم و فنون کو اونڑائیگی انتھی اور یہہ بہی اوس تاریخ ... ریاضیہ مین تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصا اون علما نے جنکو خلیفہ ... قسطنطنیہ سے بلایا تھا سنہ ۹ع کی اغاز مین خلیفہ ہارون رشید نے دو بغدادی عالمونکو حکم دیا کہ تم صحرای سنجار کے خط طولی کے ایک درجہ کی مسافت کو ناپو اور اوسکی پیمایش کرو تاکہ اوس سے کرویت زمین کی بالمشاہدہ ثابت ہو جاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع سے جو اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تہی زمین کی کرویت کو ثابت کیا علاوہ اسکے اہل عرب نے کتاب اقلیدس کی شرح کی اور بطلیموس کی زیج کو درست کیا اور منطقة البروج کی تعریج کا حساب لکہا جیسا کہ اونہون نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکہا تہا اور اسطرح اونہون نے سنین شمسیہ و سنین زمینیہ کے اختلاف کو لکہا اور اون کے درمیان مین چند دقیقون کا فرق پایا اور عرب نے تحریر کیواسطے نئے قسم کے الات ایجاد کئے اور علاوہ ان کمالات کے اور بہت سی باتین ہین جنسے بخوبی یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب فن ریاضی مین بہی ایساہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکہتے تہے اور منجملہ اون کے وہ عجیب و غریب مکانات رصدیہ ہین جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہین اہل یورپ اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ اہل عرب نے کاغذ کے ایجاد کرنے مین کپڑے کے ایجاد پر بہی فوق حاصل کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب مین کتابین بہت سی ہو گئین اور علوم بہت سے فاش ہوئے اور عرب کو فن طب مین بہی نہایت کمال حاصل تہا یہانتک کہ وہ اس فن ...

Marfat.com

مشہور ہوگئے تھے اور یہہ فن اوہنون نے یونانی کتابون سے حاصل کیا تھا چنانچہ
ابن رشید مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیہ ہین جنکے دیکھنے سے
فن طب مین اہل عرب کا کمال معلوم ہوتا ہے اور عرب کے فلسفیون مین سے بہی چند شخص ایسے مشہور
ہین جو ایک زمانہ مین حکیم اور طبیب بہی ہوگئے ہین جنمین ایک بو علی سینا ہے جس نے
۴۲۸ ہجری مین انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشید ہے جسکا ذکر ہوا اور یہہ لوگ اس
درجہ لائق و فائق مشہور تہے کہ اونکے دشمن بہی اون سے معالجہ کرانے کی تمنا رکہتے تہے ایک خاص
فضیلت حکماء عرب کو پانیون کے مقطر کرنیکے طریق (۱) اور بہت سے عمدہ عمدہ دواؤن کے
استعمال مین حاصل تہے اور منجملہ اون علوم کے جنمین عرب اوروں پر فضیلت تہی ایک علم
جغرافیہ ہے اور اس فن مین اون کو فضیلت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اون کو دور دراز
ملکون پر فتح نصیب ہوئی اور بڑے سفرون کی جانب اونکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اونکو
بہت سے ایسے شہرون کا حال معلوم ہوگیا جہان یا تو اہالیان یورپ پہونچ ہی نہ سکے اور یا
وہ اونکو بہول گئے اور اس فن مین جو لوگ بہت مشہور تہے اون مین سے ایک تو ابو الفدا اور
ایک مسعودی اور ایک ادریسی ہین اور عرب کی تجارت کا حال یہہ ہے کہ اونکو ہمیشہ تجارت کی طرف
رغبت رہی ہے اور جب اون سلطنت پیرنی پہاڑ سے جو فرانس اور سپین کے بیچ مین ہے تا بکہ
جبال ہمالیہ تک جو شمالی ہند مین ہے پہونچے تو اوسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین
ہوگئے اور فن زراعت مین تو اونکے مثل کوئی زمانہ مین نہ تہا اسواسطے کہ جسقدر پانی وغیرہ کہینچنے
اور اوسکو اپنی کہیتی کی کیاریون برابر پہونچانے مین یہہ لوگ مضبوط تہے دوسرا ہو نہین سکتا

Marfat.com

اونہین کا کام تہا کہ دہوپ کی شدت مین اپنی لبنی کیا [illegible]
اون کی یہہ سیرت جسکے اہل بلنسیہ ابتک پابند ہین اس قابل ہے کہ ہم اون کا اقتدا کرین
علاوہ ان کمالات کے فنون دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین
حاصل کیا یہان تک کہ وہ اس فن مین بڑے بڑے صناعون مین ہو گئے چنانچہ اس باب مین
اون کے کامل ہونے کی سند یہہ ہے کہ مقام طلیطلہ جو سلطنت اسپانیہ کی ماتحت تہا وہان کے ہتیار
نہایت مشہور تہے اور مقام غرناطہ کا حریر مشہور تہا اور ان چیزون کی اسقدر شہرت تہی کہ اہالیان
یورپ باوجود اسکے کہ اون کو عرب سے بسبب مخالفت مذہبی نہایت نفرت اور عداوت تہی ہمیشہ
اونکو عرب سے بیش قیمت پر خریدا کرتے تہے اور اونکو نہایت پسند کرتے تہے غرض کہ مملکت
اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق مین یہہ شہرت خلفاے راشدین کے شروع زمانہ مین ہوئی
اور پہر اوسکی آبادی کو ترقی ہوتی گئی اور روز بروز اوسکی رونق بڑہتی گئی یہان تک کہ
جب شباب اوسکی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ مین دو لاکہ گہر اوسکے باشندون کے
ہو گئے اور چہہ سو [600] جامع مسجدین اور پچاس شفاخانے اور اسی عام مدرسے اور نو سو [900] حمام
اوسمین بن گئے اور یہہ مجمل روز محیہ اوس انتظام مدن اور ترقی عرب کا ہے جو اہل عرب نے
وادی تاجہ کے کنارون سے لیکر جو اسپین کا وادی کبیر ہے ہندوستان مین وادی سندہ
تک اپنی لیاقت سے پہیلایا تہا اور جسکی لطافت اور روشنی سے آنکہین چکاچوند ہوتی ہین اور اکثر
ملکون مین جنکو مسلمانون نے فتح کیا دیانت داری اور مسلمانون کی زبان اور قرآن کے احکام
برابر جاری رہے اور اہالیان یورپ قرون متوسطہ مین انہین مسلمانون سے کمالات

Marfat.com

علفیہ اور صناعیان وغیرہ اوڑا لیگئے اور گو بعض صناعیان اہل عرب کی ایسی بہی ہین جو
اونہون نے اور ون سے لی ہین لیکن بسبب اس بات کے کہ اونکی تہذیب و اصلاح اونہین
کے زمانہ مین ہوئی فضیلت اونہین کو حاصل ہے انتہی ملتقطا اور گاڈ فری ہگینس لکہتا
ہے ۱۱ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانون پر اور اون کے مذہب اور ہر ایک
شے پر شاہانہ حقارت سے نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہو جاے کہ اہل
اسلام اپنے مذہب کے تقرر کے تہوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سے زیادہ فیاض
اور باعلم قوم ہوگئے اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بہی اون کے ذریعہ سے ہمکو
زیادہ پہونچے ہین اور اون کے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہین
اور اون کے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سے الزام لگانا جیسے کہ وہ اس زمانہ مین
رسوا ہے ویسا ہی بیجا ہے جیساکہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادری اور محققون کے جرمون
سے ہے ۱۱ فرنگی اپنی حالت کی فوقیت پر جو اون کو علوم اور فنون لی و . . . مسلمانون سے
حاصل ہے بڑے نازان ہین اور اگر کوئی شخص اون کی گفتگو سنے تو . . . گمان کرے کہ زمانہ
سابق مین کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبہی فائق نہین ہوئی لیکن اسمین . . . کو
بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اوس حکمت کے جو تجربہ سے متعلق ہے اور . . .
کارخانون کے کوئی ایسے فن اور علم کی شاخ نہ تہی جو خلیفون کی رعایا مین اوس کمال کو
نہ پہونچی ہو جو اوسکو اب گریٹ بریٹن مین حاصل ہے ۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر
اس باب مین کسیکو شک نہو گا یہہ کہتے ہین آٹہوین اور نوین اور اوسکی . . .

جب فرنگستان مین جہالت اور بے علمی چہار جانب [illegible]

نوشت و خواند سے عاری تھے اہل عرب علم اور ذہانت مین مصاحب [illegible]

بادشاہ کے عہد مین تھے بلکہ بوجہ سلطنت کے وہ رومیون کی بہ نسبت شان و شوکت اور

رونق اور راحت زندگی مین اون سے بڑھکر تھے خلیفہ مہدی اور رشید اور [illegible]

نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تھے اور

علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تھے اسیوجہ سے سب لوگ

اونکو حاصل کرتے تھے شاہزادے اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف حامی

نہ تھے بلکہ خود نامی منشیون مین بڑا رتبہ رکہتے تھے انتہی اور بذیل دفعہ ۱۰ ایہہ کہتے

عرب کی قدیم عادتون کی نسبت سید صاحب نے قران کے ترجمہ کے پہلے دیباچہ مین جو بہت

نکتہ چینی کے ساتہہ لکہا ہے وہ دیکہنا چاہیئے کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتون کو مثل اور

اسباب کے سمجھتے تھے اون سے مثل لونڈیون کے سلوک کرتے تھے اور اپنی بیٹیون کو زندہ

دفن کرتے تھے جناب پیغمبر مبعوث ہوئے اور دو صدیون تک بہادری اور سخاوت اور خدا

پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چہوڑا یہہ دو صدیان اکثر باتون مین یونان و روم

کے نہایت عمدہ زمانون کی مانند ہوئین ہمنے دیدہ و دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ زمانہ

حال کے تمام مذہبون مین سب سے زیادہ ایک حال پر قائم ہے اور اسی سبب سے ابتک [illegible]

بہت سے نقصانون اور قباحتون کا [illegible] انتہی اور طامس کارلائل صاحب کہ نہایت نامی

عالم ہین اپنی کتاب لیکچرز آن ہیروز مین لکہتے ہین اسلام عرب کے قوم کے حق مین گویا [illegible]

Marfat.com

ہی روشنی کا آنا تہا عرب کا ملک پہل ہی پہل اوسکے ذریعہ سے زندہ ہوا اہل عرب گلہ بانون
کی ایک غیر قوم تہی اور جبسے دنیا بنی تہی عرب کے چٹیل میدانون مین پہرا کرتے تہے اور
کسی شخص کو اون کا کچہہ خیال ہی نہ تہا اوس قوم مین ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتہہ جسپر
وہ یقین کرتے تہے بہیجا گیا اب دیکہو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تہا وہ تمام دنیا مین مشہور
و معروف ہوگئی اور چہوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی اوسکے بعد ایک صدی کے اندر
عرب کے ایکطرف غرناطہ اور ایکطرف دہلی ہوگئی عرب کی بہادری اور عظمت کی بجلی اور عقل کی
روشنی زمانہ ہلانے ور از تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی اعتقاد ایک بڑی چیز
اور جان ڈالنے والا ہے جسوقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اوسکے حالات بار آور
اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہوجاتے ہین یہی عرب اور یہی حضرت محمدؐ
اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک مین پڑی جو ظلمت مین کس میرس ایک
ریگستان تہا مگر دیکہو کہ یہہ ریگستان زور شور سے اوڑجانیوالی باروت نکلا آسمان تک اوٹہتے
ہوئے شعلون سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کر دیا تہا اور ایک آتشکل لکہنے والا چیمبرز
سیکلوپیڈیا کا کہتا ہے کہ ہم اس بات پر یقین نہین کرسکتے ہین کہ اسلام نے تمام انسانون
کی بہلائی کے لیے کیا کیا لیکن اگر نہایت ٹہیک کہا جاوے تو یورپ مین علوم و فنون
کی ترقی مین اوسکا حصہ تہا مسلمان علی العموم نوین صدی سے تیرہوین تک وحشی یورپ
کے لیے روشن ضمیر معلم کہے جاسکتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا کے نہایت عمدہ زمانہ سے
یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا از سر نو سرسبز ہونا شمار کیا جا سکتا ہے قدیم علم عرب

Marfat.com

ہمیشہ کیواسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہوجاتا اگر مسلمانون نے بڑے
فلسفہ قدرتی چیزون کی تواریخ جغرافیہ علم تاریخ صرف ونحو علم کلام اور فن شاعری
سی کتابین پیدا ہوگئین جنین سے اکثر اوسوقت تک جاری رہینگی اور تعلیم دیجاوینگی
جب تک کہ نسلین تعلیم ہونیکے واسطے پیدا ہوتی رہینگی انہتی اور جان ڈیون پورٹ لکہتا
ہے اہل عرب خیال کرتے ہین کہ دنیا چار چیزون کے سبب سے قائم ہے وہ چار چیزین یہہ ہین
علم عقلا - انصاف شاہان - نماز صلحا - جسارت دلیران اور ان سب سے زیادہ بات یہہ ہے
کہ اونہون نے قرآن شریف مین خدا تعالی سے کہلایا ہے کہ مال متاع دنیا ناچیز اور بحقیقت فانی
ہے مگر علم وفضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے بڑے شد ومد سے علم کے پڑہنے
کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپکے خویش یعنی حضرت علی کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالی کی بڑی
عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ
مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کے اہل اسلام اور ملک اندلس کے مسلمان تہے یہہ لوگ قدما
اور متاخرین کے ہم سلسلہ خیال کئے جاتے تہے اور اونہون نے خلفاے عباسیہ اور بنی امیہ
کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم وفضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا یہہ حقیقت مین
دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین چہہ سو برس سے
علم وفضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بے علمی مین مبتلا تہے اور علم وادب ہمارے
یہان سے بالکل نیست ونابود ہوگیا تہا مسٹر ہیوم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے
نزدیک کہ دسوین صدی مین یورپ نہایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور

Marfat.com

فلسفہ مین سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتے تہے کہ یہی دونون علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی مین بہت سے مدرسے جاری کیے تہے اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم پاتے تہے اور پہر ان علوم کو انکو عیسائی مدرسون مین جاری کرتے تہے ہمین اس بات کا اقرار کرنا چاہیے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب و طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکہے گئے تہے مگر خصوصاً اندلس کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کیے جاتے ہین پہلے علم شعر اور علم داستان اہل یورپ مین اہل عرب کے سبب سے رائج ہوا اہل اسلام نے اپنی فتوحات حاصل کرنیکے بعد ترقی زبان کے سبب علم ادب کیطرف توجہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکے تو اون کی علمی ترقی ایسے قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسے قلیل عرصہ مین حاصل نہوئی تہی اہل یونان نے اٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر عرصہ مین اہل روما کے یہان بہی عمدہ مصنف پیدا ہوئے اتنے ہی عرصہ مین روما زبان کی ایک فرع نے جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کے عرصہ مین علم ادب مین کمال کر لیا اور قدما کے فلسفہ اور شاعری اور فنون کے نگہبان بن گئے اہل روما اور گوتہہ لوگون نے ہسپانیہ کو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پرنیز کو اوتر کر اوس طرف فرانس مین پہونچ گئے اونکو علمی ترقی بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے

Marfat.com

اونہین فتحین حاصل ہوئی ہتین الی قولہ رسول سے احسان ...
پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فارس وغیرہ اور قرطبہ ...
وبلنسیہ اور رسول مین اہل عرب کی حکمت اور فصاحت اور بلاغت نے بہت جلد رواج ...
اور تواریخ فلسفہ ہنری لوئیس مین لکہاہے مسلمانون ہی کی وجہ سے یورپ علم اور ...
پہونچا اس امر خاص مین یورپ اون کا ممنون احسان ہے اور اس سے بڑا احسان عرب کا
یورپ پر یہہ ہے کہ اون لوگون نے علم ہندسہ اور ہیئت اور طب ... مین بڑی ...
کی اور اونہین کی بدولت اسپین سے فرانس ہوکر فرنگستان مین علم پہیلا اہتی اور ڈاکٹر ...
اپنی کتاب کے حصہ دوم مین کہتاہے کہ فرنگستان مین جو علوم کا چرچا ہوا سو وہ عربون سے
ماخوذ ہواہے اور اونہون نے اور ولایت والون سے حاصل کیا تہا مگر عربون نے خاص
اون کتابون پر التفات کیا جنہین علم ریاضی اور طبعی و الہی مندرج تہے اور فرنگستان کی
ممالک مغربی بہی عرب کے ترجمون کے وسیلہ سے اون علمون سے اگاہ ہوئے ... مین شاہ
فرانس نے اون علمون کو زبان عربی سے لاطینی مین ترجمہ کروایا دستکاری کی صنایع ...
ممالک فرنگستان مین بہت کم تہے مسلمانون نے اوسکو ترقی بخشی اور علم معماری بہی اہل فرنگ
نے عربون سے اخذ کیا جسمین بڑی شان و انداز اور پاکیزگی نمایان ہوتی ہے انتہی ملتقطاً
مختصراً اور راڈویل صاحب قران کے انگریزی ترجمہ مین کہتے ہین عرب کے ...
چرانے والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو ...
بانی مبانی اور شہرون کے بنانیوالے اور ... کتب خانے اونہون نے ...

Marfat.com

دیا وہ کتب خانون کے جمع کرنیوالے ہوگئے اور قسطنطنیہ بغداد قرطبہ اور دلی کے شہرونکو وہ
قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو کپکپا دیا اور قران کی قدر ہمیشہ اون تبدیلیون کے اندازہ
سے ہوئی چاہیے جو اوس نے اپنے ماننے والون کی عادات اور اعتقادات مین داخل
کین بت پرستی کے مثلانے جنات اور مادیات کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم
کرلی اطفال کشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازواج
کی تعداد کو گہٹا کر اوسکی ایک حد معین کرنے مین قران بیشک عربون کے لئے برکت اور
قدرت حق تہا گو عیسائی مذاق پر وحی الہی ہو اور جب کہ ہر ایک عیسائی کو بالضرور اس امر پر
افسوس ہوگا کہ مسلمان فتحمندون نے بہت سے بہوے پہلے مشرقی کلیسے ڈہا دے مگر اوسکو
اس باب کو نہ بہولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطق فلسفہ کا علم طبابت اور فن عمارت عربون ہی
سے کیا اور مسلمانون نے عیش و عشرت کے بہت سے سامان اور مفید چیزون کو ایک ملک سے
دوسرے ملک کو لیجانے مین مشرق اور مغرب کے قلابہ ملا دے انتہی الحاصل یہہ تو ایک
قصہ طویل و دفتر بے پایان ہے اور باعتراف مخالفین مسلمانون کا کمال علم و فضل مشہود
و نمایان اور حکماے سابقین نے کہ علوم حکمیہ کی تحقیق و تدوین مین بذات خود نہایت جانکاہی
و عرق ریزی کی جیسا کہ مشہور ہے مگر اس سے قطع نظر کہ اہل اسلام کی مانند اون سے تعمیم
نشر اور علوم و فنون کی ترقی و قدر معرض ظہور مین نہ آئی غرض و غایت تحصیل و تکمیل علم حکمت
مین اون سے خلل فاحش واقع ہوئی انہون نے اکتساب علم و ادراک سے فقط تکمیل
نوع بشری کی قوت نظری کا خیال رکہا اور معرفت کمال و قدرت حضرت رب العزت کو کہ فکر سے

Marfat.com

مقصد اصلی ہے اور اخلاص باللہ ...

بعنایت الٰہی یہہ رسائی خاص اہل اسلام ہی پائی کما قال تعالیٰ والذین ...

السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور جاہلین کہ مالک فرنگستان مرکز علم ...

منفعت و بہبودی ظاہری کی نظر سے ہے مقصد تعلیم مذہبی نہین کہ اس باب مین ... شریعت محمدی ...

برس تک بقای جہالت وظلمت اور اوائل نصاری کی غفلت وقلت رغبت اس دعوی پر

دلیل بین ہے اسواسطے کہ انجیل مین محاسن علم وعمل قرآن کے مثل اور حقائق ...

بیان نہین اور نہ تاکید وتشویق محمد رسول اللہ کی مانند حضرت عیسی کا کوئی ارشاد ...

ہے جسکا اثر یہہ ترقی متصور ہو چنانچہ جان دیون پورٹ لکھتا ہے یہہ جو عیسائی کہتے ہین

کہ حامی اہل اسلام علم وفن کے دشمن ہین اسکے جواب مین یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ بات ...

غلط ہے بلکہ اسلام ترقی علم مین ہمارے زمانہ کے علم وفضل پر بہت سبقت رکھتا ہے ...

طلب علم اسلام کے اصول مذہب مین داخل ہے اور گاڈفری ہیگنس کہتا ہے سر ولیم جونس

اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکھتے ہین کہ محمد یون ...

اون کے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصون مین بہی تلاش کرو

میری دانست مین اسکو محمد نے انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانون سے

جسکے بموجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے انتہی معہذا ... کے علم وفضل ...

وترویج اون لوگون کی نسبت کہ پابند دین ومقید مذہب اپنی ذات واحد ...

یوروپ مین بدرجہا متواتر وزیادہ ہوا جسکا کسی کو انکار نہین ...

Marfat.com

شہادت ظاہرہ ہے اور ماورا اسکے اون ملکون مین جسقدر روپیہ صرف تعلیم مین آتا ہے اوس سے بدرجہا تعداد مین زیادہ استعمال مسکرات و شراب ورمجالس رقص وسرود ورباب کے خرچ مین آتا ہے کہ منشاے انتشار و تکدر قلب و دماغ اور موجب تاریکی و تیرگی عقل وحواس ہے کتنا بڑا عیب ونقصان ہے کہ جس چیز کی فکر ترقی بدل و جان ہے اوسکے موانع کا کچھہ بھی انتظام و بندوبست نہوا ورنہ اوسکی کثرت وگرم بازاری سے کسی کو خوف وخلجان ہوا اور چونکہ قرآن مین بہت سے مطالب پر براہین عقلیہ و دلائل یقینیہ قائم ہین مثلاً نمرود سے وقت ادعاے الوہیت حضرت ابراہیم کا یہہ سوال کرنا ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب اور درباب حساب کتاب آخرت مشرکین کا آنحضرت سے استعجاباً کہنا اذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اور جناب رسالتمآب کا بتعلیم رب الارباب یہہ جواب دینا قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ وہو بکل خلق علیم اور نصاری کا عقیدہ کہ حضرت عیسی کو ابن اللہ جانتا ہے اور بغیر باپ کے اون کی پیدایش ہے باعث شبہہ ہے اوسکو مضمون ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون سنا کر حل کردینا اور اعتقاد الوہیت و وجوب وجود کو کہ مقتضی استغناے ذات بہمہ وجوہ ہے باظہار امارات حدوث وافتقار کانا یاکلان الطعام کہکر باطل ٹہرانا اور امتناع شرکاے واجب الوجود واستحالہ تعدد وجبا کو مضمون آیت کریمہ وما کان معہ من الہ اذا لذہب کل الہ بما خلق ولعلا بعضہم علی بعض اور قل لو کان معہ الہۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا اور لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا دلیل عقلی و برہان ساطع سے ثابت کرنا الی غیر ذلک مما لا تحصی جنکے مقابلہ مین

Marfat.com

مخالفین سے آجتک باوجود تحدی ...

مبہوت و ذلیل ہو کر حالت سکوت و صموت مین رہا یہہ امور باجمیعا اسباب ثلثہ

ماسبق کے علاوہ ہین جسکے ارشاد و ہدایت سے اہل اسلام نے ترتیب علم مناظرہ و کلام کیا او

کو حجج عقلیہ و براہین قطعیہ سے بخوبی الزام دیا اور اوسکے بیان امم ماضیہ اور تذکرہ وقایع گذ

اسطریق پر کہ اوسکے پڑہنے سے عبرت اور بصیرت اور موعظت و نصیحت حاصل ہو

کے خواص سے ہے ہر آینہ موافق و مخالف سے کسی کو بعد معائنہ اسمین تامل نہین

کہ اوسکے قصص سے یہی ہر ایک آیت مین خدا کی عجیب حکمت و قدرت نظر آتی ہے اور ہر جملہ

مواعظ موثرہ و تنبیہات حسنہ جلوہ گر ہین جو کہ مدعا حقیقی علم تاریخ سے ہے

کما قال جل ذکرہ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک وجاءک

فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمومنین وقال لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وہدی ورحمۃ لقوم

یومنون گو کہ بیبل کی بھی بعض حصون مین انبیا کے قصے مندرج ہین سو قطع نظر اس سے

کہ اون مین بکثرت ہزل و فحش مختلط ہے اور بجائے عبرت اوسکے پڑہنے سے گناہ کی جانب دل کو

رغبت اور قوائے بہیمیہ کو حرکت ہوتی ہے جیسا کہ بطور نمونہ اصل دوم سے یہہ حال کو

معلوم ہوچکا اوسکے ابواب بلکہ بعض بعض تمام و کمال کتاب سے تمیز خطا و صواب

مطلق حاصل و متصور نہین اور اسلام کے موافق فرضیت ازالہ نجاست ظاہرہ و باطنہ

اور تاکید تزکیہ قلب و تطہیر بدن اور حلت جملہ اشیا طیبہ نفیسہ کہ مفید طاقت و

Marfat.com

ہوتی ہین اور حرمت اغذیہ خبیثہ ومشارب منشہ کہ منشاء اخلاط فاسدہ متعفنہ اور سبب
ظہور خبط وفتور ہین اسی اصل کی رعایت اور مصلحت حفظ عقل کی ٹہیک ٹہیک مطابق
ہین باقی رہا حفظ مال سو اوسکی نسبت بہی خود خدای ذوالجلال نے بوجوہ کثیرہ اپنے
بندون کو نصیحت وپند دی بیجد خرج واسراف اور تضیع مال بحیاب جسطرح کہ عقلا
کو قبیح ہے ویسے ہی بشہادت مسائل شرعی ممنوع وشنیع ہے قران مین جابجا مبذرین
کو اخوان الشیاطین ٹہیرایا ہے اور مسرفین کو بعید از حضرت رب العالمین فرمایا اور
اسی کیواسطے منجانب اللہ آنحضرت ذاالقربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولاتبذر تبذیرا
اور ولاتجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولاتبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا کا حکم آیا
اور اپنے مقبول ومقرب بندون کا نشان لوگون کو یہہ بتایا والذین اذا انفقوا لم
یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما اور تعلیم معاملات از قبیل استقراض وتجارت
ورہن اور تنبیہ قطاع الطریق وحد سرقہ اور تلقین احکام تولیت واجارہ وسائر لین
دین اور ضمان غصب ونہبہ کہ ابواب کثیرہ حدیث وفقہ مین مفصلا مذکور ہین اسی اصل
کیجانب داعی ہے اور سفر بحر وبر کی اباحت اور صیف وشتا مین رحلت کی اجازت
جیساکہ بنص قرانی ثابت ہے اور بحکم تزودوا فان خیر الزاد والتقوی کہ مسافر کو مکہ
زاد وراحلہ اور ضروریات سفر وتوشہ لینے کی ہدایت ہے اور واسطے طلب معاش کے
دن کا موضوع ہونا کہ مفاد آیۃ کریمۃ وجعلنا ایۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم
اور آیت وجعلنا النہار معاشا سے مراد ہے جواز تحصیل مال ومنال پر دادی ہے

Marfat.com

اوراسی بناپر منجانب اللہ لوگون کو یہہ امر ہوا [illegible]

لکم قیاما وارزقوہم فیہا واکسوہم وقولوا لہم قولا معروفا وابتلوا الیتامی [illegible]

النکاح فان آنستم منہم رشدا فادفعوا الیہم اموالہم ولا تاکلوہا اسرافا وبدارا ان

یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم

الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم وکفی باللہ حسیبا جسکے بموجب ہر سفیہ و بیخرد کو تصرف فی المال

سے شرعاً معذور رکہا اور اوسکے خیرخواہ ولی مربی و ولی کو بجاے اوسکے قائم

عورتون اور لڑکون ناتجربہ کار کو تفویض مال اسی جہت سے ناجائز ہے اور کم عمر یتیمون کا

حکم بباعث نقصان عقل ہیراث کی تشخیص و تحصیل مین غیر نافذ بیجا تصرف و تغلیب سے

ولی کو بہی ممانعت و نہی ہے اور اداے امانت کیوقت اخذ شہادت بہ ہدایت شرعی چنانچہ

یہہ مسائل کتب فقہ سے کتاب الحجر و باب الوصایت مین بشرح و بسط مذکور ہین اوائل اسلام مین

کہ وسعت حکومت و سلطنت کی طرح تجارت کو بہی ترقی کامل حاصل ہوئی اور مضائق و

مشکلات تجارت اور قسم قسم کے محصول کہ لوگون سے اونکے ہم مذہب بالجبر وصول کرتے

تہے اور عہد اسلام مین وہ مفقود و مرتفع ہوگئی در اصل ان سبکا باعث وہ منشا وہی خیال

حفظ مال ہے ہر عاقل و دانا پر ہماری اس تقریر سے واضح و مستنیر ہے کہ رعایت اصول

اسلام مین بوجوہ کثیرہ ہے اور مخالفین کی شہادت سے بہی معلوم ہر صغیر و کبیر ہے کہ شرع

محمدی کی نظیر کیا بلکہ عشر عشیر بہی کسی دین و شریعت اور مشرب و ملت مین پایا نہین جاتا

اگرچہ توریت کے بعض احکام رعایت بعض اصول مین مشابہ اسلام مین لیکن تہوڑے غور کے کہ دیکہ

اصل واحد کی رعایت مین اسلام کے ساتھہ تمام وکمال مشارکت ومساوات نہین رکھتے اور
جو مین اون نہے فائدہ عام نہین خاص قوم بنی اسرائیل سے مخصوص اور اون مین بہی فقط
سیاست دنیوی سے تہدید ہے بعد مرگ عذاب آخرت وعتاب رب العزت کا تذکرہ ہی نہین
جس سے انسان کے قلب پر زیادہ اثر ہو بعض حکم خلاف اصول مذکورہ بہی موجود ہین مثلاً
باب ۲۵ کتاب استثنا مین یہہ حکم ہے کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی شخص لا ولد مر جاوے
تو اوسکے بہائی پر لازم وواجب ہے کہ اپنی بہاوج کے پاس رہا اور پلوٹہا بیٹا جو اوسکے
نطفہ سے پیدا ہو مرحوم بہائی کی جانب سے منسوب ہوا اور اوسیکا کہلاوے اور یہہ حکم بدرجہ
غایت موکد ہے حتی کہ خداوند نے یہودا کی بیٹی اونان کو اس جرم مین کہ وہ اپنے بہائی
غیر شوہرکی جورو کے پاس جب جاتا اس خیال سے کہ لڑکا میرا نکہلائیگا نطفہ کو زمین پر ضایع
کردیتا تہا ہلاک کر ڈالا نہ تو توافق مزاجین وتراضی طرفین اسکے بموجب شرط ہے اور
نہ ضرورت انتظار انقضاے ایام عدت اور شخص ثانی کی اولاد پہلی کی جانب منسوب کرنا
اوسپر موئطرہ اور دوسرا خبط ہے یہہ حکم صریح مخالف حفظ نسب ہے اور برعکس اصل حفظ
عقل سواے وقت عبادت ہر حال مین شراب کی اباحت ہے چنانچہ باب دس کتاب احبار
مین مذکور بصراحت ہے اور حضرت نوح ولوط واسحاق شارب الخمر ہونے کی روایت بہی
حلت شراب پر دال بالوضاحت ہے اور سبیل اغانی ومعازف کے سماع کی بہی توریت مین
اجازت ہے بلکہ اوسکے موافق نبیون اور رسولون نے بنات خود ہر قسم کے باجے بجاے ہین
اور ہر طرح کے راگ گاے حضرت موسی نے فرعون کے غرق ہونے پر راگ گایا اور اونکی

باب ۱۵ خروج ۱۲

Marfat.com

همشیرہ مریم نبیہ نے دف بجایا اور حضرت داؤد [illegible]
کرتے اور خود بہی ہمیشہ عین عبادت کیوقت آلات معازف بالشرکی و رودہ و [illegible]
رنگ برنگ گاتے اور لوگون کو بہی اکثر اوقات گیت گانے اور [illegible] بجانے کی
ہدایت فرماتے چنانچہ اسی بنا پر بروز عبادت تمام عیسائی اب تک اپنے گرجا [illegible] سے
نوائے زیر و بم اور صدائے تال و سم سناتے ہین احد سا توین برس چونکا رے [illegible]
ماننا اور ہر پچاسوان برس یوبل کا سال ہبہ رہبی تمامی معاملات او بنا فی حفظ مال ہے اور
انجیل کی موافق اصول خمسہ سے کوئی بہی ملحوظ و مرعی نہین اسواسطے کہ کسی صنعت و حرفہ
اور کسب و پیشہ سے طلب معاش درست نہین اور نہ روز آئندہ کے واسطے کہانے کپڑے کا
رکہہ لینا مباح و جائز اور سفر کے وقت زاد و راحلہ کا بہی لینا ممنوع ہے نہ سارق و زانی
اور قاتل و مجرم کو خوف عقوبت و تعزیر ہے اور نہ مقامر و شرابی اور کافر بد دین کی
تذلیل و تحقیر اور مستند تقریر اون کی اس باب مین یہہ ہے کہ حضرت مسیح نے ایک عورت
فاحشہ سے جسکو فقیہہ و فریسی بنظر سزا دہی پکڑ کر لائے تہے مزاحمت و دار و گیر نہ کی اور
نہ اوسپر اقامت حد و تعزیر کی چنانچہ باب ہشتم انجیل یوحنا مین یہہ قصہ مذکور ہے اسی
بنا پر فی الحال کل ممالک فرنگستان مین باوجود کامل اقتدار عیسائی بادشاہون کے ہر جگہہ
فحش و زنا کی کثرت مشہور ہے اور بے تعداد ولد الزنا ہر شہر و قصبہ مین موجود ہین
چنانچہ باشندگان سلطنت پروشیا مین فی ہزار ایکسو بیس حرامیون کا شمار ہے
اور فی ہزار دو سو حرامی علاقہ جنوب جرمنی مین ہین اور فرانس مین فی ہزار [illegible]

Marfat.com

...ہزار سالانہ حرامی ہین (نصرت الاخبار دہلی مطبوعہ ۱۱ ۔ ۱۸۷۷ء بحوالہ مدراس ٹیمز) اور یہان تک اس کی کثرت ہے کہ علاقہ ویلز مین جو شامل سلطنت انگلینڈ ہے ایک لاکھ اولاد نکاحی کی تعداد کلہم ایک ربع تہی باقی لوگ تین حصہ کے قریب ولد الحرام حساب مین آئے اور یہہ تو اون کی شمار تہی جو ولد الزنا زندہ بچ رہتے ہین اور اونکا حرامی ہونا یقینی ہے اور جو ہر سال بنظر اخفاے عیب و طعن مقتول و دفن ہوجاتے ہین یا جنکا حال لوگون سے مستور و پوشیدہ ہے اون کی بحساب تعداد اس شمار کے علاوہ ہے چنانچہ بحساب وسط فقط انگلینڈ مین سالانہ تین ہزار حرامی بچہ خاص اخفاے زنا کی وجہ سے قتل ہوتے ہین کیونکہ عرصہ دس برس مین تیس ہزار بچے قتل ہوئے ۱۸۶۳ء مین خاص پایتخت انگلینڈ شہر لندن کے گلی کوچون مین ننہے ننہے بچون کے چارسو اکاسی لاشین پڑی ہوئی ملین وہان بہت سی عورتین اور مرد ایسے ہین کہ حرام کار عورتون سے اون کے بچون کو کچہہ اجرت ٹہراکے پالنے کے بہانے لے آتے ہین اس شرط پر کہ اون کو اپنے بچون سے پہر کبہی واسطہ نہ پڑے بعد تحصیل مطلب وہ ظالم خداناترس اون اطفال ناکردہ گناہ کو تکلیف بہوک پیاس یا زہر وغیرہ کے استعمال سے مار ڈالتے ہین (اودہ اخبار مطبوعہ ۷ ۔ نومبر ۱۸۷۱ء) اور انگلستان و فرانس مین انہین حرامی بچون کی حفظ و پرورش کیواسطے جابجا ہسپتال و شفاخانے تیار ہین جنمین بکثرت پلنے رکہے رہتے ہین وقت بیوقت تاریکی و ظلمت مین حسب خواہش زانیہ کا دل چاہے بہ تبدیل لباس و وضع ایسے بچون کو وہان رکہہ آئے اون کے

Marfat.com

دریافت حال و تفتیش [illegible]

ہے (پرچہ علیگڈہ گزٹ مطبوعہ [illegible] ۱۸۷ء) اور یہہ کہ [illegible]

کہ فقط دارالسلطنت لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے (اصلاح [illegible]

مین (صفحہ ۹، کتاب مراۃ الصدق جسکا مصنف و مترجم دونون عیسائی [illegible]

دارالخلافت کلکتہ مین کہ دس ہزار چھہ سوا پسٹہ کرسٹین رہتے ہین اون [illegible]

بہت سے آدمی نہایت مجہول ہین اور اون کی عورتین [illegible] ہین کہ اگر اون [illegible]

بازاری کسبی کہا جاوے تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار [illegible]

کہ جو لوگ ان کرسٹینون مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہین اون کی [illegible]

علی الاعلان کسب کرتی ہین اور اون کی اس بدافعالی پر ہندو مسلمان دونون قوم

کے آدمی نفرین کرتے ہین (طلسم حیرت ہدراس مطبوعہ پنجم دسمبر ۱۸۷۴ء) چھہ مہینے کے

قریب کا تذکرہ ہے کہ شہر اکبراباد مین ایک شخص مسیحی مذہب کے بیٹے کا اپنی حقیقی بہن

کے ساتھہ متلوث و خراب ہونا پادریان مشن پر کہلگیا تو اونہون نے براہ عاقبت

اندیشی اون دونون بہن بہائی کے مابین شادی کرادی مسیحی صاحب کہ دونون کے

وکیل و ولی تہے ہندوستانی ہونیکے باعث ہرچند اس باب مین اپنی مخالفت و

ناراضی ظاہر کی الا وہ کچھہ مفید و کارآمد نہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ عیسائیون مین

نکاح و شادی سے محرمات شرعی اخوات حقیقی اور اصل فرع سے بہی پرہیز و حرمت

نہین ہے حالانکہ بخصوص باب ستم اخبار ان کا مرتکب مستوجب قتل و قابل [illegible]

Marfat.com

میں بعد العباس شراب خواری ومسکرات فروشی بہی بدولت عہد دولت ان لوگون
کے خوب شایع وذایع ہے عموماً بازارون مین جیسے تجارت غلہ وترکاری ہے ویسے ہی اسکی
بہی کمایننی گرم بازاری ہے اور جہان بزازہ کی دوچار دوکانین لب سڑک کشادہ
ہین وہین چند شراب خوار وچند وبازبہی از خود رفتہ وبیخبر اُفتادہ ہین فقط ۱۸۶۷ء
مین ایک ملک انگلستان مین ایک ارب گیارہ کروڑ ایک لاکہہ بارہ ہزار دوسو ساٹھ
روپیہ شراب کے نذر ہوئے اور ۱۸۷۳ء مین ایک ارب چالیس کروڑ ایک لاکہہ سینتالیس
ہزار اکیسویس روپیہ اسی خرچ مین آئے اور ممالک متحدہ امریکہ مین کہ علم وفضل کی
بہت بڑی ترقی ہے جسمین ایک لاکہہ اٹھائیس ہزار مدرسے اور چون ہزار گرجا
گہر ہین اور ایک لاکہہ چالیس ہزار میخانے ہین (نورافشان اخبار یا دریان مطبوعہ
فروری ۱۸۸۳ء) اور روس کی آمدنی کا بڑا حصہ یعنی تہائی سے زیادہ شراب کا
محصول ہے جسکی تعداد سالانہ پچیس کروڑ ہے محاصل اراضی وٹیکس سرکاری سے
گیارہ کروڑ چہیاسی لاکہہ اسی ہزار وصول ہوتے ہین باقی آمدنی جنگی وغیرہ کی ملاکر
بازیافت ستر کروڑ روپیہ کی ہے (اودہ اخبار مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۸۷۷ء صفحہ ۲)
مین بموجب باب دوم انجیل یوحنا کے موافق حضرت مسیح کا پہلا ہی معجزہ کہ ابتدا ے
جاہ وجلال عیسوی اور ازدیاد ایمان وکمال حواری کا سبب ومنشا ہوا یہی تہا
انہون نے چہہ مشکون کے آب صاف کو کہ قریب بیس من کے تہا خالص شراب بنادیا
پس بناء اون کی نامی اتباع جسقدر بے انتہا مست وسرشار مین اوسیقدر بدرجہ غایت

ناصر دین و بہر ہیز گار ہین ع ...

عاشرہ استیصال قطع منکرات و مناہی کے لئے جو ذرائع حسنہ ...

شریعت محمدیہ مین بکثرت مقرر و معین ہین اون کی نظیر سابق ...

ہے خوف اطناب سے بفحوای مالایدرک کلہ لایترک کلہ چند امور مناسب

اسجگہہ کرتا ہون پہلا ذریعہ یہہ ہے کہ بعد بیان شناعت جمیع اعمال قبیحہ ...

تنبیہہ و تہدید مناسب حال مرتکب کے یہہ تعلیم کی کہ آدمی کے اعمال صالحہ ذنوب

معاصی گذشتہ کے واسطے کفارہ ہو جاتے ہین رجوع الی اللہ و حسنات کے ...

پاک سیئات ماضیہ پر قلم قدرت سے خط کہینچ دیتا ہے اور عتاب و تہدید کو ...

سے ساقط و خط کر دیتا ہے چنانچہ یہہ امر قران کی آیات کثیرہ سے ثابت

قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم و ...

ذنوبکم وقال ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ہر گنہگار بدکردار

ہی غفلت مین کیون نہو اگر کچہہ بہی صاحب عقل و شعور ہوگا جب ہی اصناف

بغاوت کی مذمت و شناعت کے ساتہہ اس فرمان بشارت کو سُنیگا فوراً ... سے ...

ہو کر عمر گذشتہ پر بدین وجہ کہ ایسے رحیم و کریم احکم الحاکمین سے ... برگشتہ ...

تاسف کریگا اور بے اختیار اعمال حسنہ کیجانب دائمی التفات و توجہ کریگا اور ...

و معاملات سے کامل مہذب اور صاحب دین و تقوی ہو جائیگا یہہ کسقدر واسطے ...

کے عالم مین کیسا عمدہ ذریعہ ہے اور قصد حسنات و صرف ہمت بجا آوری ...

Marfat.com

ہے اور بعض صورتوں مین غلام کا آزاد کرنا فقرا و مساکین کو کہانا کہلانا اور کپڑا
پہنانا اور در صورت عجز بمقدار معین روزہ رکھنا کہ سبب بقاء خلایق و درستی اخلاق ہے
جرم کیواسطے فدیہ و توبہ سے ہے از روے توریت ارتکاب گناہ کی صورت مین عمداً ہو یا سہواً
ہو بخشنے قربانی کرنے سے معافی ملتی ہے اسکے سوا دفعیہ عذاب گناہ کسی تدبیر و
امر سے نہین ہوتا اسکے موافق اصلاح کامل کب ہوسکتی ہے اور ترک و انسداد معاصی
واسطے یہہ عمدہ سبب ہے اور از روے انجیل حضرت کا بیجا قتل اور خون ناحق ہر نصرانی
کے ذنوب و معاصی کے واسطے فدیہ ہے نجات کے لئے کافی فقط اعتقاد تثلیث و کفارہ ہے
بسبب شہوات نفس شراب اڑائین خواہ سور کہاوین یا رات دن ناچین گاوین سود لین
چوری کرین مال مارین یا والدین کو ستائین اور حسب مرضی جس عورت سے چاہین دل
لگائین اس سے کچہہ خوف و خطر نہین زبانی ایمان اور توبہ سے وقت نزع کے بہی نہین تو
معافی ملجاتی ہے چنانچہ ابواب متعددہ نامہ رومیون وغیرہ مین صراحت ہے مین کہتا ہون
سبب مغفرت کیواسطے کفایت اقرار ہے تو زکوۃ و صدقہ اور عبادت و سائر اعمال حسنہ
بیجا اور ناحق و عبث ہوگی اور اس سے قطع نظر کہ یہہ مسئلہ محض خلاف عقل اور بالکل سقط
ہے بلکہ اس تعلیم سے خدا کے عدل و تقدس پر صریح الزام لگتا ہے بجاے اصلاح و تہذیب
آدمیون کے کہ وضع مذہب غرض اصلی ہے اوسکی تلقین سے تو ہر حال مین اختلال
عبادات و معاملات مین بدنظمی و مفسدہ ہی متصور و متوقع ہے اسواسطے کہ جب اونکو
بسبب اس تعلیم کے کچہہ خوف بازپرس ہی نرہا تو وہ نہ رسومات عرفیہ کی پابندی اور نہ قیود

Marfat.com

ست رعیہ کی معتاد بلکہ حسب خواہش نفس خود مختارہ کا ...
ہے یا برباد ہواون کی ہر نہج سے حاصل ہر اد ہو چنانچہ کا ...
نقل آیہ کریمہ انما التوبتہ علی اللہ الذین یعلمون السیئات بجہالۃ ثم یتوبون ...
فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبتہ للذین یعملون ...
حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الان سے لکھا ہے صرف اسی ...
ہے کہ اکثر اسلامی قوموں کا اخلاق عیسائی قوموں کے اخلاق پر فوقیت ...
صداقت ہر ایک غیر متعصب سیاح انگریزی کو تسلیم کرنی پڑی ہے بڑے افسوس ...
ہے جہان کہین ایمان زبانی کو اعمال پر ترجیح دیجاتی ہے اور یہہ مسئلہ کا ...
ہے کہ وقت نزع کے توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہین تو وہان بجز ...
گناہ کے کیا امید ہو سکتی ہے انتہی۔ دوسرا ذریعہ جمیع عاملین حسنات وسیئات ...
عذاب جزا اور اوسکے مروج و بانی کا ثواب سزا مین برابر و مساوی رکھنا ...
جسکے سبب ہر آدمی بشرط عقل وشعور گناہ کے صلاح ومشورہ مین ہرگز شریک ...
دوسرون کی ضلالت وگمراہی اور فسق وفجور کا وار ناحق اپنے اوپر لیگا بلکہ ...
امید یہ کہ محض اپنی کوشش وسعی کی وجہ سے مفت مین صاحب خیرات وزکوۃ ...
حج وصلوۃ کے مثل بلا تفاوت مستحق ثواب ٹہرتا ہے حتی المقدور امر بالمعروف ...
عن المنکر اور دوسرون کی ہدایت وموعظت خیر وشر مین کسی وقت قاصر ...
وہذا امر واضح غنی عن مؤنتہ البیان فضلا عن تجشم الاستدلال علیہ وانا ...

Marfat.com

اما ثبوتہ من القران فلما قال تعالی من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وقال من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا ہذا وقد قال النبی صلعم من سن سنۃ حسنۃ عمل بہا بعدہ کان لہ مثل اجر من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجرہ شئی ومن سن سنۃ سیئۃ کان علیہ مثل وزر من عمل بہا من غیر ان ینقص من اوزارہم شئی قدر علم وہنر اور نشر خیر و قطع شر کے باب مین کوئی قاعدہ موافق عقل و قیاس کے اس سے بہتر کسی کتاب مین نظر نہین آیا ازاول تا آخر ہمنے بیبل کو دیکہا پڑہا مگر کوئی ضابطہ اسکے برابر بہی ادہمین نپایا ہان اوسوقت مجہکو قول عیسوی مندرجہ باب ۱۱ کتاب لوقا یاد آیا حضرت مسیح اپنے مخاطبین سے فرماتے ہین ہابیل کے خون سے ذکریا کے خون تک جو قربان گاہ اور ہیکل کے بیچ مین مارا گیا ہان مین تم سے کہتا ہون کہ اسی زمانہ کے لوگون سے طلب کیا جائیگا اور ایسا ہی باب ۲۳ انجیل متی مین مرقوم ہے اگر اسکا عموم مسلم ہو اور جزئیات تمامی سیئات و معاصی مین یہی ضابطہ کلیہ ملحوظ ہو تو بڑے بڑے جبابرہ اور فراعنہ متکبرہ کہ دعوی انا ربکم الاعلی اون کی زبان زد تہا اور حضرات انبیا سے مقابلہ و مقاتلہ کے بعد تمام عمر شرک و بت پرستی پر عمل درآمد رہا مفت مین اپنے گناہ سے سبکدوش ہو جائین گے اور بعوض جرائم سابقہ اون کے اخلاف لاحقہ کو گناہ ناکردہ کا بوجہ اپنے سرون پر لینا ہوگا اور اگر

جزاے حسنات کا بہی اسی اصل پر قیاس کیا جاے تو وہی بات
ہوگی معاذ اللہ جمیع اخیار و الابرار اپنے اپنے ثواب سے محروم و دور
ہون گے اور اون کی اتباع متاخرہ اعمال حسنہ قلیلہ کی بدولت متقدمین
کی کل نیکیون کے وارث و مالک بنین گے بموجب اسکے بہی ظہور فلاح سواے
رواج گناہ کسیطرح متوقع نہین تیسرا ذریعہ خدا کا ذکر او ٹہتے بیٹہتے چلتے پہرتے
سوتے جاگتے وقت جدا جدا طور سے شروع کرنا ہے اور ہر بلندی و پستی پر
تسبیح و تکبیر و دواب و کشتی سے اوترنے چڑہنے کی حالت مین تعلیم حمد و ثناے
خداے تعالی اور ہر کام کے شروع و ارادہ پر بسم اللہ و انشاء اللہ کہنا اور بعد
فراغ و انجام بالفاظ مخصوصہ شکر و سپاس بجالانا علی الصباح ہر روز سب کامون سے
یاد خدا کی تقدیم اور وقت خواب و استراحت اوسکی تمجید و تعظیم اور دن مین بہی
بتکرار بعد ترک جمیع کاروبار بغایت طہارت و صفائی کے ساتہ اوسکے روبرو قیام
کرنا اور باظہار عبودیت و بندگی تمامی مہمات دینی و دنیوی مین اپنی عجز و بیچارگی ظاہر
کرنا اور بمراعات خضوع و خشوع و لحاظ اداب ہر امر جزئی و کلی مین اوس سے
استعانت و استمداد چاہنا کہ ہر آدمی پر شرعا واجب و فرض ہے اور حصول ہر راحت
و نعمت کو محض عطاے خالق و مقدر بہ تقدیر سابق سمجہنا اپنی عقل و تدبیر کو اوسکے
وجود کا باعث مستقل نگردانا اور ظہور ہر رنج و مصیبت کو بہی حسب مشیت الہی جاننا
اور اپنی تقصیر و بدی پر اوسکو مرتب ماننا ہے کہ عروض کبر و نخوت اور جنون و بیخودی

عقل کیواسطے مانع قوی ہے اور دل کی رقت وصلاحیت پر باعث اور رافع قساوت
وصلابت قلبی ہے بسبب اسکے جو تنزہ وتقدس روحانی حاصل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
کل قوائے حیوانیہ وشہوات نفسانیہ پر سیرت ملکی کو تسلط وغلبہ ہو جاتا ہے اوسوقت
قلب انسان مین یاد خدا کے سوا کبھی ارادہ گناہ بھی نہین آتا چہ جائے وقوع یہ امر
بھی اسلام ہی کی خصائص سے ہے بتفصیل مذکور کسی شریعت مین ذکر خدا مامور بہ نہین
اور نہ کسی ملت مین یاد خدا بنہایت ادب اور بکمال خضوع وخشوع قلب در غایت طہارت
وصفائی کے ساتھہ ہر روزہ بلکہ پنجوقتہ بلکہ آٹھہ مرتبہ مفروض ومشروع ہے اور نہ ذکر
خفی وجلی اور شغل سری وقلبی اور رعایت پاس انفاس ورفع خواطر ووساوس مفصلاً
جسطرح کہ علم سلوک وتصوف مین مبین ہے کسی دین ومذہب مین مصرح ہے طریقہ اخلاص
قلب وحضوری رب اس طرز وقطع اور روش ووضع کے مماثل نہ توریت مین درج ہے اور
نہ انجیل مین مسطور مذاہب سائرہ سے بعض مین تو عبادت خدا کی جگہہ پرستش وتعظیم اصنام
وکواکب بلا نکیر دائر وسائر ہے جنکے مقلدین واتباع مین ہر دم ولحظہ مشاہد فکر رضا
وخوشنودی ارواح متوہمہ ومظاہر ہے اور اہل کتاب کہ بمقابلہ اہل اسلام اکثر دعوی
حق شناسی وخداپرستی زبان پر لاتے ہین سو قطع نظر اس سے کہ خود الحاد وشرک
اونکے اصول ومقومات مین داخل ہو گیا ہے اور الہیات اون کے پہلو بہ پہلوے
خرافات وہزلیات مشرکین ہین آٹھوین روز کے سوا درمیان مین عبادت خدا کی
مبالات وپروا نہین رکھتے ہفتہ مین چھہ دن رات برابر جو آزاد محض وخود مختار ہین بنام

Marfat.com

بہی نام خدا کا زبان پر لانا اس عرصہ میں کسی وقت اون پر لازم تہا اور
ایکدن کی عبادت وہ بہی بنا بر کید وساعت اور وہ ایسی جسمین نہ خضوع و
رعایت اور نہ آیات تقدیس و تنزیہہ کی قرارت واسطے عیش و آرام ہفتہ بہر کے
وافی ہو جاتی ہے یہود کے نزدیک اشتراط ازالہ نجاست ظاہری اور تحصیل طہارت
وصفائی کے بعد خاص بروز سبت خدا لے پاک کی پرستش و بندگی ہوتی تہی اور
اوسوقت مسکرات و مفترات سے بہی حکم اجتناب احتیاطا از روے توریت بخوبی
موکد و محکم تہا تعلیم موسوی و مذہب عیسوی مین یہہ اشتراط و احتیاط بہی بالکل معدوم
و مفقود ہو گئی اب فقط یہہ رہگیا ہے کہ اتوار کے روز گہنٹہ بجنے کے بعد جوق جوق
عورت و مرد بلا تفریق جماعت و صفا و بغیر تمیز نجاست و طہارت بعضی نشہ شراب
مست و سرشار اور بعضی عشق پرست بعزم نظارہ بازی و دیدار یار مکان واحد مین
کہ گرجا گہر اوس سے عبارت ہے بنا بر کید وساعت جمع ہو کر بلفظ اسے باپ اے باپ
اوس مالک قادر قدوس و شہنشاہ اعظم سے یہہ دعا مانگتے ہین تیری بادشاہت
آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بہی آوے اسکے موجب تو وہ اپنی زبان
سے گویا ترقی دولت و اقبال خداوند لا یزال مناتے ہین جیسا کہ پولوس باب اول
نامہ اول تمطاوس مین فرماتے ہین ازل یا دشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی
عزت اور جلال ابد الآباد ہووے آمین اور ایسے ہی مضامین کو خوش الحان و خوش
گلو عورت و مرد اپنی اپنی آواز ملا کر حاضرین جلسہ کو سناتے ہین اور عمدہ عمدہ باجے

Marfat.com

یار پر بہی یہی دعا گلتے ہین جس سے کل ناظرین وسامعین کے خستہ دلون کو
ایا محو تماشا واز خود رفتہ اور نفوس غمگین وشکستہ کو محظوظ وشگفتہ بناتے ہیں
ول شخصے اصولِ شاہانِ رقص پرداز + دوصد دل مرا پید ریک انداز

ین رنگ طاعت ندید ست کس		بقہقہہ نماز اختراع است وبس

ن عبادت سے جسمین نہ خضوع ہے نہ خشوع اور نہ سجدہ رہا نہ رکوع بجز انبساط
س وتفریح طبع حصول تقدس روحانی کے خام طمع ہے اور نہ ادراک رضا
رب ربانی کی امید وتوقع کسواسطے کہ اسمین نہ توحید توبہ واستغفار ہے اور نہ
ہی عجز وبیچارگی کا اقرار نہ خیریت عقبی وحسن خاتمہ کی خواہش وطلب ہے اور نہ
جرائم ومعاصی کی التجا بحضرت رب جسکے سبب اپنی عبودیت ومحکومی اور جس شانِ
ی شانِ معبودی ورحیمی ظاہر ہو جیسا کہ تمامہ دعوات قران وحدیث کا مفہوم مقتضا
اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ اسکی ترمیم وتبدیل اور تنسیخ وتوجیہ بلا استثنا
راے بادشاہان ذی اختیار کی ہمیشہ وقتاً فوقتاً واقع ہوتی رہی جیسا کہ واقفان
تواریخ انگلستان کو معلوم ہے معہذا از روے درس ۶۲ باب منشور انجیل متی
کی عبادت کیوقت گہنٹہ کا بجانا اور مجمع کا کرنا جو عیسائیون کا دستور ہے ارشاد
عیسوی کی بہی خلاف ہے نہین معلوم کہ کل کلیساؤن مین یہہ بدعت کیونکر رائج وشایع
ہوئی اور اسکے ماورا یہہ طرز دعا کہ ہم اوس ذات مقدس ومنزہ کو مخلوقات کا
باپ باپ کہکر ندا وخطاب کرین جادہ اخلاص وادب سے بہی برا ہے

ہمارے واسطے اقرار عبودیت مین کیا کم دقتی اور ذلت تھی ...

مخواہ نسبت فرزندی ثابت کرین اور بموجب اپنے اعزاز اور اظہار شان ناحق

اوس ذات بیمثال ایزد متعال کی شان تقدس و تنزہ پر عیب و دھبہ لگاوین تکاد

یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا ان دعوا للرحمن ولدا ان کل من فی السموات

والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاہم وعدہم عدا وکلہم آتیہ یوم القیمۃ فردا

نماز چنین کردن عین خطا ست	کہ طاعت بہ تحقیق شان خدا ست

عقیدہ تثلیث و کفارہ سے قوت نظری کو پہلے ہی کمال آچکا اور اس عبادت و

بندگی سے حکمت عملی پر یون زوال آیا اور چونکہ اہل کتاب کی رائے مین ہر

رنج وخوشی اور تنزل و ترقی کا باعث اونہین کی تدبیر وسعی ہے لہذا کسی وقت

منجملہ اوقات فرحت و انبساط یا عند زوال النعمتہ اون سے صدور صبر و شکر اور

شغل یاد و فکر کی بہی امید ساقط و منتفی ہے پس اصلاح عقل و نفس کیواسطے مذاہب

دنیا سے فقط ایک ہی مذہب یعنی طریق اسلام کافی ہے اسکے سوا ہر ایک طرز و طور بنظر

غور آئین دانش و حکمت کے منافی ہے لطافت روحانی و قرب ربانی بہی اوسی مین

محصور ہے اور طہارت جسمانی بہی اوسیکی شہور اوسی سے شتہیات نفس کی تجدید و

اصلاح ہے اور اوسی مین دینی و دنیوی نجات و فلاح ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ

علی بصیرۃ انا و من اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین انما امرت ان اعبد اللہ

ولا اشرک بہ الیہ ادعوا والیہ ماب ہذا بلاغ للناس ولینذروا بہ ولیعلموا انما ہو الہ

Marfat.com

واحد ولیذکر اولوا الالباب ربنا ولاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک عبد الوہاب ؎ دفتر بتمام گشت وبپایان رسید عمر + ما ہمچنان در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم + ولوانّ ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہٖ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم +

خاتمہ واضح ہو کہ مجھکو اس تصنیف سے خاصکر کسی مذہب فرقہ کی توہین وحقارت مد نظر نہین ہے اور نہ بوجہ کسی قوم وطائفہ کی رعایت وجانب داری مقصود بعد ترک تقلید واتباع ہوا جو طریقہ مفید دنیا وآخرت دیکھا بنظر رفاہ عام نہ بقصد شہرت ونام اوسکے ترویج واشاعت کو اہم واقدم سمجھا اور بیان حسن وترجیح عقائد ومسائل مین منجملہ کتب مسلمہ ہر فریق کی اولاد بالذات اوہنین کتابون سے استشہاد کیا جنکو وہ منزل من اللہ والہامی اور قطعی النبوت وکلام ربانی تصور کرتے ہین اسیواسطے فضائل اسلامیہ کے ذکر مین راقم نے فقط اخبار وآثار کو مناط ومدار وقت استناد نگردانا کہ مبادا کوئی مخالف عند البحث اوسکے قبول ورد مین شاک ومتردد ہو اور واسطے تقویت وتائید اپنے نہم دعوی کے کلام معاندین اسلام بہی جابجا نقل کردیا جسکی روسے مخالفین پر بخوبی حجت تمام ہوسکتی ہے ارباب انصاف ودیانت ہر کیش وملت سے اگر ایک ہی فضیلت وخوبی پر منجملہ فضائل مذکورہ اسلام کامل لحاظ وغور بتمام فرماوینگے تو اون کو صاف منکشف وواضح ہوجاویگا بالیقین بنائے قصر اسلام جمیع ہدایت سے از روے استحکام مضبوط وقوی ہے

اور بتا تہا اوسکی تعلیم و تلقین بلا ریب ثابت ہوا جن الہام
اکثر مذاہب کے مقتدا و بانی حالانکہ مشہور حکیم و صحبت یافتہ اور نامی فاضل مسلم
سمجھتے ہوئے ہین اور اون کی اتباع و مریدین سے بہی عوام الناس کے علاوہ صد
و ہزار ہا اہل دانش و بینش و ارباب عقل و خرد بلکہ بانیان فنون حکمت و فلسفہ اور
مغنتان اصول اخلاق و ہند سے گزر گئے اور موجود ہین اور اون مین سے اکثرون نے
بصرف اوقات عزیزہ و اعمار کثیرہ مسلک مرضی و مختار کی ترمیم و اصلاح مین کوشش
و سعی بہی کی اور بہت سے لوگون نے اس باب مین وحی محرف و ناتمام کلام پروردگار
کی بہی اطاعت و پیروی کی مگر بحمدہ اسوقت تک ایک ہی طریقہ اسلام کی مانند اصل و احد
مین بہی صاف و سنجیدہ ہین جسکا موجد ایک شخص ناخواندہ محض و ای فداہ الی و احکی
لطف مزید یہہ ہے کہ اون کی بعثت ایسے زمانہ مین ہوئی کہ کل روے زمین پر اوسوقت
ضلالت و گمراہی کی ظلمت و سیاہی چہا رہی تہی ہر قسم کے علم و فن کا وجود محض رائگان
و بے سود ہی نہ تہا بلکہ صفحہ عالم سے کالعدم کیا نیست و نابود ہی ہو چکا تہا مصر و یونان
مین بہی اوسکے آثار و مراسم برائے دید و شنید نہ ملتی تہی اور روم و ایران سے بہی اوسکے
نشان و علامات تک عرصہ دراز سے مفقود و ناپدید تہے اور ہندوستان کی حکمت و
فلسفہ کا تو اوس سے صد ہا سال پیشتر ہی چراغ گل تہا اور نہ ممالک چین و اقصاے
فرنگستان مین اوسکا کچہہ شور و غل تہا اطراف و اکناف عالم مین کل بنی آدم مشرک
و بت پرست اور اتباع شیطان و شہوت مین غرق و بدمست تہے اہل ایران تقسیم

Marfat.com

خلاق و معبود بجانب یزدان و اہرمن کرتے اور چینی و ہندی ہر دم مشغول عبادت
بودہ و لچھمن رہتے مذہب عیسوی حالت موجودہ کے اعتبار سے بھی نہایت ذلیل
و فرسودہ اور مختلط باخلاق رذیلہ و مجموعہ عقاید بیہودہ ہو رہا تھا حسب تصریح گاڈ
فری ہیگنس و جان دیون پورٹ و گبن صاحب و دیگر معتبر مورخین عیسائیون کی اوسوقت
جمہور مسیحی پرستش تبرکات و تصاویر مین سرگرم و مستغرق تھے اور بیجا جنگ و جدال
اور مراسم نا ملایم و توہمات لغو مین مبتلا و منہمک بجز نام و ظاہری اقرار مذہبی یا باہمی
نزاع و خود سری و عداوت قلبی کے وہ لوگ کچھہ نجانتے تھے۔ آجکل کی سی نہ شن کی
وسعت تھی اور نہ ہر گلی کوچہ مین پادریون کی کثرت نہ توریت کا زبان عربی و فارسی مین
اوسوقت کوئی ترجمہ تھا اور نہ وجود مطابع سے ہر کس و ناکس کو دستیاب اوسکا
نسخہ ہوتا عام لوگون کو گرانی قیمت سے اوسکے خریدنے کی مقدرت و استطاعت
نہ تھی اور نہ پوپ صاحب سے ہر راہب و پادری کو کتب مقدسہ کے رکھنے کی اجازت
ملتی بہرحال خدا کی عرفان و طاعت سے اوسوقت خالی زمین تھی کواکب و اصنام کی
عظمت و بزرگی کمیسر سب کے ذہن نشین تھی ہر خاص و عام پر اتباع اوہام ازبس
مستولی و غالب اور دنیوی لذت و شہوت کی جانب ہر شخص مائل و راغب تھا
خصوصاً مشرکین عرب کہ زمانہ سے زیادہ خراب و بد اطوار جہل مرکب مین گرفتار
اور جہالت و رعونت آبا و اجداد پر ناز و افتخار اون کا دستور و شعار تھا
وہ لوگ اسقدر بیہودہ کہ نعوذ باللہ حالت عریانی و برہنگی مین خانہ کعبہ کا طواف

Marfat.com

بہتیرا ولی کہتے اور تالی وسیٹی بجانا اور لاف وگزاف کو عبادت عظمیٰ سمجھتے

ایسے کہ رحمٰن ورحیم کو اللہ و اصنام تراشیدہ کا تام جانتے اور ارواح خبیثہ دیگر

وکواکب کو اپنا معین و مددگار مانتے جنات و ملائکہ کو خداے پاک کا عزیز ورشتہ دار

گردانتے اور اونہین کے واسطے ذبیحہ و قربانی بقصد نذر گزرانتے ایسے بے شعور

و بدسلیقہ کہ بیٹھکر پیشاب کرنا مردون کو اس خیال سے کہ وہ تو عورتون کے حسب

حال ہے محذور و مکروہ بتاتے۔ بیرحم و سنگدل ایسے کہ اپنی اولاد کو خود ہی زندہ

درگور کر دیتے اور اوسکی آہ وزاری اور مصیبت و بیقراری پر مطلق ترس و غم

نکہاتے۔ ایسے نالایق و ناخلف کہ بعد وفات اپنے باپ کے اوسکی ازواج و حرم سے

نفرت و دخل و تصرف سے باز نرہتے بے شرم و بدلحاظ ایسے کہ بالاتفاق عورت

واحدہ کے پاس شب واحد مین متعدد اشخاص جاتے اور حقیقی بہنون کے جمع

کرنے سے زوجیت مین احتراز نکرتے۔ خود سر و جنگجو ایسے کہ قیاصرہ روم و سلاطین

ایران سے کسی ہنگام مغلوب و زیر نہوئے اور دلیری و آزادی مین علی الدوام

ضرب المثل مثل شیر رہے اور ایسے کینہ ور و تندخو کہ صدہا سال تک اون مین بور دلی

جنگ و پرخاش قایم و بحال رہتی اور ہر دم و لحظہ بہمہ وجوہ عوض و انتقام تازہ کا

خیال رکہتے۔ نہ اون مین کوئی صنعت و دستکاری اور نہ کچہ حرفہ و پیشہ تھا فقط

بیجا قتل و غارت اور دست برد ناحق پر اون کا عمل ہمیشہ رہا نہ کسی قانون و قاعدہ

کے مقید و مستاد اور نہ کسی ملت و شرع کے مطیع و منقاد آئین تہذیب اخلاق و تدبیر

Marfat.com

منزل سے ہمہ تن عاری اور نہ قوانین سیاست مدن و آداب معاملہ اون مین جاری
نہ ارشاد و مواعظ انبیاء سے کچھ مسترشد و مستفید اور علوم و فنون حکما سے بھی محض
بے بہرہ و بعید بلکہ حضرات مرسلین کے اسما سے بھی ناواقف و بے خبر اور نہ وہ قانون
توحید و اصول معارف سے آگاہ و بہرہ ور نہ کسی مہذب گورنمنٹ کی اون پر حکومت
و سیاست تھی اور نہ اقوام شایستہ کی اون مین سکونت یا تجارت ایسے وقت مین
کہ نہ کہین سے تحصیل و استفادہ علم و فضل ممکن و میسر تھا اور نہ کسی کی خدمت و صحبت
مفید دانش و لیاقت ہوسکتی نہ سفر و سیاحت دنیوی واسطے اصلاح خیالات کے
سبب و ذریعہ تھا اور نہ مباحثہ و مناظرہ مذہبی تحقیق و ادراک ادیان مختلفہ کے لئے
باعث و وسیلہ ایسے مستحکم و متین مذہب و دین کی بنا و تلقین جسکی ہر ایک دفعہ بجملہ
مسائل و دفعات بیشمار ضوابط و قوانین مالی و ملکی اور آئین و قواعد دینی و دنیوی کے
لایق اذعان و تسلیم ارباب فکر و ہوش ہو اور بتبدل اشخاص و تجدد زمان سے اوسکی
تعلیم و پیروی کسی کے نزدیک قابل ترمیم و فراموش نہو بحکم انصاف بہت بڑا معجزہ
ہے کسواسطے کہ بلا اعانت وحی و الہام ایسے امور عظیمہ کا صدور و سرانجام نہین ہوسکتا
خصوصاً ویسے زمانہ سیاہ و تاریک مین ہمت و کوشش تن تنہا سے باوجود کثرت عوائق
و موانع ہر نوع و قسم کے ایسے مقاصد مہمہ کسطرح بحسب مرام انصرام نہین پاسکتے
لاسیما ایسے شخص سے کہ امی محض و ناخواندہ جہال مشرکین کا صحبت یافتہ اور اوسپر
یہہ طرہ کہ بیکس و غریب یتیم و اسیر نہ کہین کا متمول و امیر جسکا کوئی لائق مصاحب و مشیر ہو

Marfat.com

کہ کونسل و پارلیمنٹ بنا دے اور نہ آپ اس لائق کہ کسی بادشاہ کا وزیر باتدبیر بنکر
جو احکام مفید خلائق جاری کرا دے نہ بذریعہ سیاحی اوسکو دنیا کی مذاہب مروجہ
کی تحقیق اور نہ حقائق و معارف مین صاحب غور و تدقیق باا ینہمہ وہی آدمی بلا اصلاح
یار و مشاور اور بدون ہمت رفیق و ناصر جمیع اسرار احوال و عقائد اور کل دقائق
مصالح و مفاسد مفصلاً ایکدم سے لوگون کو سنا دے اور تمام مضار و منافع
دنیوی اور عبادات حسنہ وارتفاقات صالح کلی و جزوی ہر ایک کو بخوبی سمجھا دے
جسکی وجہ سے وہ وحشی قومین کہ مجسم ظلم و فساد اور سراپا جور و عناد تھین رفاہ
عباد و تعمیر بلاد مین کل سکان زمین کے لئے سبب ارشاد و عقل اور ہر علم و ہنر اور
سائر تہذیب و شائستگی کے واسطے بنیاد و اصل ہوگئین ۵ فاصبحوا قد اعاد
اللہ دولتہم + اذہم قریش واذ ما مثلہم بشر + اور یکبارگی ایسے
حقائق اور دقائق علمی و عملی بیان کئے جنکی نور و روشنی سے تمامی سطح ارض کی
جہل و گمراہی زائل و دور ہوگئی اور سرزمین عرب تو خاص کر شبیہہ مجمع النور
ہمرتبہ کوہ طور ہوگئی انبیاے سابقین کے فضایل و کمالات بہ ازالہ روایات اہل
وعیوب نفسانی بذکر مرغوب بیان کئے اور امم گزشتہ کے قصص و حکایات متضمن ترغیب
و ترہیب بہ بسط تمام خوب ادا کی احوال جزا و سزاے عالم قبر اور کیفیات حشر و نشر
کیسے گوشزد نہ تھی اچھی طرح ظاہر کئے اور تذکیر بآلاء اللہ و تحذیر بایام اللہ کی وعظ
و پند سے ہزارہا مستفیض و ماہر کئے خدا کی ذات و صفات کی اوس عنوان کے

Marfat.com

تشریح کی جسکے سُننے سے روح کو طراوت و تازگی اور قلب کو تقدس و پاکیزگی حاصل
ہو یہہ نہین کہ اوسکو جذبات نفسانی یا ہوسات انسانی کا مصدر و منبع بتایا ہو جسکے
باعث اوسکی شان استغنا و معبودی باطل و زائل ہو توحید خالص و غیر مغشوش اوسکی
پہلی ہی بسم اللہ ہے جس سے تمام دنیا ناواقف و جاہل تہی اور رضا بالقضا و
توکل علی اللہ و دیگر مراتب توحید اس لطف سے سمجہائے کہ دل بعد ترک تعلق ما
وآن اوسیکی جانب مائل و راغب ہو جسکی بدولت اوسکی اتباع با قرار مخالفین و ا
و بزرگی اور عبادت و بندگی مین کل خلقت سے لائق زیادہ اور علم و فضیلت
مین جملہ ارباب ملت و حکمت سے فائق و بالا اور انتظام خانہ داری و تہذیب نفسی
مین طوائف انام سے سابق و اعلی اور طرز سیاست و حکمرانی مین جمیع عالم سے
اوّل و اولی ہو گئے ظاہری طہارت و صفائی بہی اونہین سے مربوط و مخصوص
ہے اور تعلیم روحانی و تنویر قلب بہی اونہین مین مشہود و محسوس ہر فعل و عمل اور
منفعت و ضرر پہ صبر و شکر اونہین سے مسموع و گوش زد ہوتا ہے اور فکر و ذکر و
شغل بجمعیت حواس و عقل اونہین مین موجود با وجود اسکے ایسے عظیم الشان کارخانہ کو
جسکے مثل نہ صحف سابقہ انبیا سے ہدایت و ارشاد ہوئے اور نہ تلویحات و اشارات
حکما سے ویسی بنیاد پڑی محض مصنوعی و جعلی کہنا اور مذاہب سائرہ کو جنپر ایسے
فوائد مرتب نہ ہوئے اور نہ اون کے اصول سے وہ متوقع و مامول خدا کی قدرت
و ارادہ کی موافق یعنی مطابق الہام و وحی سمجہنا از روے فکر و غور بہت ہی سخت ظلم

Marfat.com

وجور ہے ؎ وکفاک بالعلم فی الامی معجزۃ + فی الجاہلیۃ والتادیب

؎ نگار من کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت + بہ نکتۂ ادب آموز صد مدرس شد

مخالفین چشم بینا و دل با عدل سے اسپر کبھی لحاظ و توجہ نہین کرتے اور جہل و تعصب یا تقلید وطمع کو واسطے ایکدم کے اپنی ذات سے جدا نہین رکھتے ورنہ بلا ریب و شک آنحضرت کی کل تعلیم و دعوت کو مہر نیمروز و ماہ نیم ماہ کی مانند سب مذاہب سے اول امر صحیح درست اور راہ حق و صواب سمجھتے۔ فلم یدبروا القول ام جاءھم مالم یأت آباءھم الاولین ام لم یعرفوا رسولھم فھم لہ منکرون ام یقولون بہ جنۃ بل جاءھم بالحق واکثرھم للحق کارھون ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض ومن فیھن بل اتیناھم بذکرھم فھم عن ذکرھم معرضون

بدین اے فرومایہ دنیا مخر	جو خر بانجیل عیسے مخر
ہے ہیرو ت عیسی از لاغری	تو در بند آنی کہ خر پروری
نخست آدمی سیرتی پیشہ کن	پس آنگہ ملک خوی اندیشہ کن
کسے سیرت آدمی گوش کرد	کہ اوّل سگ نفس خاموش کرد
بکم کردن از عادت خویش خورد	توان خویشتن را ملک خوے کرد
کجا سیر وحشی رسد در ملک	نشاید پریدا ز ثرے تا فلک
برا وج فلک چون پرد جرہ باز	کہ در شہپرش بستۂ سنگ آز
مپرور تن ار مرد راے دہشی	کہ او را چو مے پروری مے کشی

سکو نے بدست آو راے بے ثبات	کہ بر سنگ گردان نزوید نبات
خدا را ندانست و طاعت نہ کرد	کہ بر بخت و روزی قناعت نہ کرد

بالخیر تمّت

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی فقید المثیل مولوی عبد المجید صاحب سہوانی

للہ الحمد کہ از فضل خداوند جہان	مصرع سال طبع گفت سروش الہم
طبع گردید چو این نسخہ مطبوع انام	ناسخ کفر و زہے ماحی دین اسلام
	۱۲ ہجرے ۹۴

تاریخ دیگر تصنیف وحید الاماثل والاقران مولوی سید جمیل احمد صاحب رئیس سہوان

چون بہ تردید نصاری و یہود و ہندوان	طبع گردید این کتاب مستطابہ فضل رب
الہم غیبی بگوشم مصرع سالش بگفت	رہنماے مشرکان و کافران بے ادب
	۱۲ ہجرے ۹۴

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ مختصرہ مسمیٰ بہ دم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اللّٰھم لک اسلمت و بک آمنت و علیک توکلت و الیک انبت و بک خاصمت و الیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت و ما اسررت و ما اعلنت ۔ انت الٰہی لا الٰہ الا انت

اما بعد واضح ہو کہ جب کہ مدرسہ اسلامیہ عربی سرکاری واقع اکبرآباد مین میرا تعین و تقرر تہا اوسوقت مین بعض احباب ذوی الالباب نے واسطے تحقیق مذاہب مختلفہ کے میرے مکان پر جلسہ اختیار کیا اور ہر باب مین مسائل بحث و مناظرہ سے تکرار مجھسے بہی استفسار ہوا حسب اقتضاے وقت جو خاطرخواہ اون کے سوالات کا حل بشرح و بسط ہوا اور میری تقریر و گفتگو مباحثہ دقیقہ مین بزعم اون کے متین و مدلل بربط و ضبط تہی اوسوقت اونہون نے بیساختہ واسطے تحریر جواب کتاب ہدایت المسلمین مصنفہ عماد الدین اپنے شوق کا اظہار کیا اور قبل اسکے کہ میرے اشتغال و اوقات پر لحاظ کلی فرمائین اپنی تحریک و استدعا کو خود ہی امر ضروری و واجب القبول شمار کر لیا اور کتب مناظرہ و مباحثہ قدیمہ و جدیدہ اور رسائل

Marfat.com

مذاہب مختلفہ کو بھی منازل قریبہ و بعیدہ سے بہم پہونچا کر میرے مکان
چونکہ اوسدم میرے پاس بجز عذر قلت فرصت جسکو پہلے ہی وہ رد کر چکے
اور کوئی عذر معقول نرہا اور بعد از فکر و تامل مجھکو بھی اون کی درخواست
سے انجام کل ضروریات صبح و شام پر بدلائل و وجوہ فائق و راجح بتمام وضوح
ظاہر و لایح ہوا چارو ناچار بقدر وسع افکار مجتمعہ کا استیصال و قمع اور اوراق
متفرقہ کا جمع کرنا شروع کیا اوسی اثنا مین میرے ذہن مین یہہ بات سمائی کہ یہ
تو کتب رد و قدح طرفین سے بکثرت ہین جنکے مطالعہ سے بجز دریافت استعداد
و فکر مصنف اور ضعف و قوت طبیعت مولف کی اور کچھہ حاصل نہین ہوتا بطلان
حقیت مذہب کا ادراک کہ غرض اصلی از بحث و مناظرہ ہے ایسی کتابون سے علما
بھی متصور نہین چہ جاے عوام الناس لہذا اوسکے اول مین ایک مقدمہ کا لکھنا جسکے ذریعہ
سے دنیا کے کل مذاہب پر سلام کی فضیلت ظاہر و ثابت ہو مناسب معلوم ہوا تا کہ مخالفون
کے واسطے سبب ہدایت اور موافقون کو موجب استقامت ہو اور یہہ بھی اوسمین مصلحت
سمجھی کہ اوسکی وجہ سے شاید عماد الدین وغیرہ کو اگر اون کے دل پر ختم الٰہی نہوئی
پھر راہ رست نصیب ہو جاے ولا اقل اپنے تنفر و ارتداد سے ہر اعلیٰ و ادنیٰ
کے نزدیک ندامت و پشیمانی اوٹھائین اور بلا ترک شرم و حیا پھر تاب طاقت گفتگو
و مقابلہ نہ لائین اس انداز پر دو تین جزو کے قریب جب کتاب تصنیف ہوئی اوسیوقت
سے لوگون نے جوق جوق اوسکے سننے کا شوق کیا اور اوسکا ذکر و چرچا بر شخص

Marfat.com

بان پر بتامی ذوق ہوا طلباے مدرسہ نے اوسکی وجہ سے جابجا پادریون کو الزام
یا اور ہر گلی کوچہ مخالفین کو حیران و مبہوت بدرجہ تمام کیا حتی کہ وعاظ نصاری
پنے اضلال و اغواسے کچھہ دنون باز رہے چند تواریخ و مواقع معینہ اون کے
الی از وغلط ہوگئے اسپر پادری وین صاحب سنجونس کالج اگرہ نے بجوش حمیت ند ہبی
مرت سرسے پادری عماد الدین کی درخواست و طلبی کی مجہہ تک یہہ خبرین ایک عیسائی
معرفت کہ اوسکو میرے ساتھہ قبل از تنفر کچھہ ربط رہا تھا پھونچتی رہین شدہ شدہ
خر ماہ اپریل ۶۷ ع مین پادر عماد الدین فائز اکبر آباد ہوئے مینے اون کے آنے
سے چند روز بعد مشفقی مولوی حسام الدین صاحب سر رشتہ گورنمنٹ کالج کے ساتھہ پادری
وین صاحب کے بنگلہ پر جانے کی ٹھہرائی جسوقت کہ مین وہان پہونچا اپنے اخلاق عام
سے پادری صاحب موصوف نے مجھکو باکرام و احترام تمام لیا پس ذکر عمرو زید
پادری عماد الدین کا تذکرہ درمیان مین آیا اور مباحثہ و مناظرہ کے بابت بھی
کچھہ دیر تک مکالمہ رہا اوسپر اونہون نے اپنے دلی مسرت و شادمانی کو ظاہر کرکے
فرمایا کہ اون کے یہان بلوانے سے تمناے دلی و غرض اصلی میری یہی ہے مینے
کہا بسم اللہ پھر تاخیر و دیر کیون ہی ہین میدان ہین چوگان ہمین گو پادری صاحب نے
کہا کہ ابھی تک اون کو مکان وغیرہ کی جانب سے اطمینان نہین کچھہ عرصہ کے بعد جب وہ
ان مہمات سے فارغ البال ہون اوسوقت بنظر تصفیہ مباحثہ کا انتظام کیا جائیگا
مینے اسکے جواب مین یہہ کہا کہ ۶ مئی سے حسب ضابطہ ڈیڑھ مہینے کی تعطیل ہمارے مدرسے مین

Marfat.com

ہونیوالی ہے اگر اسی قبل کہ ہنوز بائیس روز کا عرصہ ہے مناظرہ کا بندوبست
ہوجاوے تو بہتر و مناسب ہے باقی رہا چند امور جزئیہ کی نسبت پادری صاحب کا
انتشار و تردد وہ کوئی بڑی بات نہین اون سب کا انصرام مشن کی وجہ سے
ایکروز مین بحسن انجام ہوسکتا ہے معہذا ایسی ضروریات سے کسی وقت کوئی فرد بشر
خالی نہین رہ سکتا اسپر پادری صاحب نے یہہ فرمایا کہ مین جمعہ آیندہ تک اوسکے کل مدراج
و شرایط لکھوا کر بوساطت ولیم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج آپ کے پاس بھیجدونگا
اتنے دنون مین کل کام سرانجام ہوجاینگے مینے کہا بہت خوب اور جلسہ برخاست
ہوا خدا خدا کرتے گھڑی ساعت گنتے وہ جمعہ بھی آپہونچا مگر جواب کچھہ نہ پہونچا بلکہ ہفتہ
اور روز شنبہ بھی اوسپر گذر گیا ولے اس عرصہ مین اودہر سے کوئی آیا نہ گیا
تب بمجبوری دوشنبہ کے روز پادری صاحب کے نام مینے یہہ خط لکھا

خط بنام پادری وین صاحب

عمدۂ قسیسان روزگار زبدۂ مسیحان نامدار جناب پادری وین صاحب زاد عنایتکم
بعد سلام شوق التیام واضح راے سامی باد کہ بندہ الی الآن ایفاے وعدہ می را
منتظر ست بروز چارشنبہ کہ نسبت مباحثہ بالمشافہ و گفتگوے زبانی درباب دین
از پادری عماد الدین جناب والا اظہار مسرت و شادمانی فرمودہ ابلاغ جواب معرفت
ولیم صاحب یوم جمعہ موعود و متعین نمودہ بودند ازان زمان براے استماع آن ہمہ تن
گوش شدم مگر تا ایندم صداے ازان بگوشم نرسیدہ از اخلاق گرامی و شوق علم

Marfat.com

کہ ذات سامی راست انیمعنی اصلا بخیالم نمیرسد کہ آن وعدہ و تقریر از ضمیر خبیر سہو و
فراموش شدہ باشد اغلب کہ باعث این تاخیر و تراخی امر دیگر بودہ کہ من بران آگہی ندارم
لہذا مصدع خاست عالی میشوم کہ براہ عنایت و رافت ازان امر فقیر را ہم اطلاع بخشند
چہ انتظار انیمعنی و فکر تہیہ اسباب سفر کہ از تعطیل مدرسہ عنقریب پیش نظرست از حد انتشار
و پریشانی دارم زیادہ سلام فقط الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی ۱۸۷۶ء
مطابق ششم ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ ہجری روز دوشنبہ +

جب یہہ خط پادری صاحب کے ہاتہہ مین پہونچا اونہون نے اوسکو دیکہا پڑہا اور اوسکو فی الفور
پادری عماد الدین کے پاس کہ احاطہ مین اونہین کے کوٹہی کے مسکن گزین تہے فوراً بہیجدیا
اوسکے جواب مین پادری عماد الدین نے مجہکو یہہ خط لکہا ۔

خط پادری عماد الدین

مکرم بندہ مولوی سید عبد الباری صاحب

جناب پادری وین صاحب کی زبانی اور آپکے اس خط سے بہی مجہے حال معلوم ہوا مناسب
ہے کہ پہرے اور آپکے ایک ملاقات ہو جاوے خواہ آپکے گہر ۔ یا بندہ کے مکان پر
سو مین حاضر ہون آج شام تک گہر پر ہون آپ آوین یا مجہے جاوین تو وقت بتلاوین
کہ کب آؤن اور مخالفانہ بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اوس سے
مجہے نفرت ہے مگر دوستانہ باتین کرنا اور محققانہ سنجیدگی سے کسی امر کی بابت یون
نہایت مناسب رائے رکہتے ہین سو مین حاضر ہون بلکہ چاہتا ہون فقط سلام بندہ عماد الدین لاہور یکم مئی ۱۸۷۶ء

Marfat.com

چونکہ میرے رقعہ کا جواب پادری عماد الدین نے بزبان اردو لکھا اور تحریر فارسی قاصر رہے لہذا مجھکو بھی جواب الجواب کا لکھنا بزبان اردو مناسب معلوم ہوا اوّلاً لمجا مطابقت اصل اور ثانیاً اس بنا پر کہ عوام الناس پادری بیچارے کہ فارسی کے محاورہ سے غیر واقف اور نا آشنا ہین طرفین کے غرض و مطلب کو بخوبی ادراک کر سکین وہو ہذا۔

جواب خط پادری عماد الدین

شفیق حالم پادری عماد الدین صاحب۔

آپ کا محبت نامہ میرے پاس پہونچا تہذیب و سنجیدگی کا خیال اور آپکے شوق تحقیق کا حال اوس سے مترشح ہوا واللہ باللہ طبیعت کو اس امر سے بدرجہ غایت فرحت حاصل ہوئی ایک عرصہ سے مین بھی خواہان ہون کہ مابین میرے اور آپکے مناظرہ و مباحثہ محققانہ ہوجاوے حسب تحریر آپکے اگر وہ بحث و گفتگو دوستانہ محض بنظر احقاق حق و ابطال باطل واقع ہوا اور تعصب و جہالت سے خالی تو سبحان اللہ و بحمدہ اس سے بہتر اور کونسا امر ہے لیکن چونکہ مین بوجہ تعلق مدرسہ کے عدیم الفرصت ہون اور روقت چھٹی کے تدریس و تعلیم طلبہ سے مجھکو بہت کم مہلت ملتی ہے لہذا مناسب ہے کہ واسطے ملاقات کے ایک روز خاص مقرر کیا جاوے کہ مین اپنے سب کامون کو اوس روز جسطرح ممکن ہو برطرف رکھون اور تعین مکان سے بھی آپ مجھکو اطلاع دین حتی المقدور قریب شہر ہو تو بہتر ہے سنجونس کالج ہو

Marfat.com

یا اور کوئی کوٹھی متصل گرجا گھر کے اسواسطے کہ خواص ذی علم اور بعض روسائے
شہر بھی بنظر تحقیق حق اوس مجمع مین شامل ہونے کا شوق و ارادہ رکھتے ہین
طرفین کے اہل علم وفضل کے سامنے گفتگو ہونے سے بخیال ذلت و رسوائی طرفین
تعصب و جہالت سے احتراز ہوگا اور شمول روسا سے ظہور و قبول حق و باطل کے رفع
کہ اہم مطالب اور بہت بڑا مدعا ہے ورنہ بیت قاضی روی راضی آئی کا مضمون
صادق آویگا مثلاً آپ اگر خلاف حق کوئی امر اختیار فرماوین گے اوسکا رد کرنا سوا
بجز میرے اور کوئی نہوگا اور میری تقریر کو گو کیسی ہی حق کیون نہو آپ مخالفت
مذہب سے لغو و لاطائل کہینگے اور علی ہذا القیاس اسکے بالعکس ممکن ہے پس صورت
مین اسکا فیصلہ اور محاکمہ کیونکر ہوسکیگا اور بفرض محال اگر کسی نے اپنی خطا و غلطی کا
اقرار بھی کیا تو اوس سے دوسرون کو کسطرح فائدہ ہوگا آپ اپنے اقرار سے
مثلاً انکار کرین گے اور مین اوسی پر اصرار رکھون گا بدینوجہ ضرور ہوا کہ ذی علم و
عقل ہر جانب کے وقت بحث موجود ہون کہ کجروی اور تعصب و درشتی سے
مطلب اصلی کو کہ تحقیق حق ہے ضایع ہونے نہ دین فقط مکرر یہہ کہ تعطیل مدرسہ
چونکہ عنقریب ہے اسواسطے اس امر مین جہانتک جلدی ممکن ہو تو بہتر ہے فقط
الراقم السید عبدالباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی ۱۸۷۶ع یوم دوشنبہ مطابق
ششم ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری

یہہ تینون خط ایک ہی روز مین آئے گئے اور اخیر خط کا جواب تیسرے روز پادری صاحب نے

Marfat.com

مجھکو یہہ لکہا۔

خط پادری عماد الدین

جناب مولوی سید عبد الباری صاحب

نوازشنامہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپکو مباحثہ کا بہت اشتیاق ہے بلکہ نہایت جوش مین آپ معلوم ہوتے ہین یہان تک کہ بعض ضروری امور کے طے کئے بغیر ہی مکان مقرر کرنا چاہتے ہین۔ صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے جرجہ کے لوگ ہمین ملین تو بھی ہم ہرکسی سے ایسے مباحثہ کے دنگل باندھتے نہین پہرتے اگرچہ باتین سب سے کرتے ہین پر دنگل خاص ہی لوگون کے ساتھہ باندہے جاتے ہین صاحب مین ولایتی پادری نہین ہون اگرہ ہی کی گلیون مین کھیلا ہون یہہ واللہ باللہ فقرہ مین سمجھتا ہون آپ کے جواب مین چند باتین عرض کرتا ہون پہلے اون پر غور کر لیجئے (۱) مین واقف نہین ہون کہ آپ کون صاحب ہین اب اگرہ مین آکے دو چار بار آپ کا نام سنا ہے نہین جانتا کہ آپ عوام مین سے ہین یا کوئی خاص بزرگ اہل اسلام کے ہین پس بدون واقفیت آپ کے درجہ کے ایسے معرکہ کا میدان کیونکر آپ کے ساتھہ قائم ہوسکتا ہے کیونکہ معرکہ خاص لوگون سے بوقت مناسب ہوا کرتا ہے پر اظہار حق سب کے لئے ہے جسکے لئے مینے عرض ہی کیا تہا کہ خاص ملاقات کیجئے (۲) آپ فرماتے ہین کہ روسا شہر بھی ایسے مجمع مین شامل ہونے کا شوق رکھتے ہین یہہ خوشی کی بات ہے مگر یہہ بات جب

Marfat.com

قبول ہوسکتی ہے کہ پہلے روساء شہر ایک تحریر میرے پاس بھیجدین کہ میان
سید عبدالباری صاحب ہمارے منتخب عالم ہین ہم عیسائیون کے مقابلہ مین
ان کو بھیجتے ہین ان کی شکست ہماری شکست ان کی فتح ہماری فتح ہے
ان کے اقوال محمدی دین کے بارہ مین مستند اقوال ہین تب مین دیکھونگا کہ
کس کس رئیس صاحب کے دستخط اوس تحریر پر ہین تب مجمع حسب تجویز آپ کے ہوسکتا
ہے اور ہم لوگ آپ کو علماے آگرہ کا وکیل خیال کر کے عزت سے قبول کرینگے
(۳) مین بڑا تعجب کرتا ہون کہ آپکو مباحثہ کے مکان کے تقرر کا فکر تو ایسا
جلدی پیدا ہوگیا مگر ابھی نہ مباحثہ نے نہ مباحثہ کے امور انتظام نے قرار
پایا کہ کون کون شرائط وہان مرعی ہونگے کس کس مسئلہ مین بحث ہوگی یہہ
تو بڑی بھاری بحث ہے جو پہلے خطوط مین طے ہونی چاہیئے انتظام تحقیق
حق چھوڑکر آپ کسطرح تحقیق حق کرینگی اسیلیئے مین کہتا ہون کہ خواص کا یہہ
کام ہے۔ (۴) آپ جو ایسی تیزی کے ساتھہ ایسا مجمع چاہتے ہین قران کا
کلام ہونا یا نبوت محمدی کا ثبوت کرینگے یا نہین اگر کرسکتے ہین تو آئیے
ہم سنینگے کہ کیا کیا دلائل آپ کے پاس ہین پس بدون طے ان امور کے
مباحثہ نہین ہوسکتا اور دوستانہ ملاقات کے لیے ہر وقت حاضر ہون فقط
سلام عماد الدین لاہز۔
اس خط کے پہونچتے ہی میننے بحیثیت تمام یہہ جواب لکھکر فوراً صادق کرکی اونکے پاس معرفت

Marfat.com

پادری وین صاحب کے روانہ کیا۔

جواب خط عماد الدین

یاد فرمائے دوستان پادری عماد الدین صاحب

عنایت نامہ آپ کا عین انتظار مین کہ بندہ چشم براہ وگوش بر آواز تہا آیا
اوسکے معائنہ سے واضح ہوا کہ آپ کو مباحثہ سے گریز ہے اور مجمع مین
گفتگو کرنے سے عار وحیا مانع ہے مینے اوس سے ملاقات کو جسکی درخواست
آپ نے اپنے رقیمۃ الوداد پیشین مین کی تہی اور آپ کے خط ثانی سے بھی
مستنبط ہے بحکم ضرورت و لحاظ مصلحت اور عاقبت اندیشی کی راہ سے
جسکی تفصیل خط سابق مین کر چکا ہون انعقاد مجمع پر منوط و مربوط کیا تہا
آپنے قبل اسکے کہ میرے بیان پر کچھہ التفات و توجہ کی ہو یا اون وجوہ کا
رد و قدح سے قلع وقمع کرکے اوسکی عدم ضرورت ثابت کی ہو وہی مضمون
سابق غیر مفید پہر اعادہ کیا آپ کی شان سے یہہ امر نہایت بعید ہے سبحان اللہ
آپ تو بڑے سخن سنج وخوش فہم نکلے ابتک تو ہم آپ کو پادری صاحبان
ولایتی کی مانند تصور کرتے تہے لیکن اس سے یقین واثق ہوگیا کہ آپ اون
بر خلاف ہندی نژاد ہین اردو فہمی و محاورہ دانی مین بھی مہارت تامہ و
کمال استعداد رکہتے ہین اسیواسطے وقت سوال از آسمان جواب از ریسمان دیتے
ہین۔ سنو صاحب بہادر اگر مباحثہ سے مجمع مین آپ کو ذلت و بدنامی کا خیال

Marfat.com

خوف مانع ہے تو صاف صاف اوسکو آپنے کیون نہ قلم بند کردیا لیت ولعل
ور تراخی وتمہل اور ارتکاب تطویل واطناب کو ناحق اختیار کیا اب مین اتماماً
للحجۃ آپکے مقدمات موہومہ سے کشف حقیقت کرتا ہون اوسیرکان دہر سے
جواب امر اول یہہ ہے کہ مین کچھہ تیلی تنبولی نہین ہون جو میرا حال آپکو
تحقیق سے بھی معلوم نہو سکے علماے لکھنؤ و دہلی اور فضلاے رامپور
و بریلی اور عمائد و صنا دید مراد آباد و بدایون اور اعیان واراکین جونپور
و میرٹھہ وغیرہا سے میرا حال ظاہر ہو سکتا ہے اور اگر آپکو اون کی تحریر
پر اعتماد ہو تو اوسکو فی الحال بہی مین آپکے پاس بہیج سکتا ہون
اور اگر اوسمین کسیطرح سے کچھہ تامل ہو تو آپ اپنے آشنایان بے ریا اور احباب
باصدق وصفا سکان اکبرآباد سے بشرطیکہ وہ صحبت یافتہ اور متصف بشعور
وسلیقہ ہون میری کیفیت دریافت کرلین اسواسطیکہ آپنے ہر کوچہ و برزن
اکبرآباد کی خوب خاک اوڑائی ہے اور لڑکپن ہی یہان کے لوگون سے
آپکی محبت و یاری رہی ہے اور اگر اسپر بھی اطمینان نہو تو پال صاحب اور
مسٹر رام چندر صاحب اور پادری ہاسکن صاحب سے کہ ضلع بدایون مین
متعلق ہین اور اوسیطرف میرا مکان ہے اور مجہسے عربی مین نسبت تلمذ رکہتے
ہین دریافت کیجئے پادری وین صاحب نے اون کی چٹھی جسمین اونہون نے
میرے علم و استعداد کی کیفیت لکھی ہے حرفاً حرفاً ملاحظہ کی ہے آپ اون سے

Marfat.com

استفسار کرلین اور اگر آپ کے زعم مین وہ بھی ناواقف ہون تو [illegible]

آپ کے اطمینان کی یہہ سبیل ہے کہ میرے تلامذہ کو آپ سبق دین اور آپ

اعتراضات و شکوک کو رفع کرین اور اپنی تعلیم و تدریس سے قرار واقعی اونکی

تسلی و تشفی فرماوین اور مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اون کے اعتراضات

رفع کر دین گے اور مطلب کتاب صحیح طور سے تلقین کرین گے ہر آئنہ آپ کو

آپ سے زیادہ سمجھون گا اور لفظ مباحثہ کا زبان پر لانا فی الواقع غیر مناسب

و بیجا تصور کرون گا اور قطع نظر اسکے جب آپکو خود اس امر کا اقرار ہے کہ آگرہ

مین آنکر چند بار بتکرار میرا نام آپنے سنا ہے باوجود اسکے بھی عوام و خواص

مین تفریق نہ کرنا آپ کی کمال قوت ممیزہ پر دال ہے فرمائیے تو آگرہ مین آتے

ہی عوام الناس سے کہ ہزار ہا مین کس کس شخص کا ذکر بتکرار آپ کے گوش زد

ہو چکا ہے پس معلوم ہوا کہ آپ دیدہ و دانستہ تجاہل و تغافل اختیار کرتے

ہین اور تسلیم کیا کہ مین بزعم آپ کے عوام الناس سے ہی ہون نہ منجملہ خواص تو آپکا اظہار

للحق میرے مکان پر آنا اور محققانہ کلام و گفتگو مجھسے کرنا جسکا اظہار خط سابق مین کر چکے ہو کیا عبث

و مہمل و لغو اور لاطائل امر ہے اگر آپنے اسکا التزام کرلیا ہے کہ ہر عامی و بازاری کے مکان پر اظہار

للحق تکلیف فرمائین اور ہر ایک سے محققانہ و سنجیدگی کے ساتھہ گفتگو کرین کہ خارج از طاقت بشری ہے تو

میرے نزدیک آپ آدمی نہین شاید مجسم روح القدس ہو جواب امر ثانی جب آپکے حسب اقرار آگرہ مین

میری شہرت ثابت ہوئی اور کیفیت لیاقت معلوم نہین تو اسکو ارسال تحریر ناحق تکلیف ہے معہذا

وقت مباحثہ بذات خود اون لوگونکا میرے ساتھہ موجود ہونا اونکے اعتماد پر شہادت کافی ہے میری فتح اونکو فتح ہوگی اور ایسے ہی آپکے اعوان و انصار کا حال ہوگا تمہاری شکست بعینہ اونکی شکست ہوگی تحریر دستخطی اون کی ذات کے برابر یا اون سے زیادہ ترقدر و رتبہ ہرگز نہین رکہتے پس باوجود تحقیق راجح اختیار ادون و مرجوح یعنی چہ اور اگر آپ نے اپنی ذات سے یہی شرط مباحثہ کرلی ہے تو دہلی و امرتسر وغیرہ مین جو اپنے معاندین و خصمون سے آپ بحث کی اوسوقت بہی مہری و دستخطی محضر حاضرین جلسہ سے طلب کئے تہے یا نہین درصورت اوّل اونکو آپ میرے پاس بہیجدین تاکہ مین بہی اوسی وضع کا محضر بنوادون والا اونکی طلب مجہسے بالتخصیص دلیل کجی و بے انصافی ہے۔ **جواب امر ثالث** انتظام امور مباحثہ ہم نے اسواسطے نہین کیا کہ آپ کی تصانیف مشہورہ و کتب مطبوعہ ہی کی بابت عند المباحثہ استفسار ہوگا جو آپ کو بخوبی معلوم و متیقن ہے باقی رہے مسائل متنازع فیہا مثل اعتقاد تثلیث و کفارہ وغیرہ جنکی حقیت پر آپ ایمان لائے ہین وہ بنفسہا متعین ہین اور معلوم طرفین اوسکے تعین کی بابت بحث کرنا غیر مفید ہے بعد مذاکرہ کتاب ہدایت المسلمین و تحقیق الایمان وسکے تعین پر اتفاق طرفین دشوار نہین بشرطیکہ احقاق حق مقصود ہو آپ ہی سکے رائے کے مطابق مسائل مذکورہ مین بحث اور انتظام امور اگر آپ کو منظور ہوگا ہم قبول کرلین گے اوسکی تعف۔یم و تاخیر مین گو کچہہ ہو

مطالب حکمیہ اثبات ہولے وصورت جسمیہ اور صفات جوہر ...
مین آپ سے بحث ہمکو مد نظر نہین ہے جو اوسکی تعین واجب ہو اسکے واسطے ...
انتشار و حیرانی اور اعلان و اظہار حق سے خفا و کتمان محض بعینی ہے
جواب امر رابع اثبات نبوت محمدی کے وقت ہم آپ سے ایک فہرست
صحائف مقدسہ اور انبیاے مسلمہ کی لکھوائین گے اوسوقت صحائف مندرجہ
بیبل کا الہامی ہونا اور حضرت یشوع اور حزقیل و یشعیاہ وغیرہم کی نبوت کا
اثبات اوس بنا پر کہ نبوت آنحضرت صلعم سے چھہ سو برس پیشتر سے مقبول
و مسلم ہے آپ کرین گے من بعد باطوار شائستہ و پسندیدہ اور بدلائل حسنہ
و سنجیدہ قران کا کلام الٰہی ہونا کہ عقیدہ اسلامیہ ہے آپ کے روبرو ہم بھی
بیان کرین گے کہ مخالف و موافق اوسپر داد دین اور در صورت انصاف
امید قوی ہے کہ آپ بہی اوسکو پہر قبول کرلین تنہائی مین اوسکا بیان فضول
ہے در حالت عزلت اوسپر کچہہ مضرت و منفعت مرتب نہین ہوگی فقط —
الراقم السید عبد الباری عفی عنہ ۳ - جی ۱۸۷۶ع مطابق ۸ ربیع الثانی
سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز چارشنبہ -
اس خط کو بہیجکر چار روز تک مین منتظر جواب رہا اور پادری عماد الدین
کی جانب سے اس عرصہ مین کچہہ بھی پیام نہ آیا تب بمجبوری پادری ... صاحب
کے نام مینے یہہ خط تاکیدی لکھا ¶

خط بنام پادری وین صاحب

زادعنایتکم

قدر افزاے ارباب تحقیق رتبہ شناس اصحاب تدقیق جناب پادری وین صاحب

عاجز عبد الباری بعد تقدیم تسلیم مع التوقیر ذوالتکریم مدعا طراز ہے کہ عرصہ چار روز کا گزرا کہ مینے ایک تحریر بجواب رقعہ دوم پادری عماد الدین کے آپکی خدمت مین ارسال کی تھی اوسکے پہونچنے کے وقت آپ نے فرمایا تہا کہ جواب اسکا کل شام تک ہم بہجوادین گے حسب ارشاد والا اسوقت تک بندہ منتظر جواب رہا اور کوئی تحریر آپ کی جانب سے میرے پاس نہ پہونچی اسواسطے ثانیاً بہ نیت تقاضا آئی اور مثل سابق مجھکو ہی احتیاج عرض مکرر پڑی کہ آپ میری تحریر کا جواب پادری عماد الدین سے لکھوا کر ارسال فرمائین تا کہ معلوم ہو کہ اب پادری صاحب کو مباحثہ سے پہلو تہی کرنیکا کیا سبب ہے اور زبانی تقریر سے مجمع مین کون امر مانع ہے اونہون نے جو چند وجوہ رکیکہ سے مباحثہ بالمشافہہ کا ٹالنا چاہا اون مین سے ہر ایک کا مینے جواب شافی دیا ہے آپ بھی براہ عنایت اوسکا ملاحظہ بچشم انصاف فرمالیجئے درصورت نہ آنے جواب کے ناظرین و سامعین کو یقین کلی ہوجائیگا کہ پادری لوگ اپنے عقائد کے اظہار واثبات سے قاصر و عاجز ہین اسیواسطے میدان مناظرہ سے فرار اختیار کرتے ہین یا منشار اسکا قلت بضاعت و کم استعدادی خاص پادری صاحب کی ہے ورنہ جو عذر معقول رکہتے ہین تو اوسکو کیون نہین پیش کرتے کہ اوسپر نظر کیجاوے

Marfat.com

الراقم السید عبدالباری عفی عنہ مورخہ ۶ مئی سنہ ع مطابق ربیع الثانی سنہ ۹۳ ہجری روز شنبہ ۔

اسکا جواب دوسرے روز پادری وین صاحب اور پادری عمادالدین دونوں کی جانب سے میرے پاس آیا ۔

جواب از پادری وین صاحب وعمادالدین

مولوی عبدالباری صاحب ۔ آپکو معلوم ہووے کہ مباحثہ کرنے کی ہمین فرصت نہ ہمارا ارادہ ہے اور ہم اس سے کچھہ فائدہ نہین دیکھتے دوسرے کام مین مصروف ہین سابق مین اکثر مباحثہ ہوئے پر اب یہہ طور ترک کیا گیا ہے بہتر ہے کہ جانبین اپنے اپنے خیالات اپنی تصانیف مین ظاہر کرین اور دنیا دیکھے گی باقی رہی دوستانہ ملاقات تو ہم کرنیکو طیار ہین اگر آپ چاہین تو پیر کے روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین باقی مباحثہ زبانی بلکہ تحریری کی بھی توقع ہم سے چھوڑ دیجے کیونکہ جانبین کے اکثر خیالات کتب مین ظاہر ہو چکے ہین اسلئے ہم اور باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین فقط زیادہ سلام از طرف پادری وین صاحب وعمادالدین ۔

چونکہ اس مرتبہ پادری وین صاحب اور پادری عمادالدین دونوں کی جانب سے بالاشتراک ہر قسم کے مباحثہ تحریری و تقریری سے انکار صاف ہو گیا ہم نے بھی من بعد قطعاً ترک خطاب و التفات کر دیا ۔ فہم سخن گر نکند مستمع ۔

Marfat.com

قوت طبع از متکلم محجوب + لیکن ارباب دین و دیانت اور اصحاب اخبار و خبرت پر
یہان سے امور مفصلہ ذیل ہویدا و ظاہر ہین اوّل مشن والون نے جوامرتسر سے
پادری عمادالدین کو اپنی گرم بازاری کیواسطے بلایا تہا اور اون کی ذات سے
مخالفین پر اتمام حجت کرنا چاہا تہا پادری وین صاحب نے اقرار کیا اور مدت تک
شہر مین بہی شہرہ و چرچا رہا پادری عمادالدین کی سرد مہری سے اوسکی کچھہ
اصلاح نہوئی بلکہ اون کے آنے سے اور بہی زیادہ ذلت و بدنامی اور خرابی و
رسوائی عائد حال ہوئی دوم پادری عمادالدین نے اپنے اوّل خط مین لکہا مخالفانہ
بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اور خود ہی اپنے دوسرے
خط مین بنا بر مباحثہ مستعد و آمادہ ہوگئے حتی کہ اوسکے واسطے چند شرائط بہی
لکہہ بہیجے اور یہہ بہی لکہا کہ اونہون نے مباحثہ کے دنگل خاص لوگون سے باندہے
ہین اگر مجمع مین بحث کرنا پادری صاحب کے نزدیک شیطانی کام تہا تو آخرالامر
اونہون نے اوسپر کیون اپنی رضامندی ظاہر کی اور علی ہذالقیاس کسواسطے شیطانی
کام پر خواص سے راضی ہوگئے والامینے ایک بحث ... طاقت علمی کے لئے مخالفانہ
بحث پر اون کی طلب و دعوت کی تہی پادری وین صاحب سے یہی تو کہا تہا کہ بغرض
احقاق حق و ابطال باطل بحث ہونا چاہئے ورنہ وہ کیون شیطانی کام پر راضی و خوش
ہوتے سوم جب کہ پادری صاحب دوسرے خط مین مباحثہ پر آمادہ ہوئے اور اوسکے
چند مقدمات و شرائط بہی لکہے اور ہماری طرف سے بہی اون کا جواب مبسوط

Marfat.com

وشافی پہونچا اوسوقت بلاوجہ اور بدون جرح وقدح کے مباحثہ کو ترک کیا
بلکہ خط کا جواب تک نہ لکھنا عندالعقلا صراحتاً دلیل عجز ومغلوبی پادریصاحب ہے
اثبات مدعا سے کیونکہ کسی امر کا خود ہی پیش کرنا اور اوسپر جو واقعی اعتراض
دایراد ہوا اوس سے خاموش ورو کش رہنا باوجود قوت و قدرت رد وجواب
خلاف داب وبعید از صواب ہے - چہارم پادری صاحب نے اپنی تحریر اخیر مین
یہہ لکھا مباحثہ کرنے کی ہمین نہ فرصت ہے نہ ہمارا ارادہ اگر یہہ بات صحیح ودرست
ہتی تو پادریصاحب نے ناحق میرا حرج اوقات کیا دوسرے خط مین شرایط بحث
لکھکر مجھے اور دوسرے لوگون کو کیون امیدوار ومنتظر بنایا اور یہہ کسواسطے تحریر فرمایا
صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے چرچہ کے لوگ ہین لیکن کیا فریب ودغا
اور مکروزور سے دوسرون کا نقصان وزیان ازروے انجیل وتوریت
داخل دین وایمان ہے پنجم احقاق حق کے واسطے دوستانہ ملاقات کرنا جسکا
اظہار واقرار پادری صاحب نے باقتضاے تثلیث اپنے تینون خطون مین کیا ہے
اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ گفتگوے مباحثہ کے وقت بنظر مصلحت والقاے وتعت
پادریصاحب نے اوسکو اپنا دار ومدار اسطرح گردانا مناسب ہے کہ میرے اور آپکے
ایک ملاقات ہوجاوے خواہ آپ کے گہر پر یا بندہ کے مکان پر سومین حاضر ہونے
آپ تشریف گہر پر ہون آپ آوین یا مجھے بلاوین تو وقت بتلاوین کہ کب آؤن جبکہ
یہہ خط سابق اون کی بعینہٖ عبارت ہے اور آخر خط مین جب مباحثہ کی بلا اونکے

Marfat.com

سے بنام خدا ٹل گئی اوس ملاقات یہہ حقیقت رہ گئی۔ اگر آپ چاہین تو پہر کے
روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین
انتہی کہ فقط میری ہی ہمت و مشیت اور میری ہی آمد و رفت پر اور وہ بھی تعین
روز و قید وقت خاص ہوگئی اوسکی ذاتی خوبی و بہبودی اور پادری صاحب کی
اوسپر تیاری و مستعدی اس مرتبہ کچھہ نہ ہی یہان سے بھی پادری عماد الدین کا
ضعف و عجز اور اضطراب و انتشار اور گفتگو سے بہر رو سے بہر وجہ بیچارگی و ناتوانی
اور اختیار فرار ثابت ہے کیونکہ یون مفت مین کسکا سر دکہا اور یہہ کسکا کام ہے
کہ بلا وجہ تن تنہا چلکر پادری صاحب کی خاص چوکہٹ کو سلام کرے۔ ششم پادری صاحب
یہہ کہنا کہ ہم اس سے کچھہ فائدہ نہین دیکھتے کلام عجیب و غریب ہے کیونکہ پادریونکو
اوس مباحثہ سے کہ پادری فنڈر اور مولوی رحمت اللہ و وزیر خان ڈاکٹر کے
مابین اکبرآباد مین ہوا تہا بجز ذلت و رسوائی کے کیا فائدہ ہوا جسکے بناپر اونہون نے
عماد الدین سے عیسائی ہونیکے بعد دہلی و امرتسر وغیرہ مین علماے اسلام کے
ساتہہ پہر مباحثہ کرایا اور خود عماد الدین کو مناظرہ امرتسر سے کیسا اوٹہانیکی
جگہہ باقی رہی تہی کہ دہلی مین بھی معرکہ آرائی کرکے اوسکی تکمیل کی اور علی ہذا القیاس
جانبین کے خیالات بھی بذریعہ کتابون کے بیشتر اون کے عیسائی ہونے سے
ظاہر ہو چکی تھی اسصورت مین اون کی کل تصنیف و تالیف کی محنت و تکلیف بھی ضایع
و برباد ہے آن بیان اس عذر کا تحریک ابتداے تحریر و تقریر کیوقت البتہ اونکو

Marfat.com

اونکو لازم وواجب تہا ورنہ صاف ظاہر ہے کہ حرف شکست کی نوبت ...
الاشہاد معلول) وبدنامی کا خیال مباحثہ دہلی وامرتسر کے قیاس پر علیٰ العجب ...
گفتگو رہا۔ ہفتم یا دری عماد الدین کا قول ہین مباحثہ کرنے کی فرصت نہین ہم اور
باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین صریح گریز وحیلہ جوئی ہے
کیونکہ اہل علم کے نزدیک تحریر وتقریر اور تصنیف وتالیف سے بہتر وافضل کوئی
کام وشغل نہین خصوصاً متعلقان مشن کو بجز فکر ایسے امور کے اونکو اور کوئی دنیوی کار
وخدمت نہین شاید وین صاحب عماد الدین سے گھوڑون کی گہاس چھلواتے ہون
جس سے اونکو فرصت نہوئی ہو لیکن اسصورت مین دوستانہ ملاقات کرنیکو حاضر
ہتا جسکی تصریح آخروقت تک کی گئی بمعنی ہوتا ہے ان کے اس کید وزور پر مثل مشہور
دروغ گو را حافظہ نباشد صادق ورست ہے الغرض اس تذکرہ سے عماد الدین کو
اسقدر خوف وڈر طاری ہوا کہ جب لکچر دینے کو ابتدائے مشن کالج مین قیام کیا اولاً
سب لوگون کو یہہ سنا دیا کہ میری تقریر وگفتگو پر کوئی صاحب یہان اعتراض
وکلام نہ کرین جسکو سنتا ہو وہ رہے ورنہ چلدے اور پہر گلی وکوچہ اون پر خندہ
وتالی اور کمابینبغی ذلت ورسوائی ہوئی آیہ ؎ لطف حق با تو مواسا ہا کند ٭
چونکہ از حد بگذری رسوا کند ٭ الحق مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و
فرعہا فی السماء تؤتی اکلہا کل حین ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق
الارض مالہا من قرار کیفیت ثانیہ اس مدت کے بعد بحسن اتفاق جب کہ ہماری

Marfat.com

کتاب اعلام الاخیار و الاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب باتمام الادلیہ
علی فرق المضلہ تمام ہوگئی اور بعنایت الہی دس جزو تک چھپ بھی چکی تہی کہ
بحکم گورمنٹ مدرسہ عربی سنہ ۱۸۸۳ع سے تخفیف و تنزلی مین آیا اور
زمانہ مین تلاش روزگار و دیگر افکار سے مرادآباد کو میرا جانا ہوا اور بسبب ضرورت
دو چار روز وہان رہنا پڑا فخر ہندوان نوکہن منشی اندرمن صاحب تحفۃ الاسلام
کے پاس بہی مین بذات خود پہونچا کیونکہ وہ بہی سرگروہ مشرکین ہنود اور رکن
رکین مخالفین عنود ہین پس از ذکر این و آن و چنین چنان اون سے گفتگوے
مذہبی شروع ہوئی ابتداءً مینے ہی یہہ دعوی کردیا کہ کل مذاہب کے برعکس ایک
اسلام ایسا دین ہے جسکی کل مسائل و عقائد یقینی و قطعی ہین اور بدلائل و شواہد
عقلی و نقلی مضبوط و قوی در صورت خلاف اون سے یہہ درخواست کی کہ وہ
مسائل مسلمہ اسلامیہ سے کسی اصل و عقیدہ پر ایراد و اعتراض کرین انکا اوسکا
جواب اونکیطرف سے یہہ ہوا کہ میرے رسائل و کتب مین یہہ بیان بشرح و بسط ہے
اوسکی تصریح و تفصیل سے ہمت انسانی پست ہے اوسپر مینے کہا کہ آپ کی اکثر تصانیف
میری نظر سے گزرین اوسمین ایک بھی بات ایسی قابل التفات نہین والا آپ اندکے از بسیار
برعایت اختصار وہ اعتراض پیش کرین جو بزعم آپکے عقدہ لاحل و حجر اصم ہو اسکے
جواب مین کوئی خدشہ و شبہہ بیان نکرسکے اور یہہ کہنے لگے کہ ہر قوم اپنی مسلمات کو ایسا
ہی تصور کرتی ہے اسمین اسلام کی کیا خصوصیت و فوقیت ہے مینے کہا کہ تصور و تصدیق

Marfat.com

مین ہمارا کلام نہین بلکہ نفس الامر و واقع کے لحاظ سے یہہ تقریر ...

یہہ ہے کہ اصول اولیہ ہر مذہب کے ماوراے اسلام از قبیل محالات عقلیہ مین جیسے

خدا کے واسطے اثبات جسم و حد کہ عقیدۂ یہود ہے اور بزعم نصاری عیاذاً باللہ

صاحب فرزند و جد ہونا اور حضرت عیسیٰ کے قتل کو معاصی بنی آدم کے لئے کفارہ کہنا

یا رام چندر و کرشن کو اوتار خدا ماننا اور تناسخ ارواح کو حق جاننا وغیر ذلک کہ مسلمات

ہنود ہین ایسے ہین کہ کوئی عاقل و ذی ہوش حالت تحقیق کیوقت بشرطیکہ خالی از

تقلید و تعصب ہو انکو قبول و تسلیم نکریگا اور نہ کوئی حکیم و ذی علم انکا جواز و امکان

بدلیل و برہان ظاہر و بیان کرسکتا ہے چہ جاے تحقیق و ثبوت بخلاف اسلام کے کہ ایسی

ہزلیات سے وہ بالکل مقدس و بری ہے باوجود کثرت مخالفین کہ اوسکے بگاڑنے مین

بالخصوص سب کی کوشش و سعی ہے آجتک اوس سے ایک بہی ایسی بات کسی نے پایۂ ثبوت کو

پہونچاے اسکے جواب مین لالہ جی نے کوئی معقول بات نہ کہی اور وہی تقریر غیر مفید

پہر اعادہ کی کہ ہر شخص جو کسی مذہب کا پابند و مطیع ہے اپنے عقائد کی صحت و صداقت

اسیطرح جانتا ہے ورنہ کوئی اثبات حقیت دین پر خارج از مذہب و مخالف کے

قول سے شہادت نہین گزرانتا اوسوقت جواب مین مینے کہا سبحان اللہ آپ کے اس مدرس

و ادراک کے قربان جایئے کہ سوال از آسمان ہے اور جواب از ریسمان اور اوسکے

ماورا مین آپ سے پوچہتا ہون کہ وہ مذہب کیسا جسکی راستی و درستی پر اوسکے مخالفین کا

اقرار اور گواہی ہو کہا کہ ایسا کوئی طریقہ نہین مینے کہا کہ بہلا اوسکا حکم اولاً بیان تو

رو اسکا جواب جب کچھہ ندیا تو مینے خود ہی یہہ کہدیا کہ وہ مذہب اسلام ہے کہ من
یث الدلیل کل مذاہب پر اوسکی ترجیح وتفضیل گبن صاحب اور گاڈفری ہگنس
ر جان دیون پورٹ اور کارلائل صاحب وغیرہم جماعت کثیر نے بتامی بسط
تفصیل اپنی کتابون مین لکہی ہے جب لالہ جی اسپر حیران ہوئے تو یہہ کہنے لگے
ہم کیونکر تسلیم کرین کہ وہ کتابین درحقیقت اونہین کی تصنیف ہین جایز ہے
کسی مسلمان نے لکہکر اون کیطرف منسوب کردی ہون مینے کہا اس امر کا تصفیہ
یہ دشوار نہین وہ کتابین انگلستان مین چہپین نصاری کے ہاتھہ سے شایع ہوئین
ن کے مصنفین اوسوقت تک بقید حیات بہی تہے جس سے کسیطرح یہہ گمان
ن ہوسکتا کہ اہل اسلام سے کسی کا یہہ کام ہے اور اگر ایسا ہی باب احتمال وتشکک
لا جاوے تو ذات شریف سے انکا ہی اثبات ہرگز ممکن نہوگا کہ مصنف تحفۃ الاسلام
ہین گہبراکر اسپر جلدی سے بولے کہ مین تو اپنے موںہہ سے کہتا ہون کہ وہ کتاب
ری تصنیف ہے مینے کہا کیا خوب تمہاری خلاف بیانی کیا محتمل ومستبعد ہے
ہو سکتا ہے کہ کسی اور نے اوسکو لکہا ہو اور بعد حق تصنیف تمکو بخشدیا جیسا کہ
مشہور ہے کہ کوئی بددین اہل اسلام سے تمہارا ناصر ومعین ہے اسپر او نہین حضرت
رت ہوا اور بمقتضاے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ تا دیر مبہوت رہے کچھہ عرصہ بعد
وی محمد علی صاحب پر حسب النقل چند مواخذات کئے جنکے جواب الزامی تو او سے
ہی مینے دئے اور بغرض تحقیق حقیقت حال مولوی صاحب موصوف کے مقیم

مراد آباد تھے اکر بیان کردی اونہون نے مجھکو نسخ منقول عنہا سلوک کر دیا
عبارتین جنپر گفتگو تہی نکالکر پیش کین مینے حسب وعدہ [illegible] کے وقت
[illegible] کے مکان پر پہنچکے اوسکا بیان کردیا والتفصیل یتفی بعطائی الکلام
عن المرام - خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اسلام کی جملہ مسائل وعقائد ایسے مدلل
اور روشن و واضح ہین کہ مخالفین مصنفین نے بہی اوسکی صحت وراستی پر گواہی
دی اور اعدار و ملاحدہ سے آجتک کوئی قوی ایراد عقلی ونقلی اوسپر نہوسکا
اسیواسطے مخالفین منکرین کو اوسین کسیوقت مجال قال ومقال نہین اور عند البحث
والمناظرہ اثبات مدعا سے ہمیشہ اون کی زبانین قاصر ولال رہین قبول اسلام سے
درحقیقت اون کو بیجا تقلید وتعصب یا رعایت قومی مذلت ودنیوی عزت ومنصب
مانع ہے ورنہ بحکم انصاف کوئی عاقل وخدا ترس اوس سے اعراض وانحراف نہین
کرسکتا وَمَن یَرغَبُ عَن مِّلَّةِ اِبرَاہِیمَ اِلَّا مَن سَفِہَ نَفسَہُ
الحمد للہ کہ رسالہ مختصرہ مسمی بہ **دم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین**
[illegible] بجواب اعلام الاخبار والاعلام ان [illegible] عند [illegible] الاسلام ملقب بہ اتمام [illegible]
علی فرق المفضلیہ بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۵ ہجری [illegible]
مولانا [illegible] سید عبد الباری صاحب ابن جناب فضیلت مآب زبدۃ المتکلمین مولانا
سراج احمد المتقوی ابن جناب فیض انتساب طریقت پناہ حقیقت دستگاہ خدا آگاہ [illegible]
خلف الصدق سلالۃ ابناء الفاطمہ السید نظر محمد السہسوانی کان اللہ لہم طبع گردید

تمام شد

Marfat.com

ماشاء الله لا قوة الا بالله

تصنیف سنہ ۱۲۸۵ھ

تحقیق الاقاویل فی تاویل الاناجیل

از تصنیف [illegible] دهلوی

سنہ ۱۲۸۸ طبع

در مطبع احمدی واقع دهلی مطبوع گردید

Marfat.com

مقصود

اس سالہ مین ثابت کیا ہی کہ ذکر اور بشارت باوصاف اور
بحلیہ اور بنام صریح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد عتیق اور
عہد جدید مین مذکور ہے
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الوہیت و کفارہ عہد جدید اور عتیق ثابت نہین
از تصنیف مولوی سید محمد ہاشم صاحب محمدی
قطبی دہلوی
اور نام اس سالہ کا
تحقیق الاقاویل فی
تاویل الاناجیل
ہے
جہ اس سالہ کی تحریر کی یہ ہی کہ مصنف نے وہ انجیل دیکھی جسکی بابت پر ثبوت
مطلب کے لئیے عہد عتیق کے آیات کا حوالہ دیا گیا ۔ اوسکی مطابقت جو
کی گئی تو اکثر درست او مطابق
نہین پایا اسلئے اسکی تحقیقات
مین یہ رسالہ لکھا ہے
فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ ب زدنی علما محمد ہاشم قطبی کہتا ہے کہ اس رسالہ مین
اون اخبار کی تحقیقات ہی جو عہد عتیق مین سے عہد جدید مین حضرت عیسی کے لیے
بشارات قرار دی گئی ہین علیہ السلام وازکاہ وعلی محمد الذی قفاہ ۔ اس لیے
اسکا نام تحقیق الاقاویل فی تاویل الانا جیل ہے اور سوا اسکی میری تحریرات
بتردید مواعظ عقبی جو عیسائیان دہلی نی جاری کیا ہی جاری ہین اور تحقیق الہامات
عیسائیان جو پادری عماد الدین صاحب نے لکہی ہتی اوسکی تردید بہی مین کر چکا ہون
اللہ ہو الموفق للصواب **فصل اولی** بیچ تحقیقات اون اخبار کے جو انجیل متی مین
بطور پیش گوئی کے لکہی گئی ہین باب اول آیت ا مسیح ابن داود ۔ اس سی
ثابت ہی کہ حضرت عیسے آدمی اور از نسل داود ہین ۔ اور اس آیت مین دعوی
اونکی خدائی اور انقطاع نسل آدمیت داودی کا ہے کہ حضرت نے کہا کہ پہر داود نے
اوسکو خداوند کیون کہا ۔ یا کلام اول صحیح ہے یا ثانی ۔ مگر دلیل مثبت الوہیت یہ ہے

کہ خداوند نی میری خداوند کو فرمایا۔ خداوند اول لفظ یہواہ کا ترجمہ ہی کہ یہ اسم ذات ہے
سوائی خدا کے اور کسی پر اطلاق نہین ہوسکتا ہی اور خداوند ثانی ادونا کا ترجمہ ہی
کہ معنی اوسکی مالک ہین کہ یہ اسم وصف ہی اطلاق اوسکا سوا ذات کے بہی ہوسکتا ہی
۔ پس الوہیت عیسی کی جو اصطلاح عیسائیان ہے جب ثابت ہوتا کہ دونو پر لفظ یہواہ
اسم ذات کا اطلاق ہوتا کیونکہ دونو یہودی بجای یہواہ ادب کے لئی ادونا بولتی
ہین اسکا یہ مطلب نہین ہی کہ ادونا مثل یہواہ غیر ذات پر بولا ہی نہین جاتا اگر
ایسا ہی ہوتا تو ادونیم اوسکی جمع مثل یہواہ کی نہ آتی۔ ذات واحد ہے اس
کلام داود سی صاف ثابت ہے کہ ایک ذات ہی جو حاکم ہی ور دوسرا غیر ذات
جو محکوم ہے۔

۲ مسیح بن داود بن ابراہیم۔ اسپر یہ دلیل ہے کہ تیری نسل سی زمین کے ساری
امتین برکت پاوین گی۔ یہ خطاب ہے حضرت ابراہیم کو۔ پس نسل سی مراد حضرت
عیسے ہین۔ اسپر کوئی دلیل نہین اور خروج جملہ بنی اسرائیل و انبیاء بنی اسرائیل
از نسل ابراہیم بجز حضرت عیسے لازم آتا ہے۔

۴ مریم روح القدس سی حاملہ پائی گئی۔ اسپر یہ بشارت کہ تجھ مین اور عورت کے نسل مین
دشمنی ہی اور وہ تیرا سر کچلیگی اور تو اوسکی ایڑی کاٹی گا۔ یہ خطاب اوس سانپ کو ہے
جو باعث خروج آدم و حوا از جنت ہوا۔ پس نسل سی مراد حضرت عیسے ہین۔
یہ محض غلط ہی۔ عبارت اس آیت کی یہ ہی [illegible]
پس عورت سی مراد حضرت حوا ہین اور نسل سی مراد اونکی نسل کہ ضمیر اونکی ہم ہے۔
حضرت مریم اور اونکی نسل حضرت عیسی ہرگز مقصود نہین ہوسکتی ہین

Marfat.com

بنی کی معرفت جو کہا گیا پورا ہوا کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی عمانوئیل نام
یعنی خدا ہمارے ساتھہ ہی یہ آیت اسپر دلیل لکھی ہی - ان دونو مین بہت فرق ہی
- اول وہان جو عورت موجود تھی مراد ہی کہ اوسکی طرف ضمیر پہرتی ہے کہ بی
مرجع معلوم ضمیر کا استعمال کسی زبان مین ممکن نہین ہی - دویم کنواری بیجا انکا
ہی وہان لفظ علمہ ہی جو عورت سنی سالہ کو کہتے ہین - سویم حاملہ ہوگی محض غلط
کہ وہان لفظ ہ ر ہ لفظ مضارع نہین ہی بلکہ ہ ر ہ فاعل ہے یعنی حامل کہ حمل
موجود ہے بجای فاعل کے مضارع بدلا گیا ہے اور عمانوئیل بموجب بشارت نبی کے
پیدا ہوا اور کامیاب ہوا - حضرت عیسے اوسکی مصداق کیونکر ہو سکتے ہین - اور
وہان نام عمانوئیل اور یہان نام عیسے -
یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا - مراد بادشاہت عیسوی ہے - اسپر یہ دلیل ہی
کہ مینی اپنی بادشاہ کو کوہ صیہون پر بٹھلایا - حضرت عیسے تو ایک لمحہ بھی بادشاہ
نہین ہوئے کوئی صاحب سلطنت مقصود ہے نہ صاحب مسکنت یہودی اور عیسائی
اور اونکی مطابقت سی بعض اہل اسلام صیہون کے معنی بیت المقدس کہتی ہین
اور یہ معنی صحیح نہین کیونکہ صیہون کے معنی جای بلندکی ہین یعنی کعبہ زمین تہامہ
مین مکان بلند کو کہتی ہین سو معنی کعبہ اور صیہون کے ایک ہین اور دلیل یہ ہی کہ
سلطنت کا اقبال اوسکے تخت پر دوام ہوگا اور اوسکی سلطنت اوسکی کندہی پر
- اسکا مصداق کوئی صاحب سلطنت ہے - اور دلیل یہ ہی کہ یعقوب سے ایک ستارہ
نکلیگا اور صاحب اقتدار ہوگا اور موآب کے نواحی و بنی سبت کو ہلاک کریگا -
یہ سب کچھہ بھی حضرت عیسے پر صادق نہین آتا ہے نہ وہ صاحب اقتدار نہ اونکی

لکہی پر سلطنت نہ اونہون نی کسیکو ہلاک کیا بلکہ بنی اسرائیل اور بنی سبت نے
اونکو ہلاک کیا یہ بشارت تو اولٹی ہوئی

(۶) بنی نی کہا کہ زمین بیت لحم تجہہ مین ایک بادشاہ نکلیگا جو بنی اسرائیل کو پرورش
یا بادشاہت کریگا اسپر یہہ دلیل ہے کہ اوسکی یہ ہی لفظ ہین ۔ یہہ سب بالعکس ہوا
نہ حضرت نی بنی اسرائیل کو پرورش کیا نہ بادشاہت بلکہ اونہون نے اونکو مار ڈالا
۔ اور ایسا ہی یہ دلیل کہ چوپان کے مانند اپنا گلہ چراوی گا اور برونکو فراہم کریگا
مخالف دعوے کے ہے ۔ اور یہ دلیل ہے کہ داود کی شاخ ہوگی اور بادشاہی
کریگا اور اقبالمند ہوگا مخالف دعوی کی ہی ۔ مقصود داود کی شاخ سی حضرت
سلیمان ہین ۔ سوا اتفاقی مطابقت الفاظ اور کچہہ مناسبت نہین ۔ اب واضح ہو
کہ مذہب علیسوی دین مجوس اور اونکا علم نجوم غلط ہے ۔ کتاب الہامی مین
اونکی قول پر اعتبار و علم نجوم پر افتخار اوس دین کے خلاف ہے ۔ اونکی قول کی سند
باطل اور سلام کی کتاب الہامی اور اون کتابون مین جن پر اوسکی بنا ہی اس قول پے
اعتماد تو کیا ذکر ہی نہین ۔ اور قصص وغیرہ کا کچہہ اعتبار نہین ہی

(۱۱) اونہون نے اوسکو سجدہ کیا اور سونا او مرادلبان نذر دیا ۔ اسپر یہ دلیل ہی کہ ترسیس
او جزیرہ سیس کے بادشاہ تحفہ لاوینگے اور سبا کی بادشاہ ہدیہ ۔ مصداق اسکی تو حضرت
سلیمان ہین کہ سبا وغیرہ کی فتوحات اونپر یقیناً آئین ۔ نہ حضرت عیسے لہ مجوس
بادشاہ کسی جزیرہ وغیرہ کی نہ تہی ۔ اور نہ جزیرہ اور ترسیس سے آئے بلکہ اورشلیم کے
پورب سے آئی تہی ۔ اور بشارت یہہ ہی کہ اوسمین سونہ اور لبان کا ذکر ہی ۔ اور تو
خطاب ہے اوس سرزمین کو کہ اوسمین مدیان اور ایفہ کے اونٹ اور سانڈنیان

Marfat.com

جمع ہونگی ور ملک سبا کا سونہ اور لبان آویگا سو یہ مجوس مریان اور البقہ
سبا کی رہنی والی نہ تہی - انجیل مین صاف لکہا ہی کہ مجوس پورب سے آئی
یہ بلاد و شلیم کے پورب ہین - اور حقیقت اس کلام کے آیت ہفتم سی ظاہر ہوتی ہی
کہ قیدار کی گلی تیری پاس جمع ہونگی - سو یہ وصف تو حضرت سلیمان پر بہی صادق
نہین ہے - اس بشارت کا ممدوح تو حضرت محمود ہی صلی اللہ علیہ وسلم - نبی کی معرفت
کہا گیا کہ مین اپنی بیٹے کو مصر سی لایا اسپر یہ قول نقل ہی کہ مین اسرائیل طفل کو
پیار کرتا ہون اور لڑکے کو مصر سی لایا - پس وہ لڑکا اسرائیل نام طفل ہی اور یہ ماجرا
گزر ہی گیا کہان وہ کہان حضرت عیسی یرمیاہ نبی نی جو کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
رونی اور پیٹنی کی آواز آتی ہی اور راحیل اپنی لڑکون کو روتی ہی - مناسبت
قول انجیل ور یرمیاہ علیہ السلام مین صرف اتفاقی وقوع ماتم اور گریہ کا ہی
ورنہ رونا راحیل نوحہ یعقوب علیہ السلام اپنی لڑکون پر کہ وہ قید ہو ہی چکی
اور رہا ہی ہوئے گزر ہی گیا - اس ماتم انجیلی سی کیا مناسبت ہے
نبیون نے جو کہا کہ ناصری ہوگا پورا ہوا - اسپر حواشی انجیل یوحنا ہی لکہا ہی کہ
جسکا مضمون یہ ہے کہ جسکا ذکر موسی نی توراۃ مین اور نبیون نے کیا کہ یسوع ناصری ہے
اس مقام مین تین مقام پر نشان ہی - اول توراۃ خطاب خداوندی سانپ کو ہی
جسکا ذکر او پر ہوا حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو چوما اور گلے لگایا - ان دونون میں
کچہہ بہی مناسبت نہین ہی حضرت عیسی یوسف علیہ السلام کی اولاد ہی نہین ہین
موسی کی مانند ایک نبی ہوگا بنی اسرائیل کے بہائیون مین سے - اس آیت کے تفسیر مین
بہت اختلاف ہے - حضرت عیسی ہی اگر مراد ہون تو چشم ما روشن کہ منکران نبوت

Marfat.com

نبوت عیسوی اور قائلان الوہیت عیسوی کا قول باطل ہوا کہ موسی کی مانند خدا
نہین ہو سکتا ہی - او صاحب شریعت مستقلہ او صاحب مطالبہ ہونا دلیل کامل ہی
اسپر کہ حضرت عیسے مراد نہین ہین - بلکہ صاحب شرایعت و مطالبہ مراد ہی اسلیئے
کہ آیت ۱۸ باب ۲۵ کتاب پیدایش مین بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بہائی قرار دیئے
گئے ہین - اور تینون پر اسمعیل کا ذکر کہ جسمین عمانوئیل کا بیان ہی اور باب
آیت اور قول میکہ اوپر گذرا - اور اشعیا باب ۵۳ اگرچہ بعض امر حضرت عیسی پر
صادق آتی ہین مگر آیت دہم کہ وہ اپنی نسل دیکہیگا اور عمر دراز ہوگا دلیل ہی
کہ او کسی جناب پاک کی بشارت ہی کہ صاحب نسل ہو اور عمر دراز ہو - اور حضرت
عیسے لاولد اور کم عمر گذری - کہ کل ۳۳ برس کے تہے اور حضرت محمد کی علیہ السلام
عمر ۶۳ برس کی تہی جو اونکی عمر سے دو چند کی قریب ہی اور ایک عالم یہودی نے
اسکے معنی کیا خوب تبلائی ہین کہ عمر سے ارشاد و ہدایت کا زمانہ مراد ہی سو ظاہر ہی
کہ ارشاد عیسوی تین برس تہا اور ارشاد محمدی ۲۳ برس تہا کسقدر درازی عمر کو نسبت
- سویم ناصری پر متی مین یوحنا کا اور یوحنا مین متی کا حوالہ ہی - یہ ثابت نہیں
کیا گیا کہ کس نبی نے ناصری ہونا بیان کیا - جملہ عیسائیان یا اسکو سچا
کرین یا انجیل مین سے یہ عبارت نکالڈالین ورنہ جہوٹ ہونا کلام الہامی کا
تسلیم کرین - اور کلام الہامی کا جہوٹ ہونا تو محال ہے مگر انجیل کا اصلاح دینا
دشوار نہین یا کسی نبی کی کتاب مین لکہدینا کیا ہرج ہے کہ دیندار عیسائی ہمیشہ
یہ کرتے آئی مین - جیساکہ تاریخ انگلستان مین رلفو رمیشن یعنی اصلاح مذہب کا
ذکر درج ہی کہ مذہب قدیم پر رومن کیتہولک ہی اور مذہب اصلاحی پر

Marfat.com

پروٹسٹنٹ - اور ہنری ہشتم کے عہد مین تبدیلیان ستقدر ہوئین کہ لوگ حیران ہو گئے کیونکہ مذہب کی پابندی مین صبح کچھ حکم تھا شام کچھ - اور جہان بادشاہ کے عہد مین سب احکام نماز روزہ وغیرہ بسوائے عیسائی کرنیکے موقوف ہو گئی کہ جسکو عیسائیون نے یہ سمجھ لیا کہ حضرت عیسے ہی ہمکو شریعت پر عمل کرنیسے آزاد کر گئے - اور اس ہی گمان پر انجیل کی تاویل کرنی شروع کی ہے - صرف کہ شان بنانا باقی رکھا ہے - وہ یہی حاصل ہے کہ حضرت عیسے تو عیسائیون ہی کے لیے کفارہ اور وکیل نہین بلکہ سب عالم کے لیے

یہ وہ شخص ہے کہ جسکا ذکر اشعیا نبی نے کیا کہ بیابان مین پکارنیوالے کی آواز ہے - چشم ما روشن کہ حضرت عیسی ہمارے نبی کی نبوت ثابت اور بنی اسرائیل جیسا منسوخ وعید یقتلون النبیین بغیر الحق ہوئے - اور اوسنے خدا کی روح کو اپنے اوپر اترتے دیکھا - اسپر یہ دو دلیل ہین - اول خداوند کی روح اوسپر ٹھیر گئی - دوم میرا بندہ جس سے مین راضی ہون وہ جسپر مین اپنی روح رکھی - اگرچہ حقیقت مراد ان قولونکی اوسی کہ آیات ما تحت اوسکو واضح کرتی ہین کہ بنی قیدار کے پہاڑون کے گلہ اور غنیمتین جمع ہونگے اور وہ عبداللہ والد مسلم ہے اس سے زیادہ صراحت اور کیا ہوگی - حضرت عیسے کو قیدار کے پہاڑون پر گلہ اور غنیمت جمع کرنے سے کیا علاقہ ہے اور عبداللہ والد مسلم وہ کب ہین - اور اصل آیت یہ ہے ...

ودב ... חמד ... یہ ہی بندہ میرا احمد مجرکہ جسمین رضا ... موجود پائی گئے ... کلام ہو ... بجای ... کے ... اور ... ہے بازدیاد اور شونشد کے احماد کو اتباع کر دیا اور مدعیان ملت عیسے ...

Marfat.com

اسلیے پابند ہوکر تحقیق حق تاویل کرنی شروع کی اور یہ خیال نہ کیا کہ ضعف لوگ
جو احمد میں ہیں کیونکر بدلا جاویگا اور کوئی اور آوسکا کیونکر مصداق ہوگا۔ مگر
بالفرض منکران نبوت عیسوی اور قائلان الوہیت عیسوی پر ہمارے لیے برحق جحجت
حاصل ہے میرا بندہ او میں اپنی بندہ سے راضی ہوں صاف دلیل ہے کہ عبدیت
اور بشریت اونکی ثابت اور انسیت یعنی ظہور اصل دوم او روالوہیت باطل
۔حضرت یحیی سے اونکی الوہیت بیان نہیں کرتے ہیں یسوع نے شیطان کو
کہا کہ لکھا ہے آدمی خالی روٹی سے نہیں بلکہ حکم خدا سے زندہ ہے یہ ہی عبارت
استثنا میں سے نقل کی گئی ہے اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنی کو نیچے گرا فرشتہ تجھکو
ہاتھوں پہ لیلینگے اور پتھر پر گرنی ندینگے ۔ اسپر یہ دلیل لکھی ہے سو حضرت
داؤد اپنی نفس کو خطاب کرکے کہتے ہیں کہ تورات کی ہیبت سے نڈر یگا تیری متصل
لوگ ہلاک ہونگی اور یہ مصیبت تجھسے نزدیک نہوے گی تجھپر کوئی آفت نہ پڑیگی
فرشتہ تیرے مومنین نگہبانی کرینگے اور آیت تا ہم میں متکلم ہو کر کہا ہے
وہ میرا ہاسن ہے مجھکو نجات دیگا ۔ تو اس سے یہ نہیں کہیں ہی حضرت عیسی کے
لیئے اشارہ نہیں ہی۔ پھر حضرت عیسی نے شیطان کو خطاب کیا کہ تو اللہ کو جو تیرا
خدا ہے مت آزما ۔ صاف معنی اسکے یہ ہیں کہ اللہ جو خدا ہے اوسکو آزمانا نہیں
چاہیے بلکہ اوسکی تعظیم کرنی چاہیے ۔ اور اسمیں اشارہ الوہیت عیسوی مطلق
نہیں ہے بلکہ پیارا او رعزیز ہونا حضرت عیسی کا ثابت ہے کہ مقصود اس کلام سے
یہ ہے کہ تو اللہ کو مت آزما واسطے بچانی اپنے بیٹے کے اور اسپر جو دلیل لکھی ہے
کہ خداوند ہمارا اکیلا ہے او خداوند کو مت آزما ۔ اس سے صرف وحدت خالی

ازار قایم ہونا ثابت ہوتا ہی یہ تعلیم موسیٰ کو اور ہمارا دین محمدی اور دین عیسایان
خلاف تعلیم موسیٰ کے۔ اور خلاف دین عیسیٰ کے ہے۔ شیطان نے کہا تو مجھی
سجدہ کر۔ حضرت نے فرمایا کہ لکھا ہی تو اپنی خدا کو سجدہ کر اسپر ایک قول نقل
کیا ہی کہ اپنی خداوند سی ڈرا اور اوسی کی بندگی کر اور دوسرا یہ قول نقل
کیا ہی کہ خداوند سی دل لگا اور اوسی اکیلے کی عبادت کر اور یہ سب راست
اور صادق اور وحدت خداوندی ہمارے دین کے موافق کفر ناحوم میں جو زبولون
اور نفتالی کے سرحد پہ ہے گئے اسپر یہ آیت نقل کی ہی۔ اسمین یہ ذکر ہے کہ جب
لوگ اتنا رہے تھے ہین نور مین چلین گے اور رحمت کو زیادہ کرتا ہی اور خوشی افزود
افزود کرتا ہے جیسیکہ وقت درو یا تقسیم غنیمت کے خوشی ہوتی ہے۔ اس کا
مصداق تو اور کوئی ہی جو باعث ازدیاد امت اور افزایش خوشی ذات
وتقسیم غنیمت کی ہوئے نہ حضرت عیسیٰ کہ موصوف بدین صفات نہین تھے۔ اور کفر
ناحوم وغیرہ کا ذکر ہی نہین۔ دلیل محض ہے جملہ احکام شریعت اور طریقت
واجب الاعتقاد و العمل ہین جنکو عیسائیون نی بدل ڈالا اور اوسپر عمل کرنیکو
باعث عذاب اخروی جانتے ہین اور اس آزادی کو تکمیل کہتی ہین۔ اور
نہایت عمدہ دلیل ہی اسپر کہ دین والون نی دین کو ترک کیا اور بدل ڈالا
اس لیے کہ ان ابواب مین تو تاکید عمل ہے اور یہ سب اوسکے خلاف اعتقاد
کرتی ہین بلکہ دین کے بھی اتباع کی کچھہ ضرورت نہین ہے ذکر خط یوحنا رسول و
گزرا۔ اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ جملہ احکام مذکورۃ الابواب تمام
شریعت مین مذکور اور معمول و معتقد تھا ہین سوا چند منسوخ کے کہ نسخ

حضرت عیسے سے ہی ثابت ہوا جیسے احکام طلاق وغیرہ - جو اشعیا نبی
کے معرفت کیا گیا پورا ہوا کہ اوسنے ہماری آزار اور بیماریاں اوٹھالین -
اسکا ذکر اوپر ہوا کہ اوس باب مین ذکر صاحب نسل و عمر دراز کا ہے -
لوگ تعجب کر کے کہنے لگے ہوا اور دریا بھی اسکے تابع ہین - اسپر یہ دلیل
نقل کی ہے - بغور ملاحظہ کرلین کہ یہ سب نور قدرت کاملہ خداوند حقیقی کے
بیان ہین ہے مین قربانی سی رحم کو زیادہ چاہتا ہون - اسپر یہ قول نقل کیے
کہ حضرت ہوشع اپنا حال بیان کرتی ہین - مین نبیون کے وسیلہ سی کہتا ہون
اور اپنی موہنہ کا کلام مارتا ہون کہ مین نیکی چاہتا ہون نہ قربانی - اور
دوسرا قول یہ ہی مین خدا کی لیے کیا لاؤن اور حقتعالی کے حضور کیونکر
سجدہ کرون اور خداوند تجھسے اور کیا چاہتا ہی کہ تو نیکی کرے اور راستی
اختیار کرے اور فروتنی سی رفتار کرے پس حضرت منکہ اپنی نفس کو
فرماتی ہین کہ افعال نیک اختیار کرے - سب احکام و اخلاق یہ ہماری شریعت
کے موافق ہین اور ہم اس سب عامل و معتقد ہین - مگر عیسائیان
اس سب کے تارک اور منکر - دیکھو خط پولوس رسول بنام گلاتیان ؛
باب سوم آیت ۱۲ اور خط اول یوحنا رسول بنام جملہ عیسائیان باب دویم
آیت دویم - جسکے ہم منتظر تھے وہ کیا تو ہی ہے - اس مقدم و انتظار عیسوی
پر چار دلیل لکھی ہین اول خطاب خداوندی سانپ کو اسکا ذکر اوپر ہوا -
دویم قول موسوی میری مانند تیری بھائیون مین نبی ہوگا اسکا بیان
گذرا کہ نبی صاحب شریعت مستقل اور صاحب مطالبہ مقصود ہی اور بھائی بنی اسمٰعیل

ہین۔ سوئیم قول اشعیا کہ مژدہ کسی صاحب سلطنت واقبال کا ہی۔
اور قصہ عمانوئیل پہلی ذکر ہو چکا اور باب ہفتم آیت خداوند نے یعقوب پر سخن
بہیجا کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا۔ یہ شخص وجود عیسیٰ کو فرض کیا گیا ہے۔ اور
آیت ۱۰ و ۹ کہ اسکے تفسیری او سے لحاظ نہین کیا گیا اینٹین گر گئین پر ہم
تراشی ہوئی پتہرونسے بناوینگے اور درخت کاٹے گئے پر ہم صنوبر لگاوینگے
۔ مژدہ ہی مکان برباد آباد کیا نہ وجود عیسیٰ کا۔ چہارم یہ دلیل ہی کہ جسکے
تم مشتاق اور منتظر ہو عہد کا رسول آویگا۔ اور ہم ثابت کر چکے ہین کہ رسول
عہد وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ جنکا نام محمد ابن عبداللہ
اور لقب جنکا مصطفے ہی۔ اشعیا علیہ السلام باب ۲۱ آیت ۷ کہتے ہین کہ دیکہی
مین نے دو سوار ایک گدہے پر دوسرا اونٹ پر۔ ظاہر ہی کہ ذکر سوار شتر
بعد ذکر سوار خر ہی اور دو دو سوار جو ترجمہ کیا گیا ہی محض غلط کوئی وجہ
اسکی نہین کہ فارشیم [illegible] جو تثنیہ ہی اور اوسکی معنی دو سوار کے
ہین دو دو سوار معنی کیے جاوین اور قرینہ قویہ اسپر یہ ہے کہ صرف دو سوار
ایک سوار خر اور ایک سوار شتر کا ذکر اسکے بعد کیا گیا ہی۔ آیت ۱۳ نبوت ہے
عرب مین۔ نبوت ترجمہ ہی [illegible] مشا کا اور اسکے معنی بیشک او
نشان معجزہ کے ہین۔ یعنی معجزہ ہی عرب مین کوئی یاد رنصاحب توجہ کے معنی
کہتے ہین اور کوئی بادیہ صاحب [illegible] کو بھی کہتے ہین۔ یہ سب اصل لغت
خلاف ہے۔ اور حضرت یحیی سے جب پوچہا گیا تو مسیح ہی کہا نہین پہر پوچہا
گیا ایلیا ہے کہا نہین پہر پوچہا گیا کہ وہ نبی ہی کہا کہ نہین اصل پوچہا

Marfat.com

باب ۷ آیت ۱۹ تا ۲۱ پس انتظار یہود لیس از مسیح و ایلیا سے بنی آخر
ثابت - اور جواب عیسوی بہ سوال یحیی علیہ السلام کہ مبارک وہ ہی جو مجہسی
ٹہو کر نکہاوی - صریح ہی کہ حضرت عیسیٰ پر اوس انتظار سی رک نہ رہین انجیل
لوکا باب آیت ۱۸ تا ۲۱ - اور جسوقت تک تم نہ کہوگی سلام اوسپر جو
خداوند کے نام سی آتا ہے مجھے پہر نہ دیکھو گے باب ۲۳ آیت ۳۹ انجیل متی -
صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ فرماتی ہین کہ جبتک اوس شخص پر کہ بنام خداوندی
آتا ہی سلام نکہو گے مجھی نہ دیکھو گی یعنی سلام جو رسم دین محمدی جاری ہو گی
اور جو برکت و بوسیلہ نام خدا آتا ہی رسم سلام اوسپر نہوی گی تب تک مین
پہر نہ آونگا - ظاہر ہے کہ بعد حضرت محمد کے حضرت عیسیٰ دوبارہ آوینگی
- پس اس سے آنا رسول معہود کا بعد حضرت عیسیٰ کے اور پہر آنا اونکا حضرت
محمد کے بعد کہ اس زمانہ مین سلام جاری ہوگا متحقق ہوا - اور اسکی سوا
اور معنی اس آیت کے سب خلاف واقع اور خلاف سیاق کلام کے ہین -

اور شیر ہشریم عبرانی جسکا ترجمہ غزل الغزلات سلیمانی ہی باب پنجم آیت ۱۰ میرا محبوب سرخ و سفید ہی لاکھون مین
نو ر یکر ہی اور درمیان دس ہزار ہیدل کے ہے آیت ۱۱ اوسکا سر کندن سا ہی - یہ ترجمہ محض غلط ہی کل رنگ سفید ہو وے سرخی مائل ورسر

حلیہ واسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی حدیث علی رضہ کان فی وجہہ
تدویر ابیض مشرب الذی فی
(سفید سرخی آمیز مشرب کہ)
بیاضہ حمرۃ - لم ار قبلہ و بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم باب
(سفیدی اوسکو مین سرخی ہو نہین دیکہا مین نے پہلے اور بعد انکے مثل اونکے کوئی)
غزوۃ الفتح فی رمضان حدیثا ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

کندن سا ہو وہی عقل کے خلاف
ہے عبارت یہ ہے روشو کتم
فاز یعنی سر اونکا خزانہ مین پوشیدہ
رکھنے کے قابل نہایت روشن
جلا دیا ہوا - کتم اوس بی بہا
جوہر کو کہتے ہین کہ جو خزانہ مین
پوشیدہ رکھنے کے قابل ہوتا ہے
اور فاز اوسکو کہتے ہین جو بہت
صاف جلا دیا ہوا روشن ہووے -
کز نبیس نے جو ابو الولید کا قول نقل کیا ہے
یہ ہی ہوتی صاف جلا دیا ہوا
زلفین اوسکی ہلتی ہین

آیت ۱۲ انکھین لب نہر کے کبوتروں کے
مانند ہین وہ دودھ مین نہاتے تھے
یہ تشبیہ سیاہی کی بھی ہے سو نہین موزون
وصف موجود ہے
آیت ۱۳ اوسکے رخسارے مانند گلستان مین

خرج فی رمضان من المدینة و
نکلے رمضان مین مدینہ سے اور
معہ عشرة الف بخاری
اوسکے ساتھ دس ہزار تھے
حدیث ابی الطفیل کان ابیض ملیحاً
تھے سفید ملاحت والے
حدیث حسن ازہر اللون
روشن رنگ والے
حدیث ابی ہریرة ابیض کانما صیغ من فضة
سفید گویا بنے ہین چاندی سے
حدیث حسن یتلألأ تلألؤ القمر لیلة البدر
روشن ہین جیسا چاند چودہوین رات کا
حدیث براء بن عازب ما رایت من
نہین دیکھا مین نے کوئی
ذی لمة احسن من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یضرب
صلی اللہ علیہ وسلم سے
منکبیہ
مونڈھوں کو
حدیث ام ہانی ولہ اربع غدائر
اونکی چار زلفین تہین

حدیث انس لم یبلغ ذلک انما کان شیئاً
فی صدغیہ وحدیث ابن عمر
عشرین شعرة بیضاء فی راسہ
حدیث علی ادعج العینین حدیثاً
اشکل العینین
یہ وصف سرخ و سفید رنگ آدمی
کا ہے

Marfat.com

اوسکی لب سوسنی ہین جو دسی ٹپکتی
ہین

آیت ۱۴ اوسکی ہاتہہ سنہلے دستبند ہین
ترجمہ فارسی مثل انگشتری زرین

اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کی کاریگری

آیت ۱۵ اوسکا ساقین مرمری عمود کے

آیت ۱۵ جو سنہلے پایونپر کہڑی تہین ط
ترجمہ عربی پایہ ہای زر

غرض وہ میان قامت سروقدی
وہ شیرین لب شوق انگیز اونکا جمال
یہ میرا معشوق ہی یہ میرا زوجہ ہی ای
دختران یروشلیم

حدیث عائشہ ما کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسرد کسردکم ولکنہ یتکلم
نہین جلدی بولتے تمہاری مانند لیکن بات
بکلام بین فصل
کرتے تہے صاف صاف

حدیث ابی جحیفہ فاخذت بیدہ
میں نے پکڑا حضرت کا ہاتہہ
فاذا ہی ابرد من الثلج واطیب رائحۃ
تو تہا بہت سرد اور خوشبودار
من المسک ط شثن الکفین
زیادہ مشک سے پرگوشت ہاتہہ

حدیث حسن عاری الثدیین والبطن
صاف سینہ اور پیٹ سوا اوس کے
مما سوی ذلک
یعنی ایک بال کے

حدیث ابی جحیفہ کانی انظر الی
ہین دیکہہ رہا ہون طرف
بیض ساقیہ
چمک ساقون کے

حدیث علی وجدت برد قدمیہ علی صدر
پایا مین نے سردی قدم کو آپکے اپنے سینہ پر
ط شثن الکفین
پرگوشت ہاتہہ

حدیث حسن اطول من المربوع
یعنی زیادہ ساتہ قدوالی کے

حدیث علی اصدق الناس لہجۃ
لہجہ مین سب سی سچے

لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہین دیکہا مینے اونسے پہلے اور نہ بعد اونکی مثل

اور شروع اس آیت ۱۶ جسکو آیت ۵ شمار کیا ہی یہ ہے کہ حکو
ממתקים וכלו מחמדים זה דודי וזה רעי
مشتاق ہین اور کل محمد ہم ہی یہ ہی دوست میرا یہ ہی نگہبان میرا
בנות ירושלם
بنات یروشلم

اسکی مشتاق هین اور یه سب محمدیم یعنی محمد هی یه دوست عزیز هی اور
یه نگهبان میرا هی ای بنات یروشالم یه سب عبارت عبرانی کتاب مین
موجود هی اسکا شروع اور آخر تمام آیت عبرانی همنے نقل کردیا هے
اور ترجمه اسکا لکهدیا هی اور راعی کے معنی زوج کے محض غلط هین
نگهبان کے معنے هین - اس دلیل کو اگرچه ان سب یهود اور عیسائیون
نے حذف کیا اور چهپایا لیکن همیں روشن هوئی اب هم روشن کرتے
هین سب مسلمان اوسکو اپنا حرز جان کرین اور سب منکرین اسپر
ایمان لاوین اور حضرت عیسے کا نه یهه حلیه هی اور نه یه نام هی لیس
یه هی وه رسول هے که جسکے تم مشتاق هو اور جسکا ذکر حضرت عیسی نے
کیا که جبتک تم اوسپر سلام نه کرلوگے مین نه آونگا صلی الله علیه وسلم -
۵ زبان پار خدایا یه کسکا نام آیا که میرے نطق نے بوسے میری زبان کے لئے
اب یهان چند امر قابل بحث کی هین اول حذف کرنا جمله وکلمه محمدیم کا تا [illegible]
هوا یه تحریف هی دویم حضرت عیسی کا حلیه یهه تها اونکا بدن اور سینا
بهاری قد میانه سرخ رنگ هین اور انجیل مین تها بال [illegible] هین اونکا
چهره آفتاب سا هونا جو درج هی تو نه یه معجزه کی هوا نه اصلی رنگ هے -
اور یه وه حلیه هی جو [illegible] کا مین نے [illegible] لکهدیا تها
تها - اب اسکو تغیر دیکر اگر [illegible] کرین تو انکی [illegible]
بعضین [illegible] عیسائی و [illegible] لوگ [illegible] دینی [illegible]
یه حلیه اور یه نام تو حضرت محمد کا هے که کسی کی [illegible] آنحضرت [illegible]

Marfat.com

یہ نام شخص دیکھا نہ گیا کبھی روی زمین پر تیرا عدیل ؛ آیا نظر نہ تیرا نظیر آسمان پر
؛ سویم دے یم جو اسماوت کے آخر زیادہ ہوتا ہی وہ اکثر تعظیم کے لیے ہے
نہ ہمیشہ جمع کے لیے مثلا الوہیم اور بعلیم - اسی تعظیم کے ساتھہ حضرت
سلیمان نبی یہ نام لیا ہے - چہارم یہ نام محمد سوائے ذات مصطفوی کے
اور کسی پر اطلاق نہین ہو سکتا ہی - جملہ عہد عتیق مین کسی اور معنی پر
استعمال نہین ہوا - بخلاف نام مسیح کے کہ سوائی ذات عیسوی کے اور
شخصون پر بھی بولا جاتا ہی کہ القاب ہمیشہ مشترک ہوتی ہین اور نام عیسی کا
تمام عہد عتیق مین کہین نہین ہی چنانچہ زبور ۱۸ آیت ۵۰ وہ اپنی بادشاہ کو
نجات کلی بخشتا ہے اور اپنی مسیح داؤد پر اور اوسکی نسل پر رحم کرنیوالا
ہے - اور ایسی ہی زبور ۲ آیت ۶ اب مین نی جانا کہ خداوند اپنی مسیح کو
چھوڑانیوالا ہی - اور ایسی ہی زبور ۲۸ آیت ۸ اور وہ اپنی مسیح کا
۸۹ نجات دینی والا ہی - صریح ہے کہ مسیح سی مراد نفس داؤد ہی اور زبور
آیت ۱۹ و ۲۰ تو نی رویا مین اپنی مقدس کو فرمایا مین نی ایک بہادر
کی کمک کی مین نی گروہ مین سی ایک کو برگزیدہ کیا - مین نی اپنی بندہ
داؤد کو پایا مین نی اوسی متبرک تیل سی مسیح کیا - حضرت داؤد
اپنی کو مسیح کہتے مین زبور مذکور تا آخر پر تو نی تو دور کیا اور نفرت کی
تو تو اپنی مسیح سی بیزار رہا - اور قول شعیا علیہ السلام باب ۶۱ آیت ۱
خدا کی روح مجھپر نازل ہوئی اور خدا نی مجھے مسیح کیا - سو وہ خود نامزد
مسیح ہونیکی ہین آیت ۵ اندھی دیکھتے ہین اور لنگڑے چلتے ہین - یعنی جہانت

حضرت مسیح نے اپنی بیان کئی۔ اسپر دو قول حضرت اشعیا کے نقل کیے ہیں
۔ قول اوّل۔ اور اوسدن بہرے کتاب سنین گے اور اندہون کے آنکہین تاریکی
مین دیکہین گے ۔ یہ دلیل اعجاز عیسوی کی نہین ہی ۔ مقصود اس کلام کا یہ ہے
کہ جب لبنان باغ ہوگا اور باغ جنگل ہوگا اوسدن کتاب سُنین گے اور
اور اندہے یعنے کور باطن اوس زمانہ مین کہ نور ایمان نہو گا دیکہین گے
۔ پس اندہون سے مراد کور باطن ہین اور تاریکی سے مراد زمانہ بے نوری
اور دیکہنے سے مراد حصول نور ایمان ہی ۔ اتفاقاً جو لفظ اندہے وغیرہ
کا اس کلام مین پایا گیا وہ بشارت عیسوی قرار دی گئی ۔ گو اوسکے معنی
حقیقت مین کچہہ اور ہون ۔ دوسرا تب اندہے دیکہین گے اور بہرے
سنین گے اور لنگڑے چلین گے اور گونگے گائین گے ۔ مگر آیت ۴ مین
یہ ہی کہ خدا آئے گا اور بچائے گا اور اوسمین لفظ یہوواہ ہی
اور یہ صرف ذات خدائے حقیقی پر دلالت کرتا ہی یہ اسم ذات ہی کسی
اور پر نہین بولا جا سکتا ہی نہ بمحاورہ عہد عتیق اور نہ باعتقاد عیسائیان
پس اس آیت سے مقصود یہ ہی کہ جبدن اصل ولی یعنی خدائے حقیقی
جلوہ فرما ہوگا اوسدن سب اندہے دیکہین گے اور لنگڑے چلین گے یعنے روز
قیامت ہوگا پس حضرت عیسیٰ محل اس مثل اصل ولی کے نہین ہو سکتے ہین
آیت ۵ اور غریبونکو خوش خبری دی جاتی ہی ۔ اسپر یہ قول نقل ہے
کہ خدا نے مجھے مسیح کیا مین حلیمون کو بشارتین دون اور دل شکستہ
لوگونکے تسلی کرون ۔ پس بخوبی ظاہر ہی کہ حضرت اشعیا خود مسیح ہونیکے

Marfat.com

مدعی ہین اور یہ افعال اپنی طرف منسوب کرتی ہین - مبارک وہ ہی جو
مجہسے بیزار نہووی (اور بہت نسخون مین ہے کہ مجہسے ٹہوکر نہ کہاوی) لکہی
اسپر یہ قول نقل کیا گیا ہی بہت لوگ اوس سے ٹہوکر کہاوینگے اور ٹوٹ جاینگے
یہ دلیل جبکہ کافی ہووی کہ ضمیر (اوس) کا مرجع معلوم ہووے - سو آیت ۱۳ و ۱۴
یہی کہ رب الافواج کا تقدس کرو وہ پناہ بخش ہوگا اسرائیل کے دونون
گہرانیکے لیئے ٹہوکر کا پتہر ہوگا اوس سے لوگ ٹہوکر کہاوینگے - سو مرجع
ضمیر رب الافواج ہی نہ رب المسکنة ورب الاحتیاج اور بقرائن سیاق کلام کہ وہ
رب الافواج پناہ بخش ظاہری ہوگا اور اسرائیل کے دو گہرانی اوس سے
ٹہوکر کہاوینگے کوی شخص از بنی آدم ہی قول ہو کہ رب الافواج خدا ہے
غلط ہے صفات باریتعالے کا اطلاق غیر باریتعالے پر بہی ہوتا ہے جیسا ہم
غیر خدا پر بہی بولتے ہین بخلاف یہواہ اسمذات کے کہ سوائی ذات کے
اور پر بولا نہین جاتا ہے - اور آیت ۱۳ اسپر دلیل قطعی ہے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے - پس ظاہر ہے کہ خدا تعالے اور ہے اور رب الافواج اور ہے
کہ جسکے حقمین خدا تعالی یہ سب کچہہ فرماتا ہے ورنہ اوسکا اپنی ہی حقمین
فرمانا کہ وہ ایسا ایسا ہے اور اوس سے اسرائیل کے گہرانی ٹہوکر کہاوین درست
نہین ہوسکتا ہی یعنی رب الافواج کہ یہ وہی ہے جسکے بابت لکہا ہے
کہ مین اپنی رسول کو تیری آگے بہیجتا ہون وہ تیری آگی راہ تیار کریگا
اسپر دو قول نقل کئے ہین - اول بیابان مین پکارنیوالی کی آواز ہے
- اسکا بیان ہم اوپر کرچکے ہین دوم قول ملاکی علیہ السلام کہ جسکا آنے

ذکر کیا کہ رسول جو آنیوالا تھا وہ محمد ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام اسمین
چند امر قابل بحث یہان بیان کرتے ہین اول یہ تحریف صریح ہی
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ انجیل الہامی نہین ہی ورنہ اسقدر غلطی کلام
الہامی مین نہین ہوسکتی ہے اصل ترجمہ یہ ہی کہ مین اپنے رسول کو
بھیجتا ہون وہ میرے آگے رستہ بناویگا اس آیت مین ضمیر متکلم ہے یعنی
حضرت ملاکی کہتے ہین کہ رب الافواج فرماتا ہے کہ مین اپنی رسول کو
بھیجونگا ... اور ... ان دونون کے آخر مین د یا متکلم
ہے اور ... کے معنے وجہ کے ہین یعنی میری روبرو نہ یہ کہ میری انسی
پہلے اور ... درک کے معنی طریق و درجے کے ہین یہ کاف خطاب کا
نہین ہی یہ سب ایک لفظ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین اپنے
نبی کو بھیجونگا کہ میرے سامنے میرا رستہ شریعت درست کریگا یہان
کسیکو خطاب نہین کہ اوسکے انسے پہلے اوسکا کوئی راستہ درست کریگا
۔ پس حضرت یحیی کہ بقول عیسائیان واسطے راہ درست کرنے حضرت
عیسے کے آئے تھے اس دلیل سے ثابت نہین۔ دوم بفرض غلط
خطاب حضرت عیسے کو کہ تیری آگے تجھے کو بھیجونگا تو ظاہر کہ رسول
معہود جسکے آنیکا ذکر اور امید ہی وہ یحیی ہوئی اور اوپر دعوی
عیسائیان رسول معہود حضرت عیسے ہین - ایک دلیل اور ایک سات لت
عہد اور دو مدعی اوسکے کبھی حضرت یحیی اور کبھی حضرت عیسے
سوم اس قول سی اور قول عیسے سے کہ وہ نبی سے اور نبی سی بڑا ی

نبوت حضرت یحیی کی ثابت ہے - اور حضرت یحیی کی نبوت سے انجیل
یوحنا باب ۱ آیت ۲۱ مین انکار ہے کہ وہ نبی نہین - یعنی خود نبوت
نرکہتا تہا اور نبی کے لیے گواہ تہا - ان دونون مین سے ایک کلام
الہامی ضرور غلط ہوگا - ایلیاہ جو آنیوالا تہا یہی ہے - یہ حضرت
یحیی کے حق مین ہی اور باب اول آیت ۱۹ تا تمام انجیل یوحنا یحیی
علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین ایلیاہ نہین ہون - ان دونون کلام
الہامی سے ایک کلام الہامی بیشک غلط ہے - اور اونکے ایلیاہ
ہونے پر یہ دلیل لیا ہے کہ جو ناک اور بزرگ دن سے پہلے آویگا - یہ دلیل
جب کافی ہووی کہ دعوی فی نفسہ درست اور صحیح ہووے - مدعی حضرت
اور گواہ حیت -
ای سب محنتی اور زیر بار لوگ آؤ کہ مین تمکو آرام دونگا - اسپر
قول سے دلیل ہے کہ جو گروہ تو نہین جانتا اونکو بلاویگا - اور تمام آیت یہ ہے
جو لوگ تجہکو نہین پہچانتے ہین تیری پاس آوینگے کہ تو ستودہ ہے اور
آیت یہہ ہی کہ مین اوسی قومون پر شاہد بناونگا اور خلق کا پیشوا
اور فرمانروا - سو یہ مضمون دیکہنا چاہیے کہ کسکے لیے بشارت ہے اور کس پر
صادق ہی - شاہد ہونا حضرت عیسی پر تمام خلقت کے لیے صادق نہین
وہ صرف بنی اسرائیل کے لیے پیغمبر تھے - انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴ مین
اسرائیل کے گھر کی کہوئی بہیڑون کے سوا اور کسی پاس نہین بہیجا گیا - تو صرف
بنی اسرائیل کے پیشوا اور فرمان روا تو کسی پر نہ تھے اور سوا مریدن

اور چند ساکنان یروشلیم کے اور کوئی اونکے پاس نہین آیا - اور یہ
لوگ حضرت کو خوب جانتے تھے ناشناسا ہی نہ تھے - اس سے
ثابت ہوا کہ حضرت عیسے تو مقصود اس کلام سے نہین ہین - بلکہ ایک
شخص اور شاہد قومون پر ہوویگا کہ جسکا نام محمد ہے صلے اللہ علیہ
وسلم ولتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا و
تم ہو گواہ لوگون پر اور ہوگا رسول تمپر گواہ ہے اور
جئنا بک علی ہولاء شہیدا کہ انبیاء سابقین اور اونکے امتون نے
لائین ہم تجھ کو ان رسولون پر گواہ
اونکو دیکھا نہین تھا اور ہزار ہا آدمی ایشیا اور یوروپ اور افریقہ کے
اونکے خدمت مین آن موجود ہوئے اور جس لفظ کا ترجمہ ستودہ کیا ہے
وہ [illegible] فارا ہے بمعنے فخر کے یہ لقب حضرت مسیح کا نہین ہے
کہ یہ لقب ہے اور عیسے نام ہے اور حضرت محمد کا لقب فخر الاولین والآخرین
مشہور ہے صلے اللہ علیہ وسلم - پر مین تمسے کہتا ہون کہ اس جگہ ایک شخص
عبادت گاہ سے بڑا ہے - حضرت عیسے اپنی عظمت عبادت گاہ سے زیادہ
بتلاتے ہین - یہ مسئلہ بہت درست ہے کہ ذات نبی اصل ہوتی ہے اور مقصود ہے
اور عبادت گاہ مقصود نہین ہے بلکہ وہ آلہ ہے اور علامت ہے عبادت معبود کا
کے لیئے - اس امر لطیف تک تو دماغ عیسائیان نہ پہونچا بلکہ اس بڑی
ہوئی سی اونکے خدا سے سمجھے اور اوسکے ثبوت کے لیئے یہ دلیل پیش کی ہے
کیا حقیقت مین خدا انسان کے ساتھہ زمین پر سکونت کریگا کہ سارے آسمان
اوسکی گنجایش نہین رکھتے ہین سو اس گھر کی کیا حقیقت ہے جو مینے بنایا
- مقصود اس کلام سلیمانی کا یہ ہے کہ جس گھر کا وعدہ میرے باپ داود سے

Marfat.com

کیا تھا میں نبی خدا کے نام پر بنایا آیت ۵ تا ۱۱ لیکن کیا یہ کبھی ایسا ہی
کہ خدا اوس میں رہ سکتا ہی کہ خدا ایسا نہیں ہی کہ آدمی کے ساتھ زمین پر
رہی بلکہ وہ ایسا ہے کہ آسمان و زمین اوسکی گنجایش نہیں کہتا ہے
شعر پر تو حسنت نگنجد در زمین و آسمان ۞ در حریم سینہ حیرانم کہ چون جا کردۂ
پس یہ قول سلیمانی صرف ستایش اور عظمت خدا تعالی واضح کرتا ہے ۔
کچھ ذکر عظمت اور بڑہی ہوئی حضرت عیسی کا اسمین نہین ہی نہ اشارۃً نہ
عبارۃً ۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ میرا رسول آویگا رسول ہو وکہ جسکی مشتاق
ہو اسکا ذکر اوپر ہوا ۔ اب یہ ایک دلیل کبھی رسالت عہد عتیق کے لئے
کبھی رسالت عہد یحیی کے لیئے ۔ کبھی خدائی اور بڑائی علیسے کے لیے
علیہا السلام ۔ یک انار صد بیمار ۔ اوسکا نام غیر ملکیون کے امیدگاہ ہوگا ۔
اسپر یہ قول دلیل ہے کہ اوسدن ایسا ہوگا کہ اصل تو مون کے لیے جھنڈے
کیطرح اوٹھہ کھڑا ہوگا اسمین اوسکی طالب ہونگی ۔ اور آیت ۱۱ یہ ہی کہ
اوسدن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسرے مرتبہ اپنا ہاتھہ بڑہا ویگا اور جلو گوں
کو باقی ہین اور اسور اور مصر اور فتروس اور کوش اور عیلام اور حماۃ
اور دریائی جزیرون کے بچے ہوئی لوگ کو پہیر لاوے ۔ اور آیت بارہ
وہ قومون کے لیئے جھنڈا کھڑا کریگا اور اسرائیلیون کو جو نکال گئی تہی
جمع کریگا ۔ صرف قومونکا طالب ہونا جو مناسبت لفظ غیر ملکیون کے امیدہ
سے نے لکہا ہے مقصود نہین بلکہ دوبارہ اوسکی مدد ہونی اور مصر وغیرہ کے
لوگونکا جمع ہونا یعنی اوسکی زیر حکم آنا اور اوسکا صاحب جھنڈا ہونا ہی مقصود

سو یہ تو کسی صاحب حکومت اور صاحب جہنڈی کے لیے مژدہ ہے - اور جب
جنگ بدر مین جو فتح ہوئی تو بنی نضیر یہودیون نے کہا کہ صاحب جہنڈا جو توراۃ
مین لکہا ہے وہ یہہ ہی نبی ہے پس اول دفعہ یعنی بعہد حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو جمع کیا گیا یعنی اونمین بہت مسلمان
ہوئی اور بہت جزیرہ عرب سے نکالے گئے - اور دوسری دفعہ بعہد حضرت عمر
رضی اللہ عنہ ان سب ملکون کے لوگ جو آیت مین مذکور مین فتح ہوکر زیر
حکومت آئے - عیسائیان مورخ انو مشرق تا بمغرب جمع ہوکر ثابت کردین کہ
سب اولگ زیر حکومت عیسوی داخل ہوئی - مگر یہ تحریف معنی کہ جہنڈی کے
او معنی اور جمع ہونیکی او معنی اور امیدوار عیسائیان بباد شاہت عیسوی
قیامت کے وعدہ پر ہے - لیکن مین اگر خدا کی روح سے دیوون کو دور کرتا ہون
تو خدا کی بادشاہت تم تک پہنچی ہے - اسکی تصدیق کے لیے یہہ قول نقل
کیا ہی - واضح ہو کہ بخت نصر بادشاہ نے ایک خواب دیکہکر یہ کہا تہا کہ کوئی
میرا خواب معہ تعبیر کے بتلاوے تو حضرت دانیال علیہ السلام نے اوسکا خواب
بتلایا اور اوسکی تعبیر ہے - تو منجملہ اوسکے ایک امر ہی کہ جب ان بادشاہونکی
بادشاہت تمام ہوگی تو ایک اور بادشاہت ہوگی جو کبھی زائل نہوگی -
ظاہر کہ یہ بشارت بادشاہت دنیا کی ہے نہ قیامت کے سو یہ جملہ منجملہ خواب
بخت نصر کے ہے کہ اس سے کچھ علاقہ حضرت عیسیٰ کو نہین ہے علیہ السلام
اگر کوئی کسی زور آور کو جب تک باندہی گہر اوسکا نہین لوٹ سکتا صرف
تعلیم حضرت کی ہے کوئی امر نبوت یا خدا سے متعلق نہین - ظاہر ہے کہ جبتک

Marfat.com

دشمن کا بندوبست کرینگے اور وے غالب ہونگے اور اتفاقاً جو کلمہ زدراید یا زبردست
اوس قول مین ہے تو نقل کیا گیا کیا ہو سکتا ہے کہ زبردست کا صید چہین لیا جاوے
- اس قول مین یہ ہے کہ زبردست کا صید نہین چہین سکتا ہے اور انجیل مین
یہ ہے کہ چہین سکتا ہے دونو مخالف نہ موافق - اور پہر یہ قول نقل کیا ہے
مین اوسی بزرگون مین دونگا اور وہ عظیمون مین غنیمت دیگا اور اپنی
جان کو موت سے سپرد کریگا اور گنہگارون مین شمار ہو کر اونکے گناہ اوٹہائیگا
شفاعت کریگا - اسمین قول انجیل سے کچہہ مناسبت نہین - یہ بشارت تو اوسکے
ہے کہ صاحب نسل ہووے اور عمر دراز ہووے اور غنیمت تقسیم کرے اور موت کو
دوست رکہے اور شفاعت کرے - یہ ہودہ لوگ حساب کے دن حساب دینگے
- اسپر تصدیق روز حساب تہہ اس قول کے لکہے ہے کہ خدا ہر ایک کام کو
عدالت مین لاویگا اور ہر مخفی کام کو کیا بہلا کیا برا - اس زمانہ کے بدذات
اور حرام کار لوگ معجزات مانگتے ہین - اسپر یہ قول تصدیق کے لئے نقل کیا ہے
تم نزدیک آؤ اے جادوگرنی کے بچو اور اے قحبہ کے بچو حال یہ ہے کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام اپنا حال بیان کرتے ہین آیت اول صادق ہلاک ہوتا ہے
اور کوئی اوسکو خاطر مین نہین لاتا ہے - جو کہا پہر بت پرستون کو کہتی ہے
آیت سوم وہ تم قحبہ چہنال کے بچو جادوگرنی کی اولاد تم کسپر ہنستی ہو
بتون کے ساتہہ درختون کے تلے اپنے اوستا کرتے ہو - پس حضرت عیسےٰ اسکی
مصداق نہین ہوسکتی ہین اور نہ دونون مضمون مطابق ہوتے کی لڑائی اور ان
ساتہہ قیامت مین بیجے اور کہی گی کہ مین سلیمان کے پاس آئی تہی اور شیر

وسلیمان نقل کرو یا ہے۔ ناپاک روح آدمیون سے دور ہوتی ہے اور سوکھے
مکانون مین آرام ڈھونڈتی ہے پر نہین پاتی۔ اسپر یہ تصدیق لکھی ہے
کہ خدا نے شیطان سے پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہے اوسنے کہا کہ جزیرون پر
گذر کر آیا ہون۔ پس سب انتخاب کتب مقدسہ کا ہے کلام الہامی نہین ہے
کیونکہ انکے ان یہ بات مسلم ہے کہ جو امر تعلیمی یا اخباری ہو وہ سب کتب مقدسہ
سے انتخاب کیا گیا ہے۔ اشعیا نبی کے پیشین گوئی کہ تم سنتے ہو سمجھتے نہین
دیکھتے ہو دریافت کرتے نہین اسپر یہ قول شعیا علیہ السلام کا نقل کیا ہے
۔ اسکی صورت یہ ہے کہ جب عزیاہ بادشاہ مرگیا تب حکم ہوا کہ اب کسی
بھیجین حضرت اشعیاہ نے کہا کہ مین جاؤنگا حکم ہوا کہ جاؤ اور سطر اونکو
کہو سعیہ امر اونسے صادر و متحقق ہوچکا۔ نبی کی معرفت جو کہا گیا کہ مین
تمثیلون مین بات کہونگا پورا ہوا اور اوسپر یہ قول لکھا گیا۔ مین ایک
تمثیل بیان کرتا ہون حقیقت اسکی یہ ہے کہ حضرت داود اپنی شریعت پر
عمل کے تاکید کرتے ہین آیت ای میرے گروہ میری شریعت پر کان دہرو
اور میری بات سنو۔ اور سارا حال بنی اسرائیل کے مصر سے آنیکا اور نکلنا
اور انکی سرکشی کا بیان کیا۔ پس یہ تمثیل ہے اور یہ کلام ہے یہ تمام زبور
انکی تصدیق کرتا ہے۔ حضرت عیسے کا تمثیل مین کلام کرنا اور بات
اور یہ اور بات۔ بادشاہت کے دن بعض لوگ سورج کی مانند روشن
ہونگے یہ قول اسپر نقل کیا ہے کہ یہی حال قیامت کا ہے مین مذکور ہے
حضرت عیسی نے ہیرود بادشاہ سے کہا کہ بھی بھاوج رکھنا روا نہین ہے یہ دو قول

کہ جسمین وہ حکم اور اور حکم شرع سے نقل کی ہین - حکم ہے کہ والدین کی
تعظیم کرے ورنہ مارا جاویگا - اسپر یہ اقوال موسوی وغیرہ نقل کئے ہین کہ جنمین
یہ سب احکام درج ہین - قول شعیا کہ یہ میری تعظیم نہین کرتے مونہون سے
میری تعظیم کرتے ہین پر دل سے دور ہین اسپر یہ قول نقل کیا ہے -
حضرت شعیا قول خداوندی نقل کرتے ہین اور نہ وہ لوگ بنی اسرائیل بلکہ
یا اریبل جو شعیا علیہ السلام پر ہجوم لائے - پس متعلق نہ حضرت عیسے اور جنہوں
منکران ہوسکتی ہین - دلسی خیال ہی نکلتا ہے جو ناپاک کرتا ہے اسپر
دو قول نقل کئے ہین - اول یہ کہ انسان کے خیال بڑہتی جاتی ہین - اور
یہ ہی سبب طوفان کا ہوا - دویم یہ ہے قول ارمیا علیہ السلام - اندہے لنگڑے
گنگے اچھے ہوتی ہین - اسپر یہ قول نقل ہے اسکا بیان ویرگرا کہ داود
اصل ودن کا ہے نہ کسی اور کا - جو کوئی میری پیروی کیا چاہے وہ اپنی
نفس کشی کرے اور اپنی صلیب اوٹہائی پہری اور جو کوئی جان بچاوے
وہ اوسی گنوائی گا - اسکا مقصود ظاہر ہی کہ اونکی پیروی نبی اسکی کہ
اپنی جان اوسپر نثار کرے مفید نہوگی یعنی نجات نہوگی اسپر یہ قول نقل
ہی کہ اومنین سی اپنی بہائی کا فدیہ دیوے یا اوسکا کفارہ دیوے یہ ذکر
قیامت ہے کہ بہائی کا فدیہ دیکر چھوڑا نسکیگا - اون دونون مین کسقدر
تفاوت ہے - یہ میرا عزیز بیٹا ہے تم اسکی سنو - اسپر جو یہ قول نقل کیا ہے
وہ صرف یہ ہی کہ موسی علیہ السلام کی مانند کوئی نبی صاحب شریعت مستقل
اور صاحب مطالبہ ہوگا اور جسمین بیٹا ہونا ہرگز مذکور نہین - اور اسکا بیان گذرا

Marfat.com

اگر تیرا بہائی تیری نہ سنی تو دو تین گواہ لیجا - یہ ہی حکم استثنا کا نقل کیا ہی
اور اخبار کی عبارت کہ اپنی بہائی سی بغض نرکہہ نقل ہے - پس محمل موسوی
مین تصریح ہی کہ ایک گواہ کافی نہوگا بلکہ دو تین ضرور ہین - اور قول
انجیل مین ایک کی ہی اجازت - لیس نسخ کہ جسکے عیسائیان قائل ہین
ہین ثابت و متحقق - اور فقرہ اول انجیل کا کہ اوسمین ایک یا دو گواہ کی
اجازۃ ہی اور فقرہ دویم مین دو کی لیئی حکم قطعی ہے اسمین مخالف
قرضدار کا جورو مال بچہ بال بکنا چاہیے - اور اخبار مین صرف قرضدار کا
بکنا لکھا ہی ورسلاطین مین صرف اوسکی بیٹوں کا بکنا لکھا ہی - اور انجیل مین
جورو اور مال کا بکنا بہی لکہا ہی یہ عدم موافقت دونو کلام الہامی مین
بی دعوی نسخ دلیل کامل مخالفت کی ہی اور جو احکام لکھی ہین وہ عہد عتیق سے
نقل کی گئی ہین - ان سخی معلوم آیا تو اس سے بدنظر ہے - مقصود یہ ہی
کہ جب اون مزدوروں نے اعتراض کیا کہ ہم بہت محنت کرنیوالی اور تہوڑی
محنت کرنیوالی برابر مزدوری پاوین اوسپر مالک نے کہا کہ مجھکو اپنی مال کا
اختیار ہی مینے تمہاری اوپر ظلم نہین کیا جو حق ٹہیرا تہا وہ دیدیا مین جو
سخی ہون نہیں بدنظر ہے - اسپر یہ قول موسی سے نقل کیا ہے کہ تیری نگہہ
تیرے مفلس بہائی سی پہر جاوے اور تو اوسکو کچہہ ندیوی پس ان دونو میں
کچہہ مطابقت نہین ہی - بہتیرون کے لیئے اپنی جان فدا کرنی آیا ہے
اسپر یہ قول شعیاہ و دانیال کا ہے ان دونو کا بیان اوپر گزرا کہ یہ ذکر
صدا نیل سلطنت ... دراز کا ہی - نبی کی معرفت جو کہا گیا پورا ہوا

کہ بادشاہ گدہی پر آتا ہے اسپر ۵۲ یہ دلیل لفظاً نہ معنیً مشابہ ہی صیہون کی بیٹی
دیکھہ تیری نجات آتی ہی دیکھ اوسکا صلہ اوسکی ساتھہ اور اوسکا کام اوسکی آگی ہے اور
اور قول زکریا مین یہ مناسبت ہے کہ اوسمین لفظ گدہی کا ہی بادشاہ آتا ہی
گدہی پر سوار ہی - بفرض منکران نبوت اور قائلان الوہیت عیسی کے یہ دلیل
قوی ہی جماعتین اوسکے پیچھے کہتی ہتین مرحبا داود کے بیٹے مبارک وہ جو
اللہ کے نام سی آتا ہے اور سبسے بلند آسمان مین مرحبا - اسپر ۵۲ یہ لکھا ہی مبارک
وہ ہی جو خداوند کے نام سی آتا ہی ہم خداوند کے گہر مین تکو مبارکباد دیتے
ہین - حضرت داود کہتے ہین کہ ای خدا مین تیری ثنا کرتا ہون اور
تیری منت کرتا ہون مبارک وہ جو اللہ کے نام سی یعنی ہین کہ اللہ کے نام سے
آتا ہون مبارک ہون ہمین کسی کی بشارت نہین ہے - میرا گہر
عبادت گاہ ہی پر تمنی چورونکا غار بنایا - اسپر ۵۳ یہ قول نقل ہی کہ اوسکی
بہی یہ عبارت ہے کہ میرا گہر عبادت گاہ ہوگا -
تو لڑکون اور دودہ پینی والون سے اپنی تعریف کرواتا ہے - اسپر ۵۴ قول
داودی نقل ہے کہ وہ اپنی خداوند کریم کو اسطرح تعریف کرتی ہین حضرت
عیسے مراد نہین ہین ایک تمثیل سنو کہ صاحب خانہ نی انگور لگایا اسپر
یہ قول ۵۵ داودی دلیل ہے کہ ای خدا تو مصر سی تاک نکال لایا اور ایسا
کیا کہ اوسنی گہری جڑ پکڑی اور زمین گہیر لے - ان دونون مین
بجز لفظ انگور کچھہ مشابہت نہین ہے - حضرت عیسے کسی باغ لگانا
تمثیلاً بیان کرتے ہین اور حضرت داود اللہ تعالے کے حمد کرتے ہین

Marfat.com

کہ بنی اسرائیل کو مصر سی لایا اور زمین پر پہیلا دیا اور ایسا ہی قول
یہہ تہا کہ مین تاکستان مین اپنی خدا کے لیے گاؤنگا کچہہ بہی وسن سے
مناسبت نہین ہے - اور یہ ہی حال ہے قول رمیا کا حکم خداوندی یہ تہا
کہ مین نی تجہکو بہت اچہا انگور بنایا تہا مگر تو بگڑی ہوئی انگور کی لتا
ہو گئی قول علیسوی سی کچہہ بہی مناسب نہین -
باغبانون نی اوسکی نوکرونکو مار ڈالا اسپر دو حوالہ ہین - اول یہ
یہ کہ جب حضرت ذکریا نی بنی اسرائیل کو سمجہایا تو وہ اوسکو پتہر مارتی
تہے - سو یہ سب قصہ گزر چکا ہے - دوسرا یہ کہ بنی اسرائیل نی پیغمبر
ٹہٹہی مین اوڑایا اور اونکی باتونکو ناچیز جانا اسلیے خدا کا غضب
اونپر ہوا - تمثیل سے کچہہ مناسبت نہین -
جس پتہر کو راجون نے چہوڑ دیا وہ کونی کا سرا ہوا تمہاری بادشاہت
تم سی چہین جائیگی اور ایک قوم کو جو اوسکے میوی لاوی دی
جائیگی - یہ قول داود کے نقل ہے جس پتہر کو چہوڑا وہ کونی کا
سرا ہوا - صاف ظاہر ہی کہ حضرت علیسے نے بشارت حضرت محمد
صلی اللہ علیہا وسلم دی ہے کہ سلطنت بنی اسرائیل یہود و نصاری سب کے
بمخالفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انکی دی مین سے جاتی رہی اور
اہمت مجہکو دی گئی کہ اب تک قائم ہے اور آیت قران شریف وضربت
علیہم الذلۃ والمسکنۃ صادق و مصدوق ہی - اور حضرت محمد نی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا کہ مثل میری او مثل ورانبیار کی یہ ہی کہ ایک شخص نے

Marfat.com

مکان بنایا اور اوسکی تکمیل کی مگر ایک اینٹ کی کسر رکھہ دی سو لوگ
اوسکو دیکھکر تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کاش یہ جگہہ اینٹ کی خالی
نہ رہتی۔ سو مین وہ تکمیل نبوت کا ہون۔ بخاری کتاب الانبیا ر پارہ ۱۴
سو خانہ نبوت کی تکمیل حضرت داود اور حضرت عیسیٰ دیکھکر یہی کہتے
تھے کہ ایک جگہہ ابتک خالی ہی کہ حضرت محمدؐ سی خانہ نبوت کی
تکمیل ہوگی۔ جو کوئی اس پتھر پر گریگا کچلا جاویگا اور جب یہ
پتھر گریگا پیس ڈالیگا اسپر یہ قول شعیا علیہ السلام نقل ہے کہ جسکی
معنی اوپر گذری کہ رب افواج اونکا مقصود ہی۔ رب العزت والسلطنہ۔
تب بادشاہ نی غصہ ہوکر لشکر بہیجا کہ قومونکو قتل کیا اور اونکا شہر جلا دیا
یہ جملہ منجملہ ایک تمثیل کے ہے کہ بادشاہت آسمانی کی لیئی بیان کی گئی
ہے اسپر یہ قول دانیال نقل ہی مسیح منقطع ہوگا اور ایک امیر جو آنیوالا
اوسکا لشکر شہر اور مقدس کو غارت کریگا۔ اسمین بعد مسیح کی حضرت محمد
امیر کے آنیکی بشارت ہی کہ حکم اوسکا بیت المقدس مین اہل تک بلکہ
قیامت تک جاری رہیگا اور حکم مسیح منسوخ ہوگا ان دونون مین کیسی
مخالفت ہی۔ ایک شخص لا ولد مرجاوی تو اوسکی بیوہ کو اوسکا بہائی
بیاہ کری تا اولاد ہووی بنام اوسکی متوفی کی اور یہ حکم آدم کے زمانہ سے تعامل ہوتا آیا ہے
کیا تمنے نہین پڑہا کہ مین ابراہیم و اسحق و یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا
خدا نہین ہے بلکہ زندونکا خدا ہے۔ یہ کلام نہایت خلاف واقع ہی
کہ خدا اپنی خداوندی مردون سے سلب کری اور صرف زندون کے لیئے ثابت کری

Marfat.com

اور جملہ اول مین ابراہیم و اسحاق و یعقوب جو مردہ ہین اونکا ہی خدا
ہونا ثابت ہی - باوجود اس سب خلاف واقع اور اس تناقص کے
یہ قول موسوی لکہا ہے - اگرچہ بعض الفاظ مطابق ہین لیکن سلب
خدائی خدا تعالی مردون پر سی اوس کلام سی ثابت نہین ہی بلکہ
ابراہیم وغیرہ مردون پر بخوبی ثابت ہی - تو کلام عیسوی اور موسوی
بہے آپسمین مخالف - تو اللہ کو جو تیرا خدا ہے دل سی پیار کر -
یہ نہایت عمدہ دلیل ہے کہ توحید خدا ثابت اور تثلیث غیر ثابت ہے
اور ایسی ہی سکی دلیل سی توحید ثابت ہے پہر داود روح القدس سے
اوسی کیونکر خداوند کہتا ہے - محاورہ کتب مقدسہ سی صاف ثابت
ہوتا ہے کہ ادونا جسکا ترجمہ خداوند کرتے ہین سوا ہی خدا حقیقی کے
اور پر بہی بولا جاتا ہے بادشاہ فرشتہ حاکم وغیرہ - اور یہ قول داود
کہ خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا کہ جبتک تیرے دشمن
تیرے پاؤن کے چوکی نہون تو میرے دہنی ہاتہ بیٹہا رہ - حضرت
سلیمان مراد ہین کہ وہ بادشاہت کے مصداق ہین - اور خدا کے دہنے
ہاتہ بیٹہنا اوسوقت تک حضرت عیسی کے لیئے ثابت نہین تہا
بلکہ احتمال ہے کہ حنوخ مراد ہون کہ وہ زندہ آسمان پر جا بیٹہی ہین
کتاب پیدایش باب ۵ آیت ۲۴ حنوخ غایب ہوگیا کہ خدا نے اوسی لیلیا
- اور اس قول داود کا ذکر اوپر بخوبی ہو چکا ہے وے یعنی یہود
لوگون کے دکہانیکو کام کرتے ہین اور اپنا تعویذ بڑا بناتے ہین اور

Marfat.com

پوشاک لنبا کرتے ہین - اسپر یہ تین قول ذکر کیے ہین - اول ہین کل
۲۲ آیت ہین اور اون مین احکام حیض وغیرہ لکھے ہین - دویم ارشاد
موسوی ہے کہ احکام شریعت جو مین نے بتائی اپنی دل پر رکھو اور
اپنے ہاتھ پر باندہو کہ ترک نہون - وہان تعویذ بندہنی سی کچھہ علاقہ
نہین - سویم مین وہ مضمون ہے جو انجیل مین مذکور ہے -
زمین پر کسی کو اپنا نہ کہو تمہارا باپ وہ ہی جو آسمان پر ہے - مژدہ ہو جملہ
عیسائیون کے لیئے جیسا اللہ تعالیٰ کا باپ ہونا بمعنی اصل ول حضرت عیسیٰ
کے لیئے ثابت ہے ویسا ہے اس قول سی جملہ عیسائیون کے لیے بھی
ثابت ہوا اور جیسا اقنوم ثانی حضرت عیسیٰ مین جملہ عیسائیان بھی ہوے
یہ خصوصیت حضرت عیسیٰ کے بیٹے ہونے کے لیئے نہ رہے - اسپر قول
حضرت ملاکی باب آیت ۶ حوالہ ہے کہ جسمین صرف لفظ باپ کا وارد ہے
اور وہ آیت یہ ہی کہ حضرت ملاکی فرماتی ہین کہ اگر مین باپ ہون
تو میرے کیا تعظیم اور اگر آقا ہون تو کیا عزت کرتی ہو کہ باپ کی
تعظیم اور آقا کی عزت بیٹا اور نوکر کرتا ہے - جو کوئی عبادت گاہ
کی قسم کہاتا ہے اوسکی اور جو کہ اوسمین رہتا ہے اوسکی قسم کہاتا ہے
اسپر یہ قول نقل کیا ہے جب کاہن بیت المقدس سی نکلی تو خدا کا گہر
برسی پر ہو گیا - اور مین نے ایک مکان تیری جلوس کو بنایا - اور یہ قول
نقل کیا ہے یہین مضمون اور قول داودی اے خدا تیرا گہر مجھکو پیارا
اور مکان تیرا جلال ہے - اس سب سے خدا کا گہر ہونا ثابت ہی باقی سب

Marfat.com

مضمون غیر مناسب -
اور جو آسمان کی قسم کہاتا ہے اوسکی تخت کی اور جو اوسپر بیٹھا ہی اوسکی
اوسکی قسم کہاتا ہے - اوراسپر جو ذکر ہے یہی کہ خدا فرماتا ہے کہ آسمان
میرا تخت اور زمین میری چوکی میرا گھر کہاں اور میرا آرام گاہ کہاں
- شریعت کے بہاری حکم چھوڑ دیتی ہو - اسپر یہ قول صموئیل ول
حکم ماننا اور شنوا ہونا قربانی او چربی سی بہتر ہی - اور جا آگہ ہوشع کا
قول ہے میں نیکی اور خدا شناسی زیادہ چاہتا ہوں قربانی سی اور قول
میکہ کا ذکر ہے خدا تجہسے چاہتا ہے کہ نیکی کو پیار کرے اور انصاف
کرے اور خدا کے ساتھ فروتنی - یہ سب تاکید اتباع کی حکم ہے اور
آزادی جو تکمیل سے مفہوم ہے صرف بجا دمنکران شریعت کے ہے
ابیل سے لیکر ذکریا تک کا خون تم پر آوی - اسپر ذکر قتل ہابیل نقل کیا
گیا ہے اے یروشالم جو تیرے پاس بہیجے گے اونکو سنگسار کرتی ہو
- اسپر حضرت ذکریا کے سنگسار ہونیکا ذکر کیا گیا ہے - جبتک
نہ کہو گے سلام اوسپر جو خدا کے نام سی آتا ہے مجہے پہر نہ دیکہو گے
- اسپر جو قول داود سے نقل ہے اوسکا ذکر تو اوپر ہو چکا - مگر یہ قول
مسیح علیہ السلام بشارت ہے ایسے شخص کے کہ خدا نام سے آتا ہے اور اوسکی
سلام کہا جاویگا اور جبتک کہ سلام اوسپر نہ کہا جا چکے گا یعنی اونکا
طریقہ سنت جاری نہ ہو لیگا تب تک حضرت عیسے پہر نہ آوینگے اور عبرانی انجیل میں
بمعنے برکت کہنے کے لکھا ہے اور گریک میں بھی اوسکا ترجمہ اسلام علیک

Marfat.com

لکہا ہے - اور یہ عمل اس دین اسلام مین جاری ہوا نماز مین السلام علیک
ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ سلام جو معنی لغوی اور برکات جو مناسبت
اشتقاق الفاظ مفہوم اوس لفظ ہی سی جاری ہے اور درود شریف
جو معنے سلام اور برکت کے ہے پڑہنا ہماری دین مین فرض ہے
- پس جب کہ حضرت محمد کا آنا اس کلام عیسوی سے متحقق اور اوسکے
بعد حضرت عیسی کا پہر آنا ثابت - یہ دلیل نہایت عمدہ اور برہان
اسکا جواب ان منکرون کے پاس کچہ نہین ہی بجز غلطی معنے اور جحود کے
یہ کہتے ہین کہ اس کلام عیسوی مین جو آنیوالا مذکور ہے روح القدس
فرشتہ ہے - لیکن باب ۱۲ آیت ۹ مین یہی عبارت ہے کہ اوسی یہ
قول داود نقل کیا ہے کہ وہان حضرت عیسی کے لیئے یہ مژدہ ہی اور یہان
اس ہی قول سی حضرت روح القدس مراد ہے یعنی :: بیہودی احتیاط
دلیل بخوبی ظاہر ہے کہ کبہی آنیوالا حضرت عیسی اور کبہی روح القدس
اور یہ ہی ایک دلیل کبہی انکے لیئے کبہی ونکے لیئے - سو اس سے حقیقت
دین کے حقیقت خود ظاہر ہے - مین تمسی سچ کہتا ہون کہ ایک پتہر دوسرے
پتہر پر نہیگا سب گرایا جاویگا - یہ خبر انہدام بیت المقدس کی ہے
اسپر قول ہیا بجز انہدام بیت المقدس ذکر کیا گیا ہے - اور ایسی ہی
قول آیہ ہی سیکہ نبی کا السلام علیہم اجمعین - ویرانی کی خبر معرفت دانیال
نبی کی دی گئی - اسپر انکے اقوال بدین طور نقل کی گئی ہین -
گدہ وہان ہونگے جہان مردار ہونگے - اسپر قول ایوب نقل کیا ہی

کہ اوسکی نیچے لہو پیتی ہین اور جہان مردار وہان وہ - صرف بنابر
ذکر کیا ہے ورنہ حضرت ایوب اس تمام باب مین اللہ کی قدرتون کا بیان
کرتے ہین کہ تو بکریون کے جننے کا وقت جانتا ہے تیری حکم سے
عقاب بلند اوڑتا ہے اور اپنا شکار تاکتا ہے اور اوسکی نیچے
لہو پیتی ہین اور جہان مردار وہان وہ - اور مقصود عیسوی یہ ہے کہ
جہان جہوٹی لوگ معجزہ اور کرامتین دکہلاوین گے اور اپنی کو رسول
کہلاوین گے وہان مردار خوار یعنی اونکے تابعین جمع ہوینگے - ان
دونون قول مین کچہہ بہی مناسبت نہین ہے - ان دنون کے بعد
سورج اندہیرا ہو جاویگا - اسپر قول اشعیا اور یوال نقل کیئے ہین کہ
اونمین بہی ذکر روز قیامت ہے -
اوسوقت ابن آدم کا نشان آسمان پر ہوگا - اسپر قول دانیال باب
آیت ۱۳ انسان کا بیٹا سا آسمان کے بادلون مین آیا - یہ نزول
عیسوی بمطابقت اوس خبر کے ہے کہ ہماری دین مین مذکور ہے
آسمان و زمین نیست ہو وین پر میری باتین منسوخ نہونگی - اسپر قول
داود اور اشعیا نقل ہے بذکر روز قیامت -
جسطرح نوح کے وقت طوفان ہوا ابن آدم کا آنا بہی ضرور ہوگا
- اسپر ذکر طوفان کر دیا گیا ہے -
ابن آدم اپنی حشمت سی فرشتون کے ساتہہ آکر تخت پر بیٹہی گا -
اسپر قول دانیال نقل ہے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا -

اشعیا باب ۱۳ آیت ۱۰ ۔ یوایل باب ۲ آیت ۳۱ ۔ دانیال باب ۷ آیت ۱۳ ۔ زبور ۱۰۲ آیت ۲۶ ۔ اشعیا باب ۵۱ آیت ۶ ۔ پیدایش باب ۷ ۔ دانیال باب ۷ آیت ۱۳

Marfat.com

تب بادشاہ کہیگا جو میرے چہوٹے بہائیون کے ساتہہ کیا میری ساتہہ
گویا کیا تہا ۔ یعنی خطاب خداوند نیکون کو ہوگا کہ تمنے جو سلوک
غریبون کے ساتہہ کیا تہا گویا میرے ساتہہ کیا تہا اسپر یہ قول نقل
ہے جو مساکین کو دیتا ہے خدا کو دیتا ہے سو یہ مطابقت حکم
شریعت محمدی کے ہے ۔
یہ لوگ ہمیشہ کے عذاب مین اور نیک لوگ ہمیشہ کی زندگی میں
ہونگے اسپر ذکر قیامت بقول دانیال ہے ۔
تم جانتے ہو کہ دو روز کے بعد ابن آدم مصلوب ہونی کے لیے پکڑا
جاویگا ۔ اسپر قول موسی کا مذکور ہے کہ وہ درباب تقرر عید فسح وغیرہ
ہے ۔ اور زبور کا جو حوالہ ہے وہ سردار اسمین مسیح کے مقابل منصوبہ
باندہتی ہین ۔ سو ہمنی اوپر ثابت کیا ہے کہ حضرت داود اپنی کو مسیح
کہتے ہین اور یہ قصہ بیشک وہ اپنی لیئی بیان کرتے ہین اگرچہ ہم
سمجہہ او تامل ہووی ۔
غریب ہمیشہ اپنی ساتہہ مین پر مین ہمیشہ نرہونگا ۔ اسپر یہ قول موسی کا
حوالہ ہے مسکین زمین پر سی جاتی نرہینگے تو اپنی بہائی اور
مسکین کے لیئے ہمیشہ ہاتہہ کشادہ رکہیو ۔ ان دونون مین لفظا
مشابہت نہ معنے ۔ یہوداہ نی تیس روپیہ پر وعدہ کیا کہ مسیح کو
قتل کے لیئے پکڑوادیگا ۔ اسپر قول ذکریا مذکور ہے مینے مساکین سے
تیس روپیے کہ اونکی خاطر سے گلے کو چہند چرایا ۔ بجز موافقت

الفاظ اور سب کچھہ موافقت نہین ہے۔
مریدون نے کہا کہ عید کا کہانا کہان تیار کرین۔ اسپر وہ احکام کہ جسمین
عید وغیرہ کے ذکر ہین نقل کی ہین۔ جو میرے ساتہہ رکابی مین ہاتہہ
ڈالتا ہے وہ ہی پکڑوایگا۔ اسپر قول داود علیہ السلام کہ وہ اپنا حال بیان
کرتے ہین کہ جو میرا جان پہچان اور میرا ہم نوالہ تہا اوسنے مجہپر
اوٹہائی۔ کسی ورلی مجہکو نہین ستایا بلکہ جو میرا برابر کا تہا اوسنے
۔ اور اوپر موت آپڑی ہے جیتے جی ۔۔۔ گئے ۔۔۔
بعض الفاظ کے اور کیا ہے کہ اتفاقاً اذکار مین لیسے الفاظ کا ذکر
ہوجاتا ہے۔
ابن آدم کے لیے جیسا لکہا ہے ویسا ہی ہوگا۔ اسپر زبور کا قول
ہے الہی مجہے کیون چہوڑا یا میری نجات سے کیون دور ہوا حضرت
داود اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے مناجات کرتے ہین۔ اور قول شعیا
مین ذکر کسی صاحب زادہ کا ہے۔ حضرت عیسےٰ اوسکی مصداق
نہین ہین۔ اور قول دانیال علیہ السلام اوپر مذکور ہوچکا۔ یہ میرا لہو ہی جو بہتیرونکے
کے لیے بہایا گیا۔ اسپر خروج باب ۲۴ آیت ۸ کہ حضرت موسیٰ نے
سب بنی اسرائیل کو جمع کیا اور اونہون نے اتفاق کیا کہ ہم مطیع
رہین گے تب حضرت موسیٰ نے یہ باتین لکہی اور سویرے جوانونکو
بہیجا کہ چڑہاوہ چڑہاوین اور سلامی کے ذبح کرین تب حضرت
نے خون برتنون اور قربان گاہ پر چہڑکا اور وہ عہدنامہ سنایا اور

Marfat.com

کہا کہ ہم مطیع رہین گے تب پہر حضرت موسی نی یہ لہو لوگون پر چہڑکا کہ
یہ عہد کا لہو ہے جو خدا نی لوگون سی کیا - اس آیت اور قول انجیل
کچہہ بہی مناسبت نہین وہ کون عہدنامہ اور کیسا لہو ہے
اور کیا لہو ہی سے حاجت بیان کی نہین ہے - اور یہ قول
حضرت ہارون کی ذبح کرنیکا ذکر ہے -

لکہا ہے کہ مین چرواہی کو مارونگا اور گلی چہتر جاوینگی - اس قول
ذکریا لکہا ہے اے تلوار تو چرواہی پر انسان جو میرا ہمتا ہے
چرواہیکو مار حضرت عیسی کی اگر اس سے مراد ہین تو لفظ انسان
انسانیت پر اونکی دلیل صریح ہے کیونکہ کوئی ذات موصوف
الوہیت حضرت ذکریا کا ہمتا نہین ہو سکتا ہے سوای انسان
اور یہ اعتقاد عیسائیان کہ حضرت ذکریا نے اونکو اپنا
انسانیت کے سبب کہا نہ بہ اعتبار الوہیت صرف ونکا اختلاف
محض ہے اور امر حق کا اخفا اونپر لازم آیا کہ
الوہیت کی بندی کہ اونکا ذمہ تہا -

مرنی تک میرا دل بہت غمگین رہیگا - قول
ذکر ہو چکا اپنی ہار تو کسیلئے آیا - اسیپر قول
جو تلوار کہینچتے ہین تلوار سی ہلاک کیے - اسی
احکام شریعت قصاص جو بلوجہ کو خدا کی طرف
کہتے ہین کہ سوای حضرت

فرشتون کے بارہ فوجین میرے ساتھ کر سکتا ہے - اسپر جو یہ قول نقل ہے کہ الیاع نبی کو شاہ آرام نے جب گھیر لیا تو اونہون نے دعا مانگی کہ اونکے گرد آگ کے گھوڑون کی گاڑی ہوگی - قصہ انجیلی سے نہایت غیر مناسب اسکا بون کی بات ہوئی ضرور ہے اسپر جو قول شعیا ہے اوسکا بیان اوپر ہو چکا - مشایخ سرداران کی جھوٹی گواہی یسوع پر طلب کرکے اسپر اس قول داودی کا حوالہ ہے اور اوسمین اپنا وہ حال بیان کرتے ہین اور اپنے لیے دعا مانگتے ہین -

لیکن یسوع چپ رہا - اسپر جو یہ قول شعیا ہے اسکا ذکر اوپر ہو چکا - مین تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون - اسپر جو یہ قول حوالہ ہی کہ شاہ اسرائیل نے میکہ نبی کو قسم دی کہ وہ بشارت فتح کے دیوے - بالکل نامناسب مین تجھے کہتا ہون کہ ابن آدم کو قادر کے داہنی ہاتھ بیٹھے ہو دیکھو گے اسپر یہ قول کرتے ہے کہ انسان کا بیٹا سا آسمان پر آتی دیکھا کہ سلطنت او عظمت دی گئی او سب امتین او رقومین اسکی عبادت کرینگی یہ بر بجو ہی ظاہر ہے کہ کسی صاحب سلطنت کے لیے یہ مژدہ ہی اور قول داود کا مقصود حضرت سلیمان ہین وہ جواب مین بولے کہ وہ قتل کے لایق ہے - اسپر قول سوری جسمین احکام حدود و قصاص جو شرع کرتے ہین - اونمین ایک یہ بھی ہے کہ جو کوئی خدا وند پر لعنت کرے اور کفر بکے تو وہ مستحق قتل ہے - پس عیسائیون نے اس قول کا سرسری حضرت عیسے کو ثابت کیا کہ یہ بشارت اونکے لیے ہے

کیا اچھا دین ہے کیا اچھے دیندار - اور منکران نبوت ماننا ابن
الوہیت عیسوی پر کفر لگاتے ہین -
تب اونہون نے اوسکے مونہہ پر تھوکا - اسپر قول اشعیا نشان
جسمین وہ اپنا حال بیان کرتے ہین اور دوسرے قول کا ذکر اوپر ہو چکا
سردار اماموں نے یسوع کے قتل پر شورہ کیا اسپر یہ قول نقل ہے کہ
لوگ مسیح کے مقابل منصوبہ کرتے ہین - اسکا بیان گزرا کہ مسیح سے خود
نفس داودی مقصود ہے - یرمیاہ کی معرفت جو کہا گیا پورا ہوا کہ
تیس روپیہ کو کھیت کمہار کا مول لیا - یہ قول حضرت یرمیاہ کا ہرگز
نہین ہے - کلام الہامی غلط ہونا اس دین عیسائیان مین کیا ظاہر ثابت
ہوا - یہ قول حضرت زکریا کا ہے کہ معنی اسکے اوپر گزر چکے -
یسوع کو کوڑے مارکر اونکو سونپ - قول اشعیا کا بیان تو اوپر گزرا -
اوسپر تھوکنے لگے - اسپر قول داودی نقل کیا ہے کہ حضرت داود
اپنے حال زار کے لیے دعا مانگتے ہین - اور قول اشعیا کا ذکر اوپر ہو چکا
- صلیب دیتے لگے - اسپر قول اشعیا کا حوالہ ہے اوسکا ذکر گزر چکا
پیت ملا ہوا سرکہ اوسکو دیا - اسپر قول داودی نقل ہے کہ وہ اپنا
حال ارکھتے ہین کہ ہمین کو سرکہ اور کہا اسکو زہر دیا -
نبی نے جو کہا پورا ہوا کہ میرے کپڑے بانٹ لیے - اسپر قول داودی
ہے کہ وہ اپنا حال کہتے ہین - اوسکے ساتھ دو چور مصلوب ہوئے -
قول اشعیا کا جو حوالہ ہے اوسکا ذکر گزر چکا - اپنا ہم ملا کے ہمت

Marfat.com

کرتے رہتے ۔ اسپر یہ قول داؤدی نقل ہے کہ یہ لوگ مجہپر ہنستی ہین
اور سر ہلا ہلا کے کہتے ہین کہ اسنی خدا پر توکل کیا وہ ہی اوسکو بچاوے
اور چھوڑاوے ۔ مین اونکا ننگ ہوا وی مجہے نگاہ کرکے مجہپر سر
ہلاتے ہین ۔ یہ سب اپنا حال حضرت داود کہتے ہین اسطرح
سردار امام نے اوسکو ہنسی سی کہا ۔ اور قول داؤدی و پر گذر چکا
اوسنی خدا پر اعتقاد کیا ۔ اسپر یہ قول داودی حوالہ ہی کہ وہ اپنا
حال کہتے ہین ۔ میرے خدا مجہے اکیلا کیون چھوڑ دیا ۔ اسپر زبور کا
جو حوالہ ہے تو اوسمین حضرت داود اپنا حال بیان کرتے ہین ۔
سرکہ اوسی پلایا ۔ اسپر حضرت داؤد کا قول کہ وہ اپنا حال کہتی ہین
نقل کیا ۔ بڑی عبادت گاہ کا پردہ پھٹ گیا ۔ اسپر دو قول موسوی
مذکور ہین ۔ اول مین درخواست موسوی ہے کہ تو پردہ چکن دوز
کے آسمانی وغیرہ کے رنگت کے بنا ۔ اوس پردہ دریدنی کچھہ مناسب
نہین ہی اور دوسرے مین بہی یہہی بیان ہی ۔ لاشین ولی نکلین
اسپر جو قول اشعیا ہے اوسکو بغور دیکہا جاوی کہ اون مین
تو ذکر قیامت ہے ۔ نہ اوس واقعہ کے لیئے کچھہ پیش گوئی ۔ اپنی نئی
قبر مین اوسکو دفن کیا ۔ اسپر جو قول اشعیا ہے اوسکا ذکر ہو چکا ۔
زمین پر مجھے اختیار دیا گیا ہے ۔ اسپر قول دانیال ہی کہ جسکا
ذکر اوپر ہو چکا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واسلم
اب جملہ مسلمانان اور سب ناظرین کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ

بروقت ملاحظہ اس رسالہ کے حوالہ کو بخوبی ملاحظہ کرین کہ مطلب عہد جدید
اور عہد عتیق آیت ماسبق اور مالحق سی خوب واضح ہوتا ہے ورنہ صرف
سوای اتفاقی موافقت الفاظ کے اور کچھہ لطف نہو گا۔

اب اسکے بعد ہم دوسرے فصل شروع کرتے ہین کہ جسمین اقوال
مندرجہ انجیل مارک مقدس کے نسبت بحث کیجا دیگی۔

وباللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق

اور واضح ہو کہ جو اقوال عہد جدید اور عہد عتیق کے نسبت اس فصل میں
بحث گزر چکی ہے ہم اونکی نسبت اب بحث مکرر نکرینگے بلکہ نئی
قول کی بحث ہوگی۔ مگر بضرورت

	انجیل مارقس باب اوّل	
	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

فصل دویم بیچ تحقیقات اون اخبار کے جو انجیل مرقس مقدس
کے اندر مندرج ہین اور جنکی تصدیق عہد عتیق سی کی گئی
اور جو حضرت عیسلے کے لیئے بشارت قرار دی گئی تعلیم
والصلوٰۃ وعلی سیدنا محمد الذی قفاہ الحمد للہ رب العالمین بارز ۲

نبیوں کی کتاب مین لکھا ہے دیکھہ مین اپنی رسول کو تیری آگی بھیجتا
وہ تیری روبرو راہ کو درست کریگا۔ اسپر قول ملاکی نقل ہے

یہ ترجمہ محض غلط ہے - صحیح یہ ہی کہ مین اپنی رسول کو بھیجتا ہون کہ وہ
میری آگے راہ درست کریگا - اور اسکا بیان فصل اول مین بخوبی
ہوچکا ہے - اب عیسائیان اپنی ایمان سے کہدین کہ یہ تحریف نہین تو پھر
کیا ہے - اور لفظ نبیون جو انجیل مین درج ہی ظاہر ہے کہ جمع ہی اور
سوا ملاکی نبی کے اور کسی نے یہ کلام نہین کہا - پس نبیونکا لفظ بولنا
غلط ہوا یا بقیاس تین ایک و ایک تین جمع واحد اور واحد جمع ہی
صحیح کر لیا ہے - ہیان مین ایک پکارنیوالی کی آواز ہے کہ خداوند
کی راہ بناؤ اور اسکا راستہ سیدھا کرو - اسپر یہ قول اشعیا نقل ہوکے
جسکا ذکر اوپر از فصل اول مین - وہ روح القدس مین تمکو غوطہ دیگا
- اسپر یہ قول یوایل نبی نقل ہے - اور انکی بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی
روح کو ساری بشر پر برساؤنگا - اور تمہاری بیٹے بیٹیان نبوت
کرینگے - بلکہ مین اپنی روح کو غلام اور لونڈیون پر برساؤنگا -
ظاہر ہے کہ یہ کلام تو ایسا ہے کہ جسمین خصوصیت حواریان نہیں ہی
بلکہ جملہ بشر مرد عورت پیر وجوان غلام لونڈی سب پار روح القدس سے
اور سب نبوت کرینگے - پس چاہیے کہ سب عیسائیان بذریعہ روح القدس
انجیل لکھا کرین اور ہر شخص دعوی نبوت کرے - بلکہ
فرقہ یہود مجوس ہنود اہل اسلام وغیرہ سب خصوصیت اہل دین عیسائیان
اس ثابت کے کیا ہے -
آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا ہے - اسپر یہ قول داؤد نقل ہے

کہ مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے مرے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی
مین آج تجہے جنا ہے۔ پس بنظر مناسبت الفاظ اس قول کے اوراس مجمع
زبور سے نقل کیا ورنہ حضرت داود اپنے حق مین بیان کرتی
بشارت کسیکی سے نہین ہے۔ اور عبارت انجیل تو خود دلالت کرتی ہے
کہ حضرت عیسی کے لیے یہ آواز مستقل آئی۔ پہر بشارت نقل قول
زبور اوسکو بہی مشتبہ کرنا کیا ضرور ہے معلوم ہوتا ہی کہ خود ہی مشتبہ ہو
جا کر امام کو اپنی کو دکھلا اور جو چیزین کہ موسی نے مقرر کی ہین پاک
ہونیکے لیے گزران اسپر اجماع ہین سے جو قول موسی کے نقل کیے ہین وہ
صرف ابرص کے اچہے ہونیکی تدبیر ہے تیا دسی ہوا کو ڈاہا اور
کہا ٹہر اور تہم جا۔ اسپر زبور کا یہ قول ہی کیا خداوند
پناہ اور مصیبت کی وقت حمایت۔ پس یہ ان قول
حقیقی کے لیے ہے کہ یہواہ کا لفظ
بہی اطلاق اسکا اقنوم اول
ہے۔ پس بشارت حضرت عیسی کے لیے نہین
چرتا تہا۔ اسپر قول موسی کے حوالہ ہے کہ جیسا کہا
شریعت موسی مین ہے۔ اس قول انجیل سے بجز اتفاق لفظ
نہین۔ اب کہ عیسائیان گوشت سور کہاتے ہین
کے مین یا اوسکی نسخ۔ اور نسخ کے قائل نہین مین۔ اب بجز انکا
بدعوی تکمیل یعنے آزادی از شریعت خداوندی اور کیا ہو

حساب کے دن سزا سدوم اور عمورا کی سزا سے کم ہوگی - اسپر [illegible] ذکر بربادی

قوم لوط علیہ السلام کیا گیا -

یہانتک کی جو دو کو رکھنا روا نہین ہے - اسپر یہ ہی قول موسیٰ کو نقل کیا ہے

اور ہوا تھم گئی - اسپر یہ مناجات داؤد کی ذکر ہے ای خداوند طغیانی

کی جیسے سیلابون نے اور نہرون نے جوش و خروش کیا - خداوند بلندی پر

[illegible] ہاتھون کی آواز قوی ہے اس سب مین خدا نے حقیقے مقصود

[illegible] اور [illegible]

[illegible] خبر دی کہ یہ لوگ ہونٹون سے میری تعظیم کرتی ہین پر اونکے

دل مجھسے دور ہین - اسپر یہ قول حضرت اشعیا کا نقل کیا ہے -

اور اوسکی پوشاک چمکنے لگے - اسپر یہ قول دانیال نبی کا ذکر کیا ہے -

[illegible] یہ ہے کہ اونہون نے ایک خواب دیکھا تہا کہ اوسمین کلام ایک حجابہ پر [illegible]

[illegible] اگر یہ خبر حضرت عیسیٰ کے لیئے دلیل ہے تو چاہیے کہ تمام کلام اونپر صادق

[illegible] جزو کلام کہ اتفاقاً اونپر ثابت آگیا باقی سب کلام اونکے مخالف ہے - آگ

[illegible] اوس سے نکلے اور وہ حیوان مارا گیا کہ آگ مین ڈالا گیا - یہ بات

[illegible] مین جو بشارت بیان کی جاوی - اور یہ بات کہ ایک جزو کلام تو دنیا

[illegible] صادق [illegible] باقی قیامت مین ہوگا دعوی بے دلیل ہے - اور

یہ بات کہ مراد [illegible] کہ کفارہ کی سبب آگ مین ڈالی گئی صحیح نہین ہے

کیونکہ [illegible] گناہ کو سزا دینا اور گنہگارونکو چہوڑ دینا کمال ظلم ہے اور خدا

[illegible] دوزخ مین پڑنا ان ہی ایمان والونکا عقیدہ اور ایمان ہو سکتا ہے

Marfat.com

وہ تو ایان خفیف والے تو کیونکر کہہ سکتے ہین تب ایلیاہ موسیٰ کے ساتھہ انہیں
دکھائی دیا کہ وے یسوع سے بات کرتے تھے - تب پطرس نے یسوع سے کہا کہ
ہم تین خیمہ یہان بناوین ایلیاہ اور موسیٰ اور تیرے لیئے - اسپر یہ قول
نقل کیا ہے - اور ایلیاہ بگولہ مین ہوکر آسمان پر چلا گیا - سوا اسکے اور کوئی
مناسبت انمین نہین ہے - اور اس تمام انجیل مین اکثر وہ ہی اقوال ہین
جو فصل اول مین ذکر ہو چکے ہین اسلیئے دوبارہ بحث لاحاصل ہے تمام ہوئی فصل دوم
اب شروع ہوئی فصل سویم اور اسمین بھی رعایت اسکی ضرور ہی گی
کہ جس قول کی بحث ہو چکی اسکی بحث نہوگی نئے قول کے نسبت بحث ہوگی

باب اول و دویم		انجیل لوقا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سویم تحقیقات اقوال انجیل لوقا کی

مریم نے کہا کہ میری جان خدا کی تعظیم کرتی ہے - اسپر یہ قول نقل کیا ہے
کہ حنہ نے کہا کہ میرا دل خداوند سے خوش ہے - حال اسکا یہ ہے کہ وہ قصہ اور ہی اور
یہ اور حنہ سے مراد مریم کیونکر ہے اور اسکا پسر جو ہوا مصداق عیسیٰ کے کیونکر
کیا دلیل ہے - یوسف بیت لحم شہر مین گیا - اسپر یہ قول نقل کیا ہے
خداوند نے صموئیل کو کہا تو بیت لحم جا اور وہ وہان گیا - اب ان دونون مین
کیا مناسبت ہے کہ ایک دوسرے کیلیئے بشارت ہووے بجز اتفاق الفاظ کے -
میری آنکھون نے اپنی نجات دینے والیکو دیکھا - اسپر یہ قول نقل ہے کہ زمین
سر تا سر ہمارے خداوند کی نجات کو دیکھے گی - صرف لفظ نجات ہی دونون میں

موجود ہے اسلیے بشارت مراد دیا گیا ورنہ اصل تو یہ ہے کہ یہ تمام باب القدس
بادشاہ یا اوس شخص محمود اور موعود کے لیے ہے کہ جسکے عہد مین اورشلیم
اور یہودیون نامختون اور ناپاک لوگون کے داخل ہونے سے محفوظ رہیگی
اور ان لوگون ناپاک کو اوسمین داخل ہونا منع ہوجاویگا آیت اول آخر
باب باون کی مطلب ہے کہ یہ تصدیق دولت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامختون
یعنی عیسائیون کا اور ناپاک یعنی یہودیون کا کہ اوسمین پیشاب ناپاک سے
حفاظت نہین ہے بیت المقدس مین داخل ہونا قطعاً منع ہوگیا ہے -
غیر قومون کی روشنی کے لیے ایک نور - اسپر یہ قول نقل ہے مین خداوند تجھے
بلاتا ہون اور امت کے عہد اور نور کے لیے تجھے دونگا - اگرچہ یہ بھی انصاف مگر
یہ تو سراسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے سب صاف ونکے بیان کو
ہین یہ سب باب دیکہا جاوے تو حقیقت معلوم ہوگی چنانچہ آیت الحین صاف کر
کہ بیابان اور اوسکی بستیان کیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے
سلع کی بستی والے سرود گائین اور پہاڑونکی چوٹیان پرسے للکارین
یعنی امر کہ بنی کیدار کے لیے باعث رفعت اور طرف ہوا حضرت
عیسے اوسکی مصداق نہین مگر حضرت محمد علیہما السلام اور دوسرا قول
حضرت شعیا اپنا حال بیان کرتے ہین - یہ تو کم ہے او تو یعقوب کے
فرقون کو اوٹھالی اور اسرائیل کے بچے ہوؤن کو پھیر لاوے میرا بندہ ہوے
اور ان نون مین اوسنے کچھ نہ کہایا - اسپر لکہا کہ حضرت موسی چالیس دن
خداوند کے پاس رہے احکام لوحون مین لکھی اور کچھ روٹی نہ کہائی -

Marfat.com

اب یہ فعل موسےٰ کو حضرت عیسےٰ کے لیئے کیونکر بشارت ہو سکتا ہے —
لکہا ہے کہ آدمی فقط روٹی سی نہین جیتا بلکہ ہر ایک حکم سی جیتا ہے —
اسپر وہ احسان جو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر کیا کہ ہمنے تجہکو من دیا
کہ تو جانی کہ آدمی خدا کے حکم سی زندہ رہتا ہے لکہا ہے — سوا مناسبت
الفاظ اور کچہہ مناسبت نہین ہے — مبارک ہو تم جو بہوکی ہو کہ تم سیر ہو گے
اسپر یہ قول نقل کیا کہ پیاسو آؤ جنکے پاس نقدی نہو مول لیو دودہ اور
دین بی مول خریدو — اس قول مین اور قول انجیلی مین کیا کچہہ فرق ہی
مین تمکو تمہارے دشمن پر قوت دیتا ہون اور سانپ اور بچہو وغیرہ تمکو نقصان
نکرینگے بلکہ تمکو اونپر اختیار ہے — اسپر تین قول بشارت کی لیئے نقل کیئے ہین
— اول وہ مین یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ انہون نے جسنے سونیکا بچہڑا
بنایا اوسین مجہکو میٹ دے حکم ہوا کہ مین اونکو میٹ دونگا — اور سوم یہ ہی
یہ کہ اوس وقت میکائیل جو سردار ہے قوم کی حمایت کو کہڑا ہوگا — اوس وقت تیری
لوگ نجات پا وینگے — پس قول انجیل اور اقوال ذیل مین کچہہ بہی مناسبت نہین
جب وہ اوسنے یہ باتین کہہ رہا تہا تب کاتب اور فریسی اوسکو بہت دق اور
ایذا دینی لگے اسپر یہ قول داؤدی نقل کیا ہے کہ مجہے بیلون نے گہیر لیا
وہ مجہپر پہاڑنیوالی شیر کیطرح دوڑتے ہین — حضرت داؤد تو اپنا حال
خداوند سے کہتے ہین — کسی کی طرف کیا اشارہ اور کسکی لیئے کیا
بشارت مین صبح کے لیئے نہین آیا بلکہ جدائی کے لیئے — اسپر یہ قول میکہ نبی کا
ذکر ہے — لیکن مین خداوند کی طرف دیکہتا ہون اور نجات کے خدا کا منتظر ہون

ان دونون قول مین کچھ مناسبت نہین ۔ اور بجاوینی وایکا ذکر کہ جسکو
انتظار ہے فصل اول مین بخوبی ذکر ہوچکا ہے ۔
اور اس فصل مین جملہ وہ اقوال کہ باقی ابواب انجیل لوقا مین مذکور ہین لکھنا
کچھ ضرور نہین کہ سبکا بیان فصل اول و فصل دوم مین ہوچکا ہے ۔
ان ہی اقوال کو بار بار بیان کرتے ہین اور پھر بحث کرنی بیفائدہ ہے
اب فصل سوم کہ ختم ہوچکی فصل چہارم بیچ تحقیقات اقوال مندرجہ انجیل یوحنا
کے شروع کی گئی اور اسمین یہہ ہی لحاظ رہیگا کہ جونسی بحث ضرور ہوگی
وہ لکھی جاویگی ور اقوال مذکورہ کے نسبت بحث نہوگے ۔
وباللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق ۔ وصلی اللہ علی سید محمد وآلہ وصحابہ
وازواجہ واہل بیتہ وامتہ وہاشم الذی آمن بہ وسلم
اور سوائے بشارات کے جو عہد عتیق سی نقل کئے گئے ہین ور اقوال کے
نقل و بحث نہوگی کہ اناجیل ور اعمال ور خطوط وغیرہ کے جو اسمین
ایک دوسری کی تاکید کے لیئے حوالہ ہے فقط

انجیل یوحنا		باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم بیچ تحقیقات اون بشارات کے جو حضرت
عیسیٰ کے لیئے عہد عتیق سی ان یوحنا مقدس نے اپنی انجیل
مین لکھی ہین اور سوا بشارات کے اور سوا قول جدید کے

اور بحث ضرور نہین کہ پہلی کر ہو چکا ہی

ابتدا مین کلام تہا اور کلام خدا کے ساتہہ تہا اور کلام خدا تہا یہی ابتدا مین خدا کے ساتہہ تہا سب کچہہ اوس سے پیدا ہوا اور جو پیدا ہوی اومین سے ایک چیز بغیر اوسکی پیدا نہوی - زندگی وسمین تہی اور وہ زندگی آدمیونکا نور تہا اور نور تاریکیمین چمکا پر تاریکی نے اوسی دریافت کیا پہلی ہم اس کلام کی شرح لکہتے ہین - واضح ہو کہ یہ امر تو مسلم اور معلوم ہی کہ ایک ذات مستجمع جمیع صفات کمالات علت کاملہ جملہ علل ناقصہ و جملہ معلولات کے لیے ازلی ابدی قدیم لا ابتدا ولا انتہا موجود ہے اور جب وسنی ارادہ کیا اظہار ایک کارخانہ عجائب کا ہو وی تہا اگرچہ جملہ اوصاف وسکی مثل رزق و رحم و قہر و اماتت و احیا اور ملک و علم وغیرہ اوسکی ذات کے ساتہہ قدیم ہین لیکن ایجاد و اظہار اور وجود و ظہور عالم ماسوا کا صرف صفت کلام امر پر موقوف ہے - اسی لئی وہ وصف جو بنا عالم ماسوا کا سبب ابتدا مین تہا کلام تہا اور اور اوصاف کا ظہور جو تعلق ساتہہ موجودات کے ہون وہ اسکی بعد اسلئی خیال کیا گیا کہ اونکا اثر بعد ظہور اثر کلام ہو گا یعنی اثر کلام اول موثر ہوا سب پر ابتدا شمار کیا گیا - اور چونکہ اوصاف خدا کی خدا کے ساتہہ قدیم ازلی ابدی ہین - اسی لیے یہ کہا کہ یہ وصف کلام جو ابتدا موثر کیا گیا خدا کے ساتہہ تہا - یعنی کوئی یہ نسمجہہ لے کہ معنی ابتدا مین کلام تہا یہہ ہین کہ خدا کلام ہی تہا - اور چونکہ موثر حقیقی اور علت تامہ خدا ہی اور یہ وصف کلام بظاہر وسیلہ ایجاد ما سوا ہوا اسلیئی وسکو تعلیلا یہہ کہا کہ

کلام خدا تھا جیسا کہ یوحنا مقدس کی عادت ہے کہ غالبا وصف کو موصوف
حمل و اطلاق کرتی ہین خط اول یوحنا مقدس باب ۴ آیت ۸ جو کوئی
پیار نہین کرتا سو خدا کو نہین پہچانتا کیونکہ خدا محبت ہے - پس اگر وہ معنی
جو ہمنی کہی ہین صحیح نہون بلکہ خود کلام ہی خدا ہووے تو اس حوالہ کے
موافق محبت ہی خدا ہووے اور یہ تو عیسائیون کے اور خود یوحنا مقدس کے
نزدیک بہی غلط ہوگا - اور یہی معنے آیت دوم کے ہین کہ کلام جو وصف ہے
اپنی موصوف کے ساتھہ تھا جیسا کہ آیت اول جملہ دوم کے معنی مین
اور آیت سوم کے معنے صاف ظاہر ہین کہ جو کچھہ پیدا ہوا بذریعہ حکم کے
وہ کلام ہی پیدا ہوا - بمطابقت قرآن شریف کے اور جب کسیکے پیدا کرنیکا
ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہوجا سو وہ ہو گیا - پس بے وصف کلام یعنی سوا
اس صفت کلام کے اور وصف کے ذریعہ سی پیدائش نہین ہوئی کا اور اوصاف
اور کام کے لیئے ہین - اسی لیئے فرمایا کہ سب کچھہ اس سے یعنے کلام سے
پیدا ہوا اور جو کچھہ پیدا ہوا ہے اونمین سی ایک چیز بغیر اسکے یعنی بغیر کلام
بذریعہ اور وصف کے پیدا نہوئی - جیسا ان آیات سی ثابت ہوا کہ وصف
کلام خدا کے ساتھہ تھا ایسا ہی اب دوسرا وصف زندگی اوسمین ہے یعنی اللہ تعالے
متکلم اور زندہ ازلی ابدی ہے - اور وہ یعنی اللہ تعالے آدمیون کی زندگی کا
نور تھا یعنی خدا تعالے نے اپنی روح آدم مین پہونکی کہ باعث اوسکی
زندگی کا ہوا پیدائش باب ۲ آیت ۷ کہ خدا نے آدم کی ناک مین زندگی
دم پہونکا اور وہ ہی نور یعنی زندگی در روح جو خدا نے آدم کو بخشی تہی

Marfat.com

تاریکی مین یعنی جسم و قالب آدم خاکی مین چمکا پر تاریکی نے [illegible]
اور اوسکی اولاد نی اوسکی ریاضت نکیا یعنی جو اوسکا حق یعنی معرفت اور
عبادت تھا ادا نکیا کہ آدم نے خلاف حکم کیا یعنی درخت جو منع کیا گیا تھا
کھایا اور حکم کو پیش نظر نرکھا کہ خلاف عہد عبادت تھا اور معرفت
کیا اور ایسی ہی اولاد آدم نی کہ خلاف عہد عبادت اور معرفت کے
اتباع حکم نکیا پیدایش ۳ باب آیت ۶ اور پیدایش ۶ باب [illegible]
تب خدا نے کہا کہ میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ [illegible]
بیٹون کے پاس گئی اور آدمیون کی [illegible] زمین پر [illegible]
معنی اس کلام کے یہ ہین جو بیان کیے کہ سیاق و سباق [illegible]
توراۃ وغیرہ سب اسکی موافق اور مؤید ہے اب عیسائی [illegible]
کہ اس کلام یعنی ان پانچ آیتون سے حضرت [illegible]
کلام جو ابتدا مین تھا اور جو خدا کے ساتھ تھا اور جو خدا تھا [illegible]
جو خدا مین تھی اور وہ نور جو آدمیون کی زندگی کا باعث تھا اور [illegible]
چمکا کہ اوسکو نہ پہچانا حضرت عیسیٰ ہی تھے۔ وانصاف ہو کہ [illegible]
عیسائیان سن دعوی پر اونکے نہین ہے۔ کیونکہ [illegible]
وصف جو اپنی موصوف کے ساتھ قیام پذیر ہے یعنی [illegible]
زندگی جو جوہر متکلم اور جوہر زندہ کے ساتھ قائم ہے اپنی [illegible]
جدا ہو کر بشکل انسان آدمی اور عرض جوہر ہو جاوے اور خدا [illegible]
بے وصف تکلم اور حیات کے رہ جاوے۔ اور یہ بھی نہین ہو سکتا ہے

Marfat.com

کہ یہہ کلام اور حیات خدا مین رہی اور یہہ بشکل عیسی آئی کہ اسمین
تجزی اوسکی عرض اور وصف کے لازم آتی ہے اور اوسکی صفات مین
تجدد اور تغیر اور انتقال پایا جاتا ہے - اور سوا اس محال عقلی اور
نقلی کے کوئی قرینہ اس کلام انجیلی مین اونکے خدا ہونیکا موجود نہین ہے
- اور بعض عیسائی یہ کہتے ہین کہ الفورڈ اور انشاسن جو محقق اور مفسر
ہین یہ کہتے ہین کہ معنی کلام کے پیدا کرنیوالا اور حقیقت کا ظاہر کرنیوالا
- اور کلمہ ظہور ازلی خدا کا ہے اور اوسکا کام ارادہ ہے بلکہ وہ خود
ارادہ ہے اور ارادہ بی علم جاری نہین ہو سکتا ہے کہ وہ عقل ہے
پس خدا مین دو اصل ہین ایک عقل باطنی دویم ارادہ پس اول کو باپ
دویم کو بیٹا کہتے ہین کہ اول حاکم ہے اور دویم محکوم اور یہ ارادہ
جامہ انسانیت قبول کر کے عیسے مسیح بن گیا - اور ایسے ہی زندگی و نور
خدا جامہ انسانیت لیکر عیسے مسیح بن گیا - ظاہر ہے کہ جملہ صفات اور
تمام اعراض اپنی موصوف اور اپنی جوہر کے تابع اور محکوم ہوتے ہین
پس حیات اور علم اور قدرت اور تکوین اور احیا اور رزق دنیا اور
قہر اور رحم اور عدالت اور جملہ اوصاف سب چاہیے کہ بیٹا ہووین خصوصیت
ایک صفت کلام کے کیا ہے اپنے ظہور پر سب موثر اور تابع ہین -
اور کوئی عقلی دلیل نہین کہ وہ روشنی اور ارادہ حضرت عیسی ہوگی اور
نہ کوئی وجہ نقلی بجز فرض کے اور اگر صرف الفورڈ اور انشاسن مفسرین
کا قول بی دلیل قابل تسلیم ہے تو ہماری تفسیر جو موافق کتب مقدسہ کے ہے

Marfat.com

بالا دلی قابل تسلیم ہے اور انکا کلام صرف عقلی ہے نہ موافق عقل کے ہے
اور نہ از روی الہام کے ہے۔ اور آیت اول پر جو یہ حوالہ لکھتے ہین وہ
یہ کہ ابتدا مین خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیا اب ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ کلام جو انجیل مین مذکور ہے یہ آیت ہی جو آسمان و زمین کے پیدائش
کا جسمین ذکر ہے۔ اگر یہی معنی ہین تو موافق ہماری تفسیر کے ہین
اور اگر یہ معنی نہین بلکہ یہ معنی ہین کہ اوسمین جو الوہیم ہے وہ لفظ جمع ہے
کہ اوس سے کثرت ذات حقیقی کے اصول کے مقصود ہے۔ واضح ہو کہ اگرچہ
یہ لفظ بشکل جمع ہے لیکن صرف تعظیم کے لیے یہ تشکیل استعمال کیے گئے ہے
اور تمام کتب مقدسہ مین جمع کے لیے کہین اسکا ذکر نہین ہے بلکہ یہ معنی
حاکم یا سردار وغیرہ تعظیما یہ لفظ ادا کیا ہے کتاب خروج باب آیت
اور صد ہا مقام ایسے ہین مگر اونکی نقل مین طوالت ہے۔ پس صاف ہے
کہ ہر شخص مثل موسیٰ و فرعون کہ جسکے لیے یہ الوہیم ادا کیا ہے سب مین اقانیم
ثلاثہ موجود ہون۔

دوسرے حوالہ مین یہ ہے کہ حکمت زمین کی پیدائش سی پہلے ہوا ہوگی
اور بعض یہ کہتے ہین کہ چونکہ حضرت عیسےٰ مختارانہ زندہ اور تندرست کرتے
تھے اسلیے وہ طور ارادہ باطنی کے ہین سو واضح ہو کہ انجیل یوحنا باب
پنجم آیت ۱۹ اور آیت ۳۰ اور باب ششم آیت ۳۸ باب ہفتم آیت ۱۶ و
باب ہشتم آیت ۲۸ مین حضرت عیسےٰ خود فرماتی ہین کہ بلا مرضی باپ کے
مین کچھہ نہین کر سکتا۔ مین آپ سی کچھہ نہین کر سکتا جیسا سنتا ہون

حکم کرتا ہون اس سی ونکا بے اختیار ہونا معلوم ہے بلکہ مجبور اور محکوم ہین پس جب دلیل باطل تو دعوی الوہیت بھی باطل۔ اور پادری فانڈر صاحب وغیرہ یہ کہتے ہین کہ دلیل دعوی خدائی کی یہ ہے کہ مین خدا مین ہون اور خدا مجھہ مین ہے لیکن یہ مدعیان الوہیت اس آیت ۲۰ و ۲۱ باب ۱۴ انجیل یوحنا کو نہین دیکھتے ہین کہ حضرت عیسے کا یہ قول کہ اوس دن تم جانوگے کہ مین باپ مین ہون اور تم مجھہ مین اور مین تم مین ہون۔ پس اس سے تو صرف حضرت عیسیٰ کا خدا ہونا ثابت نہین بلکہ جملہ حاضرین بلکہ عیسائیونکا خدا ہونا [illegible] ثابت ہونا حسب اصطلاح جیسا بیان ثابت ہوتا ہے۔ اور پادری فانڈر صاحب وغیرہ یہ لکھتے ہین کہ کلام معانی فرشتہ سے اور کلام عیسیٰ و حواریین سے خدا اور خدا کا بیٹا ہونا انکی لیے ثابت ہوا۔ واضح ہو کہ جملہ کتب مقدسہ مین خدا جو ترجمہ الوہیم کا ہے غیر ذات حقیقی پر بہت بولا گیا مگر نہ بمعنے حقیقی بلکہ بمعنی حاکم و سردار وغیرہ۔ اور خدا کا بیٹا ہونا کتاب پیدایش ۶ باب ۲ آیت مین جو بنی آدم پر بولا گیا ہے۔ تو خصوصیت حضرت عیسے کے نہین ہے۔ او معنی خاص کے کوئی دلیل نہین ہے۔ اور خدا سے حضرت عیسیٰ کے حسب اصطلاح کہ ذات اقنوم ثانی ہونا جب ثابت ہوتا کہ یہواہ کا لفظ اونپر بولا جاتا کہ وہ اسم ذات ہے اور اسماء صفات الوہیم وادونائی کے بولنے سے تو خدائی اصطلاحی ثابت نہین ہوتی ہے۔

کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا اور ہمنی خوب حشمت سے اوسکو دیکھا۔

پس عیسائیان آیات سابقہ سی خدائے حضرت عیسیٰ کی ثابت کرتے ہیں
اور اس کلام سی اونکی انسانیت اور کہتے ہین کہ خدا میں نے انسان کے ساتھ
ترکیب و علاقہ پایا ہے - اسپر کوئی دلیل و کوئی ثبوت نہیں ہے یہ نہیں کہتے
کہ کلام یا ارادہ مجسم ہو گیا - اگر اسکے معنی یہ ہی لیے جاوین تو خدا کی
مجسم ہونا ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ ایک صفت کلام یا ارادہ کی مجسم ہونا
ثابت ہوا - پس معنی حقیقی اس کلام کے یہ ہین کہ صفت کلام خدا
جسم پذیر یعنی مخلوقات تمام ظاہر ہوئی اور اگر یہ معنی نہ لیے جاوین تو بخیر
اجمال کلام اور کیا معنی ہو سکتی ہین - اسکی بعد تم آسمان کو کھلا اور
… [illegible] … دیکھوگے - اسپر یہ حوالہ ہے کہ حضرت …
حضرت یعقوب کو نصیحت … شادی … کی
اسمین کچھ علاقہ اور لگاؤ حضرت عیسیٰ کا نہیں … اور …
کچھ مناسبت … نہین ہے -

میری لیے … گواہی مقبول نہیں - اسپر … نقل … گواہی
عدالت مین مقبول ہوگی - یہ اگر … کے لیے … کے
حضرت عیسیٰ با اعتقاد عیسائیان … باطل … ہے
ورنہ اس تطبیق کی کوئی وجہ نہیں -

مین ابراہیم کے ہونے سی پہلے ہون … یہ قول موسیٰ کی نقل کیا ہے
کہ خدا نے کہا کہ مین وہ ہون جو ہون اور تو بنی اسرائیل سے کہنا کہ وہ جو
ہے اوس نے مجھے بھیجا ہے - ان دونون قولون مین کچھ بھی مناسبت نہیں ہے -

Marfat.com

حضرت عیسے نے کہا کہ کیا کتاب مین نہین لکھا کہ تم ہی خدا ہو تو اگر
مین نے اپنے کو خدا کہا تو کیا کفر ہے ۔ اسیر یہ قول نقل ہے مین نے کہا کہ تم
سب الہ ہو اور الہ کے فرزند ۔ پس کیسی عمدہ دلیل ہے کہ خدائی عیسیٰ
علیہ السلام کی حقیقی نہین ہے اور نہ فرزندی اونکی اصطلاحی ۔ ورنہ
سب خدا ہین اور سب خدا کے فرزند ہین اختصاص عیسیٰ باطل و زائل ہے
اب واضح ہو کہ یہ تمام انجیل صرف ایسی اقوال سے بھری ہوئی جو فصول سابقہ
مین مذکور ہو چکی اور باقی اقوال عہد جدید ایک دو سر کیے لیے سند مین
اوسکا ہم اعتبار اسلیے نہین کرتے ہین کہ جو دعوی ... لیا ہے
اب ہم برعایت مراتب مذکورہ اس فصل چہارم کو ختم کرکے فصل
پنجم درباب اقوال مندرجہ اعمال حواریان شروع کرتے ہین ۔
و باللہ التوفیق و توفیقہ خیر رفیق و صلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ
و اصحابہ اجمعین و علی ہاشم الا فطسیہ معہم آمین ۔

اعمال		باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ و صحابہ اجمعین

فصل پنجم درباب تحقیق اقوال مندرجہ اعمال کے ہے

جب کہ وہ ی دیکھتے تھے کہ وہ اوپر اوٹھایا گیا ۔ اسیر یہ لکھا ہے
تو اونچے پر چڑھا تو نے اسیرون کو اسیر کیا تو نے لوگونکو فتنہ انگیز تک
انعام دی تا کہ خداوند خدا اون مین بسے ۔ اس کلام وارد کے مین اونچے پر

یا روم کا ہے جسکے معنے بلندی مرتبہ اور رفعت قدر کے ہین نہ بلندی پہاڑ
یا مکان جو مقصود اس کلام حواری کا ہے - اور اس قول داود کے وہین
مژدہ ہی اوس شخص کے لیے کہ لوگونکو اسیر کریگا اور لوگونکو انعام دیگا
اور صاحب ہدایت اور ارشاد ہوگا کہ خدا اون مین بسی یعنی خدا کی
عبادت اور اوسکی یاد اون مین ہر وقت جاری رہیگی - سو حضرت
عیسے نے نہ کسیکو اسیر کیا نہ اونہون نے کسیکو انعام دیا سو یہ کام اونکے
جو سوائے ہدایت باطنی اور رفعت مرتبت کے حکومت اور سلطنت ہی
اوسکو ہوئے - لیکن اسکے باب زبور مین لکھا ہے کہ اسکا مکان ویران
ہوگا اور اوسمین کوئی نہ بسیگا - اور ایسی ہی آیت ۱۶ یہ بھی زبور کا
حوالہ ہے کہ جنمین حضرت داود اپنی دشمنون کے لیے دعا بد کرتے ہین
یا اپنی دوست کی شکایت کرتے ہین کہ دوست باعث ہلاکت ہوا -
تو گو اسمین کسی کے لیے بشارت نہین ہے لیکن بفرض محبت بشارتہا
کہ جنکی پیشینگوئی انبیاء سابقین نے پہلے خبر دی ہے - سیطرح کی
بشارتین نکالنی دشمن سنکر محبت قوی کا سکہا لسے - یہود کہ
کہ جنکی نیت پہلے سے ثابت ہے وہ کیونکہ مقدس اور قابل اعتقاد ہونگے
اوسی جو خدا کے حکم سے تمنے پکڑا اور صلیب پر کھینچکر قتل کیا مگر خدا نے
گرہ موت کی کہولکر اوسکو اوٹہایا کیونکہ ممکن نہ تہا کہ وہ موت کے
قبضہ مین رہے کہ داود کہتا ہے کہ مین اپنے خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے
حاضر دیکھتا ہون وہ میرے داہنی طرف ہے سے میرا دل خوش ہی میرا

Marfat.com

چین سے رہیگا اور اسکی روح کو برزخ مین نہ چھوڑیگا اور نہ سڑنی دیگا
یہ کلام بہت بہت حضرت عیسیٰ کے ہے بہت صحیح اور درست ہے کہ بنی اسرائیل
نے اپنے گمان مین انکو قتل کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اونکو موت سے قبضہ کر
کے آسمان پر اوٹھا لیا - اور یہ گمان تھا یہونکا کہ مرکر قبر مین تین دن تک
رہنا انکے بدلے سزا پاکر اوٹھا یہ کلام حوارمین کے خلاف ہے - اگر
[illegible] قبضہ سے کیونکر انکو نجات ہوئی اور قبر مین
[illegible] ہوئی تھی کیونکر دل خوش اور بدن چین سے رہا اور انکو
[illegible] سبب تین تو جب مستحق ہوتی ہین کہ ابتدا ہر موت ایسی
[illegible] یہ کلام غلط اور ظاہر نا غلط - آخر جو بات حق ہی
[illegible] زبان پر آہی جاتی ہے - وما قتلوہ وما صلبوہ الی آخر الآیات
اور سوا اسکے قول داؤد کہ ہین تو لفظ یہوواہ ہے جو ذات اقنوم اول ہے
[illegible] واسطے طرف حضرت عیسیٰ کا ہونا اس کلام سے
ثابت نہین اور یہ [illegible] وہ اپنے لیے کہتے ہین نہ اور کسی کے لیے
[illegible] کہ خداوند [illegible] مسیح کو پیدا کر کے
[illegible] تخت پر بٹھائیگا - اسی [illegible] بشارت [illegible] کے
[illegible] اول ہین خطاب خداوندی حضرت داؤد کو
[illegible] تخم کو جو تیرے صلب سے ہوگا تخت اونچا اور اوسکی
سلطنت برابر قائم رکھونگا اور وہ میرے نام کا ایک گھر بنا دیگا [illegible]
[illegible] حضرت سلیمان کے لیے ہے کہ داؤد کے صلب سے اون

Marfat.com

نفرت ہے اور صاحب سلطنت ہوکر اور اونھون نے بیت المقدس بنایا
حضرت عیسیٰ پر یہ سب بلا تحقیق فرض کر لی ہین اور یہی حال
دوسرے قول کا ہے ۔ اور مسیح سے مراد حضرت سلیمان ہین کہ
ہر بادشاہ جسکے سر پر تیل ملا جاتا تھا اوسکو مسیح کہتے تھے ۔ اور
کود کے اوٹھ کھڑا ہوا اور چلا اور چلتا پھرتا عبادتگاہ مین گیا
اسپر قول بشارت کے لیئے لکھا ہے لیکن انجیل متی باب ۱۱ آیت ۵
مین بہت قول حضرت عیسیٰ کے لیئے بشارت لکھی ہے کہ جب اندھے
لنگڑے وغیرہ اچھے ہوئے ۔ اب ایک دعوی کبھی اوسکے [illegible]
حضرت عیسیٰ ہین اور کبھی اوسکے حواریین [illegible] کیا یہ ہوسکتا ہے کہ
ہر ایک کے دعوی درست ہے ۔

پولس مقدس نے کہا کہ خدا کا ہاتھ تجھپر ہے تو اندھا ہوگا اور سورج
نہ دیکھیگا ۔ اسپر قول موسیٰ ہے کہ جب فرعون سے کہا کہ اگر [illegible]
کیا تو تجھپر سب مصر کے مویشی مرینگے اور [illegible]
نہ مرینگے ۔ یہ ذکر موسیٰ و فرعون کا ہے [illegible]
نہین الا [illegible] اور وہان مرنا مویشی کا ہے اور یہان اوس [illegible]
جادوگر کا اندھا ہونا دونون مین مناسبت کچھ نہین [illegible]
مثل ہے خدا نے موافق اپنے وعدہ کے [illegible] پیدا کیا ۔ [illegible]
قول [illegible] ۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکا بیان [illegible]
[illegible]

نسل سے ایک شخص صاحب حکمت اور خرد اور صاحب سلطنت
ہوگا کہ وہ سلیمان ہین علیہم السلام۔ حضرت یسوع کا کچھہ اشارہ تک
نہین۔ اور آخر تک دیکھا گیا تو بجز اون اقوال کے کہ جنکا ذکر اوپر
ہو چکا کوئی نیا ذکر نہین ہے۔ اس لیئے یہ فصل ختم کرکے فصل
ششم درباب خطوط پاولوس مقدس کی شروع کی گئی ہین۔
باللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین رب ولی علما

فصل ششم بیچ بیان اون اقوال کے جو پولوس مقدس کے خطوط مین ذکر کیئے ہین٭

ان سب خطوط کو دیکھا گیا تو کوئی امر نیا ذکر نہین ہے بجز اسکے
کہ شریعت سی آزادی کی تعلیم ہے چنانچہ خط بنام گلاتیان
باب سویم آیت از ۱۰ تا ۱۳ شریعت کو ایمان سی کچھہ علاقہ نہین
ہے جو کوئی شریعت پر عمل کرے وہ ملعون ہے اسلیئے ہم علیسائی
عمل نکرین ورنہ ملعون ہون گے چنانچہ حضرت عیسے ہمارے بدلی
شریعت پر عمل کرکے ملعون ہو چکے۔ یہ سب کلام اور عقیدہ توراۃ اور
کلام عیسوی کے خلاف ہے اور کوئی دلیل اسپر پیش نہین کرتے ہین
کہ عمل ایمان سے کیون متعلق نہین ہے۔ اور کیون باعث نجات
نہین ہے یعنی جب ایمان ہوی تو پھر آزادی شریعت کیون ہے

اور شریعت باعث لعنت یا وصف بیان کیوں ہے - لیکن یہ قول شریعت موسوی کا لبشارتًا نقل ہے کہ جو صلیب پر کھینچا گیا ہے وہ ملعون ہے کیونکہ وہ بحکم شریعت خداوندی واجب القتل تھا پس چونکہ حضرت عیسےٰ بھی صلیب کھینچے گئے اس لیئے واجب القتل ہوئے - اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ حضرت عیسےٰ مصداق اس لعنت کے ہوئی یا نہیں حقیقت یہ ہے کہ حکم شریعت صرف واجب القتل سی متعلق ہے نہ مظلوم اور مقتول بیگناہ سے - حضرت عیسےٰ مرتکب کسیکے قتل یا زنا وغیرہ کے نہ تھے جو یہ حکم اونپر وارد ہووی اور یہ بات کہنا انکی کہ وہ ملعون ہوئے انکے سخت دلی پر دلالت کرتا ہے اوس نفس مقدس کو ایسا کہنا اور ایسا جاننا صریح کفر ہے - علاوہ اسکے یہ قول حضرت عیسےٰ کے لیئے بشارت قرار دی گئی ہے یہودیوں کو اونکے لعنتی ہونے اور اونکے واجب القتل ہونے کی بہت عمدہ دلیل ان عیسائیوں نے دیتی اسیواسطے نادان کی دوستی سی جان اور ایمان کا خطرہ ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم ثو

خطوط یعقوب وغیرہ رسولان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل ہفتم - خطوط یعقوب اور پطرس اور یوحنا رسولوں کی دیکھو کسی مین اخلاق کی تعلیم ہے اور کسی مین آزادی از حکم شریعت خداوندی کی تعلیم ہے - مگر یوحنا رسول کے خط اول باب دوم میں

Marfat.com

لکھا ہے آیت اوّل میرے بچو گناہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے
تو باپ کے پاس نیک یسوع مسیح ہمارا وکیل ہے وہ ہمارے گناہوں کا
کفارہ ہے اور فقط ہمارے ہی گناہ کا نہیں بلکہ تمام دنیا کا ۔ یہ
دین عیسائیوں نے ایسا اچھا نکالا ہے کہ عیسائیوں کو تو کچھ گناہ کا
خوف نہ رہا اور ساری دنیا کو حاجت ایمان کی نہ رہی ۔ حضرت
عیسے سب کے لیے کفارہ ہو گئے ۔ پس خدا نے جو دوزخ بنایا اور
روز قیامت حساب کے لئے مقرر کیا اور سب انبیاء روز حشر اور
دوزخ کے عذاب سے ڈراتے تھے سب بیہودہ اور رائگان گیا
اور اب بھی جو عیسائی واسطے دین پھیلانے کے کوشش کرتے
ہیں کار بیکار ہے اسلیے کہ تمام دنیا بسبب کفارہ عیسوی بخشی گئی
عیسائی لوگ جیسے جہنم سے محفوظ رہیں گے ویسی ہی تمام دنیا
مجوسی یہود اہل سلام ہنود محفوظ رہیں گے ۔ واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم تو اتم
۔ اب ختم ہوئی یہ فصل ہشتم بھی اور مشابہات کو جو دیکھا گیا تو کوئی امر
ضروری البحث نہیں ہے اس لیئے اوسکے اقوال قابل تعرض نہیں
ہیں مگر بشارت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو یوحنا مقدس نے حضرت عیسے
کی زبانی بیان کی اور اوسکا سوائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کوئی اور مصداق نہیں ہے وہ یہ ہے باب دوم آیت از ۲۵ تا
آخر مگر جو تمہارے پاس ہے اوسی جبتک کہ میں آؤں تھامے رہو اور میں
اوس ہے جو فتح مند ہوتا ہوں اور میرے کاموں پہ انتہا تک عمل کرتا ہے

Marfat.com

غیر ملکیون پر سلطنت دونگا اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکم
کرینگا اور وہ مٹی کے برتنون کی مانند چور ہو وینگے کہ مین نے
یہ اپنے باپ سے پایا ہے اور مین اوسکو صبح کا ستارہ دونگا۔
لوہے کا عصا تلوار ہے۔ کسی حواری اور کسی نصرانی کو تلوار سے
اپنے دین کا کام کرنا نصیب نہین ہوا بلکہ اونکو ممانعت ہے سو
یہ کام اونکے ارشاد کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
اونکی امت نے کیا۔ اور صبح کے ستارہ کی حقیقت یہ ہے کہ حسان
بن ثابت انصاری سے معارج النبوۃ مین یہ روایت ہے کہ صبح روز
ولادت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین نے مدینہ مین ایک یہودی کی
آواز سنی مین اوسطرف گیا دیکھا کہ وہ ایک ٹیلہ پر کہڑا ہے اور چیخ رہا ہے کہ
کوکبہ احمدی نے طلوع کیا کہ اس سے پہلے کبھی طلوع نہ ہوا تھا مگر
سوا روقت ولادت پیغمبر آخر زمان کے اور وقت اوسکے طلوع کا نہیں
ہے اور وہ ستارہ اوس صبح کے وقت سب حاضرین نے دیکھا اور
یہ خبر ابو قیس بن عدی کو پہنچی اوسنے کہا درست ہے یہ وقت اونکی
ولادت کا ہے۔ جب حضرت نے صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین دعوت
اسلام شروع کی اور مدینہ مین خبر آئی ابو قیس نے تصدیق کی اور جب
حضرت مدینہ مین آئے تو ابو قیس ایمان لایا۔ واللہ تعالے اعلم و
علمہ اتم و اسلم ؂

اب بعونہ تعالے یہ رسالہ ہشتم ذی قعدہ یوم جمعہ سنہ ہزار

Marfat.com

دو سو اٹھاسی ہجری قدسی میں ختم ہوا - یا اللہ یہ سعی
میری مشکور ہو اور یہ عمل میرا مبرور ہو اور حضرت محمد
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامان غلام کے ساتھ
تیرے دیدار سے میرا دل مسرور ہو
واخر دعوانا اشہد ان لا الہ الا اللہ و
اشہد ان سیدنا محمدا عبدہ و رسولہ
صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ واصحابہ
وسلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ تحقیق الاقاویل فی تاویل الاناجیل کی فہرست ہے

صفحہ	مطلب
۴	دیباچہ
"	فصل اول
"	الوہیت عیسیٰ بقول داودکے ثابت نہین علیہما السلام
۵	نسل ابراہیم سے حضرت عیسیٰ مراد نہین علیہما السلام
۵	کتاب پیدایش باب ۳ آیت ۱۵ عورت سی مراد حضرت حوا اور نسل سے مراد اونکی اولاد جملہ بنی آدم نہ حضرت مریم اور نہ حضرت عیسےٰ فقط علیہما السلام
۶	باب ۷ آیت ۱۴ کتاب شعیاء معنوی اور لفظی تحریف کرکے
	انجیل مین لکہا ہے علیہ السلام
"	بحث سلطنت واقتدار عیسیٰ کے علیہ السلام
"	بادشاہی واقبال وگلہ بانی عیسیٰ کے علیہ السلام
"	شاخ داودی حضرت سلیمان ہین علیہما السلام
"	قول نجومی پر فخر کرنا
"	جزیرہ اور ترسیس کے بادشاہ کا تحفہ لانا بشارت حضرت سلیمان کے واسطے سے علیہ السلام
۸	بشارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۸	ذکر اسرائیل طفل
"	نام اشعیا نبی کا مصداق حضرت

Marfat.com

٧	مریم نہین علیہا السلام
〃	ناصری ہونا کسی نبی نے نہین کہا
٩	باب ۵ حضرت اشعیا علیہ السلام
〃	صلاح مذہب عیسوی علیہ السلام
〃	عبدیت و بشریت عیسوی علیہ السلام
١٠	مباحثہ با شیطان
١٢	ذکر نور و ازدیاد امت
٧	و تقسیم غنیمت
〃	تاکید و تعلیم شریعت
١٣	سور اور ربا کا تابع ہونا
〃	احکام و اخلاق کی تعلیم
〃	ذکر رسول معہود
١٤	ثبوت اسکا کہ رسول معہود حضرت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم
١٨	چند امر قابل بحث
٢٠	اندہون سے دل کی اندہے مراد ہین

〃	حضرت اشعیا مسیح ہونی کے مدعی ہین علیہ السلام
٢١	بحث رب الافواج بقول اشعیا باب آیت ۱۵ علیہ السلام
٢٢	ذکر رسول معہود
〃	صریح معنی غلط جب لکہے ہین
٢٣	نبوت یحیی علیہ السلام
٢٤	حضرت محمد کی بشارت صلی اللہ علیہ وسلم
〃	نبی کا عبادت گاہ سے بڑا ہونا
٢٥	حضرت محمد کی بشارت صلی اللہ علیہ وسلم
٢٦	بادشاہت کا بیان
〃	حضرت محمد کی بشارت صلی اللہ علیہ وسلم
٢٨	طلب کرنا یہود کا معجزات انتخاب کتب مقدمہ سے
〃	اشعیا نبی کی پیشین گوئی

Marfat.com

	علیہ السلام
″	تمثیل کا بیان
″	ذکر نا[illegible]ت تا قیامت
″	بہاو جمع کرنا [illegible]ین
″	تعظیم والدین
۲۹	خیال بد جو سبب طوفان نوح
	ہوا علیہ السلام
″	بیان ظہور اصل دل
″	پیرو حضرت عیسی علیہ السلام کی و
	عدم مطابقت زبور و انجیل
	بیٹا ہونا حضرت عیسے کا
۳۰	ذکر گواہ وعدم موفقت اقوال انجیل
″	ذکر قرضہ وعدم موفقت
″	اجرت کم محنت زیادہ اجرت زیادہ محنت کم
″	کفارہ کا ذکر
۳۱	بادشاہ کا گدہی پر آنا
″	مبارک وہ جو خدا کے نام سے آتا ہے
″	سر اگہر عبادت گاہ ہے
″	تعریف خدائے حقیقی
۳۲	انگور کی تمثیل
″	قتل کرنا بنی اسرائیل کا انبیاء کو
″	بشارت حضرت محمد علیہ السلام
۳۳	ذکر رب الافواج
″	بشارت حضرت محمد علیہ السلام بقول
	حضرت دانیال علیہ السلام
۳۴	عدم موفقت کا ذکر
″	ثبوت توحید و تردید تثلیث
″	بحث ادونا بقول داود علیہ السلام
۳۵	تو ندیسی مراد عہد عتیق مین وہی
	اور انجیل مین اور ہی
″	خدا کا جملہ عیسائیون کے لئے باپ بننا
۳۶	عبادتگاہ کا ذکر
″	آسمان تخت گاہ خدا ہے
″	تاکید عمل بر شریعت
۳۷	سلام او سیر جو خدا کے نام سے
	آتا ہے یہ بشارت حضرت محمد علیہ السلام کی ہے
″	انہدام بیت المقدس کی خبر
″	گدہ کا بیان اور اس سے جو مراد ہے

Marfat.com

۳۸	ذکر روز قیامت	۵۳	فصل چہارم
"	نزول عیسیٰ علیہ السلام تعلیم نجات و رحم	"	بحث قرآن اناجیل کے عقائد الوہیت عیسیٰ علیہ السلام علیہ السلام عیسائیوں کی
۳۹	مسیح سے مراد حضرت داؤد ہیں علیہ السلام	۵۸	کلام الہیٰ حضرت عیسیٰ نے کیا علیہ السلام
"	ہے یہوواہ کا بیٹا اور حضرت عیسیٰ	۵۹	بطلان الوہیت عیسیٰ بقول عیسیٰ علیہ السلام
"	علیہ السلام کو پکڑوا دینا		
۴۰	ذکر خون	۶۰	فصل پنجم
۴۱	انسانیت عیسیٰ کو نہ الوہیت اور علیہ السلام	۶۲	بشارت حضرت محمد علیہ السلام
۴۲	حضرت موسیٰ کے سوا اور نبیوں کو نہیں شریعت ملی ہے علیہم السلام	"	نہ مرنا حضرت عیسیٰ کا بلکہ زندہ آسمان پر جانا
۴۳	حضرت عیسیٰ کا مستحق قتل ہونا علیہ السلام	"	جو دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۴۴	قول بیان نام کرنا لوہی علیہ السلام		کے بیٹے ہے وہ اور نبیوں کے حواریوں کے بیٹے ہے
۴۵	فصل دویم		
۴۶	غلطی ترجمہ	۶۴	فصل ششم
"	روح کا نازل ہونا تمام آدمیوں پر	۶۵	تعلیم آزادی اور حکم اپنے
"	خدائے حقیقی کی قدرت کا بیان		حضرت عیسیٰ قابل قتل تھے
"	تکمیل انکا شریعت ہے		علیہ السلام بقول عیسائیان
۴۹	فصل سویم	۶۵	فصل ہفتم
۵۰	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت	۶۶	آزادی از شریعت بلکہ از اصل دین
"	[illegible]	"	[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com